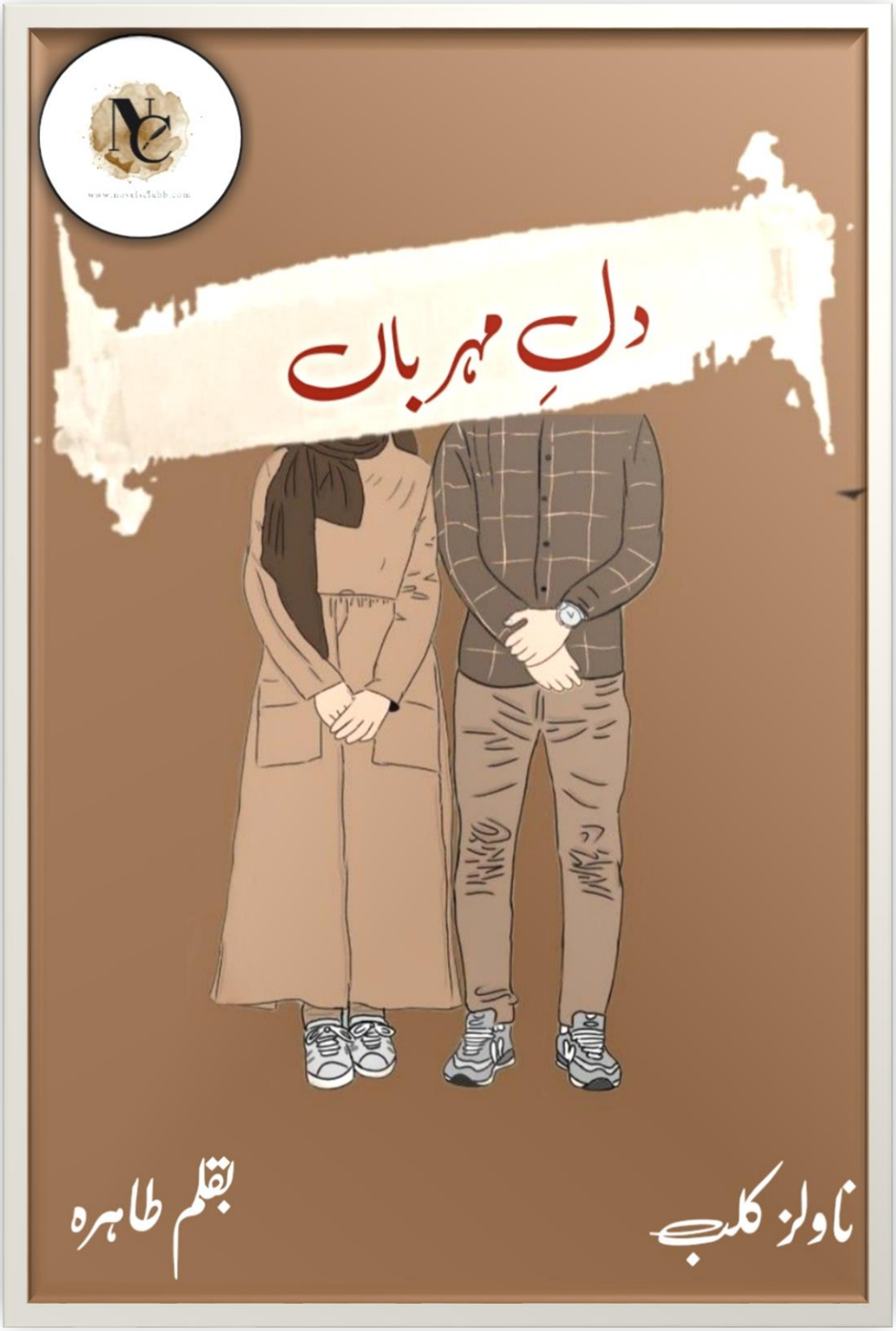
دلِ مہرباں
بقلم طاہرہ
ناولز کلب

السلام علیکم

اگر آپ میں لکھنے کی صلاحیت ہے اور آپ اپنا لکھا ہوا دنیا تک پہنچانا چاہتے ہیں، مگر آپ کے پاس کوئی ذریعہ نہیں ہے۔۔تو ہم سے رابطہ کریں۔

ہماری ٹیم آپ کو قدم قدم پر رہنمائی فراہم کرے گی اور آپ کی لکھی ہوئی تحریر دنیا تک لائے گی۔

آپ اپنا لکھا ہوا ناول،افسانہ،شاعری، ناولٹ،کالم یا آرٹیکل پوسٹ کروانا چاہتے ہیں تو اپنا مسودہ ہمیں ورڈ فائل یا ٹیکسٹ فارم میں میل کریں

novelsclubb@gmail.com

آپ ہمارے فیس بک،انسٹا پیج اور واٹس ایپ کے ذریعے بھی ہم سے رابطہ کر سکتے ہیں۔

FB PAGE:

NOVELSCLUBB

INSTA:

NOVELSCLUBB

WHATSAPP:

دلِ مہرباں

از

طاہرہ نقوی

www.novelsclubb.com

بارش تھم چکی تھی۔ دھلی دھلی فضا اور اس پر ہلکی ہلکی دھوپ کی چمک دل کو باغباغ کر رہی تھی۔ باباجان نے چائے کا کپ لبوں سے لگا کر آنکھیں موند لیں۔ آج دونوں بچے انہیں یونہی بہت یاد آنے لگے تھے۔ پر زندگی نے کسی اور ہی راستے کا انتخاب کیا تھا وہ راستہ جس نے باباجان کو صبر کر جانے پر مجبور کر دیا تھا۔

گھر کی دیواروں میں باباجان کو آج بھی عاشر کی آوازیں گونجتی سنائی دیتی تھیں۔ عاشر کے جانے کے بعد بھی اس گھر کے نقشے میں کچھ نہ بدلا تھا۔ سب کچھ تو وہیں تھا پھر بھی کچھ تو تھا جو بدل چکا تھا جس نے اس گھر کے گھیرے باباجان پر تنگ کر دیے تھے۔ ہاں وہ وقت تھا.... بے لگام وقت..... کبھی لوٹ کر نہ آنے والا وقت...

"آپ نے ابھی تک چائے نہیں پی.. کب سے یونہی رکھی ہے۔" ماما جان خفگی سے بولیں۔

"کیا ہوا ہے؟ آپ کچھ پریشان سے لگ رہے ہیں۔" زرمینہ بیگم نے جہزیب حسن کے چہرے پر لکھی اداسی پڑھ لی تھی۔

"مجھے مہرین کی فکر ہے۔اس نے جو غلطی کی ہے اسکی سزا وہ کب تک یوں کاٹتی رہے گی.. پتہ نہیں وہ وہاں کس حال میں ہے بس وہ کسی طرح سے واپس آجائے۔"

زرمینہ بیگم خاموش ہو گئیں اور وہ کہتیں بھی کیا.. مہرین کی ضد ہی کی وجہ سے ہی آج یہ حالات پیدا ہوئے تھے۔وہ خود تو اس درد سے گزر رہی تھی پر ان تین سالوں میں اسکے والدین بھی ایک لمحہ چین سے نہ گزار پائے تھے۔

•••

www.novelsclubb.com

لندن میں آج بھی سردی کی شدید لہر تھی۔اس سخت سردی میں اتنی دیر آفس میں رہنا محال تھا۔عاشر کو یہاں آئے ایک سال گزر چکا تھا پر یہاں آکر بھی وہ بے سکون تھا۔ باباجان اور ماماجان اسکے خیالوں میں رہتے تھے۔دل اب بھی انکا سوچ کر

اداس ہو جاتا تھا۔پر وہ اس گھر میں اپنے ساتھ ہونے والی زیادتیوں کو بھی نہیں بھولا تھا۔وہ مقام جو اسے مہرین نے دے رکھا تھا اسکے لئے موت سے بھی بدتر تھا۔

"سر!...سر!"عاشر چونکا تھا۔مس جین کب سے عاشر سے مخاطب تھیں

"آدھے گھنٹے بعد آپکی میٹینگ ھے۔"اس نے انگریزی میں بتایا۔سنا تھا وقت زخموں پر مرہم کی طرح ھوتا ہے۔جوں جوں وقت گزرتا جاتا ھے ماضی کے زخم مندمل ہونے لگتے ہیں۔پر یہ کیسا ماضی تھا جو مٹائے نہ مٹتا تھا...بھلائے نہ بھولتا تھا۔عاشر نے گہرا سانس لیا اور کھڑکی سے باہر دیکھنے لگا۔اس نے اپنے ماضی کو بھولانے کی کوشش کی مگر وہ تلخ یادیں مٹانا اتنا آسان نہیں تھا۔

•••

www.novelsclubb.com

جاوید حسن اور عباد حسن سالار حسن کے دو ہی بیٹے تھے۔

دونوں بھائیوں میں بہت پیار تھا۔والد کے انتقال کے بعد دونوں بھائیوں نے کاروبار کو سنبھالا تھا۔یہ انکی انتھک محنت کا ہی نتیجہ تھا جسکی وجہ سے حسن انٹرپرائزز

کا شمار شہر کی کامیاب ترین کمپنیز میں ہونے لگا۔ کم عمری میں بیوہ ہونے کے باوجود آمنہ حسن نے اپنی اولاد کی اعلی پرورش میں کوئی کمی نہ کی تھی۔ جاوید حسن بڑے بھائی ہونے کی وجہ سے عباد حسن سے بے پناہ محبت کرتے تھے بدلے میں عباد حسن بھی بڑے بھائی کا ہر حکم خوش اسلوبی سے مکمل کیا کرتے۔ آپس میں قائم اس بے لوث محبت کو دیکھ کر پورا خاندان ان پر رشک کھاتا تھا۔

جاوید حسن نے اپنی والدہ آمنہ حسن کی پسند کے مطابق فرح مرتضیٰ سے شادی کی تھی اور خدا نے انہیں جہز یب جیسے فرمانبردار بیٹے سے نوازا تھا۔ والدہ کے انتقال کے بعد عباد حسن خود کو تنہا محسوس کرنے لگے تھے۔ جاوید حسن انکا اکیلا پن بھانپ چکے تھے اور چاہتے تھے کہ جتنی جلدی ہو سکے عباد بھی شادی کے بندھن میں بندھ جائیں۔ کچھ عرصے بعد عباد حسن نے عامر ملک (جو کہ ایک مشہور سیاستدان ہونے کے ساتھ ساتھ عباد حسن کے بزنس پارٹنر بھی تھے) کی اکلوتی بیٹی حرا ملک سے شادی کی خواہش ظاہر کی جسے جاوید حسن نے دل سے قبول کر لیا۔ شادی کے

www.novelsclubb.com

بعد حرا ملک نے اسلام آباد سیٹل ہونے پر اصرار کیا جسے جاوید حسن رد نہ کر سکے۔اور یوں عباد حسن نے بھائی کی اجازت سے اسلام آباد میں الگ بزنس کی شروعات کی۔

•••

اٹھارہ سال الگ گزارنے کے باوجود دونوں بھائیوں میں محبت آج بھی قائم تھی۔ جاوید حسن سے ملنے عباد حسن اور حرا ملک آج پورے ایک سال بعد کراچی آئے تھے اور اس بار ان کے ہمراہ دونوں بچے زہرا حسن اور دانیال حسن بھی تھے۔

"آیئے..!آیئے..!کیسے مزاج ہیں؟" جاوید حسن نے گرم جوشی سے بھائی کو گلے لگاتے کہا جبکہ پاس کھڑی زہرا پر نظر پڑتے ہی انکی مسکراہٹ مزید پھیل گئی۔

"ارے! کتنی بڑی ہو گئی ہے ہماری بیٹی۔" زہرا جواباً مسکرائی۔زہرا کو حسن و جمال اپنی ماں سے ورثے میں ملا تھا پر مزاج میں ماں باپ دونوں سے مختلف تھی۔ضدی ہونے کے ساتھ ساتھ بدلحاظ اور بدتمیز اور انا تو جیسے گھول کر پی رکھی تھی۔مگر عباد

نے سختی سے اسے سمجھایا تھا کہ وہ تایا جان کے سامنے اسطرح کی کوئی حرکت نہ کرے۔

"آپ لوگ لمبا سفر کر کے آئے ہونگے۔"فرح اندازہ لگا چکی تھیں۔

"جی فرح بھابھی ہم تھوڑا آرام کریں گے۔"عباد حسن نے کہا۔فرح نے گھر کے ملازموں سے انکا سامان رکھوانے کو کہا اور خود انہیں ان کے کمرے دکھانے میں مصروف ہو گئیں۔سیڑھیاں چڑھتی زہرا کے قدم دیوار پر لگی اس خوبصورت شخص کی تصویر کو دیکھ کر وہیں جم گئے۔وہ کبھی دو سالوں میں ایک بار ان سے ملنے اسلام آباد آیا کرتا تھا مگر خود سے آکر اس نے کبھی بات نہیں کی تھی۔جہانزیب حسن اتنا دور ہونے کے باوجود اسکے دل کی اتنے قریب ہو جائیگا اسے یقین نہیں تھا۔

www.novelsclubb.com

"بیٹا زہرا آپ یہاں کیوں کھڑی ہیں؟آپ کو آپ کا کمرہ دیکھا دوں؟"فرح نے اسے پیار سے مخاطب کیا۔وہ تصویر میں گم تھی ان کی آواز سن کر وہ پیچھے موڑی۔

"جی تائی جان میں بس یوں ہی..." وہ بولی اور اپنے کمرے میں چلی گئی۔

•••

جہانزیب حسن کو عباد چاچا کی آمد کا معلوم ہوا تھا۔ مگر وہ اس وقت یونیورسٹی میں تھا۔ رات کو کھانے پر اس کی ملاقات عباد حسن اور ان کی فیملی سے ہوئی۔

"ارے! جہانزیب تو ماشاءاللہ بہت بڑا ہو گیا ہے۔" عباد حسن نے ہنس کر اسے مخاطب کیا۔

"بس وقت کا پتہ ہی کہاں چلتا ہے عباد!" جاوید حسن مسکرا کر بولے۔

"تو بیٹا کیا مصروفیات ہیں تمہاری؟" اس بار حرا ملک بولیں۔

www.novelsclubb.com

"میں بی بی اے کر رہا ہوں اور آگے ایم بی اے کا ارادہ ہے۔" جہانزیب نے جواب دیا۔

"واہ بھئی! ارادے تو کافی بڑے ہیں آپ کے، اللہ آپ کو کامیاب کرے۔" عباد حسن نے اسے دعا دی۔

وہاں بیٹھی زہرا حسن جہانزیب کو بار بار دیکھ رہی تھی۔ سفید قمیض شلوار میں وہ بہت جچ رہا تھا۔ زہرا بس اسی انتظار میں تھی کے وہ شاید اس سے مخاطب ہو گا، مگر مخاطب تو کیا اس نے ایک بار بھی زہرا کی طرف دیکھنا تک گوارہ نہیں کیا۔ یہ بات زہرا کے ساتھ ساتھ حرا ملک کو بھی ناگوارہ گزری تھی۔ مگر ٹیبل پر موجود باقی لوگ اپنی گفتگو میں مصروف تھے۔ حرا نے بس خالی نگاہوں سے زہرا کو دیکھا تھا۔

•••

عباد حسن کو کراچی آئے ایک ہفتہ گزر چکا تھا مگر اس دوران دونوں بھائیوں میں کوئی خاص گفتگو نہیں ہوئی۔ نہ ہی زہرا نے جہانزیب سے بات کرنے کی کوشش کی۔ اس نے جہانزیب کے لئے اپنی محبت دل کے کسی گوشے میں چھپالی تھی۔

آج پھر وہ اسکی تصویر کے سامنے کھڑی تھی۔اس کے لمبے سیاہ بال، بڑی آنکھیں اور صاف چہرہ نے اس کو بے انتہا بھایا تھا۔

اس کے سامنے وہ خود کو کوایک بے نام چیز سمجھتی تھی۔آج سارے گھر والے شاپنگ کے لئے گئے ہوئے تھے۔گھر میں وہ اکیلی تھی اور دانیال بھی کچھ دیر پہلے اپنے کسی دوست سے ملنے چلا گیا تھا۔وہ ٹی وی دیکھ رہی تھی جب جہانزیب خاموشی سے اندر آیا۔اس نے زہرا کو نظر

انداز کیا اور کمرے کی طرف بڑھ گیا۔اس وقت وہ تھکن سے چور تھا اور آرام چاہتا تھا۔

"اسلام وعلیکم!" زہرا نے آکر اسے سلام کیا۔

"وعلیکم سلام! کیسی ہو زہرا؟" جہانزیب کا لہجہ بہت اپنایت والا تھا۔اس کی مسکراہٹ نے زہرا کے دل کو زور سے دھڑکایا تھا۔

"میں ٹھیک ہوں۔ابھی سب گئے ہوئے ہیں۔ابو اور باقی سب لوگ بھی۔"اس نے اسے بتایا۔

"اچھا ٹھیک ہے میں اپنے کمرے میں جارہا ہوں۔ماما کو بتادینا کے میں کھانا نہیں کھاؤں گا۔"یہ کہہ کر وہ وہاں سے فوراً چلا گیا۔

اسکو اس طرح اگنور ہونا بہت برا لگا تھا مگر وہ اس وقت خاموش ہو گئی تھی۔

•••

آج شام عباد حسن اور جاوید حسن گیم کھیل رہے تھے۔پاس ہی بیٹھی فرح اور حرا باتوں میں مشغول تھیں۔اتوار کا دن تو سب کے لئے ہی خوشگوار گزرتا تھا۔اسلام آباد سے کراچی آئے ہوئے عباد حسن کو دو ہفتے گزر چکے تھے۔مگر ان کا دل یہاں لگ گیا تھا۔وہ بھائی سے دور جانا نہیں چاہتے تھے۔اس لئے انہوں نے اپنا قیام مزید لمبا کر لیا تھا۔

"لو! تم پھر ہار گئے عباد! ایک بار تو جیت کے دکھاؤ تو مانوں میں تمہیں۔" جاوید حسن نے ہنس کر اپنی آخری باری چلی۔

"ارے! بھائی صاحب آپ سے کون جیت سکتا ہے بھلا؟" عباد نے ان کی تعریف کرتے ہوئے کہا۔ گیم کو ایک طرف رکھ کر دونوں بھائی پھر سے باتوں میں مشغول ہو گئے۔ کچھ ہی دیر میں ملازمہ چائے لے آئی۔ سارے گھر والے باتوں میں مصروف تھے۔ گھر میں ایک رونق سی بکھر گئی تھی۔ زہرا حسن کو سب کے ساتھ بیٹھنا پسند نہیں تھا۔ اس لئے وہ کمرے میں اپنی ناول پڑھ رہی تھی۔ جہانزیب حسبِ معمول دوستوں سے ملنے گیا ہوا تھا۔

"ہاں بھئی حرا! میں پوچھنا یہ چاہ رہا تھا کہ زہرا کا آگے کا کیا ارادہ ہے؟" جاوید حسن نے ایک دم سے یہ بات نکالی۔

www.novelsclubb.com

حرا ملک جو کھڑکی سے باہر دیکھ رہیں تھی یک دم چونک گئیں۔

"اس کا ارادہ تو ماسٹرز کا ہے وہ بھی فزکس میں۔انشاءاللہ اچھا رزلٹ آجائے تو آگے یہی کرے گی۔"انہوں نے فخر سے بتایا۔

"یہ تو بہت خوشی کی بات ہے ماشاءاللہ بہت لائق بچی ہے۔"انہوں نے اس کی تعریف کی۔

بات نکالنا انہیں نہیں آرہا تھا۔وہ کسی مناسب وقت پر یہ بات کرنا چاہتے تھے مگر انہیں آج کا وقت بلکل صحیح لگا تھا۔

"عباد اور حرا آج آپ سب لوگ ایک ساتھ بیٹھے ہیں۔میں آپ سب سے ایک ضروری بات کرنا چاہتا ہوں۔"

انہوں نے بہت مشکل سے یہ الفاظ ادا کئے تھے۔

"جی بھائی صاحب بولئیے؟"عباد حسن کو تجسس ہوا۔کمرے میں خاموشی سی چھا گئی۔سب جاوید حسن کی طرف متوجہ ہو گئے۔

"میں آپ سے ایک گزارش چاہتا ہوں بلکہ یوں بولیں کہ یہ میرے دل کی خواہش ہے کہ زہرا میری بیٹی بن جائے۔ میں جہانزیب کے لئے زہرا کا رشتہ مانگنا چاہتا ہوں۔ مجھے نہیں لگتا کے زہرا سے اچھی لڑکی جہانزیب کو مل سکتی ہے۔" انہوں نے بہت محبت بھرے لہجے میں کہا۔ یہ بات سن کر عباد کے ہونٹوں پر مسکراہٹ پھیل گئی تھی۔ حرا ملک کچھ بولیں تو نہیں پر انہیں یہ بات کوئی خاص اچھی بھی نہیں لگی تھی۔ انہیں کبھی جہانزیب پسند نہیں تھا اور وہ جانتی تھیں کہ اس کو رشتوں کی بلکل اہمیت نہیں ہے۔

"بھائی صاحب آپ کا فیصلہ سر آنکھوں پہ، پر یہ معملہ بچوں کا ہے۔ ہم ان کی مرضی کے بغیر یہ فیصلہ نہیں کر سکتے۔" عباد حسن نے سمجھداری سے جواب دیا۔

www.novelsclubb.com

فرح یوں تو خاموش تھیں مگر انہیں تو کسی اور بات کا ڈر تھا۔ ایک مہینے پہلے انہوں نے جہانزیب کے فون پر کسی زریں نامی لڑکی کے میسیجز پڑھے تھے۔

ان میسیجز سے یہ صاف ظاہر تھا کے وہ لڑکی اور جہانزیب ایک دوسرے کو پسند کرتے ہیں۔

"میرے خیال سے عباد صحیح کہہ رہا ہے جاوید، اپکو بچوں سے ایک دفع رائے لینی چاہیئے۔" فرح نے دبے دبے انداز میں کہا۔

"بھئی جہانزیب ہمارا فرمانبردار بیٹا ہے مگر اگر تم لوگ کہتے ہو تو ہم اس سے پوچھ لیتے ہیں۔" انہوں نے یہ کہہ کر ایک نظر فرح پر ڈالی جو کہ پریشانی کے عالم میں دانت پیس رہی تھیں۔

•••

حرا ملک شدید پریشانی کے عالم میں زہرا کے کمرے میں آئیں۔

"کیا تم جہانزیب حسن سے شادی کر لو گی؟"

انہوں نے نہایت سنجیدگی سے پوچھا۔

زہرا جو ناول پڑھنے میں مصروف تھی ایک دم چوں کی۔

"کیا مطلب ہے اپکا ممی؟" اس نے انکی طرف دیکھ کر پوچھا۔

"تمہارے تایا جان نے جہانزیب کے لئے تمہارا رشتہ مانگا ہے۔" ان کی مسکراہٹ طنزیہ تھی۔

"کیا واقعی؟ آپ سچ کہہ رہی ہیں ممی؟" اس نے سب چھوڑ کہ انکا ہاتھ تھام لیا۔

"ہاں۔" انہوں نے جواب دیا۔ زہرا کو اپنی قسمت پہ یقین نہیں آرہا تھا۔ وہ خوشی سے پاگل ہو رہی تھی۔ یہ بات اسکے لئے کسی بڑے تحفے سے کم نہ تھی۔ ساری زندگی اس نے اس شخص کی محبت میں گزار دی تھی۔ مگر اب وہی شخص اسے بنا مانگے یوں مل گیا تھا۔ اس کا بس نہیں چل رہا تھا کہ وہ اپنی سب دوستوں کو یہ بات بتاتی۔

"کیا تمھیں جہانزیب پسند ہے زہرا؟" حرا نے اس کی خوشی دیکھ کر اندازہ لگایا۔

کیا آپکو میری شکل سے اندازہ نہیں ہو رہا؟ آئی لائک ہم!" اس نے جواب دیا۔

حرا ملک نے اسے کچھ نہیں کہا مگر انہیں دل سے یہ رشتہ ہر گز قبول نہیں تھا۔

•••

"تم کیا کسی کو پسند کرتے ہو جہانزیب؟" فرح نے اسے چائے پکڑاتے ہوئے پوچھا۔ جہانزیب کو اپنی ماں کا یہ سوال بہت عجیب لگا تھا، اور اسے حیرت بھی ہوئی تھی کیوں کہ فرح حسن نے آج سے پہلے ایسا کوئی سوال نہیں کیا تھا۔

"اگر میرا جواب ہاں میں ہو تو؟" اس نے مسکرا کر چائے پیتے ہوئے کہا۔

"تو پھر تم اپنی خیر مناؤ۔ کیونکہ تمھیں یہ بات پسند نہیں آئے گی جو تمہارے ابو تم سے کرنے والے ہیں۔" ان کا لہجہ افسردہ تھا۔

www.novelsclubb.com

جہانزیب کے چہرے کا رنگ اڑ گیا۔

"کیا بات ہے امی؟ بتایئے مجھے!" اس نے خشک لہجے میں کہا۔

"پہلے تم بتاؤ کے کیا چکر ہے تمہارا؟" وہ ہنسنے لگیں۔

"امی ابھی یہ بات میں آپکو نہیں بتا سکتا۔ وقت آنے پر بتادوں گا۔" اس کو سمجھ نہیں آرہا تھی کے وہ ان کو کیا جواب دے۔

"مگر تمھیں بتانا پڑے گا! ورنہ مسئلے ہو جائیں گے جہانزیب! تم مشکل میں پھنس جاؤ گے، جس سے نکلنا نہ ممکن ہو گا۔"

انہوں نے اسے بتایا۔

"آخر ایسی کیا بات ہے؟ مجھے سمجھ نہیں آرہا!" وہ اب جذباتی ہو گیا تھا۔

فرح نے گہرا سانس لیا اور بہت مشکل سے یہ بات اس سے کہی۔

www.novelsclubb.com

"تمہارے ابو نے تمہرا رشتہ تمہاری کزن زہرا سے طے کرنے کا سوچا ہے۔ اور وہ اس بات سے کبھی نہیں ہٹیں گے کیوں کہ وہ جانتے ہیں کے تم ان کی بات کو کبھی رد

نہیں کرو گے۔" یہ الفاظ کسی تیر کی طرح اس کے دل پر لگے تھے۔اس کے پیروں تلے زمین نکل گئی تھی۔

اس کا دل بند ہونے لگا تھا۔

"کیا! مگر یہ نہ ممکن ہے! نہ ممکن!" وہ زور سے چلایا تھا۔

وہ سردی سے بچنے کے لئے آج گھر سے باہر نہیں نکلا تھا۔ باہر سرد ہوائیں چل رہی تھیں اور رات میں برف باری کی پیشن گوئی تھی۔یوں تو وہ اپنی کمپنی کا سی ای او تھا اور اس کے جانے اور نہ جانے پر کسی کا زور نہیں تھا مگر وہ ضروری میٹنگز کبھی نہیں چھوڑتا تھا۔

فلیٹ میں اکیلے زندگی گزارنے کی عاشر کو عادت ہو گئی تھی۔انسان کی زندگی میں بہت سے اسے موڑ آتے ہیں کہ وہ اپنی زندگی میں اس اکیلے پن کو اپنا لیتا ہے۔کافی ٹیبل پر رکھی ٹھنڈی ہو رہی تھی۔ بچپن سے ہی اسے بلیک کافی پسند تھی۔وہ بند کھڑکی سے باہر کا جائزہ لے رہا تھا۔اسے آج اپنے وطن کی بہت یاد آ رہی تھی اور

وہاں کے لوگ خاص طور پر بابا جان کی۔ وہ پھر ایک گہرا سانس لے کر آہستہ سے صوفے پر بیٹھ گیا۔

ٹیبل پر پڑی تصویر پر اسکی نظر پڑی۔ وہ تصور شیزہ کی تھی جو وہ اپنے ساتھ لندن لے آیا تھا۔ وہ اس دن کی تصویر تھی جب وہ دادی جان سے ملنے اسلام آباد گیا تھا۔ نارنجی کالر کی فراک میں اسکا چہرہ کھل رہا تھا۔ بال آگے کی طرف، معصوم چہرہ وہ کبھی نہیں بھولا تھا۔

شیزہ کی اسے بہت یاد آتی تھی مگر اس نے کبھی اس سے بات کرنے کی کوشش نہیں کی۔ وہ ان ہی سوچوں میں گم تھا کہ موبائل پر کال آرہی تھی۔ نمبر بابا جان کا تھا۔

"ہیلو! اسلام و علیکم بابا جان۔" اس کے لبوں پر مسکراہٹ پھیل گئی۔

"وعلیکم اسلام! بھئی کیسا ہے میرا بیٹا؟ وہاں جا کر تو بھول ہی گئے ہو ہمیں!" انہوں نے محبت بھرے انداز میں شکایت کی۔

"ایسی بات نہیں ہے بابا جان۔بس میٹنگز میں بزی تھا ورنہ آج میں آپکو کال کرنے والا تھا۔"اس نے بتانا چاہا۔

"ارے بیٹا! کوئی بات نہیں اور بتاؤ کیسا چل رہا ہے وہاں؟ٹھیک ہو تم؟"انہوں نے پوچھا۔

"جی میں ٹھیک ہوں۔آجکل یہاں کافی سردی ہوتی ہے۔آپ بتائیں آپ کی طبیعت ٹھیک ہے؟ماما جان کیسی ہیں؟"اس نے خیریت دریافت کی۔

"بس ٹھیک ہی ہیں تمھیں بہت یاد کرتی ہیں۔"انہوں نے افسردہ لہجے میں کہا۔

"اور مہرین تو ٹھیک ہیں نا؟"اس کو مجبوراً پوچھنا ہی پڑا۔

"بس بیٹا وہ تو ہمارے لئے آزمائش ہی ہے۔"ان کی آواز بھر آئی تھی۔

"بابا جان کیا ہوا ہے؟آپ بتائیں مجھے!"وہ پریشان ہو گیا تھا۔

"بیٹا میں بہت پریشان ہوں۔تم سے ایک کام بھی ہے۔"انہوں نے اسے بتایا۔

"آپ حکم کریں باباجان! بتائیں مجھے۔" عاشر نے جواب میں کہا۔

"بیٹا بات یہ ہے کے فلحال میرے اکاؤنٹ میں ڈالرز نہیں ہیں۔ تم مہرین کے اکاؤنٹ میں بھیج دو۔ اسکا مسئلہ حل ہو جائے تو ہم بھی سکون کا سانس لیں گے۔" ان کا لہجہ ابھی بھی دبا ہوا تھا۔

"باباجان آپ مجھے شرمندہ کر رہے ہیں۔ جتنے بھی ڈالرز ان کے اکاؤنٹ میں بھیجوانے ہیں آپ بتائیں میں فوراً کرتا ہوں۔" اس نے بتایا۔

"میں میسج پر بتا دوں گا۔ اللہ تمھیں خوش رکھے۔ بس دعا کرنا کہ وہ جلد آجائے۔" باباجان نے عاشر سے کہا۔

"وہ جلد ہی آئیں گی انشاءاللہ آپ پریشان نہ ہوں۔" اس نے بتایا اور پھر فون بند کر دیا۔ اس نے باباجان کی پریشانی کا سوچ کر آنکھیں بند کر لیں۔

•••

جہانزیب کو فرح حسن کی بات بلکل اچھی نہیں لگی تھی۔وہ زرمینہ کے علاوہ کسی اور کے بارے میں سوچ بھی نہیں سکتا تھا۔

وہ صبح بغیر ناشتہ کئے چلا گیا۔اور یونیورسٹی میں بھی پورے وقت لائبریری میں بیٹھا رہا۔

یونیورسٹی میں جہانزیب کے دوست اسے ڈھونڈ رہے تھے۔وہ کسی سے بات کرنا نہیں چاہتا تھا۔

"لو تم یہاں چھپ کے بیٹھے ہو! ہم تمھیں کب سے ڈھونڈ رہے ہیں۔" فیضان نے کتاب اس کے سر پہ ماری۔

"آج میرا کلاس لینے کا موڈ نہیں تھا۔اس لئے یہاں ہوں۔" وہ ساتھ کھڑی زرمینہ کو اگنور کر رہا تھا۔وہ زرمینہ کو زہر والی بات نہیں بتانا چاہتا تھا۔

واپسی میں زرمینہ نے اس سے پوچھ ہی لیا۔

"تم پریشان لگ رہے ہو۔سب ٹھیک تو ہے نا؟"اس نے جاننا چاہا کہ آخر وہ آجکل کیوں اتنا پریشان تھا۔

"نہیں ایسا کچھ نہیں ہے۔"وہ گھبرا کر بولا۔

"تم آجکل مجھے اگنور کر رہے ہو؟کیا کوئی غلطی ہو گئی ہے؟"وہ بہت پریشان تھی۔

"ایسی کوئی بات نہیں ہے۔تم بلاوجہ پریشان ہو رہی ہو۔"وہ بات کو گھومانا چاہ رہا تھا۔

زرمینہ عمران جہانزیب کی کلاس فیلو تھی۔دونوں کی کالج سے ہی کافی دوستی تھی۔یونیورسٹی میں آکر دونوں ایک دوسرے میں دلچسپی لینے لگے۔زرمینہ اپنے بھائیوں کی اکلوتی بہن تھی۔باپ نہ ہونے کی وجہ سے اس کے بھائی اس سے بہت پیار کرتے تھے۔اس لیئے وہ لاڈ پیار میں پلی بڑی تھی۔مزاج بہت سلجھا ہوا تھا۔

یونیورسٹی میں بھی سب اسکو اس کے اخلاق کی وجہ سے پسند کرتے تھے

اور جہانزیب تو اسے اپنا دل دے بیٹھا تھا۔

زرمینہ جہانزیب کے مزاج سے واقف تھی اور جانتی تھی کہ کوئی بات تو تھی جو

اسے پریشان کر رہی تھی مگر اسنے مزید کچھ پوچھنے سے گریز کیا۔

•••

رات کو عباد حسن زہرا کے کمرے میں اس سے اہم موضوع پر بات کرنے آئے۔

"بیٹا آپ مصروف تو نہیں ہیں؟" انہوں نے زہرا سے پوچھا جو ناول پڑھ رہی تھی۔

"نہیں ڈیڈ آجائیں۔" اس نے ناول بند کرتے ہوئے کہا۔

www.novelsclubb.com

عباد جو کھڑے تھے وہ صوفے پر آکر بیٹھ گئے۔

"بیٹا مجھے تم سے ضروری بات کرنی ہے۔" انہوں نے اسے بتایا۔ زہرا جانتی تھی کہ

وہ یقینن جہانزیب والی بات کرنے آئے ہونگے۔

"جی ڈیڈ بولیں۔"اس نے ان کی طرف دیکھتے ہوئے بولا۔

"ہم نے آپ کی زندگی کے بارے میں فیصلہ کیا ہے مگر آپ کی رائے کے بغیر ہم کوئی فیصلہ نہیں کرنا چاہتے۔

آپ کے تایا نے آپ کا رشتہ مانگا ہے اپنے بیٹے سے۔ ہمیں تو کوئی اعتراض نہیں ہیں مگر آپ کی کیا رائے ہے؟ اگر آپ کو کوئی اعتراض ہے تو ہمیں ابھی بتا دیں ہم زبردستی کے قائل نہیں۔"وہ اس سے بتا رہے تھے۔

دل میں تو وہ بے انتہا خوش تھی کیونکہ وہ جہانزیب سے بچپن سے ہی محبت کرتی تھی اور اب وہ اسے مل رہا تھا بنا مانگے تو وہ کیسے انکار کرتی۔اس کا بس نہیں چل رہا تھا کہ وہ ابھی اس بندھن میں بندھ جائے۔

www.novelsclubb.com

"ڈیڈ جیسا آپکو بہتر لگے۔مجھے کوئی اعتراض نہیں ہے۔"اس نے سر جھکا کر بولا۔

"شاباش میری بیٹی۔"انہوں نے اس کے سر پر ہاتھ رکھتے ہوئے کہا۔

•••

جب جاوید حسن نے جہانزیب سے زہرا کی بات کی تو وہ تو جیسے برس پڑا۔

"نہیں ابو! میں یہ شادی نہیں کر سکتا۔آپ انہیں ابھی صاف منع کر دیں۔"اس نے ٹیبل پر ہاتھ مارتے ہوئے کہا۔

"آخر کیوں؟ کیا وجہ ہے؟ کیا برائی ہے اس میں؟" وہ بھی غصے میں بولے۔

آج زندگی میں پہلی بار جہانزیب نے جاوید حسن سے بلند آواز میں بات کی تھی اور انکی بات کو رد کیا تھا۔

"میں زہرا سے شادی کیسے کر سکتا ہوں؟ میں اسے جانتا تک نہیں۔ہاں وہ ہو گی بہت اچھی مگر میں اس سے شادی نہیں کر سکتا اس لیئے کیونکہ میں کسی اور کو پسند کرتا ہوں۔"اس نے جاوید حسن کو آخر کار اصل بات بتا ہے ہی دی۔

فرح حسن پیچھے ہی کھڑی تھیں۔وہ اس وقت بہت پریشان تھیں۔انہیں ڈر تھا کہ آج کچھ ایسا نہ ہو جائے کہ جہانزیب کو عمر بھر پچھتانا پڑے۔

"مگر میں اپنے بھائی سے زہر اکار شتہ مانگ چکا ہوں۔میں کیا جواب دونگا اپنے بھائی کو؟"وہ بولے۔بات جہانزیب کے انکار سے بڑھ گئی تھی اب تو بات جاوید حسن کی عزت اور انا کی تھی۔وہ اپنے بھائی کے سامنے شرمندہ نہیں ہونا چاھتے تھے۔

"تو ابو آپ کو یہ بات مجھ سے پوچھ کار نکالنی چاہیئے تھی!"وہ زچ ہو کار بولا۔

"آہستہ بولو جہانزیب وہ لوگ یہیں ہیں۔"فرح بھی بیچ میں بول پڑیں۔

جاوید حسن مزید کچھ بولے وہاں سے غصّے میں نکل گئے۔اور پیچھے کھڑے جہانزیب اور فرح بس خاموشی سے ایک دوسرے کو دیکھنے لگے۔

•••

حرا ملک نے ساری باتیں سن لیں تھی۔انہوں نے عباد حسن کو سارے معملے سے آگاہ کر دیا تھا۔

"مجھے پہلے ہی لگتا تھا کہ وہ لڑکا کسی میں انٹرسٹڈ ہے۔کیا ضرورت تھی جاوید بھائی کو یوں بنا پوچھے رشتہ مانگنے کی۔یہ ہماری بے عزتی ہے۔ابھی چلیں یہاں سے۔" حرا ملک نے غصّے سے کہا۔

عباد حسن خاموش رہے۔انہیں جہانزیب کی بات پر خاصی حیرت ہوئی۔

وہ جواب میں کچھ نہیں بولے مگر بے عزتی تو انہیں بھی محسوس ہوئی۔

شام کو جب جاوید حسن اپنے کمرے میں اندھیرا کر کے بیٹھے تھے تو جہانزیب اندر آیا۔اسے احساس ہوا تھا کہ اسنے اپنے باپ کے ساتھ کافی بدتمیزی کی ہے۔وہ دبے دبے قدموں سے چلتا ہوا ان کی طرف بڑھا۔

ان کے ہاتھوں پر اس نے ہاتھ رکھ دیئے۔ جاوید حسن نے اسے دیکھ کر آنکھیں بند کر لیں تھی۔

"ابو؟ مجھے معاف کر دیں۔ میں نے آپ سے بد تمیزی کی ہے۔ ابو میں آپ کو ہرٹ کرنا نہیں چاہتا تھا۔ مگر میں یہ رشتہ قبول نہیں کر سکتا۔ میرا دل کسی اور کو چاہتا ہے۔ جیسے آپ نے کسی سے وعدہ کیا ہے ویسے ہی میں نے بھی کسی سے وعدہ کیا ہے۔ اگر میں یہ رشتہ قبول کر بھی لوں تو زہرا کبھی میرے ساتھ خوش نہیں رہے گی۔" اس نے انکو سمجھانا چاہا۔ وہ ابھی تک یوں ہی خاموش تھے۔ اس کی بات بھی اپنی جگہ صحیح تھی وہ اس کی بات کو سمجھ گئے تھے۔ آخر وہ ان کا ایک ہی بیٹا تھا، ان کی کل کائنات وہ اپنے بیٹے کی خواہش رد نہیں کرنا چاہتے تھے۔

www.novelsclubb.com

جب جواب میں جاوید حسن نے کچھ نہ کہا تو وہ وہاں سے اٹھ کر چلا گیا۔

پھر ان سے بھی چپ نہ رہا گیا۔

"جہانزیب اگر تمہاری خوشی اس میں ہے تو تمہارے باپ کی بھی خوشی اس میں ہے۔"ان کے چہرے پر مسکراہٹ تھی۔جہانزیب کے قدم وہیں رک گئے۔وہ خوشی سے اچھل گیا اور بھاگتے ہوئے ان کے قدموں میں جا پڑا۔

•••

"تمہاری بات صحیح تھی عباد میں نے جلد بازی میں آکر یہ بات کہہ دی۔مجھے پہلے جہانزیب سے رائے لینی چاہیئے تھی۔"ان کا سر اپنے بھائی کے سامنے جھکا ہوا تھا۔

"بھائی صاحب بچوں سے بڑھ کر کچھ نہیں ہوتا۔ہمیں آپ سے کوئی شکایت نہیں۔"وہ بولے۔

"مجھے ہو سکے تو معاف کر دینا عباد۔"وہ شرمندہ تھے۔

"بھائی صاحب ہمیں آپ سے کوئی ناراضگی نہیں۔اللہ ہم دونوں کے بچوں کو اپنی جگہ خوش رکھے۔آمین۔"عباد حسن نے بولا۔

اس بات کی وجہ سے حرا ملک نے عباد سے واپسی کا کہا جس پر وہ راضی تھے اور آج یہ لوگ یہاں سے واپس جا رہے تھے۔

دانیال باہر گاڑی میں سامان رکھ رہا تھا اور زہرا بغیر ملے گاڑی میں بیٹھ گئی تھی۔ جہانزیب دوپہر میں ہی عباد کو خدا حافظ کہہ کر وہاں سے چلا گیا تھا۔

عباد حسن بھی نکل رہے تھے۔

"دعاؤں میں یاد رکھے گا آپ سب اپنا خیال رکھے گا۔" انہوں نے جاوید حسن کے گلے لگ کر کہا۔

"اللہ حافظ!" انہوں نے بھائی کو گیٹ تک چھوڑا۔ بھائی کو یوں جاتا دیکھ کر ان کا دل کٹ رہا تھا۔

www.novelsclubb.com

•••

عباد حسن کے جانے کے بعد دونوں بھائیوں میں ایک دیوار سے کھڑی ہو گئی تھی۔ لڑائی تو نہیں ہوئی تھی مگر تعلقات کچھ خوش گوار نہیں تھے۔عباد حسن کے جانے کے بعد جاوید نے جہانزیب سے اس کی مرضی پوچھی۔

"جہانزیب اب تو آپ کی پڑھائی ختم ہونے والی ہے۔ہم چاھتے ہیں کے اس کے بعد آپ ہمارا بزنس سنبھالیں۔اور یہ بھی کہ یہ وقت مناسب ہے، ہم آپ کی مرضی سے آپ کی منگنی طے کرنا چاھتے ہیں۔"ان کا لہجہ خشک تھا۔

"ابو میں نے پہلے بھی ذکر کیا تھا کے مجھے یونیورسٹی میں ایک لڑکی زرمینہ پسند ہے۔ وہ بہت سلجھی ہوئی خوش مزاج لڑکی ہے..."اس سے پہلے وہ مزید بات کرتا جاوید نے اس کی بات کاٹتے ہوئے کہا

www.novelsclubb.com

"ٹھیک ہے آپ کی امی اور میں کل ہی ان کے گھر جا کر انکار شتہ مانگ لیتے ہیں۔پھر اگر ان لوگوں کو کوئی اعتراض نہ ہوا تو ہم منگنی کی تاریخ طے کر دیں گے۔"یہ کہہ کر وہ وہاں سے فوراً نکل گئے۔

جہانزیب جانتا تھا کے جاوید حسن اس رشتے کو دل سے قبول نہیں کریں گے۔ مگر وہ یہ جانتا تھا کے جب زرمینہ اس گھر میں آئے گی تو وہ یقینن سب صحیح ہو جائے گا۔

اسلام آباد میں وہاں حرا ملک نے ایک ہنگامہ کھڑا کر دیا تھا۔

"یہ اہمیت ہے آپ کے بھائی کی نظر میں ہماری۔ کوئی بھلا اس طرح بھی مہمانوں کو بے عزت کرتا ہے!" وہ بہت زور سے چلائی تھیں۔

"انہوں نے رشتہ ہی منگا تھا نا؟ اور کون سا ہم نے ہاں کر دی تھی؟ اگر جہانزیب نہیں کرنا چاہتا تھا تو اس میں بھائی صاحب کا کیا قصور ہے؟" عباد حسن نے بھائی کی طرف داری کرتے ہوئے کہا۔

"وہ جہانزیب سمجھتا کیا ہے خود کو؟ وہ کیا ہمیں منع کرتا ہم خود اسے اپنی بیٹی کبھی نہ دیتے۔ دیکھیں کیسی خاموش ہو گئی ہے زہرا۔ کتنی انسلٹ محسوس کی ہو گی اس نے۔"

حرا ملک ایک بار پھر غصّے سے بولیں۔

"مما بس کر دیں! مت کریں اس بات پر فضول بحث۔" زہرا جواب تک خاموش تھی وہ اپنے کمرے سے نکل آئی۔

"زہرا بیٹا میں خود تمہارے لئے ایک بہترین شخص ڈھونڈوں گا۔ تم اس بات کو بھول جاؤ۔" عباد حسن چلتے ہوئے اس کے پاس آ گئے۔

"ہاں ڈھونڈنے سے تو یوں ہزار مل جائیں گے ڈیڈ۔ مگر ان ہزاروں میں جہانزیب نہیں ہو گا۔"

یہ کہہ کر وہ وہاں سے آنسوں کو روکتے ہوئے وہاں سے چلی گئی۔ عباد حسن کے چہرے کا رنگ اڑ گیا، کیونکہ ان کو معلوم نہیں تھا کہ زہرا جہانزیب کو پسند کرتی ہے۔

•••

چند سال بعد.....

تین سال بعد جہانزیب کی شادی زرمینہ سے ہو گئی تھی۔

شادی پر عباد کی فیملی سے صرف دانیال اور عباد آئے تھے جبکہ حرا اور زہرا نے شرکت تو کیا مبارکباد دینا تک گوارہ نہیں کیا۔

شادی کے بعد زرمینہ نے پورے گھر کو سنبھال لیا تھا۔وہ ایک روایتی بہو ثابت ہوئی تھی۔اس نے اپنے اخلاق سے فرح حسن کا دل جیت لیا تھا مگر جاوید حسن کے ساتھ ہمیشہ ایک اجنبیت سی ہی تھی۔

شادی کے ایک سال بعد جہانزیب کو اللہ نے مہرین جیسی بیٹی دی۔پورا گھر ہی مہرین کی پیدائش کے بعد اسکے ساتھ لگا رہتا تھا۔وہ پورے گھر کی لاڈلی تھی۔جاوید حسن بھی اس سے بہت پیار کرتے تھے اور ہمیشہ اسکو اپنی گود میں لئے رہتے تھے۔

دوسری طرف زہرا کی شادی عباد حسن نے فراز احمد سے کر دی تھی۔

فراز اپنے ماں باپ کا ایک ہی بیٹا تھا۔ماں کے مرنے کے بعد اسنے اپنے بوڑھے باپ کو سنبھلا تھا۔وہ پی ایچ ڈی کر کے لاہور کے کسی یونیورسٹی میں لیکچرار ہو گیا تھا۔

اور یوں زہرا حسن کی شادی فراز احمد سے ہوئی۔زہرا فراز کے ساتھ بظاہر تو خوش تھی مگر وہ دل میں انتقام کی آگ میں جل رہی تھی۔

اسے جہانزیب سے بدلہ لینا تھا۔

اور پھر وہ پاکسان سے ہمیشہ کے لئے چلی جانا چاہتی تھی۔

•••

دو سالہ مہرین کو جاوید حسن گود میں لئے کھیلا رہے تھے۔گھر میں سب ہی موجود تھے۔کچھ ہی دیر میں گھر کی ملازمہ بانو نے آکر بتایا کے دروازے پر عباد حسن آئے ہیں۔

آج تین سال بعد عباد حسن بھائی سے ملنے کراچی آئے تھے۔آخری مرتبہ دونوں بھائیوں کی ملاقات زہرا کی شادی پر اسلام آباد میں ہوئی تھی۔

عباد کو دیکھ کر وہ فوراً بولے

"ارے! عباد تم! آجاؤ۔" مہرین کو گود سے اتار کے وہ عباد حسن سے ملنے کھڑے ہو گئے۔زرمینہ نے انہیں دیکھ کر سلام کیا۔وہ انکو دیکھ کر پہچان گئی تھی کے وہ جہانزیب کے چچا ہیں۔گھر میں انکا کافی ذکر ہوتا تھا۔

عباد حسن سفر کی وجہ سے تھک گئے تھے۔فرح نے انہیں پانی دیا اور ڈرائنگ روم میں لے گئیں۔

زرمینہ مہرین کو لے کر چلی گئی اور فرح حسن رات کا کھانا تیار کرنے لگی۔

"زہرا اب کیسی ہے؟ عاشر کا خیال کون رکھتا ہے؟" جاوید حسن نے پریشانی سے پوچھا۔

"زہرا کہاں ٹھیک ہے بھائی صاحب۔اتنا بڑا غم ہے،اس کو بھلانا آسان کہاں۔ عاشر ابھی پانچ ماہ کا ہے مگر زہرا مجال ہے جو اسے گود لے لے۔زہرا کا رویہ دن بہ دن برا ہوتا جا رہا ہے۔ابھی تو اسکی پوری عمر باقی ہے۔کیسے گزرے گی زندگی۔"

انہوں نے افسردہ لہجے میں کہا۔

"اللہ خیر کرے گا۔تم پریشاں مت ہو۔دعا کرو بس۔سب ٹھیک ہو جائے گا۔"

انہوں نے دلاسہ دیا۔

فراز اور زہرا کی شادی کے تین سال ہی ہوئے تھے کہ ایک دن آفس سے واپسی پر اسکا ایکسیڈنٹ ہو گیا تھا۔جس کی وجہ سے وہ زندگی کی بازی ہار گیا۔زہرا تو کم عمری میں ہی بیوہ ہو گئی تھی۔اور عاشر زہرا کا ایک بیٹا تھا۔وہ دو ماہ کا تھا جب اس کا باپ دنیا سے چلا گیا۔اس بچے کو زہرا نے سینے سے بھی کبھی لگانا گوارہ نہ کیا۔اور باپ کے مرنے کے بعد ایک بار بھی پیار نہیں کیا۔اس سانحہ نے زہرا کو توڑ دیا تھا۔اس کو

اپنی قسمت سے ہی نفرت ہو گئی تھی۔عاشر کو پیار کرنے کے بجائے وہ اس نے نفرت کرنے لگی تھی۔عاشر سارا دن روتا تھا مگر زہرا کو کبھی اسکی پروا نہیں تھی۔

اس واقع نے عباد کو اندر سے توڑ دیا تھا۔اولاد کا غم تو انسان کو دیمک کی طرح چاٹ جاتا ہے۔اسی لئے کچھ دنوں سے انکی طبعیت خراب رہنے لگی تھی۔

عباد اسی پریشانی کی وجہ سے جاوید سے ملنے آئے تھے۔

جاوید حسن سے بھائی کی پریشانی دیکھی نہیں جا رہی تھی۔اس پریشانی کا ایک ہی حل تھا کہ جتنی جلدی ہو سکے زہرا کی دوسری شادی کروادی جائے۔

تاکہ عاشر کو باپ اور مہرین کو شوہر مل جائے۔

یہ بہت جلدی ضرور تھا مگر وہ چاہتے تھے کہ وہ کہیں مزید پاگل نہ ہو جائے۔

جاوید حسن کو ایک ہی راستہ سمجھ آیا تھا جہاں عاشر کو باپ اور زہرا کو سہارا مل سکتا تھا۔اور وہ یہ تھا کہ جہانزیب کی دوسری شادی زہرا سے۔

"ڈیڈ آپ یہ کیا کہہ رہے ہیں؟ آپ جانتے ہیں کہ میری ایک بیٹی ہے۔ زرمینہ میری بیوی ہے۔"

اس نے جاوید حسن کی بات سنتے ہی غصّے سے کہا۔

"میں یہ بات جانتا ہوں مگر مجھے اس وقت اپنے بھائی کی خوشی سب سے زیادہ عزیز ہے۔ اگر تم نے میری بات نہ مانی تو میں بھول جاؤں گا کہ میرا کوئی بیٹا بھی ہے۔" یہ بات سن کر جہانزیب کے ہوش اڑ گئے۔ یہ کس آزمائش میں لا کر وقت نے اسے کھڑا کر دیا تھا۔

"ابو پلیز ایسا امتحان مت لیں میرا!" وہ روہانسی ہوا۔

"کچھ سال پہلے تم نے میرا امتحان لیا تھا جہانزیب اور میں نے تمہاری خوشی کی خاطر اپنے بھائی کو منع کیا تھا۔ اب تمہارے اوپر ہے کہ تم یہ بات مانتے ہو یا نہیں۔" اس سے پہلے وہ آگے سے کچھ کہتا وہ وہاں سے چلے گئے اور جہانزیب اپنا سر پکڑ کر بیٹھ گیا۔

•••

اسلام آباد پہنچ کر عباد حسن نے اس بات سے زہرا کو آگاہ کیا تو اس پر تو جیسے قیامت ٹوٹ پڑی۔

"وہ شادی شدہ ہے ڈیڈ۔ کیا ہو گیا ہے آپ کو؟ اگر آپ کو یاد ہو تو ماضی میں اس نے مجھے ٹھکرایا تھا۔" یہ بات اس کو سخت بری لگی تھی۔

"ہم بہت سن چکے آپکی۔ آپ اپنی ذمداری سمبھالیں اور تیاری کریں شادی کی۔" وہ زور سے چیخے اور وہاں سے چلے گئے۔ حرا ملک ویسے تو کبھی جہانزیب کے لیئے راضی نہ ہوتی مگر اب بات زہرا کے مستقبل کی تھی اور اسکا بیٹا جیسے زہرا نے چھوڑ رکھا تھا۔

www.novelsclubb.com

دوسری طرف جہانزیب بھی پریشانی کا شکار تھا۔ وہ اور کرتا بھی کیا۔ اسے جاوید کی بات ماننے ہی تھی۔ وہ اپنے فیصلے سے کبھی نہیں ہٹتے۔

زرمینہ کو یہ بات معلوم ہو چکی تھی اور سب کچھ جاننے کے بعد بھی وہ چپ تھی۔ وہ حالات کی نزاکت کو سمجھنے والی لڑکی تھی۔ جہانزیب زرمینہ سے بہت پیار کرتا تھا۔ اسے تکلیف نہیں دینا چاہتا تھا۔ اس نے جب زرمینہ کو یہ بات بتائی تو وہ راضی ہو گئی۔

"میں تمہارا ساتھ دوں گی جیسے میں نے ہمیشہ دیا ہے۔ تم ابو کی بات مان لو۔" اس نے اسکے ہاتھوں پہ اپنا ہاتھ رکھ دیا۔

"اور ہماری بیٹی؟ کیا وہ یہ بات محسوس نہیں کرے گی؟" وہ دھیمے سے لہجے میں بولا۔

"وہ ابھی چھوٹی ہے بڑے ہونے تک آدھی ہو جائے گی۔ تم فکر مت کرو میں ہمیشہ تمہارے ساتھ ہوں۔" اس نے پیار سے اسے تسلی دی۔ زندگی میں کبھی کچھ اسے فیصلے کرنے پڑ جاتے ہیں جو انسان کی زندگی کو بدل دیتے ہیں۔ شاید جہانزیب کا یہ فیصلہ اسکے لیئے غلط ثابت ہونے والا تھا۔

بستر سے اٹھنے سے پہلے اسکی نظر مہرین پر پڑی جس کی وجہ سے وہ مزید پریشان ہو گیا تھا۔

•••

آخر کار بہت لڑائی اور بحث کے بعد دو ماہ کے بعد سادگی سے جہانزیب اور زہرا کا نکاح ہو گیا تھا۔ آج دونوں ہی بھائی خوش تھے۔ آنسوں جیسے تھم نہیں رہے تھے۔ آخر کار جاوید حسن کا وعدہ پورا ہو ہی گیا تھا۔ نکاح میں سب ہی موجود تھے۔ حرا ملک کے چہرے پر خوشی تھی کہ ان کی بیٹی اب سکون سے رہے گی۔ نکاح میں زرمینہ اور ننھی مہرین بھی تھیں۔ اپنا شوہر کسی اور کا ہوتے دیکھنا ہر عورت کے بس کی بات نہیں۔ مگر زرمینہ نے اسے قدرت کی آزمائش سمجھ کر قبول کر لیا تھا۔

www.novelsclubb.com

•••

زہرا شادی کر کہ آئی تو اس نے کسی سے بات نہیں کی۔ یہاں تک کے جہانزیب سے بھی کوئی تعلق نہیں رکھا۔ عاشر کو تو وہ پلٹ کہ دیکھتی تک نہیں تھی۔ اسنے کسی سٹوڈیو میں کام کرنا شروع کر دیا تھا۔

زرمینہ اور جہانزیب کے رشتے پر کوئی فرق نہیں پڑا تھا وہ لوگ ویسے ہی خوش تھے۔ اس دن عشر زور زور سے رو رہا تھا اور زرمینہ فوراً وہاں پہنچی تو دیکھا وہ بخار میں تھا۔ وہ اسے لے کر ڈاکٹر کے پاس چلی گئی۔

جہانزیب کو جب پتا چلا کہ زہرا اس حد تک لاپرواعورت ہے تو اس سے رہا نہ گیا۔

"حد ہوتی ہے زہرا! تمھیں اس گھر میں ہماری پروا نہیں ٹھیک ہے، مگر اولاد کو کون یوں چھوڑتا ہے؟" وہ اس کا بازو کھینچ کر بولا۔

www.novelsclubb.com

"زیادہ ہمدرد بننے کی ضرورت نہیں ہے۔ ویسے بھی تم کون سے کبھی کسی کے ہمدرد رہے ہو؟ سوتیلا بیٹا ہے وہ سگا نہیں۔" وہ طنزیہ بولی۔

"ہاں وہ سوتیلا ہے مگر انسانیت بھی کوئی چیز ہوتی ہے۔" وہ دھڑا۔

"تم کیا جانتے ہو رشتوں کے بارے میں! جہانزیب حسن تم ایک خود غرض انسان ہو۔اپنی بیوی سے دل بھر گیا تو مجھ سے شادی کر لی؟" آج پھر دونوں کی لڑائی ہونے والی تھی۔

جہانزیب کا دل کر رہا تھا کہ ایک زوردار تھپڑ اس کے منہ پر دے مگر یہ اس کا شیوا نہیں تھا۔

"کیا ہو رہا ہے یہاں!" دروازہ کھولا اور جاوید حسن اور فرح حسن دونوں اندر آ گئے۔

"اپنی لاڈلی بہو سے پوچھیں۔" وہ غصّے سے بولا۔

"میں کیا بولوں تایا ابو۔ جہانزیب خوش نہیں ہے اس رشتے سے مجھے یہاں سے چلے جانا چاہیئے۔" وہ روتے ہوئے بولی۔

جاوید حسن نے جہانزیب کی طرف دیکھا۔

"جو بات ہے وہ بتاؤ زہرا ڈرامے نہ کرو۔" اس کا صبر کا پیمانہ ختم ہو چکا تھا۔

"دیکھ لیں تایا ابو طرح بات کر رہا ہے یہ مجھ سے۔" وہ پھر رونا شروع ہو گئی۔

زرمینہ مہرین کو گود میں لیئے سب سن رہی تھی۔

"جہانزیب یہ کیا طریقہ ہے بات کرنے کا۔" وہ بھی زہرا کے ساتھ ہو گئے۔

جہانزیب مزید کچھ بولے بغیر وہاں سے نکل گیا۔ یہ اس کی زندگی کی بربادی کی شروعات تھی۔

•••

www.novelsclubb.com

زہرا اس گھر میں نہ خود خوش رہتی تھی اور نہ کسی اور کو رہنے دیتی تھی۔ وہ روز زرمینہ کے خلاف جاوید حسن کو بھڑکاتی تھی۔ عاشر کا خیال تو کیا دیکھنا تک گوارہ نہیں کرتی تھی۔ اور عاشر زیادہ تر یا تو زرمینہ کے پاس ہوتا تھا یا بانو کے پاس۔ چند

مہینے بعد ہی عباد حسن کا انتقال ہو گیا تھا۔اس دکھ نے جاوید حسن اور سب گھر والوں کو توڑ دیا تھا۔جاوید حسن زہرا کو مزید پیار کرنے لگے۔جہانزیب نے بھی زہرا سے اچھا سلوک کرنا چاہا مگر اسکا مقصد صرف جہابزیب کو برباد کرنا تھا۔اپنی بے عزتی کا بدلہ لینا تھا جو وہ لے رہی تھی۔مہرین چاہے چھوٹی ہی تھی مگر اسے سمجھ آتا تھا کہ کس طرح زہرا زرمینہ کے ساتھ سلوک کرتی ہے۔بچے جب چھوٹے ہوتے ہیں تو اثرات انکے ذہن پر پڑتے ہیں۔روز باتیں سنانا اور سب گھر والوں کو زہر بھرنا جیسے اسکی عادت بن گئی۔

گھر میں ہر روز لڑائی ہوتی تھی اور جاوید حسن آخر زرمینہ کو ہی باتیں سناتے تھے۔

•••

www.novelsclubb.com

"مجھے طلاق چاہیئے!میں مزید اس گھر میں نہیں رہوں گی۔"وہ آج پھر جہانزیب کے ساتھ لڑنا چاہتی تھی۔جہانزیب اس کو جواب دینا نہیں چاہتا تھا۔شادی کو ایک سال گزر چکا تھا مگر اس نے سب کا جینا مصیبت کر دیا تھا۔

"مسلہ کیا ہے تمھیں؟ کیوں اسے مطالبے کر رہی ہو؟" وہ بھی برس پڑا۔

"میں تمہارے ساتھ نہیں رہنا چاہتی۔ آدھی بٹی ہوئی زندگی نہیں چاہیئے مجھے۔" وہ بولی۔

"تمھیں جو کرنا ہے کرو مگر میری جان چھوڑ دو!" وہ چلایا۔

حرا ملک کو پتا چلا تھا کہ وہ وہاں پر بھی یہی حرکتیں کر رہی ہے۔ جہانزیب نے حرا سے کہا تھا کہ وہ اسے سمجھائیں۔ مگر وہ کسی کی نہیں سن رہی تھی۔ اور ایک دن وہ ہوا جس کی امید کسی کو نہیں تھی۔ زہرا گھر چھوڑ کر چلی گئی تھی۔ وہ ایک خط چھوڑ کر گئی تھی جس پر اسنے اپنے ساتھ ہونے والی زیادتیاں اور ظلم بیان کیئے تھے۔ سب نے اسے بہت ڈھونڈا مگر وہ نہیں ملی۔ جاوید حسن نے اس سب کا قصوروار جہانزیب کو ٹھرایا۔

عاشر کو وہ چھوڑ کر گئی تھی اور دانیال کے بہت زور کے بعد بھی جہانزیب نے عاشر کو اپنے ساتھ رکھنے کا فیصلہ کر لیا تھا۔ وہ تو ویسے ہی زرمینہ سے مانوس ہو گیا تھا۔ اس

لی ئے ڈیڑھ سالہ بچہ ان کے پاس رہنے لگا۔ جہانزیب نے عاشر کو اپنی اولاد سے زیادہ چاہنے لگے۔ اور یوں عاشر جہانزیب کا بیٹا بن گیا۔

آج پھر برف باری ہو رہی تھی۔ اسے لندن کا موسم کبھی اچھا نہیں لگا تھا۔ وہاں کی ٹھنڈ برداشت کرنا اس کے لیئے محال تھا۔

آج وہ نہ ہی آفس گیا تھا اور نہ ہی فلیٹ میں رکنے کا اسکا کوئی ارادہ تھا بلکہ وہ آج لندن کی مشہور جگہ "River Thomas" گھومنے نکل گیا تھا۔ یہ لندن کی خوبصورت جگہوں میں سے ایک ھے۔ 215 میل لمبائی پر محیت یہ دریا نہایت دلکش اور پر سکون معلوم ہوتا ہے۔ رات میں تو یہ جگہ آنے والوں کو اپنے فسوں میں لپیٹ لیتی ہے۔ عاشر بھی آج اس جادوئی جگہ کا مہمان تھا۔ اس نے دو جیکٹوں میں خود کو لپیٹا ہوا تھا۔ برفباری رک چکی تھی اور وہ پھر سے اپنے ہاتھ میں کافی لی ئے اس بہتے دلکش دریا کو دیکھ رہا تھا۔

www.novelsclubb.com

نہ چاہتے ہوئے بھی اسے ماضی کی باتیں پھر یاد آگیئں۔ کس طرح اس گھر میں جہاں وہ پلا بڑھا تھا اسکا رہنا مشکل ہو گیا تھا۔ اپنی زندگی کی تلخ یادیں وہ فراموش نہیں کر سکتا تھا۔ ہاں وہ بہت پیار کرتا تھا سب سے پر اس عورت نے اس سے سب کچھ چھین لیا تھا۔ باباجان کے بغیر وہ ایک پل نہیں گزار سکتا تھا اور کس طرح وہ ایک سال پردیس میں گزار چکا تھا، یہ عاشر سے بہتر کون جان سکتا تھا۔ آنسو اب اسکی آنکھوں سے بہنے لگے تھے۔ وہ چاہ کر بھی اس تکلیف سے نجات نہیں پا سکتا تھا جو اسے ملی تھی۔

****

زہرا کے گھر سے چلے جانے کے بعد عاشر کو جہانزیب اور زرمینہ نے اپنا لیا تھا۔ دانیال بھی اکثر کراچی عاشر کو دیکھنے آیا کرتا تھا۔ حرا ملک نے جہانزیب اور زرمینہ سے زہرا کی کی گئی زیادتیوں کی معافی مانگ لی تھی۔ مگر جاوید حسن کو اب بھی یہی لگتا تھا کہ جہانزیب کی زیادتی کی وجہ سے ہی زہرا گھر سے چلی گئی۔

www.novelsclubb.com

زندگی یونہی گزرتی گئی اور دیکھتے ہی دیکھتے وقت آگے نکل گیا۔ان سب واقعات کو آٹھ سال بیت چکے تھے۔مہرین اب دس سال کی تھی اور عاشر آٹھ سال کا ہو چکا تھا۔جاوید حسن بہت کمزور اور بوڑھے ہو چکے تھے۔فرح حسن کا دو سال پہلے انتقال ھو چکا تھا جسکی وجہ سے وہ مزید چڑچڑے ہو گئے تھے۔

مہرین جانتی تھی کہ عاشر اسکا سوتیلا بھائی ہے اور زہرا کا نام بھی اکثر اس نے جہانزیب اور جاوید کے منہ سے سن رکھا تھا۔اس کے دل میں باپ کہ لئے نفرت سی بیٹھ گئی تھی۔اسے گمان تھا کہ اسکی ماں کے ساتھ حق تلفی ہوئی ہے اور اب اس کہ حصّے کی محبت بھی عاشر کی جھولی میں ڈال دی گئی ہے۔

****

www.novelsclubb.com

وہ اپنا فیورٹ کارٹون دیکھ رہی تھی جب جہانزیب ٹی وی لاؤنج میں داخل ہوئے۔ وہ ٹی وی چھوڑ کر ایک دم انکی طرف لپکی۔

"بابا جان!۔۔۔"اس نے بھاگتے ہوئے انکا ہاتھ تھام لیا۔

"کیسی ہے میری بیٹی؟"انہوں نے ماتھا چومتے ہوئے پوچھا۔

"دیکھو میں آپکے لئے کیا لایا ہوں۔۔۔۔"انھوں نے اسے ڈبے میں پیک کھلونا پکڑاتے ہوئے کہا۔

"میرا فیوریٹ گیم!!۔۔۔۔۔ تھینکس بابا جان۔"اسکی آنکھیں خوشی سے چمک گئیں۔

"ہمارا عاشر کہاں ہے؟"انہوں نے عاشر کو ڈھونڈتے ہوئے کہا۔

عاشر کا نام سنتے ہی اسکا رنگ زرد پڑ گیا۔اسکا ذہن فوراً زہرا کی طرف گیا۔بچپن کی یادیں اسکے ذہن میں گھومنے لگیں۔

"مجھے نہیں لینا!"یہ کہہ کر وہ دوبارہ صوفے پر بیٹھ گئی۔

زرمینہ عاشر کیلئے کھانا بنا رہی تھیں اور عاشر بانو کے کمرے میں لیٹا ہوا تھا۔

جہانزیب کی آواز سن کر وہ فوراً باہر آ گیا۔

"باباجان!۔۔۔۔"وہ بھاگتا ہوا انکے پاس آیا۔

"ارے میرا بیٹا۔۔۔۔"انہوں نے اسے گود میں اٹھالیا اور اسے پیار کیا۔مہرین جانتی تھی کہ باباجان کو عاشر کو دیکھ کر خوشی ہوتی تھی۔اسکے دل میں باپ اور عاشر دونوں کی نفرت بیٹھ گئی تھی۔

وہ انکی بیٹی تھی عاشر نہیں۔یہ بات اسے کانٹے کی طرح دل میں چبھتی تھی۔

"چلو جلدی سے سوچو آپکے بابا آپکے لیے کیا لائے ہیں؟"انہوں نے اسے پکڑتے ہوئے کہا۔

وہ بچپن سے ہی سیدھا اور معصوم سا بچہ تھا۔نہ زیادہ بولتا نہ ہی کوئی شرارت کرتا تھا۔

www.novelsclubb.com

"آپ بتادیں۔"وہ لاڈ سے انکے بال پکڑتے ہوئے بولا۔

"لو!اب اگر آپ بتائیں گے نہیں تو آپکو دیں گے کیسے؟ چلیں آپکے لیے آسان کر دیتے ہیں یہ چیز آپکی فیورٹ ہے۔"انہوں نے مسکراتے ہوئے کہا۔

"چاکلیٹ؟!!!"اس نے خوشی اور حیرانی کے ملے جلے تاثرات سے پوچھا۔

"بلکل صحیح کہا آپ نے۔۔۔۔۔آپکی فیورٹ چاکلیٹ۔"انہوں نے اسکے ہاتھ میں KIT KATکا پورا پیکٹ پکڑاتے ہوئے کہا۔

"میں یہ پورا اکیلا کھاؤں گا؟"اس نے معصومیت سے سوال کیا۔

"جی یہ آپ پورا کھائیں گے"انہوں نے اسے کہا۔

مہرین سامنے بیٹھی یہ سب دیکھ رہی تھی۔اسکی برداشت سے یہ سب باہر ہو رہا تھا۔ اسکے دل میں تو جیسے آگ لگ گئی تھی۔بابا جان کی ہر چیز پر اسکا حق تھا عاشر کا نہیں۔ وہ فوراً وہاں سے اٹھ کر انکے پاس چلی آئی۔

"یہ چاکلیٹ مجھے بھی پسند ہیں آپ صرف عاشر کیلئے لائے ہیں؟" وہ افسردگی سے بولی۔

"ارے عاشر سے لے لیجیئے گا آپ۔ اچھا بچوں! آپ ٹی وی دیکھیں میں جا رہا ہوں اور کوئی لڑے گا نہیں۔ مہرین عاشر کو اسکا فیورٹ چینل لگا کر دینا۔" انہوں نے جاتے جاتے مہرین کو تنبیہ کرتے ہوئے کہا۔ اس نے آنکھوں کو گھماتے ہوئے عاشر کو دیکھا۔

"دو مجھے!" اس نے ہاتھ آگے بڑھاتے ہوئے کہا۔ عاشر نے اسے چاکلیٹ نہیں دی تو وہ اسکا ہاتھ اپنے ناخنوں سے نوچتے ہوئے وہاں سے چلی گئی اور وہ زور زور سے رونے لگا۔

www.novelsclubb.com

****

عاشر کیلئے نفرت مہرین کے دل میں کسی زہر کی طرح گھل رہی تھی۔ اسکول میں بھی دونوں ساتھ ہی تھے مگر وہاں بھی وہ اس سے لاتعلقی سی ہی رکھتی تھی۔

زریاب اور مہرین اسکول سے دوست بنے تھے۔اسطرح وہ اور زریاب زیادہ تر اسکول میں ساتھ ساتھ ہی رہتے تھے۔زریاب اسکا بہت خیال رکھتا تھا۔

اس لئے مہرین زریاب کے ساتھ ہی وقت گزارتی تھی۔

رات کو کھانے کے بعد سب گھر والے اکٹھے بیٹھ گئے۔عاشر کو صبح سے ہلکا سا بخار تھا جسکی وجہ سے سب پریشان تھے خاص طور پر جاوید حسن۔جہانزیب بھی بار بار اسکے سر پر ٹھنڈی پٹیاں رکھ رہے تھے۔

مہرین انکو اپنے اسکول میں ہونے والے فنکشن کا بتانا چاہتی تھی مگر گھر میں سب عاشر کیلئے پریشان تھے۔یوں اگنور ہونا،اسے سخت ناگوار گزر رہا تھا۔

"باباجان آپ کو میرے فنکشن میں آنا ہوگا۔"وہ ایک بار پھر جہانزیب کے پاس آکر بولی۔وہ صرف یہ چاہتی تھی کہ اسکے باباجان صرف ایک بار اسکی بات سن لیں مگر وہ مہرین کے بجائے اب بھی عاشر کو اہمیت دے رہے تھے۔

"بیٹا میں نے کہا ہے نا کہ عاشر کی وجہ سے مجھے ہسپتال جانا ہو گا آپ بانو کے ساتھ چلی جائیں۔ بس صرف اس بار، اگلی دفعہ میں ضرور آؤں گا۔" وہ اسے پیار سے سمجھاتے ہوئے بولے۔ وہ چپ چاپ وہاں سے چلی گئی۔ اس فنکشن میں زرمینہ اسکے ساتھ گئی تھیں مگر وہ جہانزیب کو اپنے ساتھ لے جانا چاہتی تھی۔

عاشر کو مکمل ٹھیک ہونے میں ایک ہفتہ لگا تھا تب ہی جا کر سب گھر والوں نے سکون کا سانس لیا۔ مگر مہرین کے دل میں اب بھی آگ بھڑک رہی تھی۔ اس دن جب گھر میں سب مصروف تھے تو مہرین نے سوچا کہ آج وہ عاشر کو تکلیف ضرور پہنچائے گی۔ وہ تھی دس سال کی مگر دماغ کسی بڑے شخص کی طرح کام کرتا تھا۔

عاشر سیڑھیوں پر بیٹھا بلی سے کھیل رہا تھا۔ وہ اپنی دنیا میں مگن تھا۔ اسے زرا سا بھی اندازہ نہیں تھا کہ اسکے ساتھ کیا ہونے والا ہے۔

مہرین پیچھے سے آئی اور بغیر مزید کچھ سوچے عاشر کو زور سے نیچے دھکا دے دیا۔ وہ بل کھاتا ہوا سیڑھیوں سے رگڑتا ہوا نیچے گر پڑا اور سر سے خون بہنے لگا۔ یہ دیکھ کر

مہرین فوراوہاں سے بھاگ گئی۔وہ بے ہوش خون میں لت پت پڑا تھاجب زرمینہ وہاں سے گزریں۔

جہانزیب اس وقت گھر پر نہیں تھے. زرمینہ بھاگی بھاگی اسکے پاس آئیں۔

"عاشر! عاشر! کوئی ہے؟؟ یااللہ۔۔۔۔!!"انکے ہاتھ پیر کانپنے لگے۔ہلبلاہٹ میں انہیں کچھ سمجھ نہیں آرہاتھاکہ وہ کیاکریں۔خون مسلسل نکل رہاتھا۔وہ مزید وقت ضائع کئے بناعاشر کو فوری طورپر ہسپتال لے گئیں۔

****

جہانزیب اس وقت آفس میں تھے جب زرمینہ نے حالیہ پیش آنے والے واقع کے بارے میں مطلع کیا۔وہ بغیر کچھ مزید سنے آفس سے نکل کر فوراًہسپتال پہنچے تو دیکھا کہ اسکے سر پر پٹی بندھی ہوئی تھی۔

"کیسے ہوا یہ سب؟۔۔۔۔۔" وہ پریشانی کے عالم میں بولے۔عاشر کو زیادہ گہری چوٹ نہیں لگی تھی پھر بھی وہ بہت پریشان تھے۔

"عاشر ٹھیک ہے جہانزیب۔" زرمینہ نے انکو بتانا چاہا مگر وہ اسکے بیڈ پر ہی بیٹھ گئے۔ عاشر کی آنکھیں بند تھیں وہ انکو مہرین سے بھی زیادہ عزیز تھا۔انہوں نے اسکا ننھا سا ہاتھ تھاما اور اسے چوم لیا۔انکا دل اس کے پاس سے اٹھنے کا نہیں کر رہا تھا۔

دو دن بعد وہ گھر آ گیا تھا۔جاوید حسن تو اسکو پیار کر کر کے نہیں تھک رہے تھے۔ کسی کو نہیں پتہ تھا یہ کام مہرین کا ہے۔وہ یہ دیکھ کر مزید غصے میں آ گئی۔حسد کی آگ اسکے دل میں بھڑک رہی تھی۔مہرین کے اندر زہر کا بیج جیسے جیسے بڑھتا گیا، وہ عاشر سے اسی حد تک نفرت کرنے لگی اور اسکی زندگی کا مقصد عاشر کی زندگی برباد کرنا بن گیا۔وہ اسکا وجود کسی صورت برداشت نہیں کرنا چاہتی تھی۔عاشر نے اس سے اسکا باپ، ماں اور اسکا گھر ہر شے اس سے چھین لی تھی۔اسکول میں بھی وہ ہر طرح

سے اسے ذلیل کرتی اور تکلیف دیتی تھی۔ کبھی اسکی کاپین چھپا دینا تو کبھی اسکے دوستوں کو اسکے خلاف کر دینا۔

ایک بار تو مہرین نے حد ہی کر دی۔ عاشر ابھی تک اس حقیقت سے ناواقف تھا کہ وہ سوتیلا ہے اور نہ ہی گھر میں کوئی فلحال یہ بات بتانا چاہتا تھا۔

"تم ہوتے کون ہو میرے کمرے میں آکر میری چیزوں کو ہاتھ لگانے والے؟" مہرین نے عاشر کے ہاتھ سے اپنا گیم چھین لیا۔

"وہ...." وہ ہکلاتے ہوئے بولنا چاہ رہا تھا۔

"نکلو.... نکلو میرے کمرے سے جاہل... جاہل خاندان سے آئے ہو پتا نہیں یہاں کیسے نازل ہو گئے..." وہ اسکو دھکا دیتے ہوئے بولی۔ عاشر چھوٹا ضرور تھا مگر نا سمجھ نہیں تھا جو مہرین کی بات نا سمجھ سکے۔

"میں باباجان کو بتاتا ہوں کہ آپ نے میرے ہاتھ سے گیم لیا۔" وہ روتے ہوئے بولا۔

"تمہارے باباجان...!!! وہ صرف میرے باباجان ہیں!! تمہاری امی تمہیں یہاں چھوڑ کر چلی گئیں ہیں۔اور تمہارے ابو وہ بھی تمہیں چھوڑ کر چلے گئے۔تم اس گھر میں صرف میرے باباجان کی وجہ سے ہو۔کیوں کہ انہوں نے تم پر ترس کھا کر تمہیں یہاں رکھ لیا ہے۔تم انکے سوتیلے بیٹے ہو۔سمجھے...؟؟!! سوتیلا مطلب تم ان کے اپنے بیٹے نہیں ہو..." اس نے یہ بات آخر کار کہہ ڈالی۔عاشر یک دم رک سا گیا۔روتے روتے اسکے حلق میں پھندا سا لگ گیا تھا۔

"آپ جھوٹ بول رہی ہیں..." عاشر نے آنسوؤں میں لرزتے بولا۔

www.novelsclubb.com

"جھوٹ...؟؟ جاؤ خود پوچھ لو باباجان سے۔" وہ ہنستے ہوئے بولی۔

باباجان نے عاشر کو مجبوراً سچ بتا تو دیا مگر مہرین کی یہ بات انہیں اچھی نہیں لگی تھی۔عاشر کو بہت سمجھایا گیا مگر وہ افسردہ ہو گیا تھا۔جہانزیب نے مہرین کی اس

حرکت پر اسے بہت ڈانٹا مگر وہ خوش تھی کہ کم از کم عاشر اب اس کڑوی حقیقت سے ناآشنا نہیں رہا۔

"اسے کیوں بتایا؟؟..میں وجہ جاننا چاھتا ہوں۔" وہ مہرین کو ڈانٹتے ہوئے بولے۔

"میرے منہ سے نکل گیا تھا۔" وہ بہانا بناتے ہوئے بولی. اسے جہانزیب کی باتوں کارتی بھر اثر نہیں ہو رہا تھا۔ وہ دل ہی دل میں خوش تھی۔

"ایسے کیسے منہ سے نکل گیا مہرین...؟؟!! وجہ پوچھی ہے میں نے۔ آپ دن بہ دن بد تمیز ہوتی جا رہی ہیں۔" وہ بہت غصّے میں تھے۔ انکا دل چاہ رہا تھا کان پکڑ کر ایک لگائیں اس کے منہ پر جیسے جیسے وہ دن بہ دن گھر کے ہر فرد سے بد تمیزی کر رہی تھی۔

www.novelsclubb.com

"نکل گیا..اب کیا کروں....ویسے بھی ہے تو سوتیلا ہی۔ اور ویسے بھی میں آپ کی ہر بات کی جواب دہ نہیں ہوں۔" وہ بہت بد تمیزی سے بولی۔

"مہرین آپ یہ کس لہجے میں اپنے باباجان سے بات کر رہی ہیں؟؟زرمینہ نے اسکا ہاتھ جھنجھوڑتے ہوئے کہا۔

"اسی طرح جس طرح عاشر کی ماما زہرا آپ سے بات کرتی تھیں۔"اس نے دوبدو جواب دیتے ہوئے کہااور ہاتھ چھڑا کر وہاں سے چلی گئی۔جہانزیب کے دل میں جیسے پتھر لگا تھا۔انہیں یہ معلوم نہیں تھا کہ مہرین کے دل میں ابھی تک یہ باتیں موجود ہیں۔انکا دل تار تار ہو رہا تھا۔انہیں سمجھ نہیں آرہا تھا کہ وہ کیسے مھسرین کے دل سے کبھی یہ کدورت نکال پائیں گے۔

****

12 سال بعد....

www.novelsclubb.com

زندگی کسی کیلئے نہیں رکتی۔وقت کبھی تھمتا نہیں غم کبھی بھرتا نہیں اس کے باوجود ہم دل پر وقتی مرہم لگا کر زندگی گزارنے کیلئے راستے نکال ہی لیتے ہیں۔

ان بارہ سالوں میں وقت اور حالات میں کافی کچھ تبدیلی آگئی تھی۔جاوید حسن کا انتقال ہوئے 3 سال گزر گئے تھے۔جاوید حسن کے انتقال کے بعد جہانزیب کی زندگی اجڑ سی گئی تھی۔ہاں...انھوں نے بہت سی غلطیاں کی تھیں مگر وہ جہانزیب کے باپ تھے اور وہ ان سے پیار بھی بہت کرتے تھے۔

اکیس برس کی مہرین بڑی ہو کر اور زیادہ خوبصورت ہو گئی تھی۔یہ حسن اسکو اپنے بابا جہانزیب سے ملا تھا۔لمبی ہائٹ،ڈارک براؤن بال، گورا رنگ،اور کھڑا نقشہ۔ وہ حسن میں کسی سے کم نہیں تھی مگر مزاج اسکا کہیں سے جہانزیب یا زرمینہ جیسا نہ تھا۔بچپن سے ضد اور انا اس میں بھری ہوئی تھی۔اپنے بابا جان (جہانزیب حسن) سے بے حد محبت کرتی تھی مگر عاشر اور زہرا کی وجہ سے ان سے بہت کم بات کرتی تھی اور قریبی رشتوں سے دوری اختیار کر لی تھی۔بدتمیزی اور بدلحاظی اس میں کوٹ کوٹ کے بھری ہوئی تھی۔عاشر اسکا سوتیلا بھائی ہونے کی سزا کاٹ رہا تھا۔جسے وہ دن رات بے عزت اور ذلیل کرتی تھی۔انیس سالہ عاشر بھی پر وقار

www.novelsclubb.com

نوجوان ابھر کر سامنے آیا تھا۔وہی معصومیت اور وہی سادگی تھی۔کم گو تو بچپن سے تھا ہی اور اب اسکی شخصیت کو سنجیدگی نے آگھیرا تھا۔چہرا زہرا سے مشابہت رکھتا تھا۔بڑی آنکھیں اور گورا رنگ، مگر مزاج مہرین کے بالکل برعکس۔وہ سب گھر والوں کی عزت کرتا تھا یہاں تک کہ مہرین کے برے رویئے کے باوجود اس نے کبھی آگے سے بدکلامی نہیں کی تھی مگر یہ سچ تھا کہ نفرت تو اسے بھی تھی۔

****

سب ناشتے پر بیٹھے تھے۔مہرین عادت کے مطابق فون پر لگی ہوئی تھی۔

"مہرین!!ناشتہ کرلو۔بعد میں میسج کرلینا۔"ماما جان تپ کر بولیں۔

"زریاب کو کر رہی ہوں کہ آج آتے ہوئے پروجیکٹ بنا کر لے آئے۔"وہ چائے پیتے ہوئے بولی۔عاشر بھی ساتھ بیٹھا ناشتہ کر رہا تھا۔مہرین کو ماما جان کی بات کا کوئی اثر نہیں ہوا اور وہ مسلسل ٹیکسٹ کرتی رہی۔

"مہرین آپ یہ کام بعد میں بھی کر سکتی ہیں۔ناشتہ کریں۔"وہ اسے سمجھاتے ہوئے بولے۔اس نے زور سے فون رکھا اور پھر سے چائے پینے لگی۔

"آپ کی GPA کتنی آئی ہے اس سمسٹر میں؟"بابا جان ایک بار پھر اس سے مخاطب ہوئے۔وہ جواب چائے پی رہی تھی رک گئی.اسے اب غصہ آرہا تھا کہ صبح ہی صبح وہ صرف اس سے یہ سوال کیوں کر رہے ہیں۔وہاں عاشر بھی تو بیٹھا تھا اس سے کیوں نہیں کیا یہی سوال....

"2.5 آئی ہے۔"اس نے آہستہ سے جواب دیا۔بابا جان نے سن کر گہرا سانس لیا۔مہرین کے جواب نے انہیں افسردہ کر دیا تھا۔

"یہ پڑھائی کر رہی ہیں آپ!!؟آپ نے جو کہا ہم نے وہ کیا۔ہماری محبت کا یہ صلہ دے رہی ہیں آپ...آخر معاملہ کیا ہے...؟؟"وہ اب غصے میں تھے۔

"میں نے تیاری کی تھی مگر پیپر مشکل تھے۔اب اس میں میرا کیا قصور...؟"وہ تپ کر بولی اور ٹیبل سے اٹھ گئی۔عاشر خاموشی سے ناشتہ کر رہا تھا۔

"یہ جواب مل رہا ہے مجھے...؟؟" وہ اسکے جواب سے ناخوش تھے۔

"آپ مجھ سے ہی پوچھیں گے ؟اس گھر میں اور بھی لوگ ہیں جن کو آپکی پوچھ گچھ کی ضرورت ہے۔" اسکا اشارہ عاشر کی طرف تھا.

"عاشر!! عاشر کا میں اچھی طرح سے جانتا ہوں۔اس نے دل لگا کر پڑھائی کی ہے۔ اسکی پرسینٹیج آپ سے زیادہ آتی ہیں۔ مگر آپ کہتی ہیں تو ہم پوچھ لیتے ہیں۔عاشر بتائیں کیسی تیاری چل رہی ہے۔؟؟" انہوں نے عاشر سے پوچھا۔

"جی باباجان...! میں بی.بی.اے کی تیاری کر رہا ہوں۔اور ابھی جو امتحان ہوئے تھے اس میں میرے سب سے اچھے سکور ہیں۔" وہ فخریہ انہیں بتانے لگا۔

"سنا آپ نے...؟؟ سنا کہ نہیں...؟؟" وہ مہرین سے پوچھتے ہوئے بولے۔وہ غصے میں اس وقت کچھ نہ بولی۔انکا یہ جملہ مہرین کو سخت برا لگا تھا۔اسکا بس نہیں چل رہا تھا کہ وہ چھری اٹھا کر اسے مار ڈالے۔بغیر کچھ مزید کہے وہ تیز تیز قدموں کے ساتھ وہاں سے چلی گئی.

****

یونی میں مہرین کا دوسرا سال تھا۔وہ آرٹس کی سٹوڈنٹ تھی۔جبکہ اسکے والد اسے سائنس دلانا چاہتے تھے۔یونی میں اسکی دوستی ہر شخص سے تھی۔مگر اسکا ایک گروپ تھا۔اس گروپ میں شرمین،زریاب اور مہرین خود تھی۔زریاب اور مہرین کی تو بچپن سے ہی گہری دوستی تھی اس لیئے وہ ایک دوسرے کو اچھی طرح سمجھتے بھی تھے۔

مگر شرمین کالج کی دوست تھی۔شرمین بھی مہرین کی طرح اپر کلاس سے تھی۔اور مزاج میں وہ مہرین سے زیادہ تیز اور ہوشیار تھی۔

مہرین جس یونیورسٹی میں تھی وہ آرٹس اور اکنامکس کے لئے ٹاپ کلاس یونیورسٹیز میں شمار کی جاتی تھی جہاں تقریباً سب ہی اچھے خاندان اور فیملی بیک گراونڈ سے تعلق رکھتے تھے۔

کلاس لینے کے بعد تینوں دوست دوسری بلڈنگ کی سیڑھیوں پر بیٹھ گئے۔یہ انکا روز کا شیڈیول تھا اور یہ انکی بیٹھنے کی مخصوص جگہ تھی۔

"تو کیوں موڈ خراب ہے محترمہ کا؟"زریاب اپنے شوخ انداز میں پوچھنے لگا۔مہرین صبح سے ہی تپی ہوئی تھی۔اسکی ایک وجہ تو بابا جان سے بحث تھی جبکہ دوسری وجہ عاشر کی تعریفیں سننا تھیں۔

"بس مت پوچھو زریاب۔میرا موڈ مزید خراب ہو جائے گا۔"

"تو بتا کہ اپنا موڈ صحیح کر لو نا...!"شرمین وجہ جاننا چاہتی تھی۔

"بس یار میری زندگی عذاب ہو گئی ہے اس دو ٹکے کے لڑکے کی وجہ سے۔پتہ نہیں کسکا گناہ ہمارے گلے باندھ کر اسکی ماں چلی گئی۔"وہ بہت حقارت سے عاشر کا ذکر کر رہی تھی۔

"وہی عاشر.. تمہارا سوتیلا بھائی؟اب کیا کر دیا اس نے؟؟"شرمین حیرت سے بولی۔پاس بیٹھے زریاب کو مہرین کا لہجہ برا لگا تھا۔زریاب بچپن سے ہی مہرین کی زبان سے ایک ہی جملہ سنتا آرہا تھا اور وہ یہ کہ وہ عاشر سے نفرت کرتی ہے۔ کبھی کبھی عاشر کا سوچ کر اسے دکھ ہوتا تھا کہ وہ کیسے یہ سب برداشت کرتا ہوگا۔

"کرنا کیا ہے اس منحوس نے۔اب بابا جان اس پر پیسے خرچ کرتے ہے تو وہ اس کہ بدلے اچھے نمبرز لے آتا ہے۔اور اس وجہ سے مجھے اس دو ٹکے کے انسان کی تعریفیں سننی پڑتی ہیں۔"وہ شدید برہم تھی۔

شرمین مہرین کی دوست ہونے کی وجہ سے ہر بات پر اسکا ساتھ دیتی تھی جبکہ زریاب اسکی ان باتوں کو اگنور کرتا تھا۔

www.novelsclubb.com

"چلو یار چھوڑو ان باتوں کو۔آو مووی دیکھنے چلتے ہیں۔اس بار"DC"کی مووی دیکھیں گے۔"وہ بات کو پلٹتے ہوئے بولا۔

"ابھی جو نئی آئی ہے'suicide squad؟؟"وہ پوچھنے لگی۔

"ہاں چلتے ہیں..اور آج ٹریٹ میری طرف سے۔اب تو موڈ اچھا کر لو..."زریاب پیار بھرے انداز میں بولا۔

"مجھے ٹریٹ لینے میں کوئی اعتراض نہیں۔کیوں شرمین؟؟"شرمین بھی ہنس دی اور تینوں دوست مووی دیکھنے نکل گئے۔

****

مہرین گھر میں داخل ہوئی تو عاشر کو دیکھ کر اسکا چہرہ اتر گیا۔وہ اسکی شکل تک دیکھنا گوارا نہیں کرتی تھی۔وہ سوفے پر بیٹھا ٹی وی دیکھ رہا تھا۔اسے ریسلنگ دیکھنے کا بہت شوق تھا۔اسے یوں سکون سے بیٹھا دیکھ کر مہرین کو شدید غصّہ آرہا تھا۔

"ماما جان..!ماما جان!!!"وہ عاشر کو دیکھے بغیر چیخنے لگی۔وہ اسے دیکھ کر تھوڑا پیچھے ہو کر بیٹھ گیا۔

"اسلام علیکم!" عاشر نے سلام میں پہل کی تھی۔ مہرین بغیر کچھ کہے اس کے ہاتھوں سے ریموٹ لیکر دور جا بیٹھی۔ اس نے ایک بار پھر پکار دی۔ ماما جان کی طرف سے کوئی جواب نہیں آیا تھا شاید گھر پر کوئی نہیں تھا۔

عاشر نے سوچا کہ وہ بتادے کہ وہ کسی کام سے باہر گئی ہوئی ہیں مگر پھر اس نے سوچا کہ مہرین یقیناً چلائے گی۔

"ماما جان باہر گئی ہیں۔" آخر کار اس نے بول ہی دیا۔ مہرین جو اس وقت ٹی وی پر چینلز بدل رہی تھی یک دم رک کر عاشر کو پھاڑ کھانے والی نظروں سے دیکھنے لگی۔

"تم سے کسی نے پوچھا؟ ضروری ہے ہر بات میں دخل اندازی کرو؟ اور مما جان کو مما جان مت کہا کرو.. خاص طور پر میرے سامنے۔ وہ تمہاری ماما نہی میری ماما ہیں!!"

آو دیکھا نہ تاؤ اور آتے ہی شروع ہو گئی۔ عاشر جانتا تھا کہ وہ کوئی نہ کوئی بات لیکر بیٹھ جائینگی۔ اسے بس موقع چاہیئے ہوتا ہے عاشر کو ذلیل کرنے کیلیئے۔ عاشر کو اب ان زخموں کو جھیلنے کی عادت سی ہو گئی تھی۔

"وہ میری بھی ماں ہیں مہرین. جتنا آپ انکو چاہتی ہیں اتنا میں بھی انہیں چاہتا ہوں۔" وہ بہت مشکل سے بولا تھا۔ نہ جانے کیوں آج اسکا دل چاہ رہا تھا کہ وہ چپ کی دیواریں توڑ ڈالے۔

"تمہاری ماں؟؟ پلیز اپنی اوقات میں رہو عاشر احمد!! تمہاری ماں ایک آوارہ عورت تھی جس نے میرے باباجان کو پھسایا اور پتہ نہیں کیوں اپنے اس گناہ کو یہاں چھوڑ گئیں۔" وہ ہر حد تک اس کے زخموں پر نمک چھڑک رہی تھی۔ وہ جانتا تھا بچپن ہی سے کہ وہ فراز احمد کا بیٹا ہے جو اس کی پیدائش سے پہلے ہی مر گئے تھے۔ اور اس کی ماں جو اسے اپنے دوسرے شوہر کے حوالے کر کے گھر سے بھاگ گائیں۔ وہ زندگی کی ان تلخ حقیقتوں سے واقف تھا۔

www.novelsclubb.com

"خدا کے لیئے مہرین بس کر دیں۔ بار بار کیوں یاد دلاتی ہیں۔" وہ دل شکستہ ہو کر بولا۔ جیسے کسی نے اس کے دل کہ ہزار ٹکڑے کر دیئے ہوں۔

"ہاں میں تو بس کر دوں گی مگر سچائی تو نہیں بدل سکتی نا؟" وہ پھر اس کے دل کو ٹھیس پہنچاتے ہوئے بولی۔ وہ اپنے اندر کا زہر اس میں اتار چکی تھی۔ اس کی تذلیل کر کے مہرین کو سکون ملتا تھا۔ وہ مزید کیا کہتا، بغیر کچھ کہے وہ وہاں سے چلا گیا۔

****

یونیورسٹی میں نیا سیمسٹر شروع ہو گیا تھا۔ مہرین کا یہ دوسرا سال تھا یعنی کہ چوتھا سیمسٹر۔ آج سب ہی ایک دوسرے سے باتوں میں لگے ہوئے تھے۔ ثرمین اور لوگوں سے گفتگو میں مشغول تھی جبکہ زریاب اور مہرین ہالی ووڈ سونگس پر تبصرہ کر رہے تھے۔

"میں نے تمہاری پلے لسٹ چیک کی تھی۔ تمہاری چوائس اچھی ہے۔" وہ موبائل پر نظر دوڑاتے ہوئے بولی۔

NOVELSCLUBB@GMAIL.COM
WWW.NOVELSCLUBB.COM

"ہماری پسند بہت ملتی ہے؟ کیا خیال ہے؟" وہ مسکرا کر بولا۔

"اب اتنا بھی فری مت ہو۔ میری تم سے زیادہ اچھی ہے۔" وہ ہمیشہ اپنی تعریف کرتی تھی۔

"اچھا جناب آپ بیسٹ ہیں! بس خوش؟" وہ ہنس کر بولا۔

"مکھن بازی کی وجہ؟ میں کوئی پروجیکٹ نہیں بنانے والی۔" وہ بھی مذاقیہ بولی۔

زریاب کو اس کی ہنسی بہت پسند تھی۔ اس کا دل کرتا تھا وہ اس کو یوں دیکھتا ہی جائے ۔اس کے بال جو اس کے منہ پر رہتے تھے اس کا دل کرتا تھا وہ اسے اپنے ہاتھوں سے پیچھے کرے مگر وہ یوں اسے اپنے خیالات بتانا نہیں چاہتا تھا۔ وہ سب باتیں کر ہی رہے تھے کہ ایک دم سے پورے کمرے میں خاموشی سی چھا گئی۔

کوئی دروازے سے اندر کلاس روم میں آیا تھا۔ سب لوگ اس اندر آنے والے شخص کو دیکھنے لگے۔ چھ فٹ لمبا، چوڑا، گورا، چہرے پر مسکراہٹ اور بلیو آنکھیں

سب تو جیسے اس لڑکے کو دیکھ کر ایک دم چپ ہو گئے۔ بالوں میں اس نے جیل لگایا ہوا تھا اور اس کے کولون کی خوشبو پوری کلاس میں پھیل گئی۔

مہرین تو بس ٹک ٹک اسے دیکھے جا رہی تھی۔ وہ تو اسے کیپٹن امریکہ کی موووی کا "Thor" لگا تھا۔ وہ چلتے چلتے مہرین کی سیٹ پر آ کر رک گیا۔ مہرین کی تو جیسے سانسیں رک گئی تھیں۔

دل اس کا زور زور سے دھڑک رہا تھا۔ وہ مسکرا کر مہرین کو دیکھنے لگا۔ "May ? I sit here" اس نے اپنے امریکی ایکسنٹ میں پوچھا تو وہ منہ سے کچھ بول نہ پائی۔

****

www.novelsclubb.com

عاشر آج پھر عدیل اور شاہ میر کے ساتھ فٹ بال گراونڈ میں اپنے آنے والے فائنل فٹ بال میچ کی پریکٹس کر رہا تھا۔ عاشر نے کالج میں کامرس لی تھی اور فرسٹ ائیر میں اے۔ ون گریڈ لیا تھا۔ اب سیکنڈ ائیر کے ایگزامز کے بعد کالج کی

طرف سے ہونے والے میچ میں اس نے حصہ لیا تھا۔اسے فٹ بال کا بہت شوق تھا۔اس لیئے بچپن سے وہ اسکول سے آکر اور اسکول میں بھی ہر روز کھیلا کرتا تھا۔ باباجان نے بھی اسے کھیلنے سے کبھی نہیں روکا یوں اسے کافی پریکٹس ہو گئی تھی۔

"اچھا شاٹ تھا! گوڈ جاب بوائز۔" شاہ میر تالیاں بجاتے ہوئے بولا۔عدیل اور عاشر جو ٹیم کے مین پلیئرز تھے وہ بریک لینے کے لیئے چلے گئے۔عاشر ٹیم کا کپتان تھا۔ کھیل کھیل کر دونوں پسینہ پسینہ ہو گئے تھے۔قریب ہی بینچ پر دونوں بیٹھ گئے۔

"اور سنا یار کیسی چل رہی ہے زندگی؟" عدیل نے اس سے دوستانہ لہجے میں پوچھا۔

"کیسی ہو سکتی ہے زندگی جب تک وہ چڑیل زندگی میں ہے۔بس سمجھ لو کہ گزر رہی ہے زندگی۔" وہ پانی کی بوتل منہ سے لگاتے ہوئے بولا۔

"مجھے تو وہ چڑیل سے بھی زیادہ خوفناک لگتی ہے۔آخر وہ چاہتی کیا ہے؟ بھئی تم بھی رکھ کر سنا دیا کرو۔" عدیل نے اسکو سمجھایا۔وہ اس بات پر ہلکا سا مسکرایا۔

"اس کے ماں باپ کا کھا رہا ہوں۔ سننا تو پڑے گا۔" عاشر بہت آہستہ سے بولا۔

"مگر انہوں نے تمہیں اپنی مرضی سے رکھا ہے۔" عدیل نے جواب دیا۔

عاشر نے نفی میں گردن ہلائی۔ وہ چاہے مہرین سے کتنی نفرت کرتا تھا مگر باباجان سے وہ بے انتہا محبت کرتا تھا۔

"ہاں انہوں نے مجھے اس وقت رکھا، پیار کیا جب میری اپنی ماں مجھے چھوڑ کر چلیں گئیں۔ ایک بار بھی کبھی باباجان نے میری آنکھوں میں آنسوں آنے نہیں دیئے۔ اسی لیئے اس چڑیل کو بھی برداشت کر رہا ہوں۔" وہ اسے سمجھانے والے انداز میں بولا۔

"اچھا بھئی! خیر جو بھی ہے تم بھی مہرین کو سنا دیا کرو۔ چپ مت رہا کرو۔" عدیل ایک بار پھر شروع ہو گیا۔

"چھوڑان باتوں کو چلو چل کر پریکٹس کرتے ہیں میچ ہونے میں اب ایک ہفتہ باقی ہے۔" وہ دوڑتے ہوئے گراؤنڈ کی طرف بھاگا۔

****

"یار وہ فورین سٹوڈنٹ کتنا ہینڈسم ہے نا؟ میں تو سوچ رہی ہوں کہ اسے اپنے گروپ میں شامل کرلوں۔" شرمین اس نئے لڑکے کی تعریف کرتے ہوئے بولی۔ وہ سب کلاس ختم ہونے کے بعد ڈیپارٹمنٹ کی گراس پر بیٹھے تھے۔ زریاب کو اس نئے لڑکے سے سخت چڑ آرہی تھی۔ سال کے بیچ میں آیا تھا وہ بھی امریکا سے پاکستان صرف سیمسٹر دینے۔

"تم ارحم زبیر کی بات کر رہی ہو؟" مہرین جسے اس لڑکے کے ذکر پر روک گئی تھی۔

"جی ہاں ارحم کی بات کر رہی ہوں۔ بہت کول بندہ ہے۔" شرمین تو جیسے اسکی تعریفیں کرتے تھک نہیں رہی تھی۔

"ہاں دیکھنے میں تو اچھا ہے۔" وہ بھی اس کی تعریف کرنے لگی تو زریاب سے برداشت نہیں ہوا۔

"ایک لڑکا امریکا سے آکر تم لوگوں سے فضول سے ایکسں منٹ میں بات کیا کر لیتا ہے تم لوگ تو جیسے اسکے دیوانے ہو گئے ہو۔" وہ چڑ کر بولا۔

"ہاں تو اچھا ہے تو سب ہی اسے اچھا بولیں گے نا۔ اتنا جل کیوں رہے ہو؟" شرمین شوق ہو کر بولی تو زریاب مزید غصّے میں آ گیا۔

"اچھا بس گائز! چلو دوسری کلاس سٹارٹ ہونے والی ہے۔" وہ سب کلاس لینے کے لیئے اٹھ گئے۔ سب کلاس کی طرف بڑھ رہے تھے کہ سامنے سے آتے ارحم کو دیکھ کر مہرین کے قدم روک گئے۔ اس جیسا خوبصورت اور خوش مزاج لڑکا اس نے کبھی نہیں دیکھا تھا۔ اسے آتے ہوئے دو دن نہیں ہوئے تھے کہ پورا ڈیپارٹمنٹ اسکے گن گا رہا تھا۔ اس نے مہرین کی نگاہیں اپنی طرف محسوس کر لی

تھیں۔وہ اب اس کی طرف مسکرا کر دیکھنے لگا تو وہ بھی شرم کے مرے اندر چلی گئی۔

****

وہ شرمین کے گھر سے ڈنر کر کے گھر دیر سے آئی تو اس نے دیکھا کہ باباجان اور مما جان دونوں بہت خوش نظر آرہے ہیں۔

"ارے! لو آگئی مہرین۔" مما جان نے مہرین کی طرف دیکھتے ہوئے کہا۔مہرین جو ابھی گھر میں داخل ہوئی تھی گھر میں چہل پہل دیکھ کر عجیب سی ہو گئی۔ٹیبل سجی ہوئی تھی اور اس ٹیبل پر ایک بڑا سا کیک رکھا ہوا تھا۔عاشر کو باباجان بار بار پیار کر رہے تھے۔وہ بھی بہت خوش نظر آرہا تھا۔اوپر والی شیلو پر ایک ٹرافی بھی رکھی ہوئی تھی۔وہ سمجھ گئی تھی کہ یقینن عاشر نے کوئی کارنامہ انجام دیا ہو گا۔

"آؤ بیٹا جلدی آؤ۔عاشر نے ایک بار پھر ہمارا سر فخر سے بلند کر دیا۔" وہ اسے بتانے لگے۔دل میں تو مہرین کے آگ لگی ہوئی تھی مگر منہ پر اسے مسکراہٹ سجانی پڑی۔

"کیوں ایسا کیا کر دیا ہے عاشر نے؟" اس نے طنزیہ لہجے میں پوچھا۔

"بتاؤ عاشر بھئی مہرین کو۔" بابا جان نے عاشر کے کندھے پر ہاتھ رکھتے ہوئے کہا۔ وہ تو شرما کر گردن جھکا کر کچھ نہیں بولا۔ مہرین کو اس کی یہ حرکت اداکاری لگتی تھی۔

"میں بتا دیتی ہوں۔ ہمارے بیٹے نے انٹر کالج فوٹ بال میچ میں پہلی پوزیشن لی ہے۔" زرمینہ نے اسے خوشی سے بتایا۔

"اچھا واہ! کونگراٹس برادر۔" یہ کہہ کر وہ وہاں سے جانے لگی تو عاشر نے اسے روک لیا۔

"مہرین آئیں کیک کاٹتے ہیں۔ ہم سب کب سے آپ کا ہی ویٹ کر رہے تھے۔" وہ اسے بہت دل سے دعوت دیتے ہوئے بولا۔ مہرین نے تو اسے ایک نظر غصّے سے دیکھا۔

"تو آپ لوگ کاٹ لیتے نا کیک۔ میرے انتظار کی وجہ؟" وہ اندر سے جل کر بولی۔

اس کی یہ بات سن کر جہانزیب اور عاشر دونوں چپ سے ہو گئے۔

"مہرین چلو اب جلدی سے آ کر کیک کاٹو کیونکہ عاشر نے تمہاری پسند کا کافی کیک منگوایا ہے۔" وہ بات کو پھیرتے ہوئے بولیں۔

"سوری مما جان میں کافی کیک نہیں کھاتی۔ اور میرا کل پیپر ہے مجھے جانا ہے۔" وہ یہ کہہ کر وہاں سے چلی گئی۔ باقی لوگ خاموشی سے ایک دوسرے کو دیکھنے لگے۔

"عاشر تمہیں پتا تو ہے اس لڑکی کا۔ چلو ہم لوگ ہی کاٹ لیتے ہیں۔" وہ اس کو ٹھنڈا کرتے ہوئے بولیں۔ مگر عشر کے دل میں یہ بات تیر کی طرح لگی تھی۔

****

www.novelsclubb.com

آج اسکی برتھڈے پارٹی تھی۔ پورا ہال سجا ہوا تھا۔ ہر جگہ لائٹیں لگی تھیں۔ اس کی برتھڈے کا ڈریس کوڈ "بلیک" تھا۔ سب ہی لوگ آ رہے تھے۔ ان لوگوں میں

سب مہرین کے کلاس فیلوز تھے۔مہرین کافی زیادہ حثیت کی تھی کیوں کہ جہانزیب حسن کا بزنس کافی کامیاب تھا۔

وہ ہاف سلیولیس شرٹ کے ساتھ کیپری پہنی ہوئی تھی۔رنگ اسکا ہمیشہ کی طرح گورا اور نکھرا ہوا تھا۔بال اسکے کانوں تک شارٹ تھے۔گرے کلر کی لینس لگا کر وہ بے حد پرکشش لگ رہی تھی۔ماڈرن ہونے کے ساتھ ساتھ اسے ہر طرح سے اپ ڈیٹ رہنا پسند تھا۔

پارٹی میں میوزک کے ساتھ سب دوست ڈانس بھی کر رہے تھے۔یہ ان لوگوں کے لیئے بڑی بات نہیں تھی۔بابا جان نے کبھی اسے ان چیزوں پر نہیں روکا تھا۔ان کا ماحول کافی ماڈرن تھا۔

www.novelsclubb.com

"ہائے زریاب!یولوک ہینڈسم!"مہرین نے زریاب کو دعوت دیتے ہوئے کہا۔

"تم بھی اچھی لگ رہی ہو۔"وہ شرماتے ہوئے بولا۔پارٹی سب ہی انجوائے کر رہے تھے مگر مہرین کو آگ لگی تھی کہ وہ اس محفل میں کیوں ہے۔وہ عاشر کو نفرت سے

NOVELSCLUBB@GMAIL.COM
WWW.NOVELSCLUBB.COM

دیکھ رہی تھی اور وہ مجبور ہو کر وہاں سر جھکائے کھڑا تھا۔ وہ صرف بابا جان کی ضد پر یہاں مجود تھا۔ ڈریس شرٹ اور ٹائی میں وہ کافی سمارٹ لگ رہا تھا۔ مگر وہ یہاں بہت عجیب اور بے بس محسوس کر رہا تھا۔

"جو بھی ہے عاشر ہینڈسم ہے۔" جویریہ نے اسکی تعریف کرتے ہوئے کہا۔ وہ جل اٹھی تھی۔

"I think you're blind"

اس نے ہنس کر کہا۔ وہ اسے مسلسل غصّے سے دیکھ رہی تھی۔ وہ جانتا تھا کہ وہ آج پھر اسے اس محفل میں ذلیل کرے گی۔

•••

www.novelsclubb.com

اس سے اسکا وجود برداشت نہیں ہو رہا تھا۔اسنے اپنی سازش چلی۔پارٹی میں سب ہی مست تھے جب مہرین جلدی سے آگے آتے ہوئے عاشر سے ٹکرا گئی۔سارا جوس جو عاشر کے ہاتھ میں تھا وہ مہرین کی شرٹ اور جوتے پر گر گیا۔

"یہ کیا کیا تم نے! یو مورون! گاڈ! اب جاؤ صاف کرو میرے جوتے۔" وہ سب کے سامنے چیخی۔پارٹی میں یکدم خاموشی چاہ گئی اور سب عاشر کو دیکھنے لگے۔وہ اس وقت بہت حیران تھا کہ یہ سب مہرین نے جان بوجھ کر اسکو ذلیل کرنے کے لئے کیا ہے۔

پوری محفل میں سب اب عاشر کو گھور رہے تھے۔وہ اپنا آپ نہایت کھوکلا اور بے نام سمجھ رہا تھا۔اسے سمجھ نہیں آ رہی تھی کہ وہ کیا کرے۔

www.novelsclubb.com

"کیا تم بہرے ہو گئے ہو... یہ جو تم نے گرایا ہے اسے صاف کرو...!" وہ ایک بار پھر چیخی تھی۔پارٹی میں بجنے والا میوزک اب بند ہو گیا تھا اور خاموشی کی ایک لہر

چھا گئی۔ عاشر کا دل کر رہا تھا کہ وہ مزید جوس کیا ایک زہر سے بھری بوتل اس کے سر پر انڈیل دے۔ کتنی سفاکی سے وہ جھوٹ بول رہی تھی۔

"مہرین چھوڑو میں کر دیتا ہوں۔" زریاب آگے بڑھا تو مہرین کو مزید غصہ آیا۔ عاشر سے تو یہ سب برداشت نہیں ہو رہا تھا۔ وہ فوراً وہاں سے غصے میں پیر پٹخ کے چلا گیا۔ مہرین نے زریاب کو ہاتھ کے اشارے سے روک دیا اور خود بھی وہاں سے چلی گئی۔

شرمین جو ساتھ کھڑی یہ سب دیکھ رہی تھی، اسکے چہرے پر مسکراہٹ پھیل گئی۔ وہ مہرین کے پیچھے پیچھے بھاگی۔ مہرین نے جلدی جلدی اپنے کپڑے صاف کئے۔ پھر اس نے پانی کا چھٹا اپنے منہ پر مارا۔ اتنے میں شرمین بھی آ گئی۔

www.novelsclubb.com

"دیکھا تم نے!... کس قدر گھٹیا اور بے حس انسان ہے... مطلب میری پارٹی میں مجھے Attitude دکھا رہا ہے..." وہ برہم ہو کر بولی۔ غصہ تو جیسے اس سے کنٹرول نہیں ہو رہا تھا۔ اسکا دل چاہ رہا تھا کہ وہ اسے دوبارہ ذلیل کرے۔

"چھوڑو مہرین...! اسکی کیا اتنی اوقات ہے کہ تم اسکے منہ لگو۔ خیر اسکو یہ حرکت نہیں کرنی چاہیے تھی۔ جب تم نے کہا تھا تو کر دیتا صاف....اب یہ تو تمہاری انسلٹ ہے۔" شرمین نے اسے چڑاتے ہوئے کہا۔

"میری انسلٹ...! تم دیکھنا میں اسکا دماغ درست کر دوں گی۔ دیکھنا تم اب اسکا کیا حشر ہو گا۔" مہرین نے اپنے ہونٹ بھینچ لیے۔ دل میں تو اس نے عاشر کو کوئی دس ہزار گالیاں دیں مگر فلحال اسکو سوچنا نہیں چاہتی تھی۔

پارٹی میں ہلا گلا پھر سے شروع ہو گیا تھا۔ زریاب نے مہرین کو ڈانس کی آفر کی اور وہ اس نے قبول کر لی۔

"کیا ہو جاتا ہے تمہیں...ایک جوس ہی تو گرا تھا نا..." زریاب اسکا ہاتھ پکڑتے ہوئے بولا۔

"تو کیا اب تم بھی اس دو ٹکے کے آدمی کی سائڈ لو گے... مطلب میری کوئی حیثیت ہے..." وہ نہایت چڑ کر اپنا ہاتھ چھڑا کر بولی۔

زریاب مسکرایااور اسکے ساتھ چلنے لگا۔

"اچھا بھئی! اپنی برتھ ڈے پر یوں غصہ نا ہو۔ چلو آؤاب کیک کاٹتے ہیں۔" وہ بہت پیار سے بولا تو وہ بھی مان گئی۔

****

عاشر بھاگتا ہوا اپنے کمرے میں آیااور دروازہ بند کر کے بیڈ پر اوندھے منہ لیٹ گیا۔ آنکھیں اس نے بند کر لی تھیں۔ دل میں اب چبھن سی ہو رہی تھی۔ ہاتھ اور پیر کانپ رہے تھے۔ دل بوجھل سا ہو رہا تھا۔ اب اسکی آنکھوں سے آنسو بہنے لگے اور وہ رونے لگا۔ وہ مرد تھا مگر اتنے مضبوط اعصاب کا مالک نہیں تھا شاید یہی کمی تھی اس میں۔

www.novelsclubb.com

نیچے والے ہال سے زور زور سے تالیوں ک آوازیں آنے لگیں۔ سب لوگ مہرین کے لیے برتھ ڈے سونگ گا رہے تھے۔ اور پورا ہال تالیوں سے گونج رہا تھا اور وہ..... وہ اس اندھیرے کمرے میں اپنے ساتھ ہونے والی زیادتی کا سوگ منا رہا

تھا۔اس نے اپنے ہاتھوں کو مکے کی طرح بنا کر زور سے دیوار پر مارا اور دوبارہ بستر پر لیٹ گیا۔

****

مہرین زریاب اور شرمین کے گفٹس کھولنے لگی۔

"واؤ! یہ 'Necklace' بہت ہی پیارا ہے۔شکریہ زریاب...!"اس نے پہن کر اسکا شکریہ ادا کیا۔پھر اس نے شرمین کا گفٹ کھولا اس میں ایک پرفیوم اور ایک کی چین تھا۔اس نے ان دونوں کا بہت شکریہ ادا کیا اور پھر ان کے جانے کے بعد وہ اپنے کمرے میں جانے لگی۔وہ بہت تھک گئی تھی۔مہمان سارے جا چکے تھے۔گھر خالی ہو چکا تھا۔اسی دوران ڈور بیل بجی تھی۔

www.novelsclubb.com

ڈور بیل بجتے ہی وہ تیز قدموں سے گیٹ کی جانب گئی تھی۔جب دروازہ کھولا تو کوئی موجود نہ تھا۔اس کی نظر وہاں پڑے ڈبے پر گئی جو شاید کوئی رکھ گیا تھا۔وہ آگے پیچھے دیکھنے لگی کہ شاید کوئی وہاں موجود ہو پر یہ دیکھ کر خاصی حیران ہوئی کہ

وہاں دور دور تک کوئی نہ تھا۔اس نے وہ ڈبہ اٹھالیااور اندر لے آئی۔ڈبہ پورا پیک تھا اور اسکی لو میں ایک چھوٹا سا کاغذ بھی رکھا تھا۔اس نے وہ کاغذ نکالا اور حیرانی سے اسے دیکھنے لگی۔کاغذ کے پٹ کھولتے ہی مارے تجسس کے اسکی بھنویں آپس میں جڑ کر نیچے کو ڈھلک آئیں۔کاغذ پر کچھ یوں لکھا تھا۔

"پیاری مہرین..آپ نے تو ہمیں بلانے کی زحمت نہیں کی مگر ہمیں آپکا سپیشل ڈے یاد تھا۔

"Happy Birthday"

آپکا فین...."

اس نے یہ پڑھ کر عجیب سے تاثرات دیے اور اس کاغذ کو لے کر مزید سوچنے لگی۔ کون تھا جو اسکو یوں برتھ ڈے وش کر رہا تھا۔یونی کے تو سب ہی لوگ آئے تھے۔ ہاں...کچھ لوگ جن کو وہ بالکل نہیں جانتی تھی وہ نہیں آئے تھے باقی تو سب لوگ

موجود تھے۔ مگر اس وقت مزید کچھ سوچنے سے گریز کیا اور ڈبے میں پیک گفٹ کھولا۔

ڈبے کا کور اس نے جلدی سے پھاڑ کر پھینک دیا۔ڈبے سے ایک کی چین نکلی جو سلور کلر کی خوبصورت سی اور نازک سی تھی۔اس پر مہرین کا نام موتیوں سے لکھا ہوا تھا۔وہ بہت ہی نازک اور بے انتہا مہنگی کی چین تھی۔اس نے غور سے اس کی چین کو دیکھا اور پھر سوچوں میں کھو گئی۔اسے ابھی تک سمجھ نہیں آرہا تھا کہ کون ہو سکتا ہے جو اسکے بارے میں جانتا ہے اور اسے اتنا قیمتی گفٹ بھی بھیج سکتا ہے۔یہ بات اسکے ذہن میں الجھن پیدا کر رہی تھی۔کچھ دیر سوچنے کے بعد وہ اس فیصلے پر پہنچی کہ کل کالج جا کر سب سے پوچھ لے گی کہ یہ مذاق کس کا ہے۔اور وہ کی چین اور کاغذ لے کر کمرے میں سونے چلی گئی۔

www.novelsclubb.com

****

شرمین تو ہمیشہ کی طرح دوسرے لوگوں کے ساتھ بیٹھی تھی۔مہرین زریاب سے کل رات ہونے والے عجیب واقعے پر تبصرہ کر رہی تھی۔زریاب بہت غور اور حیرانی سے مہرین کی بات سن رہا تھا۔یہ حرکت اسے بہت ہی عجیب اور فضول لگی تھی۔

"تمہیں کیا لگتا ھے؟کیا کسی نے یہ سب مذاق کیا ہے....؟"مہرین بار بار یہی بات پوچھ رہی تھی پر زریاب کو سمجھ نہیں آرہا تھا کہ وہ کیا جواب دے...

"آئی ڈونٹ نو یار....مجھے تو بہت عجیب بات لگی...کوئی تمہیں اس طرح تحفہ کیوں دے گا...یونیورسٹی میں سب ہی تمہیں جانتے ہیں...اس طرح تحفہ دینے کا مطلب سمجھ نہیں آرہا۔"وہ آہستہ سے بولا اور پھر مہرین کو دیکھنے لگا۔

www.novelsclubb.com

"جو بھی ہے میں آج پتا کر ہی لوں گی کیونکہ یہ نہایت ہی کوئی فضول اور گھٹیا مذاق تھا۔"وہ غصے سے بولی اور وہاں سے اٹھ گئی۔زریاب اسے حیرانی اور پریشانی سے دیکھنے لگا۔

"کہاں جا رہی ہو تم....؟" وہ اسکا ہاتھ پکڑ کر اس سے پوچھنے لگا۔

"آج کی کلاس میں سب ہی موجود ہوں گے... میں سب کے سامنے ہی پوچھوں گی۔" وہ ہاتھ چھڑا کر کلاس کی جانب بڑھ گئی۔ زریاب نے گہرا سانس لیا کیوں کہ وہ جانتا تھا کہ کوئی نہیں مانے گا کہ کس نے یہ حرکت کی ہے مگر مہرین کہاں سننے والی تھی۔ زریاب کے پاس اس سے زیادہ بہتر ترکیب تھی مگر زریاب جانتا تھا کہ مہرین آج پتا کر کے ہی رہے گی۔

کلاس میں بے انتہا شور تھا اور لوگ باتوں میں مصروف تھے۔ شرمین نائلہ سے باتوں میں مصروف تھی۔ مہرین کو دیکھ کر اس نے اسے ہاتھ کے اشارے سے ہائے کیا۔

www.novelsclubb.com

مہرین نے زور سے وائٹ بورڈ پر ڈسٹر مارا۔ سب جو ابھی تک شور مچا رہے تھے ایک دم سے مہرین کی طرف دیکھنے لگے۔ دو تین لڑکے تو اسے اگنور کر کے پھر سے باتوں میں مصروف ہو گئے تھے۔

"کیا ہوا Anabelle...."ایک لڑکی نے اسے اس کے Nick Name سے پکارا اور اس کی بات پر باقی کلاس ہنسنے لگی۔

"بولو بے بی ڈول..."فیصل اسکو جان بوجھ کر چھیڑنے لگا۔

"گائز ایک دفع سب پلیز میری بات سن لو..."مہرین بہت غصے سے بولی۔سب ایک بار پھر اسکی طرف دیکھنے لگے۔ان سب میں بیٹھا ارحم بھی تھا اور وہ بہت غور سے مہرین کو دیکھ رہا تھا۔اسکی نگاہیں مہرین کی طرف ہی تھیں۔وہ مسکرا کر اسے بڑے پیار سے دیکھ رہا تھا مگر مہرین نے اسے نہیں دیکھا تھا۔

"اب بول بھی دو..."باقی سب چڑ کر بولے۔

"یہ گفٹ کس نے بھیجا ہے مجھے....جس نے بھی دیا ہے وہ آکر مرد ہو کر یہ بتا دے کہ یہ گفٹ اس نے دیا ہے ورنہ میں اس کی چین کو کچرے میں پھینک دوں گی کیوں کہ میرے پاس ان فضول چیزوں کا بالکل وقت نہیں ہے..."وہ سب کو اپنے ہاتھ

میں موجود کی چین دکھانے لگی۔سب انکار میں سر ہلا کر کے ایک دوسرے کو دیکھنے لگے۔شرمین نے اسے گھورا تھا کہ یہ سب کیا ہے...

"ارے جان...یہ میں نے دیا تھا۔"فیصل ایک بار پھر یوں ہی بولا۔

"شٹ اپ فیصل...."مہرین اسے غصے سے گھورتے ہوئے بولی۔کوئی بھی آگے نہیں آیا اور سب ایک بار پھر اپنے آپ میں مشغول ہو گئے۔

"کوئی بھی نہیں آرہا...okay"وہ بے پرواہی سے شانے اچکا کر بولی۔

وہ بے پرواہی سے کی چین ہاتھ میں گھماتے ہوئے وہاں سے جانے لگی جب کسی نے پیچھے سے آواز دی۔

"مہرین...!"ایک بھاری آواز نے پیچھے سے مہرین کو چونکا دیا۔وہ وہیں رک گئی اور اسکا بدن لرزنے لگا۔وہ بہت مشکل سے مڑی اور ہاتھ باندھ کر اس شخص کو

دیکھنے لگی۔اس نے ارحم کو اپنے نزدیک پایا۔وہ بہت مضبوطی سے اپنے چہرے کے تاثرات کو چھپا رہی تھی۔

"جی فرمایئے..."اس نے بہت ہی روکھے انداز میں ارحم سے پوچھا۔مہرین نے اسکی طرف نہیں دیکھا بلکہ وہ دوسری طرف دیکھنے لگی۔

"وہ I Am Sorry...یہ گفٹ میں نے بھیجا تھا.مجھے پتا چلا تھا کہ آپکی برتھڈے پارٹی ہے اور آپ نے مجھے دعوت بھی نہیں دی۔مگر پھر بھی کلاس میٹ ہونے کی حیثیت سے میں نے سوچا کہ آپ کا گفٹ تو بنتا ہے..."وہ بڑے مزے سے اس سے باتیں کرنے لگا۔مہرین تو حیران تھی کہ نہ وہ اس نئے لڑکے کو جانتی ہے اور نا ہی کبھی اس سے کوئی بات کی مگر وہ کیسے بے دھڑک ہو کر اس سے باتیں کر رہا تھا۔

"ہاں...!کیوں کہ میں آپکو نہیں جانتی مسٹر...اور دوسری بات یہ کہ میں نے جب آپکو بلایا ہی نہیں تو پھر یہ گفٹ کس بات کا....آپ اسے لے لیجیئے...ورنہ

میں اسے یہاں رکھ کر چلی جاوں گی..."مہرین بہت تیزی سے بولی اور ارحم کا دیا کی چین وہاں رکھ کر جانے لگی۔

"مہرین سوری...مجھے نہیں پتہ تھا کہ آپ مائنڈ کریں گی.پلیز ویٹ...!!"وہ بھاگتا ہوا مہرین کے پیچھے آیا اور اسے روکنے کی کوشش کی۔

مہرین اسے مسلسل اگنور کرتے آگے چلتی رہی۔مگر وہ بھی اسکے پیچھے آتا رہا۔یہ منظر دیکھتے ہی زریاب کے ذہن میں بہت سے خیالات جاگے۔

"افففففف....!کیا مسلہ ہے..."وہ بہت غصے سے چڑ کر بولی۔

"دیکھیں...آپ یہ گفٹ مجھے اپنا دوست سمجھ کر رکھ لیں۔اور سوری کہ میں نے بغیر نام اور اپنے تعارف کے آپکو گفٹ بھیج دیا۔"وہ اسے سمجھاتے ہوئے شرمندہ سے انداز میں بولا۔لہجے میں نرم مزاجی اور شائستگی تھی۔مہرین کو اسکے بات کرنے کا انداز کافی بھایا تھا۔

"ٹھیک ہے اگر آپ اب اتنا اصرار کر رہے ہیں تو...پر امید ہے آپ اگلی بار اپنا تعارف ضرور کروائیں گے۔" وہ گفٹ لیتے ہوئے بولی۔

"...of course"

وہ پھر سے اپنے امریکی ایکسنٹ میں بولا تو مہرین اسکے انداز پر مسکرا دی۔ پھر وہ وہاں سے لنچ کرنے کیلئے کیفے کی طرف جانے لگی جب اس نے کچھ قدم کے فاصلے پر رک کر پیچھے دیکھا تو وہ اسے پہلے سے ہی وہیں کھڑا دیکھ رہا تھا۔ وہی مار دینے والی مسکراہٹ جو مہرین کے دل کو زور سے دھڑکانے کیلئے کافی تھی۔

****

عاشر کا اینٹری ٹیسٹ اگلے ہفتے تھا۔ اس نے کراچی کی تقریباً سب ہی یونیورسٹیز کے فارمز لیے تھے اور ان سب میں سے وہ سب سے ٹاپ یونیورسٹی میں جانا چاہتا تھا۔ وہ پچھلے چار ماہ سے لگاتار دن رات ایک کر کے محنت کر رہا تھا۔

عاشر آج بھی کمرے میں بند ہو کر سارے سوالات دوبارہ حل کر رہا تھا جب ٹی وی کی آواز زور زور سے اسکے کمرے میں آنے لگی۔ وہ یوں تو نیچے ہی ہوتا تھا مگر جس جگہ اسکا روم تھا وہ لاؤنج سے کافی دور تھا جبکہ وہ پڑھنے کیلیے نیچے والے سٹڈی روم میں ہوا کرتا تھا۔

ٹی وی کی آواز اتنی اونچی تھی کہ محلے میں موجود ہر شخص کے کان پھاڑ سکتی تھی۔ اسے برداشت کرتے ہوئے اب مسلسل ایک گھنٹہ ہو چکا تھا۔ مگر شور تھا کہ ختم ہی نہیں ہو رہا تھا اور اب وہ ہمت ہار کر باہر نکل آیا۔ وہ زور زور سے "Friends" ٹی وی شو لگائے ہوئے تھی۔ ساتھ میں کولڈ ڈرنک بھی پی رہی تھی۔ وہ دانت پیستے ہوئے اسکے پاس آیا۔

www.novelsclubb.com

"مہرین اسکی آواز کم کر دیں پلیز۔ میرے کان میں درد ہو رہا ہے۔ میرا اگلے ہفتے امتحان ہے۔" وہ چڑ کر بولا۔ وہ بات کو ان سنا کیئے خاموشی سی ٹی وہ دیکھ رہی تھی۔ اس نے ریموٹ اٹھایا اور آواز مزید اونچی کر دی۔

وہ کچھ سنے بغیر آواز مزید تیز کرتی گئی۔عاشر کا تو جیسے صبر کا پیمانا لبریز کر گیا۔اسکا دل کر رہا تھا کہ وہ ٹی وی ہی توڑ ڈالے مگر ضبط کرنا اسکی عادت سی بن گئی تھی۔

"تم نے کچھ کہا کیا؟" وہ ٹی وی دیکھ کر ہنستے ہوئے بولی۔عاشر نے اسکو صرف ایک نظر غصے سے دیکھا اور پھر پیر پٹخ کے وہاں سے واک آؤٹ کر گیا۔دل تو اسکا کر رہا تھا کہ اس چڑیل کا گلا ہی دبا دے۔مہرین نے اسکے جانے کی کوئی پروانہ کی اور پھر سے ہنستے ہوئے ٹی وی دیکھنے لگی۔

****

مہرین آج اکیلی بیٹھی پینٹنگ کر رہی تھی۔شرمین اور زریاب آج نہیں آئے تھے۔ اسے کبھی کبھی یوں اکیلے بیٹھنا اچھا لگتا تھا۔پینٹنگ کرتے کرتے وہ تھک گئی تھی۔ وہ ہال بالکل خالی رہتا تھا اور وہاں اسٹوڈنٹس کو ایسے کام کرنے کی اجازت تھی۔وہ ادھوری پینٹنگ کو چھوڑ کر اپنے بیگ سے Clay لے آئی۔اس کلے سے اس نے ایک مجسمہ بنانا شروع کیا۔وہ غور و فکر کے ساتھ یہ سارا کام سرانجام دے رہی

تھی۔اس طرح خاموشی سے کام کرنا مہرین کو اچھا لگتا تھا۔وہ ایک گریک فلوسفر Aristotle کا مجسمہ بنانے کی کوشش کر رہی تھی۔وہ یہ کام مگن ہو کر کر رہی تھی جب اسی ہال میں کوئی آہستہ سے آکر اسکے برابر میں کھڑا ہو گیا۔

وہ اپنے کام میں اتنی مصروف تھی کہ اس شخص کے آنے کی خبر تک نہ ہوئی۔وہ خاموشی سے اسے کام کرتا دیکھ رہا تھا۔مہرین کے کچھ بال اسکے چہرے پر تھے۔ چہرے پر مہرین کے ہمیشہ کی طرح سنجیدگی اور سادگی تھی اور وہ اسکی اسی سادگی سے مرعوب تھا۔وہ ٹک ٹکی باندھے اسے دیکھے جا رہا تھا۔

"کافی مصروف ہیں آپ..."وہ کھانس کر بولا۔مہرین ایک دم سپٹ گئی۔اسکے ہاتھ سے پیالہ گر گیا۔وہ پیچھے مڑ کر اسکو بہت غصے سے دیکھنے لگی۔

www.novelsclubb.com

"جی میں مصروف تھی مگر فلحال آپ نے میری اس مصروفیت میں خلل ڈال دیا ہے۔"وہ برہم ہوئی اور اس نے فوراً سے نیچے گرا وہ پیالہ اٹھا لیا۔

"معذرت چاہتا ہوں میں بس آپکا کام دیکھ رہا تھا۔" وہ اسے سمجھانے والے انداز میں بولا۔

"مہرین نے اسے گہری ترچھی نگاہوں سے دیکھا اسکے اس طرح دیکھنے پر ارحم مسکرا دیا۔

"وہ کیوں...." مہرین نے اس سے سوال کیا اور ساتھ ہی پھر سے کام میں مصروف ہو گئی ارحم ایک بار پھر سے اسکے قریب کھڑا ہو گیا۔

"کیونکہ مجھے آپ بہت اچھی لگتی ہیں۔ مجھے بھی آپ کی طرح مجسمے بنانے کا بہت شوق ہے۔" وہ اسے بتاتے ہوئے آگے بڑھا۔

" I like your way of flirting but sorry I am ...not impressed at all"

اس نے کمال بے نیازی سے انگریزی میں جواب دیا۔

وہ بہت زور سے ہنسا اور ایک بار پھر سے اسے بھرپور سنجیدگی سے تکنے لگا۔

"میں فلرٹ نہیں کر رہا۔" وہ نہایت شگفتگی سے بولا مگر مہرین کو شاید اسکی باتوں میں کوئی انٹرسٹ نہیں تھا۔

"ٹھیک ہے آپ کچھ بھی نہیں کر رہے مگر فلحال میں کام کر رہی ہوں اور آپکی موجودگی میں مجھ سے یہ نہیں ہو پا رہا۔" وہ آخر کار بول گئی اور ارحم پھر مزید کچھ کہے وہاں سے جانے لگا ارحم کو مہرین اب اور بھی اچھی لگی تھی۔ وہ دل کی صاف اور نہایت سادہ سی لڑکی اسکو بہت پسند آئی تھی۔

****

عاشر کا امتحان اگلے دن تھا مگر وہ شام سے ہی نہایت پریشان تھا۔ اس نے اپنے وہ "پاسٹ ائیر پیپرز" ٹیبل پر ہی رکھے تھے اور اب وہ اسے کہیں نہیں مل رہے تھے۔ اس نے پورا گھر چھان مارا تھا۔ ڈھونڈ ڈھونڈ کر آخر وہ بابا جان کے کمرے میں پہنچ گیا تھا۔ وہ اس وقت بہت پریشان تھا کیونکہ کل ہونے والا ٹیسٹ اسکی زندگی کا

سب سے اہم ترین ٹیسٹ تھا۔اور وہ پاسٹ پیپرز بھی اس ٹیسٹ میں آنے تھے۔ جس فیلڈ میں وہ آگے جانا چاہتا تھا اس کا امتحان کل ہونا تھا۔اور وہ اپنا آج کا انتہائی قیمتی وقت اپنے پاسٹ پیپرز ڈھونڈنے میں لگا رھا تھا۔ماما جان بھی اسکے ساتھ مل کر وہ پاسٹ پیپرز ڈھونڈ رہی تھیں مگر وہ پاسٹ پیپرز اسے مل کے ہی نہیں دے رہے تھے۔

بابا جان چائے پی رہے تھے جب عاشر کمرے میں داخل ہوتے ہوئے پورے کمرے کو دیکھنے لگا۔وہ پھر جلدی سے ان کی ٹیبل کی طرف بڑھا اور وہاں اسے ڈھونڈنے لگا۔بابا جان نے چشمہ اتارا اور باقی سب چیزیں نیچے رکھ دیں پھر اسے دیکھنے لگے کہ وہ آخر کیا کر رہا ہے۔عاشر اس وقت کافی پریشان حال تھا اور اسے سمجھ نہیں آرہا تھا کہ وہ کیا کرے۔

www.novelsclubb.com

"کیا ڈھونڈ رہے ہو بیٹا؟" بابا جان نے اس کے چہرے پر لکھی ہوئی پریشانی دیکھ کر پوچھا۔

وہ جو چیزیں ڈھونڈ رہا تھا ایک دم رکا اور پھر بولا

"وہ... میں اپنے امتحان کے حوالے سے کچھ پیپرز ہیں وہ ڈھونڈ رہا ہوں۔ میں نے گھر میں ہر جگہ دیکھ لیا ہے کہیں نہیں ہے۔"

وہ ہمت ہار چکا تھا۔ دماغ سن اور عقل جیسے اس میں ختم ہو گئی تھی۔

"تو بیٹا آپ اپنے کمرے میں دیکھئیے۔ دوبارہ ساری چیزیں نکال کر دیکھیں۔" وہ اسے بتانے لگے مگر وہ پہلے دس دفعہ اپنے کمرے میں دیکھ چکا تھا۔

"بابا جان وہ کہیں نہیں ہیں۔ اگر وہ پیپرز نہیں ملے تو کل امتحان میں مشکل ہو جائے گی۔" وہ اب پریشانی سے بولا۔

"کیا کہیں گم گئے؟ آپ نے غیر ذمہ داری برتی ہے۔"

بابا الٹا اسے بولنے لگے۔ اس نے بغیر کچھ کہے دوبارہ کمرے میں نظر دوڑائی کہ کیا پتا مل جائے۔

"باباجان معذرت چاہتا ہوں مگر میں نے اسے بہت سنبھال کر رکھا تھا۔ وہ پوری فائل میں پیک تھے۔" اس نے جواب دیا۔

"تو آپ کسی دوست سے لے لیجئے۔" وہ مشورہ دیتے ہوئے بولے۔ عاشر نے وہ پاسٹ پیپرز بہت مشکل سے کسی لڑکے سے لئیے تھے اور کسی کے پاس وہ موجود نہیں اور اگر ہوتے بھی تو اس وقت کوئی اسے نہیں دیتا۔

"کسی کے پاس بھی نہیں ہے۔ میں دوبارہ اپنے کمرے میں دیکھتا ہوں۔" یہ کہہ کر وہ وہاں سے نکل گیا۔ سامنے سے ہی مہرین آرہی تھی گانا گاتے ہوئے۔ اسے دیکھ کر عاشر کے دماغ میں خیال آیا کیوں نا وہ مہرین سے پوچھے یقیناً اسی نے رکھ دیا ہوگا۔ وہ بھاگتا ہوا مہرین کے پاس پہنچا۔

www.novelsclubb.com

"مہرین کیا آپ نے میرے کاغذات والی فائل کہیں رکھی ہے؟" وہ اس سے پوچھنے لگا۔ مہرین نے اس کو دیکھا پھر کندھے اچکا دیئے۔ عاشر کو اس کی اس حرکت پر مزید غصہ آیا۔

"مہرین؟ آپ نے رکھے ہیں؟ ہاں یا نہیں؟" وہ ایک بار پھر راستے میں کھڑا ہو گیا اور صبر کے ساتھ پوچھنے لگا۔

"کیا تم پاگل ہو؟ میں زندگی میں کبھی بھی تمہاری چیزوں کو ہاتھ نہ لگاؤں۔ مجھے کسی پاگل کتے نے کاٹا ہے جو میں تمہاری فائل رکھوں گی۔ اب ہٹو میرے راستے سے۔" وہ دھکا دیتے ہوئے لاپروائی سے نکل گئی۔

عاشر نے غصے میں دانت پیسے اور ایک بار پھر اس نے مہرین کو آواز لگائی۔

"آپ نے دیکھا ہو گا۔ وہ فائل جو میری ٹیبل پر ہوتی تھی۔ وہ میرے لئیے بہت ضروری ہے پلیز۔" اس نے بہت منت کرتے ہوئے کہا۔ مہرین کو سمجھ نہیں آ رہی تھی کہ وہ اپنی فائل کھو جانے پر اس سے ہی پوچھ گچھ کیوں کر رہا ہے۔

"اچھا تو تمہیں شک ہے کہ تمہاری وہ فضول فائل میں نے چھپا دی ہے؟" وہ اس سے رکتے ہوئے پوچھنے لگی۔ دل میں تو عاشر نے یہی سوچا کہ وہ بولے شک نہیں مجھے یقین ہے مگر اس نے بات کو سنبھال لیا۔

"نہیں ایسی بات نہیں ہے۔بس مجھے لگا کہ شاید آپ نے دیکھی ہو۔کیونکہ اس گھر میں رہنے والے ہر شخص سے میں پوچھ چکا ہوں۔"عاشر نے بڑی مشکل سے وہ پورا جملہ بولا تھا۔

"میں یہ بات تم سے آخری بار کہہ رہی ہوں کہ میں نے تمہاری کوئی فائل نہیں دیکھی۔آئی سمجھ؟اوراب میرا دماغ مت کھانا۔ you're such a psychopath۔"یہ کہہ کر وہ وہاں سے نکل کر اپنے کمرے میں چلی گئی اور دروازہ زور سے بند کر ڈالا۔

عاشر نے اپنی قسمت پر صبر کر لیا اور جو کتابوں میں سے پڑھا تھا وہی اس نے دوبارہ سے یاد کیا۔اسے یقین تھا کہ وہ اس یونیورسٹی میں کبھی داخلہ نہیں لے پائے گا۔

www.novelsclubb.com

مہرین اپنے کمرے میں آتے ہی مسکرانے لگی۔وہ بہت زور زور سے ہنسنے لگی اور پھر کھڑکی کی طرف کھڑے ہو کر باہر دیکھنے لگی۔اس کے دماغ میں وہ منظر یاد آیا جب تین دن پہلے اس نے وہ پاسٹ پیپرز عاشر کے کمرے سے نکال کر اپنے کمرے میں

رکھ لئیے تھے۔پھر وہی پاسٹ پیپرز اس نے آگ میں جلا دیئے تھے۔وہ خوشی جو اسے عاشر کو بے سکون کر کے ملی تھی شاید ہی اسے کبھی ایسی خوشی حاصل ہوئی ہو۔

****

عاشر بہت رو رہا تھا اور کافی افسردہ تھا مگر بابا جان خوش تھے کہ وہ اسی یونیورسٹی میں ہو گا جس میں مہرین تھی۔

"اب بس بھی کرو عاشر زندگی میں ہار جیت ہوتی رہتی ہے۔کب تک یوں ناراض ہو کر بیٹھے رہو گے۔"

ماما جان اسے پیار کرتے ہوئے بولیں مگر وہ تھا کہ مان کر نہیں دیا۔

"ماما جان اس یونیورسٹی میں جانا میرا خواب تھا۔"

وہ پھوٹ پھوٹ کر رونے لگا تو بابا جان پھر سے مسکرانے لگے۔

"عاشر زندگی میں انسان کو یوں ہر چیز نہیں مل جاتی کسی کو دولت نہیں ملتی، کسی کو والدین نہیں ملتے، کسی کو دوست نہیں ملتے، کسی کو پیار نہیں ملتا اور بہت سی چیزیں ہیں جو انسان خواہش کے باوجود بھی حاصل نہیں کر پاتا۔ مگر اگر زندگی میں ہر اچھی چیزیوں ہی مل جاتی تو پھر زندگی جینے کا مقصد کیا ہوتا؟ انسان جو چیز کھوتا ہے اس سے اچھی چیز حاصل کرنے کی کوشش میں لگ جاتا ہے۔ یہ زندگی کا اصول ہے۔ آج آپ کو جو ملا ہے اس پر شکر ادا کریں اور اس سے زیادہ آگے جانے کی کوشش کریں۔" بابا جان نے عاشر کو سمجھاتے ہوئے کہا تو وہ بھی غور سے ان کی یہ بات سننے لگا۔

"جی بابا جان! میں انشاءاللہ آگے اور اچھا کر کے دکھاؤں گا۔" وہ جوش سے بولا۔

www.novelsclubb.com

"شاباش خوش رہو ہمیشہ!" وہ اسے دعا دیتے ہوئے وہاں سے کھڑے ہوئے تو مہرین کو آتا دیکھ کر رک گئے۔

"مہرین!" انہوں نے آواز لگائی تو وہ پیچھے مڑ کر انہیں دیکھنے لگی۔

"جی باباجان؟" وہ آہستہ آہستہ چلتی ہوئی ٹی۔وی لاونج کی طرف بڑھی۔

"آپ اور عاشر اب ساتھ ہی جائیں گے۔عاشر کا داخلہ آپ کی ہی یونیورسٹی میں ہوا ہے۔" وہ اسے بڑی خوشی سے بتا رہے تھے۔اور وہ یہ بات سنتے ہی سکتے میں چلی گئی۔شکل اس کی ایسی تھی جیسے ابھی وہ گر جائے گی اور دل میں تو جیسے کسی نے آگ لگا دی ہو۔

"میری یونیورسٹی؟" اس نے دوبارہ پوچھا کہ کہیں یہ مذاق نہ ہو۔

"ہاں آپ کی۔" ماما جان مسکرا کر بولیں۔مہرین کے پاس تو جیسے الفاظ ختم ہو گئے۔اس کا پلین فیل ہو گیا تھا اور مصیبت الٹا اس کے گلے پڑ گئی تھی۔عاشر اٹھا اور ہاتھ میں مٹھائی لیئے اس کے قریب آیا۔

www.novelsclubb.com

"کیا ہوا مہرین؟ کیا آپ کو خوشی نہیں ہوئی؟" وہ طنزیہ بولا تو وہ غصے سے اس کی طرف دیکھنے لگی مگر اسے یہ غصہ کنٹرول کرنا پڑا تھا۔منہ پر اداسی اور غصے کی جگہ مسکراہٹ پھیلانی تھی۔

"نہیں میں بس حیران ہوں کہ تم اتنی محنت کے بعد بھی اپنی پسندیدہ یونیورسٹی میں نہیں جا سکے۔" اس نے بھی اینٹ کا جواب اینٹ سے دیا۔

"کبھی کبھی محنت کے بعد بھی قسمت انسان کا ساتھ نہیں دے پاتی۔" وہ بہت دکھی تھا لیکن مہرین کا جواب دینا تھا۔

"کیا تم دونوں ایسی فضول باتیں کر رہے ہو؟ چلو مٹھائی کھاؤ۔" وہ دونوں کی بات کاٹتے ہوئے بیچ میں بول پڑیں۔

"یہ لیں مٹھائی کھائیں مہرین۔" اس نے مٹھائی خود مہرین کے منہ میں ڈالی اور وہ کچھ کہے بغیر اسے نگل گئی۔ اسے یہ مٹھائی زہر سے بھی زیادہ کڑوی لگی تھی مگر وہ فی الحال کوئی ہنگامہ کھڑا کرنا نہیں چاہتی تھی۔ عاشر نے بھی اسے طنزیہ مسکراہٹ سے دیکھا اور مہرین نے بھی جواب میں ہونٹ بھینچ لیئے تھے۔

****

وہ یونیورسٹی شروع ہونے سے پہلے کچھ دنوں کے لیے اسلام آباد چلا گیا تھا۔اسلام آباد میں اس کا خاندان رہتا تھا اور وہ وہاں کی شادی میں شرکت کرنے کے لئے گیا تھا۔وہ اسکی نانی حرا ملک کے چھوٹے بھائی کی بیٹی کی شادی تھی اور عاشر کو وہاں ہر حال میں جانا تھا۔مہرین نے عاشر کے جاتے ہی شکر ادا کیا تھا۔وہ خوش تھی کی اب دو ہفتے تک اسکی منحوس شکل نہیں دیکھنی پڑے گی۔پر وہ اس بات کو لیکر خاصی پریشان تھی کہ اب عاشر اسکی یونی میں تھا اور اس سے یہ بات ہضم نہیں ہوتی تھی۔

بابا جان ہمیشہ اسے وہاں جانے کا کہا کرتے تھے اور وہ بھی اسلام آباد دو سالوں میں ایک عاد بار چلا جاتا تھا۔عاشر نے سامان رکھ کر گیٹ کی بیل بجائی۔دروازہ کھلا تو سامنے کوئی اور نہیں بلکہ شیزہ تھی۔دروازہ شیزہ نے کھولا تھا۔وہ پیلے رنگ کی شلوار قمیض پہنی بہت پر وقار اور حسین لگ رہی تھی۔پیر کسی بھی قسم کی چپل سے آزاد تھے اور بال بکھرے ہوئے تھے۔وہ پہلے سے بہت مختلف اور مزید خوبصورت ہو گئی تھی۔عاشر تو بس اسے ٹک ٹک دیکھے جا رہا تھا۔شیزہ عاشر کے

www.novelsclubb.com

ماموں دانیال کی بیٹی تھی۔دانیال حسن کی دو بیٹیاں تھیں عالیہ اور شیزہ۔عالیہ پہلے ہی انگیجڈ تھی۔اور ایک بیٹا رضا تھا جو ان دونوں سے چھوٹا تھا۔شیزہ چھوٹی ہونے کی وجہ سے گھر میں سب کی لاڈلی تھی۔عاشر کو دیکھ کر وہ ایک دم ساکت سی ہو گئی۔

"اسّلام علیکم عاشر بھائی۔"اس نے سر جھکا کر کہا۔عاشر اب تک وہیں کھڑا اسے دیکھے جا رہا تھا۔عاشر اسکی اسی سادگی اور معصومیت پر مر مٹا تھا۔

"وعلیکم اسلام۔"وہ بڑی مشکل سے سامان گھسیٹتا ہوا اندر آ گیا۔شیزہ بھی اسے دیکھ کر حیران تھی کی وہ وقت کہ ساتھ کتنا بدل گیا تھا۔دراز قد اور پر کشش جسامت وہ بہت متاثر ہوئی تھی۔

"آپ سامان یہیں چھوڑ دیں ملازم اکر اٹھا لینگے۔آپ اندر آ جائیں نانی جان اپکا کب سے انتظار کر رہی ہیں۔"وہ مسکرا کر بولی۔عاشر سامان وہیں چھوڑ کر اس کہ ساتھ اندر آ گیا۔گھر میں سب ہی موجود تھے۔نانی جان اسے دیکھ کر خوشی سے پھول اٹھی تھیں۔

"ارے آگیا بھئی عاشر۔" وہ بڑی محبت سے اگے آکر اس کے ماتھے کو چومتے ہوئے بولیں۔

"السلام علیکم نانی جان کیسی ہیں آپ.." وہ بھی بڑے پیار سے نانی جان سے پوچھنے لگا۔

"تمہیں دیکھ لیا ہے ناں تو بس اب سکون سے ہوں۔" وہ ایک بار پھر اسے پیار کرتے ہوئے بولیں۔ عاشر میں انہیں زہرا کی جھلک نظر آتی تھی اس لئے وہ عاشر سے بے حد محبت کرتی تھیں۔

"کیسے ہو عاشر.." دانیال ماموں بھی اس سے ملنے آگئے۔

"ٹھیک ہوں ماموں جان۔" وہ بہت ادب سے سب سے مل رہا تھا۔

دانیال حسن کی بیوی عریبہ حسن میکے گئی ہوئی تھیں لہٰذا عاشر کی ملاقات ان سے نہ ہو پائی تھی اور ان کے علاوہ تقریباً سب سے ہی ملاقات ہو چکی تھی۔

"تم تھک گئے ہو گے آرام کر لو۔" دانیال اس کے شانوں پر ہاتھ رکھ کر بولے۔ وہ بھی بہت تھک گیا تھا اور آرام کرنے چلا گیا۔

شیزہ تو کمرے سے باہر ہی نہیں آئی تھی۔ عاشر کے سامنے خود کو عجیب محسوس کر رہی تھی۔ وہ تو بچپن سے ہی عاشر کو اسلام آباد آتا دیکھتی رہی تھی پر خود کو اس کے اتنے قریب کبھی محسوس نہیں کیا تھا جتنا وہ اب کر رہی تھی۔

عاشر اپنے کمرے میں آتے ہی بستر پر لیٹ گیا اور مسکراتے ہوئے اس بھولی سی صورت کو سوچنے لگا۔

فسوں دید ہے یا ہیں آپکی معصوم نگاہیں

سائے میں جنکے دنیا مری آباد رہتی ہے

ان آنکھوں سے دور ہوں تو بنجر سا ہوں

مسکان آپکی مجھے بس سیراب کرتی ہے

****

مہرین اور شرمین یونی لیٹ پہنچے تھے۔کلاس میں کوئی ٹیچر موجود نہ تھا۔دونوں پیچھے والی بینچ پر دراز ہو گئیں۔

"وہ گیا تو اب تم خوش ہو جاؤ۔"شرمین نے بولا تو مہرین نے سر ہلا دیا۔وہ دونوں باتوں میں مصروف تھیں جب ارحم آکر انکی بینچ کے پاس ہی کھڑا ہو گیا۔

"?Hello ladies! Can I join you"

وہ مسکراتے ہوئے بولا۔شرمین جو مہرین سے بات کر رہی تھی مڑ کر ارحم کی طرف دیکھنے لگی۔

"شور! بیٹھ جاؤ!"وہ مسکراتے ہوئے بولی۔مہرین نے غور کے شرمین کو دیکھا۔

"کیا ہو رہا ہے؟"وہ مہرین کے برابر والی جگہ پر بیٹھتے ہوئے پوچھنے لگا۔

"موویز کے بارے میں باتیں ہو رہی ہیں۔" شرمین اس سے گفتگو کی شوقین تھی۔ مہرین کو تو اس سے شدید الجھن ہو رہی تھی۔ مگر ارحم کی آواز اور اسکی خوشبو نے مہرین کو جکڑ لیا تھا۔

"موویز؟ مجھے بھی موویز پسند ہیں مگر صرف ایکشن۔" وہ ان دونوں کو بتانے لگا۔

"مجھے بھی! وہ بھی Marvel اور DC کی۔ جبکہ Christopher Nolen میرا پسندیدہ ڈائریکٹر ہے۔" مہرین جو شروع ہوئی تو بولتی گئی۔

" صحیح کہا! وہ بہت اچھا ڈائریکٹر ہے۔ مجھے انکی ہر مووی پسند ہے۔" وہ بہت دل چسپی سے بولا۔ مہرین بھی ارحم سے باتوں میں مشغول ہو گئی۔ اسے ارحم اور لڑکوں سے مختلف اور اچھا لگا تھا۔ یہ پہلی بار ہوا تھا کہ اسے کوئی لڑکا پسند آیا تھا وہ بھی ہر لحاظ سے مکمل اور پر وقار۔ باتوں باتوں میں ہی ارحم نے بتایا کہ وہ پاکستان اپنی دادی کی وجہ سے آیا ہے اور ڈگری لینے کے بعد وہاں سے واپس امریکا چلا جائے گا۔ ساتھ میں اس نے بتایا کہ اس کے اما اور ابا وہیں رہتے ہیں اور پاکستان آنا نہیں چاہتے

کیونکہ وہاں انکا بہت شاندار بزنس ہے۔وہ اپنے ماں باپ کا اکلوتا بیٹا ہے۔اور یہاں سے پڑھ کر وہ اپنے والد کی بزنس میں ہیلپ کرے گا اور ساتھ میں اپنا سٹوڈیو بھی کھولے گا۔

"اپنا سٹوڈیو؟ واہ!" شرمین نے اس کی اس بات پر کافی انٹرسٹ شو کیا تھا۔

پھر کچھ باتوں کے بعد وہ وہاں سے جانے لگا مگر وہ پھر رک گیا۔

"مجھے آپ لوگوں کا نمبر مل سکتا ہے؟ اگر آپ لوگ مائنڈ نہ کریں تو۔" وہ مسکرا کر پوچھنے لگا۔

"بلکل!" شرمین نے فوراً اپنا نمبر دے دیا مگر مہرین کچھ سوچنے لگی۔

"اور آپ کا مہرین؟" وہ جھک کر مسکراتے ہوئے پوچھنے لگا تو مہرین نے بھی اپنا نمبر اسے دے دیا۔

پھر اس کے جانے کے بعد مہرین نے ہنس کر شرمین کو دیکھا اور دونوں ہی ہنسنے لگیں۔

****

آج گھر میں شادی تھی اور عاشر سب کام دیکھ رہا تھا۔ ساتھ میں رضا بھی اسکی مدد کر رہا تھا۔ رضا دانیال، دانیال حسن کا چھوٹا بیٹا تھا جو کہ عاشر سے کافی چھوٹا اور شریر بھی تھا۔

"عاشر! آ بھی جاؤ اب چائے ٹھنڈی ہو رہی ہے۔" نانی جان اسے ابھی تک چار آوازیں لگا چکی تھیں۔

"عاشر بھائی بلکل فٹ سیٹنگ ہے سب چیزوں کی، اب آپ بتائیں کہ آپ کب سیٹ ہو رہے ہیں؟" وہ شوخ ہو کر عاشر سے پوچھنے لگا۔

"توبہ ہے بھئی! میں ابھی کہاں سے سیٹ ہو جاؤں! ابھی تک تو میں یونیورسٹی بھی نہیں گیا اور تم یہ باتیں کر رہے ہو۔" عاشر بھی ہنس کر بولنے لگا۔

"تو کیا یونیورسٹی میں ڈھونڈیں گے؟ یہاں گھر میں ہی مل جائے گی آپکو۔" وہ زور زور سے ہنسا تو عشر کی بھی ہنسی نکل گئی۔

"بہت بولنے لگے ہو تم! چلو اندر بتاتا ہوں سب کو۔" وہ وہاں سے جاتے ہوئے بولا تو رضا فوراً وہاں سے بھاگ گیا۔

وہ اندر آیا تو نانی اسے غصّے سے دیکھنے لگیں۔

"حد کرتے ہو تم۔ اب شیزہ کو بولا ہے دوبرہ گرم کرے گی چائے۔" وہ برہم ہو کر بولیں۔

www.novelsclubb.com

"ارے میں ٹھنڈی ہی پی لیتا!" وہ شرمندہ ہوا۔

"یہ بتاؤ کہ کراچی میں سب ٹھیک ہیں؟ وہ جہانزیب کی بیٹی مہرین وہ کیسی ہے؟" وہ چائے پیتے ہوئے اس چڑیل کا نام لے رہی تھیں۔ دل تو عاشر کا چاہ رہا تھا کہ بولے وہ ایک بہت بری اور سازشی عورت ہے مگر وہ بابا جان کی وجہ سے مجبور ہو کر اسکی تعریف کرنے لگا۔

"ٹھیک ہیں! بہت اچھی ہیں۔" اس نے مختصر سا جواب دیا۔

"کیا پیاری ہے بہت؟ سنا ہے بہت حسین ہے۔" وہ مہرین کا قصّہ لے کے بیٹھ گئی تھیں۔

"سنے والے سنانے والے سب جھوٹے ہوتے ہیں۔ اپنی آنکھوں سے دیکھیں پھر کچھ بولیں۔" وہ مذاق کرتے ہوئے بولا۔ اس سے پہلے کہ وہ آگے کچھ بولتیں شیزہ چائے لے کر آگئی۔ شیزہ کو دیکھ کر وہ نیچے دیکھنے لگا، دل جیسے رک سا گیا تھا۔ اسکی دل کی دھڑکن بہت تیز ہو رہی تھی اور وہ چاہ کر بھی اسکی طرف نہیں دیکھ سکتا تھا۔

"چائے۔" وہ کپ اسکے آگے بڑھاتے ہوئے بولی۔اس نے انہی جھکی نظروں سے اسے دیکھا تو وہ لال ہو گئی اور چائے پکڑا کر وہاں سے چلی گئی۔یہ منظر دیکھ کر نانی مسکرا دیں۔

******

مہرین آج پھر شرمین کے گھر پر تھی۔مہرین عاشر کے برائیاں شرمین سے بیان کرتی تھی اور پھر شرمین اسے مشوارے دیا کرتی تھی۔دونوں ہی کھڑکی سے باہر آسمان کو دیکھ رہے تھے۔

"تم اس کا پتہ صاف کر دو اب۔بہت ہو گیا ہے! وہ تمہارے مقابلے پر آنا چاہتا ہے۔تم اس کو اس کی اوقات یاد دلا دو۔" شرمین اس کو عاشر کے مزید خلاف کر رہی تھی۔

"میں ہر طریقہ اپنا کر دیکھ چکی ہوں۔اس منحوس پر کوئی اثر نہیں ہوتا۔" وہ افسردہ تھی۔

"وہ تمہارا سوتیلا بھائی ہے اور سوتیلا ہونے کے باوجود وہ تمہارے باپ کے دل پر راج کر رہا ہے اور ایک تم ہو انکی ایک ہی بیٹی انکی وارث یہاں اپنی شکست کا جشن مانا رہی ہو۔وہ تمہارے گھر پر بھی قابض ہو جائے گا۔یہ وقت تمہارا ہے چھین لو وہ سب کچھ جو تمہارا ہے۔"شرمین نے اس کے کندھے پر ہاتھ رکھ کر کہا۔وہ یونہی کھڑکی سے باہر ڈھلتے سورج کو دیکھ رہی تھی۔اسے ہار ہرگز قبول نہیں تھی۔اسکا دل بہت زور سے دھڑکا۔اسکے چہرے پر ایک مسکراہٹ پھیل گئی تھی۔

"آئی ایم سوری لٹل برادر۔"یہ کہہ کر وہ ہنسی اور پھر سے باہر دیکھنے لگی۔

"کیا سوچا پھر تم نے؟کوئی نیا پلان؟"شرمین کو اسکی بات سمجھ نہیں آئی۔

"اس کی بربادی کا وقت آگیا ہے۔"وہ دانت پیس کر بولی۔

"کیا مطلب؟"شرمین نے پوچھا۔

"اسکے کردار پر اگر کیچڑ اچھال دوں تو وہ کیا کر سکے گا؟"اس نے شرمین سے ہنس کر پوچھا۔شرمین نے بھی ہنس کر مہرین کو دیکھا۔

"کچھ بھی نہیں! وری ویل دین۔"شرمین اور مہرین کوئی سازش کرنا چاہ رہے تھے۔

******

"یہ نئی ماسی تم نے رکھی ہے؟کیوں؟"ماما جان نے مہرین سے آکر پوچھا۔ وہ بیٹھی گیم کھیل رہی تھی جب وہ کمرے میں آکر اس سے پوچھنے لگیں۔

"ہاں کیونکہ مجھے اپنے کام کے لئے الگ ماسی چاہیے۔ویسے بھی گل بانو اچھی لڑکی ہے۔"وہ شانے اچکا کر بولی۔

www.novelsclubb.com

"ہاں مگر ہم اسے نہیں جانتے بیٹا اور دوسری بات کہ جب بانو سارا کام کر دیتی ہیں تو کیا ضرورت ہے گل کی؟" وہ اس کو سمجھانا چاہ رہی تھیں مگر مہرین کسی طرح ماننے کو تیار نہیں تھی۔

"وہ میرا کام کیا کرے گی بس۔ آپ کو کیا مسئلہ ہے؟" وہ بدتمیزی سے جواب دیتے ہوئے بولی۔

"ٹھیک ہے تم رکھ لو اسے مگر اس کا خیال رکھنا تمہاری ذمہ داری ہے۔" انہوں نے اسے سمجھایا اور چلی گئیں۔ مہرین کے لبوں پر ہنسی تھی اور دل میں خوشی۔ وہ اب عاشر کی بربادی کا سوچ کر ہنس رہی تھی۔

******

www.novelsclubb.com

وہ دو ہفتے بعد واپس آ گیا تھا اور اس نے سب کو وہاں کے قصّے اور حالات بتائے۔

"لگتا ہے بہت خوش ہو کر آئے ہو؟" مہرین اس کا راستہ روکتے ہوئے بولی۔

"جی سب سے ملاقات جو ہوئی ہے۔" وہ بات کو مختصر کرتے ہوئے بولا۔

"ہاں سب سے یا شیزہ سے؟" وہ کبھی عاشر کو سکون سانس لینے نہیں دیتی تھی۔

"میرے پاس آپ کی فضول باتوں کا کوئی جواب نہیں ہے۔" وہ چڑ کر بولا اور اپنے کمرے میں چلا گیا۔

باقی دو دن اس نے آرام کیا کیونکہ اگلے ہفتے سے اسے یونیورسٹی جانا تھا اور وہ آرام کرنا چاہتا تھا۔

ہفتے کے دن وہ اپنے کمرے کی صفائی کر رہا تھا۔

مہرین گل سے بات کرنے لگی اور اسے کچھ بتانے لگی۔

www.novelsclubb.com

وہ گل کو بات بتا کر اوپر چلی گئی اور پھر نیچے آئی سب کچھ پلان کے مطابق ہی چل رہا تھا۔ کمرہ صاف کرنے کے بعد وہ نہانے چلا گیا۔ کمرے کی لائٹ بند تھی، وہ اکثر

جلد ہے نہا کر آجایا کرتا تھا۔اس کے کمرے کا دروازہ کھلا اور کوئی اندر آیا۔پھر دروازہ بند کر لیا۔

اتنی دیر میں مہرین بھاگتی ہوئی اوپر گئی اور بابا جان اور ماما جان کے پاس گئی۔

"جلدی نیچے چلیں !آپ کو نہیں پتا قیامت ہو گئی ہے۔" وہ چیخ چیخ کر کہنے لگی۔

"کیا ہو گیا مہرین بتاؤ کچھ !" ماما جان دونوں پریشانی میں کھڑے ہو گئے۔

"آپ لوگ آئیں !" وہ یہ کہہ کر نیچے دوڑی اور پیچھے دونوں بھی آنے لگے۔

عاشر شاور لے کر آیا تو وہ تولیا میں باہر آیا تھا بس وہ آگے بڑھا ہی تھا کہ کسی نے زور سے اسے سینے سے پکڑ لیا تھا۔وہ حیران ہو کر دیکھنے لگا۔

www.novelsclubb.com

وہ ایک نوجوان لڑکی تھی جو اس کے قریب ہو گئی تھی۔

"ہٹو پیچھے !کون ہو تم !ہٹو !" وہ بہت مشکل سے سانس لے پا رہا تھا۔

وہ بھاگتی ہوئی کمرے کی طرف آئی۔ساتھ میں باباجان اور ماماجان بھی آرہے تھے۔ وہ تیزی سے قدم بڑھاتے ہوئے آگے چل رہی تھی۔ماماجان کے ہاتھ پیر کانپ رہے تھے۔وہ بار بار دعا کر رہیں تھی کہ کچھ ایسا نہ ہو جس سے اس گھر پہ مصیبت آ پڑے۔مہرین کے چہرے پر مسکراہٹ تھی اور وہ خوشی سے سما نہیں پا رہی تھی۔ اسنے بے دھڑک ہو کر کمرے کا دروازہ کھولا۔

عاشر سامنے ہی کھڑا تھا۔

سب یہ منظر دیکھ کہ دنگ رہے گئے تھے۔عاشر انکو دیکھ کر کانپنے لگا۔اس نے اس لڑکی کو زور سے دھکا دیا۔اس کا وجود کانپ رہا تھا۔باباجان اور ماماجان دونوں سکتے میں تھے۔

www.novelsclubb.com

"دیکھ لیں باباجان! دیکھیں! یہ کیا کر رہا تھا اس کمرے میں! یا اللہ یہ وقت آگیا ہے کہ تم اس قسم کے کم کرو گے۔ تمہیں ذرا شرم نہیں آئی بے غیرت۔باباجان کے پیار کا یہ صلاح دیا ہے تم نے؟" وہ بہت زور سے چیخی۔

"یہ سب کیا ہے عاشر؟" ماما جان صدمے سے بولیں۔

عاشر کو سمجھ نہیں آ رہا تھا کہ وہ اپنے وجود کی گواہی کیسے دے۔ کیسے بتائے کہ یہ سازش تھی اور یہ سب ایک جھوٹ ہے۔

"آپ سب چپ کیوں ہیں؟ بولیں اب کہاں گئی عاشر کی پاکیزگی؟ یہ ایک بدکردار انسان ہے۔" وہ الزام لگانے سے باز نہ آئی۔

"خدا کا خوف کریں مہرین! آپ کو شرم آنی چاہیے یہ الزام لگانے سے پہلے۔ پلیز بس کر دیں۔ میں نہیں جانتا کہ یہ لڑکی یہاں کیسے آئی۔" وہ معصومیت سے بولا۔

"تو یہ سب جھوٹ ہے جو ہمارے سامنے ہو رہا تھا؟ تم ایک گھٹیا انسان ہو۔ تم نے دیکھا دیا کہ تم کس کا خون ہو۔" وہ مسلسل عشر پر الزام لگا رہی تھی۔ بابا جان تو بس خاموش ہی کھڑے تھے۔

"اللہ گواہ ہے کہ میں نہیں جانتا یہ یہاں کیسے آئی! میں اللہ کے آگے گواہی دیتا ہوں۔" وہ روتے ہوئے کہنے لگا۔

باباجان جواب تک خاموش تھے وہ اب بول پڑے۔

"بس! ایک لفظ اور نہیں! اب بات کردار اور سچائی کی ہے تو ابھی قرآن لاؤ اور دو گواہی تم دونوں!" وہ دھاڑ کر بولے۔ مہرین جواب تک بول رہی تھی کہ یک دم چپ ہو گئی۔ اس کے چہرے کا رنگ اڑ گیا کیونکہ وہ اب ایک مصیبت میں پھنس گئی۔

باباجان نے جب گواہی مانگی تو مہرین کے تو چہرے کا رنگ ہی اڑ گیا۔ اسے لگا کہ کوئی زوردار دھماکہ کسی نے اس کے سر پر کیا ہے۔ وہ پھٹی پھٹی آنکھوں سے باباجان کو دیکھنے لگی۔ اور عاشر بڑے تحمل اور اطمینان سے کھڑا مہرین کو دیکھ رہا تھا۔

"جاؤ زرینہ لے کر آؤ ابھی قرآن۔ کیونکہ بات اب ہماری تربیت اور کردار کی پاکیزگی کی ہے۔" وہ بہت زور سے زرینہ سے بولے تو وہ ہاتھ ملنے لگیں۔ انہیں

NOVELSCLUBB@GMAIL.COM
WWW.NOVELSCLUBB.COM

بہت ڈر لگ رہا تھا۔ کیونکہ دونوں میں سے کوئی ایک تو جھوٹ بول رہا تھا اور جو جھوٹ بول رہا تھا اسکی تو خیر نہیں تھی۔ وہ بہت مشکل سے ایک گہرا سانس لے کر کمرے کی طرف بڑھیں۔ انکے ہاتھ پاؤں کانپ رہے تھے اور جسم میں بھی لرزش تھی۔

"یہ لیں۔" وہ کانپتے ہوئے بولیں اور قرآن بابا جان کے ہاتھ میں دیا۔

"عاشر تم ابھی اسی وقت اس قرآن پر ہاتھ رکھ کر قسم کھاؤ کہ تم نے ایسا کوئی کام نہیں کیا۔ تمہارا اس لڑکی سے کوئی تعلق نہیں اور نہ ہی تم نے اسے اپنے کمرے میں بلایا۔" وہ عاشر کی طرف دیکھتے ہوئے بولے جو بڑے اطمینان سے انکے سامنے کھڑا تھا۔

www.novelsclubb.com

عاشر بہت سکون کے ساتھ آگے بڑھا اور آگے بڑھ کر اس نے اپنا ہاتھ قرآن پر رکھ دیا۔

"میں قسم کھا کر کہتا ہوں کہ میرا اس لڑکی سے کوئی تعلق نہیں، میرا اللہ گواہ ہے کہ میں نے ایسا کوئی کام نہیں کیا۔" وہ بولا

یہ سن کر تو ماما جان کی روح قبض ہو گئی کیونکہ اب باری مہرین کی تھی ھو بہت پریشان تھی۔

"مہرین کیا آپ گواہی دیں گی؟" بابا جان نے اسکی طرف دیکھا۔

وہ سر جھکا کر نیچے دیکھنے لگی کیونکہ اس میں اتنی ہمت نہیں تھی کہ وہ سچ کا سامنا کرتی۔

"مہرین! بتائیں کہ کیا یہ سچ ہے؟" بابا جان اسکی طرف غصے سے دیکھتے ہوئے بولے۔ وہ ابھی تک خاموش کھڑی تھی۔ بابا جان نے قرآن ماما جان کے ہاتھ میں پکڑا دیا۔ سب مہرین کی طرف دیکھنے لگے کہ اب وہ کیا جواب دیتی ہے۔

"مہرین مجھے اسی وقت جواب چاہیئے۔" باباجان اسکی طرف پھر سے متوجہ ہوئے اور اس بار زیادہ غصے سے اس سے مخاطب ہوئے۔

"بولو مہرین!" ماماجان گڑگڑا کر بولیں۔

"مجھے نہیں پتا اور میں گواہی نہیں دے سکتی۔" وہ روتے ہوئے بولی۔

"تڑاخخخ...." ایک زوردار تھپڑ باباجان نے مہرین کے منہ پر لگایا کہ جس سے پورا کمرہ گونج اٹھا۔ماماجان نے منہ پر ہاتھ رکھ کر حیرانی سے جہانزیب حسن کی طرف دیکھا۔عاشر بھی حیرانی سے باباجان کی طرف دیکھنے لگا کیونکہ باباجان نے کبھی زندگی میں مہرین کو ہاتھ تو کیا اسکو کبھی ڈانٹا بھی نہیں اور آج باباجان نے سب کے سامنے اسکو ذلیل کر دیا۔وہ بہت زور سے روئی تھی اور اسکے سارے بال بھی بکھر گئے تھے۔

"آپکو ذرا شرم نہیں آئی عاشر اور اس گھر کے لوگوں کی تربیت پر الزام لگاتے ہوئے۔ذرا شرم ذرا بھی حیا نہیں آئی آپکو؟ مجھے آج شرمندگی ہے کہ تم میرا خون

ہو۔!تم میری بیٹی ہو؟کوشش کرنا کہ تم میرے سامنے نہ آؤ۔"وہ یہ کہہ کر ساتھ میں فوراً سے باہر نکل گئے اور ساتھ میں ماما جان ناچاہتے ہوئے بھی وہاں سے چلی گئیں۔وہ لڑکی گل بھی روتے ہوئے وہاں سے پیچھے چلی گئی۔اور اب پورے کمرے میں عاشر اور مہرین تھے۔عاشر کو سمجھ ہی نہیں آرہا تھا کہ وہ کیا کہے۔وہ وہاں بیٹھ کر رو رہی تھی اور عاشر کو بہت ہی عجیب محسوس ہو رہا تھا۔وہ آگے بڑھتے ہوئے اسکی طرف آیا اور افسوس کے ساتھ اسکو دیکھتے ہوئے بولا۔

"کیوں کیا آپ نے یہ سب کچھ؟آخر میرا قصور کیا ہے!؟"وہ آہستہ سے پوچھنے لگا۔مہرین نے اسکی بات کا کوئی جواب نہ دیا۔عاشر نے اسکی طرف سے کوئی جواب نہ پا کر اسکی طرف دیکھا اور پھر اپنی جیب سے رومال نکال کر اسکے گال پر رکھ دیا۔ جہاں بابا جان نے اسے تھپڑ لگایا تھا۔مہرین نے اسکا ہاتھ جھٹک دیا اور بہت زور سے پیچھے ہٹایا۔

www.novelsclubb.com

"ہاتھ مت لگاؤ مجھے۔ نفرت ہے مجھے تمہارے وجود سے! میں تمہاری شکل سے تو کیا تمہارے وجود سے بھی نفرت کرتی ہوں۔" وہ چلا کر بولی تو وہ حیرانی سے اسے دیکھنے لگا۔

"ہاں نفرت کرنا تو میں نے آپ ہی سے سیکھی ہے اور فکر مت کریں میں بھی آپ سے اتنی ہی شدت سے نفرت کرتا ہوں۔" وہ اٹھا اور وہاں سے فوراً چلا گیا۔ مہرین کی آنکھوں میں خون اتر آیا اور اسکو ایسا لگ رہا تھا کہ وہ مزید اس گھر میں رہی تو وہ گھٹ کر مر جائے گی۔ بابا جان نے اسے عاشر کی وجہ سے تھپڑ مارا یہ بات اس سے برداشت نہیں ہو رہی تھی۔

****

www.novelsclubb.com

"کیا تمہارا منصوبہ فیل ہو گیا؟I Don't Believe This..."

شرمین سر پکڑ کر بولی تو مہرین بھی اسکے ساتھ پریشان ہو کر بیٹھ گئی۔

"مجھے کیا پتا تھا کہ بابا جان اس منحوس پر اتنا اعتبار کرتے ہیں؟" وہ اب رونے والی تھی کہ شرمین نے اسکا ہاتھ تھام لیا۔

"تم کچھ دنوں کیلئے میرے گھر آجاؤ جب تک تمہارے بابا جان تم سے معافی نہیں مانگ لیتے" وہ مہرین سے بولی۔

"نہیں یار بابا جان مجھ سے کیا معافی مانگیں گے۔ مجھے کچھ دنوں کیلئے عاشر اور کسی اور کا ذکر نہیں کرنا۔ کہیں چلتے ہیں گھومنے۔" وہ کھڑے ہوتے ہوئے بولی۔

"گولف کلب چلتے ہیں۔" شرمین نے اسے مشورہ دیا۔

"یس! میری فیورٹ جگہ!" وہ بھی فوراً بولی اور دونوں گولف کلب کیلیے نکل گئیں

۔

www.novelsclubb.com

وہ دونوں وہاں ریلیکس کر رہیں تھیں۔ مہرین تو گوف کھیل رہی تھی۔ اور شرمین ایکسرسائز میں مصروف تھی۔ دونوں اس وقت سکتے میں چلیں گئی جب انہوں نے

سامنے سے آتے ارحم کو دیکھا۔ مہرین تو اپنا گولف کھیلتی رہی مگر شرمین اسے دیکھتے ہی اسکی طرف چلی گئی۔

"ارحم! تم یہاں؟" شرمین حیرانی سے پوچھنے لگی۔

"ہاں! میں یہاں اکثر آتا ہوں۔" وہ مسکراتے ہوئے بولا۔ مگر اسکی نگاہیں مہرین پر ہی مرکوز رہیں۔

پھر کچھ دیر دونوں نے باتیں کیں جبکہ مہرین گیم کھیلنے میں مصروف رہی سو کچھ دیر بعد ارحم خود ہی اسکے پاس چلتا ہوا آ گیا۔

"ایک گیم ہو جائے؟" وہ اسکے پاس کھڑا ہو گیا اور پوچھنے لگا۔

"تم ہار جاؤ گے ارحم۔" شرمین ہنستے ہوئے بولی تو مہرین اسے دیکھ کر مسکرا دی۔

"شیور!" اس نے جواب دیا اور ان دونوں کے درمیان میچ ہوا اور نتیجتاً مہرین کی جیت ہوئی۔

"آپ تو بہت اچھا کھیلتی ہیں۔مجھے لگتا ہے کہ آپ ایک دوLessonsتو دے ہی سکتی ہیں۔"وہ پھر اسے مسکراتے ہوئے بولا۔

مہرین بھی اب اسکی مسکراہٹ کے اثر میں آکر ہامی بھر گئی۔

****

ماما جان اور بابا جان کب سے مہرین کو کال کر رہے تھے مگر جواب نہیں مل رہا تھا۔

"عاشر ذرا زریاب کو تو فون کرو۔"ماما جان اس وقت بہت پریشان تھیں۔انکے دل میں عجیب قسم کے وسوسے آرہے تھے۔

"میں نے کیا تھا زریاب نے بتایا تھا کہ وہ تو آج گھر سے نکلا ہی نہیں ہے اور نہ ہی اسکی مہرین سے کوئی بات ہوئی ہے۔اور شرمین بھی فون نہیں اٹھا رہی۔"عاشر نے ماما جان اور بابا جان کو پریشانی کے عالم میں بتایا۔

"آپکو مہرین پر ہاتھ نہیں اٹھانا چاہیے تھا جہانزیب۔ وہ ایک جوان لڑکی ہے اور آپکو پتا ہے کہ وہ کتنی ضدی ہے۔" زرمینہ نے جہانزیب کو بولا تو وہ جواب میں کچھ نہ بول سکے۔ بارہ سے زیادہ ہو رہے تھے اور اب پورا گھر پریشانی کے عالم میں اسکے آنے کا انتظار کر رہا تھا۔ وہ صبح بغیر بتائے نکل گئی تھی اور فون اس نے بند کر رکھا تھا۔ اور اب رات کے بارہ بج رہے تھے اور اس کا کچھ پتا نہیں تھا۔

****

وہ پورا دن گولف کلب میں گزارنے کے بعد ارحم اور شرمین کے ساتھ اب ڈنر کرنے چلی گئی تھی۔ اس نے گھر بیٹھے ماں باپ کو بتانا تک گوارا نہیں کیا۔

ایک بجے اس نے گھر میں قدم رکھا تھا تو سب اسے دیکھنے لگے۔ ماما جان بھاگ کر اسکے پاس آئیں اور اسکا ہاتھ پکڑ کر دیکھنے لگیں۔

"کہاں تھیں تم؟! بتاؤ! اندازہ ہے تمہیں کہ ہم سب کس پریشانی سے گزر رہے تھے؟ تمہیں ہمارا ذرا بھی خیال نہیں ہے؟" وہ بس بولے ہی جا رہیں تھیں۔

"میں مری نہیں تھی باہر دوستوں کے ساتھ تھی اور کیا فرق پڑتا ہے کہ میں نہ آئی عاشر تو ہے نا آپکے پاس آپکا باکردار بیٹا!" وہ طنزیہ بولی اور اپنی ماں کا ہاتھ جھٹک کر وہاں سے چلی گئی۔ جہانزیب کو مہرین پر اس وقت غصہ آرہا تھا مگر انہوں نے غصہ پی لیا اور خون کا گھونٹ پی کر وہاں سے چلے گئے۔ عاشر کو بہت دکھ ہوا تھا کہ اس نے کس طرح اپنے ماں باپ سے بدتمیزی کی ہے۔

****

آج صبح بھی وہ اپنا بیگ لیئے یونی کیلیے نکل رہی تھی کہ باباجان نے اسے آواز دی۔

"مہرین!" انہوں نے اسے آواز دیتے ہوئے روکا تو وہ رک گئی۔

"جی؟" وہ مختصر سا جواب دیتے ہوئے بولی۔

www.novelsclubb.com

"آپ اب اکیلی نہیں جائینگی عاشر بھی آپکے ساتھ ہو گا۔" وہ صبح ہو صبح یہ بات اسکو بتانے لگے۔وہ کچھ کہے بغیر وہاں ہے جانے لگی تو وہ پھر سے اسے روکتے ہوئے بولے۔

"عاشر بھی آرہا ہے۔" یہ سن کر تو اسکے جیسے دماغ کی گھنٹیاں بجنے لگیں۔وہ غصے میں دانت پیستے ہوئے گاڑی میں بیٹھ گئی۔اور عاشر کا انتظار کرنے لگی وہ دو منٹ بعد ہی آکر فوراً آگے آکر بیٹھ گیا۔وہ اس وقت اسکے ساتھ اسکی گاڑی میں اسکی یونیورسٹی جا رہا تھا۔یہ بات اسکے ذہن سے نکل ہی نہیں رہی تھی۔دل تو اسکا کر رہا تھا کہ اسے قتل کر دے اور کبھی اسکی یہ صورت اسکو دیکھنے کو نہ ملے۔اور بابا جان نے بھی اس سے کوئی بات نہیں کی اس وجہ سے بھی وہ پریشان تھی۔

www.novelsclubb.com

یونیورسٹی کا ابھی آدھا راستہ ہی گزرا تھا کہ نا جانے مہرین کے دماغ میں کیا آیا کہ اس نے ڈرائیور کو کہا کہ گاڑی روک دے۔

"روک دو گاڑی ابھی.." وہ اتنی زور سے بولی کہ ڈرائیور نے بڑی طاقت لگا کر گاڑی کو بریک لگائی۔ گاڑی رک گئی تھی اور اب عاشر پیچھے مڑ کر مہرین کو دیکھ رہا تھا جسے سمجھ نہیں آ رہا تھا کہ گاڑی کیوں روک دی ہے؟

"عاشر اترو گاڑی سے ابھی فوراً" وہ غصے سے چیخی تو عاشر بہت ہی پریشان نظروں سے اسے دیکھنے لگا۔

"جی! کیا کروں میں اتر کر؟" وہ خشک لہجے میں اس سے پوچھنے لگا۔

"اترنے کا مطلب سمجھتے ہو؟ اترو گاڑی سے کیونکہ میں پوری یونیورسٹی کے سامنے اپنا تماشہ نہیں بنانا چاہتی۔ اب دفعہ ہو جاؤ اس گاڑی سے۔" وہ ایک دفعہ پھر چیخی۔ تو وہ خاموشی سے بغیر کچھ کہے گاڑی سے اتر گیا۔ اسکے اترتے ہی مہرین نے ڈرائیور کو فوراً گاڑی چلانے کا بولا جس پر وہ اسے کافی حیرت سے دیکھنے لگا مگر مہرین کے حکم پر اس نے گاڑی چلا دی اور وہ وہاں عاشر کو بیچ سڑک میں چھوڑ کر آگے نکل گئی۔

عاشر باہر کھڑا بس اداس نظروں سے سڑک کو دیکھنے لگا۔

NOVELSCLUBB@GMAIL.COM
WWW.NOVELSCLUBB.COM

****

مہرین کی ارحم سے کافی گہری دوستی ہو گئی تھی۔ کبھی کبھی تو وہ دونوں لیکچر چھوڑ کر گارڑن میں بیٹھ کر مووِیز اور ٹی وی شوز کی باتیں کرتے رہتے تھے۔

"کہاں جا رہی ہو؟" زریاب اسے روکتے ہوئے بولا تو مہرین نے آنکھیں گھماتے ہوئے اسے گھورا۔

"میں ارحم کیساتھ گارڑن میں جا رہی ہوں۔" وہ کندھے اچکا کر بولی۔

"تمہیں پتا ہے نا کہ تمہاری پچھلے سمسٹر میں سپلی آتے آتے بچی ہے اور تم دوبارہ اپنا اتنا قیمتی وقت ضائع کر رہی ہو اور وہ بھی ارحم جیسے لڑکے کے ساتھ!" زریاب نے اسے سمجھانے والے انداز میں کہا۔ مہرین کا موڈ زریاب سے بات کرنے کا نہیں تھا وہ یہاں سے جانا چاہتی تھی۔

"میں اس وقت تمہارے لیکچر کے موڈ میں نہیں۔" مہرین چڑ کر بولی۔

"تو اب تم ارحم کی خاطر اپنے سب سے پرانے اور اچھے دوست کو چھوڑ دو گی؟" اس نے بہت افسردگی کے ساتھ بولا تو وہ بھی رک گئی۔

"کیا مطلب ہے اس بات کا؟" مہرین نے اس سے دریافت کیا کہ وہ کیا کہنا چاہ رہا ہے۔

"تم اچھی طرح جانتی ہو کہ میں کیا کہنا چاہتا ہوں۔ تم اب ارحم کے ساتھ اپنا وقت بتاتی ہو۔ اور تمہیں شاید اس بات کا اندازہ نہیں ہے مگر میں نے یہ بات محسوس کی ہے۔" وہ اسے بتانے لگا۔ وہ مہرین کو ارحم کے ساتھ نہیں دیکھ سکتا تھا۔

"میں تمہاری بیسٹ فرینڈ ہوں زریاب ہمیشہ تھی اور رہوں گی کیونکہ تم اور شرمین میری زندگی میں سب سے پہلے آئے ہو۔" وہ اسکے شانوں پر پیار سے ہاتھ رکھتے ہوئے بولی تب جا کر زریاب نے سکون کا سانس لیا۔

"تو یہ کیا تم میرا دل بہلانے کیلیے کہہ رہی ہو؟" وہ بولا۔

"ارے نہیں بھئی! اچھا چلو تو اگر تمہیں مجھ پر شک ہے تو میں، تم اور شرمین cafeteria چلتے ہیں اور ساتھ میں لنچ کرتے ہیں اور ارحم سے میں ایکسکیوز کر لوں گی۔"

یہ کہہ کر وہ، زریاب اور شرمین کیفے چلی گئے۔

زریاب، شرمین اور مہرین سب ہی کیفے میں بیٹھے تھے۔ مہرین زور زور سے ہنس رہی تھی۔ زریاب کو اسکو ہنستا دیکھ کر خوشی ہوتی تھی۔

"کیپٹین امریکا میری فوریٹ مووی ہے۔" اس نے کہا۔ موویز کی تو وہ دیوانی تھی۔

وہ سب لوگ بات کر رہے تھے جب سامنے سے آتے عاشر کو دیکھ کر اسکا رنگ اڑ گیا۔

"وہ تمہارا چھوٹا بھائی ہے؟ وہ بلیک شرٹ میں؟" شرمین نے دیکھتے ہوئے کہا۔

"وہ میرا سوتیلا بھائی ہے۔ منحوس یہاں بھی آگیا۔"اس نے حقارت سے بولا۔

مہرین نے نفرت کی نگاہ سے اسے دیکھا۔

"یہاں آؤ!"اس نے چیخ کر اسے بولیا۔وہ سہم گیا تھا۔وہ جانتا تھا کے وہ اب اسکو مزید ذلیل کرے گی۔

"میں؟"وہ دھیمے لہجے میں بولا۔

"اف! ہاں تم اور کوئی گدھا یہاں ہے نہیں۔"وہ مذاق اڑانے والے انداز میں بولی۔

شرمین زور سے ہنسی جب کے زریاب خاموش رہا۔

وہ سر جھکا کر آہستہ آہستہ انکی ٹیبل کی طرف گیا۔

"ڈیر عاشر آج تم ہم سب کو سرو کروگے۔"اس نے دوبارہ عاشر کی روح کو زخمی کیا۔کیفے میں سب اسے دیکھ رہے تھے اور وہ اپنے دل میں ہی مہرین کو کوس رہا تھا۔

"میں؟ کیا چاہیے آپ کو؟" وہ حد سے زیادہ ذلت محسوس کر رہا تھا مگر مہرین کو تو سکون مل رہا تھا۔

"میں تمہارے ساتھ آجاتا ہوں۔" زریاب بھی اٹھ کر عاشر کے ساتھ کاؤنٹر پر چلا گیا۔

"تم جاؤ میں سب کے لیے لنچ لے لوں گا۔" وہ بہت ہی خوشگوار انداز میں بولا تو عشر مزید کوئی جواب دیتے ہوئے وہاں سے فوراً چلا گیا۔

"یہ زریاب کسی سوشل ورکر سے کم نہیں لگتا۔ ویسے عاشر تو خوب تمہارے باپ کی دولت پر عیش کر رہا ہے۔" شرمین تو ہمیشہ نفرت کی آگ بھڑکانے میں ماہر تھی۔ مہرین کو اس کی بات لگی تو کڑوی تھی مگر جواب میں وہ کچھ نہ کہہ سکی۔

****

وہ یونیورسٹی میں تو کبھی عاشر کی شکل نہیں دیکھتی تھی اور اگر کبھی وہ اسے سامنے سے آتا نظر آ بھی جاتا تو وہ اپنا راستہ بدل لیتی۔ عاشر بھی اسے اگنور کرتا تھا وہ نہیں چاہتا تھا کہ وہ، اسے پوری یونیورسٹی میں سب کے سامنے ذلیل کرے جیسے اس نے ایک بار پہلے کیا تھا۔

یوں عاشر کا ایک سال گزر گیا تھا اور مہرین کا دوسرا سال بھی ختم ہو گیا تھا۔

عاشر نے اپنے دونوں سمسٹرز میں 4 جی پی اے لی تھی جس کی وجہ سے اسے اسکالرشپ ملی تھی اور مہرین کا رزلٹ حسب معمول برا ہی تھا مگر اس ایک سال کے عرصے میں اسکی دوستی ارحم سے کافی بڑھ گئی تھی۔ وہ رات دیر تک ارحم کیساتھ میسجز پر بات کرتی رہتی اور ہر ہفتے وہ لوگ ڈنر پر جاتے تھے۔ شاید انکا رشتہ دوستی سے کچھ زیادہ بڑھ گیا تھا۔ مہرین کچھ دنوں میں گریجویٹ ہونے والی تھی۔ اسی دوران اسے محسوس ہونے لگا کہ وہ ارحم کو پسند کرتی ہے۔

www.novelsclubb.com

ماما جان نے سوچا تھا کہ مہرین کے گریجویشن کے بعد وہ اسکی منگنی کسی مناسب اور اپنی طرح کسی اپر کلاس فیملی کہ کسی اچھے لڑکے سے کریں گی۔

آج شام چائے کے دوران جہانزیب حسن نے زرمینہ سے مہرین کی آنے والی زندگی کے فیصلوں کے بارے میں بات کی۔

"کیا لگتا ہے آپکو میں اپنے دوست کو کیا جواب دوں؟ فیملی بیک گراؤنڈ تو ہمارے جیسا ہے۔بہت پڑھی لکھی اور سلجھی ہوئی فیملی ہے۔" وہ زرمینہ سے بات کرتے ہوئے بولے۔

"ہاں بالکل ٹھیک ہے آپ مہرین سے بات کریں۔اور پھر ہم بات آگے بڑھاتے ہیں۔" وہ جواباً بولیں۔

www.novelsclubb.com

مہرین آج ارحم کے ساتھ Arena آئی ہوئی تھی اور وہاں سے گیمز کھیل کر دونوں ڈنر پر چلے گئے۔اس پورے عرصے میں دونوں میں کافی دوستی اور محبت پیدا

ہو گئی تھی۔ارحم مہرین کو بہت پہلے سے پسند کرتا تھا۔اسے مہرین صاف گو اور بہادر لگتی تھی اس لیئے اسے مہرین کے ساتھ وقت بیتانا بہت اچھا لگتا تھا۔

ڈنر سرو ہونے میں دیر تھی اس لیئے دونوں آپس میں باتیں کرنے لگے۔

"یہ پھول تمہارے لئے۔"وہ اسے بہت پیار سے پھول پیش کرتے ہوئے بولا۔

"میں کوئی ٹیپیکل لڑکی نہیں ہو جو تمہارے پھول سے متاثر ہو کر لال پیلی ہو جاؤں۔پلیز گرواپ۔"اس نے اسے پھول دینے پر سنادی اور وہ صرف مسکرایا۔

"اف! تو کیا اب پھول نہیں مجھے اپنا دل تمہارے سامنے رکھنا پڑے گا؟"وہ شوق ہو کر قریب ہو کر بولا تو وہ ہنس دی۔

"ہاں اگر ایسا ممکن ہو تو مجھے برا نہیں لگے گا۔"مہرین نے مذاق میں ہی جواب دیا۔

کچھ دیر بعد کھانا آگیا تھا اور وہ کھانے لگے۔اس دوران موبائل بجا اس پر چار میسیجز

تھے جس میں سب میسیجز زریاب کے تھے اس نے میسیجز نہیں پڑھے اور موبائل بند کر دیا۔

عاشر جانتا تھا کہ مہرین آج کل ارحم کے ساتھ وقت بتاتی ہے۔اس نے یونیورسٹی میں ارحم کو ایک بار ہی دیکھا تھا مگر وہ اسے بہت ہی مشکوک اور عجیب لگا تھا مگر اس بات کا ذکر اس نے کبھی ماما اور بابا جان سے نہیں کیا۔

وہ رات بارہ بجے گھر میں داخل ہوئی تو عاشر جو اس وقت بلیک کافی پی رہا تھا اس کی طرف مڑ کر دیکھنے لگا۔گھر میں سب سو رہے تھے۔وہ کافی ٹیبل پر رکھتے ہوئے اس کی طرف بڑھا۔

"کہاں تھی آپ مہرین؟آج میں نے پھر جھوٹ بولا ہے کہ آپ شرمین کے ساتھ پروجیکٹ پر کام کر رہی ہیں۔آخر کب تک آپ یہ کرتی رہیں گی؟کیا آپکو اپنے والدین کا ذرا بھی خیال نہیں ہے؟"ایک لمبی سانس لیتے ہوئے وہ اسے بتانے لگا۔

وہ اس وقت بہت تھکی ہوئی گھر میں آئی تھی اور عاشر کی بکواس سے اس کے سر میں درد ہو گیا۔

"تم ہوتے کون ہو مجھ سے سوال کرنے والے! اور وہ میرے ماں باپ ہیں میں جیسا سلوک کروں میری مرضی تم کیا کر لو گے میرا؟" اس نے بہت الجھ کر جواب دیا۔

"آخر آپ ہمیشہ اس طرح نفرت اور کدورت سے ہی بات کیوں کرتی ہیں؟ آخر ایسا کون سا گناہ کیا ہے میں نے؟" عاشر جاننا چاہتا تھا اور آج دونوں کی پھر سے بحث ہونے والی تھی۔

مہرین نے بہت غور کے اسے دیکھا وہ بھی آج جواب دینے کے لیئے تیار تھا۔

"تم آج جو کچھ بھی ہو وہ میرے باپ کا دیا ہوا ہے۔ تم جیسے بے نام انسان کی تو دنیا میں کوئی پہچان تو کیا وجود بھی نہیں ہوتا اگر میرا باپ تمھیں چھت نہیں دیتے تو۔ اپنی اوقات میں رہنا سیکھو۔" وہ زور سے چلائی۔

"ہاں اور میں نے ان کے ہر احسان کو مانا ہے مہرین حسن! کیا میں نے کبھی انکار کیا؟ میں آج بھی آپ اور بابا جان ماما جان کی عزت کرتا ہوں مگر اپنے خود کو گرا دیا ہے۔" وہ آج اس کے سامنے بول پڑا۔ نہیں ہو رہا تھا اس سے برداشت۔

"ہاں میں نے گرا دیا خود کو اور تم؟ تم خود ایک گرے ہوئے انسان ہو۔" اسنے پھر اسے تانہ مرا تھا۔

"میں کیسے خود کو ثابت کروں؟ کیا کروں میں؟" وہ شدید الجھن میں بولا۔

"اگر تم ایک مرد ہو اور اگر تمہیں لگتا ہے کہ تم نے بابا جان کا حق ادا کیا ہے تو اپنے پیروں پر خود ایک بڑے انسان بن کر دکھاؤ۔ کچھ بھی مگر اپنے بلبوتے پر۔ کرو پروف کہ تم میں اپنے باپ کا خون ہے! اگر تم نے ایسا کر لیا تو یہ ثابت ہو جائے گا کہ تم نے بابا جان کا حق ادا کر دیا ہے۔ یہ میرا چیلنج ہے عاشر احمد اب دیکھتے ہیں کہ تم کہاں تک جاؤ گے۔" وہ اسکی غیرت کو للکار گئی اور اب ایسی کوئی چیز نہیں تو جو اسے اگے جانے سے روک سکتی تھی۔

NOVELSCLUBB@GMAIL.COM
WWW.NOVELSCLUBB.COM

****

زریاب شرمین سے بہت سنجیدہ موضوع پر بات کر رہا تھا اور وہ کافی غور سے اس کی تمام باتیں سن رہی تھی۔

"کیا تم واقعی مہرین سے اتنا پیار کرتے ہو؟" شرمین کے انداز میں کافی حیرانی تھی۔

"ہاں میں مہرین سے اس وقت سے محبت کرتا ہوں جب وہ اسکول میں میرے ساتھ کھیلا کرتی تھی۔ اپنے دل کی ہر بات مجھ سے کرتی تھی۔ میں اس کے بغیر کچھ بھی نہیں ہوں۔ زندگی میں محبت ایک ہی بار ہوتی ہے۔ اور جس سے ہوتی ہے اس سے ایک تعلق سا بن جاتا ہے۔ اس تعلق سے پھر ہم جینے لگ جاتے ہیں۔ جڑنے لگ جاتے ہیں ہماری ہر امید ہر خواہش اسی تعلق کے ساتھ وابستہ ہوتی ہے۔ میں بھی مہرین ہی سے محبت کرتا ہوں۔ کیا تمہیں لگتا ہے وہ مان جائے گی؟" زریاب شرمین سے پوچھنے لگا جو سمندر کی گہری سوچوں میں ڈوبی ہوئی تھی۔

"ہاں ٹھیک ہے زریاب تم مہرین سے محبت کرتے ہو یا جو بھی ہے مگر مجھے نہیں لگتا کہ اس نے کبھی تمہیں اس نظر سے دیکھا ہے۔"شرمین نے اسے سمجھاتے ہوئے کہا۔یہ بات تو زریاب بھی جانتا تھا کہ مہرین نے کبھی بھی اس سے محبت نہیں کی ہاں مگر دوستی میں وہ زریاب پر جان چھڑکتی تھی۔

"میں نے اپنے والدین سے بات کی ہے وہ اسکے گھر رشتہ مانگنے کیلئے تیار ہیں مگر مجھے پہلے مہرین سے بات کرنی ہو گی۔"وہ خود کو سمجھاتے ہوئے بولا تو شرمین سر پکڑ کر بیٹھ گئی۔

زریاب نے آج ٹھان لی تھی کہ وہ آج مہرین سے بات کر کے ہی رہے گی۔اسے اپنے دل کی بات مہرین تک پہنچانی تھی۔وہ سامنے سے آرہی تھی۔تیز قدموں سے چلتے ہوئے مگر زریاب کو دیکھ کر وہ رک گئی۔

www.novelsclubb.com

"مہرین مجھے تم سے ایک بہت ضروری بات کرنی ہے۔" وہ یہ الفاظ بہت مشکل سے ادا کر پا رہا تھا۔ مہرین کو لگا کہ شاید وہ کسی وجہ سے پریشان ہے اس لیئے وہ حیرانی سے اسکی طرف متوجہ ہوئی۔

"کیا ہوا زریاب؟" وہ اسکی طرف پریشانی سے دیکھنے لگی۔

"مجھے بہت اہم بات کرنی ہے کیا تم میری بات آرام اور مکمل تحمل سے سنو گی؟ اور اگر تمہیں یہ بات ناگوار ہی کیوں نہ لگے تم دوستی نہیں توڑو گی" وہ بہت سنجیدگی سے یہ بات کر رہا تھا۔

"ارے! کیا تم مجھے صرف ڈراؤ گے ہی یا کوئی بات بھی کرو گے؟" وہ اسکی بات پر زور دیتے ہوئے بولی۔

www.novelsclubb.com

"مہرین ہم ایک دوسرے کے ساتھ بچپن سے ہیں۔ میں تمہیں بچپن سے جانتا ہوں۔ تمہاری ہر بات، تمہاری پسند، ناپسند ہر چیز سے واقف ہوں۔ میں تمہیں اس وقت سے پسند کرتا ہوں جب سے تم میری زندگی میں آئی۔ اور اب بھی کرتا ہوں

اور کرتا رہوں گا۔ مہرین تم میرے دل کے بہت قریب ہو۔اور میں تم سے بے حد محبت کرتا ہوں اس لیے میں تمہیں کسی اور کا ہوتا نہیں دیکھ سکتا۔ میں چاہتا ہوں کہ تم میری بن جاؤ ہمیشہ کیلئے۔" وہ بہت تیزی سے یہ بات بول گیا اور مہرین یہ سن کر سکتے میں چلی گئی تھی۔اسکے وہم و گمان میں بھی نا تھا کہ زریاب شاہ اسکا بچپن کا دوست اس سے ایسی بات کہہ دے گا۔اسے ایسا لگ رہا تھا کہ اب اگر وہ مزید وہاں رکی تو وہ پاگل ہو جائے گی۔

"تم وہی ایک ٹپیکل پاکستانی مرد نکلے۔ تم نے ایسا سوچا بھی کیسے؟ مجھے حیرت ہے تمہاری اس بات پر!" مہرین نے شدید ردعمل کا اظہار کیا۔

"میں نے ایسا کیا کہہ دیا ہے جو تم یوں ریکٹ کر رہی ہو؟ میں تمھیں بچپن سے چاہتا ہوں، کسی کو چاہنا گناہ ہے کیا؟" وہ روہانسی ہوا۔

"پلیز زریاب بس کر دو! اس دوستی میں اب ایک تقدس ہی باقی ہے اب مزید اور کچھ مت کہنا!" غصے سے اس کا چہرہ سرخ ہو رہا تھا۔

www.novelsclubb.com

"ٹھیک ہے تم نے میری محبت اور دوستی کو ٹھکرا دیا ہے مگر میں زندگی میں ہمیشہ تمہارا ساتھ دوں گا۔" وہ بس یہ کہہ کر وہاں سے چلا گیا اور مہرین خالی نگاہوں سے اسے دیکھتی رہی۔

******

"آؤ بیٹا سب کے ساتھ بیٹھو۔" گھر میں داخل ہوتے ہی مہرین کو گھر میں کافی لوگ نظر آئے۔ وہ بابا جان کے آفس کے دوست لگ رہے تھے۔ ان سب لوگوں کو دیکھ کر مہرین کا دماغ مزید پھر گیا۔ وہ یقینن اس کے رشتے کے لیئے آئے تھے اور اس کا اس دل بلکل نہیں تھا کہ وہ ان لوگوں کے ساتھ بیٹھے۔

"نہیں بابا جان میں تھکی ہوئی ہوں آپ لوگ باتیں کریں۔" وہ یہکہہ کر وہاں سے کمرے میں چلی گئی اور بابا جان ان لوگوں کے سامنے پشرم سے پانی پانی ہو گئے۔

مہرین سے یہ سب برداشت نہیں ہو رہا تھا۔ایک طرف اسکی دوستی ختم ہو رہی تھی زریاب اور دوسری طرف بابا جان اس کی شادی کروانا چاہ رہے تھے۔دوسری طرف ارحم کی محبت اسے مزید پریشانی میں مبتلا کر رہی تھی۔

وہ اپنی پوری اس زندگی میں کسی مرد سے اتنا قریب نہیں ہوئی جتنا وہ ارحم سے ہو گئی تھی۔اس کے ہر درد ہر تکلیف کا مداوا صرف ارحم تھا اور وہ اسے حاصل کرنا چاہتی تھی۔

وہ کوئی فیصلہ نہیں کر پا رہی تھی کہ وہ اب کیا کرے۔

دل اسکا ڈوب سا رہا تھا اور دل پر جیسے بوجھ ہو کوئی اس طرح کی کفیت تھی اسکی۔

****

www.novelsclubb.com

صبح جس بات کا اسے ڈر تھا وہی ہوا بابا جان نے اس سے اس کی زندگی کے فیصلے کے بارے میں بات کی۔

"مہرین ہم آپ سے پوچھنا چاہتے ہیں کہ کیا آپ اس رشتے سے خوش ہیں؟ وہ لوگ آپ کو پسند کر کے گئے ہیں۔"

"بابا جان میں آپ سے پھر کہہ رہی ہوں کے میں ابھی ان سب باتوں کے لئے تیار نہیں ہوں!" وہ بہت غصے میں بولی۔

"آپ راضی کیوں نہیں ہیں؟ کیا وجہ ہے آخر؟" وہ بھی آج اس سے دوٹوک بات کرنا چاہتے تھے۔

"وجہ کچھ بھی ہو سکتی ہے۔" وہ بہت لاپرواہی سے جواب دیتے ہوئے بولی۔

"اس بات کا کیا مطلب ہے؟ آپ بتانا پسند کریں گی؟" وہ جھنجھلا کر بولے۔ ماما جان کو پتا تھا کہ مہرین نہیں مانے گی وہ اس بحث کے لئے پہلے سے تیار تھیں۔

"بابا جان میں کسی انجان شخص سے شادی نہیں کر سکتی کبھی بھی۔ دوسری بات یہ کے میں کسی اور کو پسند کرتی ہوں اور ویسے بھی آپ کو کیا فرق پڑتا ہے کہ میری

زندگی میں کیا ہو رہا ہے؟ میں نے زندگی اکیلے گزار دی ہے آگے بھی گزار لوں گی۔ آپ کے پاس فیصلے کرنے کے لیئے ابھی اور لوگ ہیں جیسے عاشر آپ کا بیٹا آپ کا مان۔ آپ اس کے فیصلوں پر زور دے گا۔ وہ آپ کا ہے میں تو سگی اولاد ہو کر بھی کبھی آپ کا مان نہیں بن سکی۔" وہ آج اپنے دل میں برسوں سے جمع میل نکال رہی تھی۔

ماما جان سے تو مہرین کی بدتمیزی برداشت نہیں ہوئی۔ وہ فوراً غصے میں آئین اور اس کا ہاتھ زور سے کھینچ کر بولیں

"یہ کیا بولے جا رہی ہو مہرین کچھ ہوش ہے تمھیں؟ فوراً بند کرو یہ بکواس!"

"کیوں سچ کڑوا لگ رہا ہے نا آپ لوگوں کو؟ کوئی بات نہیں میری کڑواہٹ مٹ جائے گی۔ ابھی آئے گا آپ کا بیٹا عاشر آپکی جان وہ آپ کی کڑواہٹ کی مٹھاس ہے آپ کی خزاں کی بہار ہے۔" وہ طنز کرنے سے باز نہیں آ رہی تھی۔ اس کے اندر کا غبار آج باہر آ رہا تھا۔

باباجان آج اس کی باتیں خاموشی سے سن رہے تھے شاید انہیں احساس ہو رہا تھا کہ وہ اپنی زندگی میں مہرین کے ساتھ زیادتی کر گئے۔ کہیں نا کہیں ان کی تربیت میں بھی کمی تھی۔

"عاشر کو بھلے ہم نے پیار سے رکھا ہے مگر محبت تو آپ سے بھی اتنی ہی کی ہے۔" وہ اس کو بتانے لگے تو وہ بس مسکرا دی۔

"آپ نے اسے پیار اس لیئے دیا کیونکہ آپ جانتے تھے کہ آپ نے اپنے باپ کی بات نہیں مان کر ماما سے شادی کی اور پھر زہرا سے شادی کر کے بھی اسے سکون نہ دے پائے۔ یہی خلش تھی نا آپ کے دل میں؟" وہ چیخ کر بولو تو ماما جان کا دل کرا کہ وہ ایک تھپڑ اس کہ منہ پر رکھ دیں۔

www.novelsclubb.com

"مہرین چپ کر جاؤ کچھ تو لحاظ کرو!" وہ چاہتی تھی کہ یہ بات یہیں پر ختم ہو۔

"ہاں میرے دل میں خلش تھی مگر عاشر کو میں نے ہمیشہ بیٹا ہی سمجھا اور عاشر سے زیادہ تمھیں چاہا مگر آج آپکی باتیں مجھے تکلیف دے رہی ہیں۔" وہ بہت ہی دبے لہجے میں بولے۔

عاشر دروازے کے باہر کھڑے ہو کر یہ سب سن رہا تھا اور آج اسے احساس ہو گیا تھا کہ سوتیلا بیٹا سوتیلا ہی ہوتا ہے کبھی سگا نہیں بن سکتا۔

"ٹھیک ہے اگر آپ کو لگتا ہے آپ کے ساتھ اس گھر میں زیادتی ہوئی ہے تو ہم آپ کو اجازت دے رہے ہیں کے جس سے چاہیں آپ شادی کریں ہم نہیں روکیں گے۔" یہ بات کر کے وہ وہاں سے چلے گئے۔ مہرین بھی وہاں سے چلی گئی مگر گیٹ پر اس کی نظر عاشر پر پڑی جو اسے دیکھ کر آگ بگولہ ہو گیا۔ نفرت کی ایک لہر اس کے جسم میں دوڑی اور وہ وہاں سے چلا گیا۔ مہرین بھی اس کی منحوس شکل دیکھ کر یونیورسٹی کے لیئے نکل گئی۔

****

"ارحم میرے پیرنٹس میری شادی کرنا چاہتے ہیں اور میں ابھی اس سب کے لیئے تیار نہیں ہوں۔" وہ دونوں کیفے میں بیٹھ کر ایک ضروری بات ڈسکس کر رہے تھے۔

"کیا؟ تمہاری شادی؟ کیا مطلب ہے مہرین؟" وہ اس کی بات پر چونک گیا اور ایک دم چیخ اٹھا۔

"ہاں وہ میری شادی کرانا چاہتے ہیں۔ میرے ماں باپ سے زیادہ وہ عاشر کے ماں باپ ہیں۔ میری اس گھر میں دو ٹکے کی اہمیت نہیں ہے ارحم اور انہیں میری پسند اور ناپسند کی کوئی اہمیت نہیں ہے۔" وہ دبے انداز میں اپنا دکھ نامہ اسے سنا رہی تھی۔

www.novelsclubb.com

"اور تم کیا چاہتی ہو؟ کیا فیصلہ ہے تمہارا؟" وہ بھی اس سے اس کے خیالات کے بارے میں جاننا چاہتا تھا۔

"میرا کیا فیصلہ ہو گا ارحم؟ میں تو صرف تمھیں چاہتی ہوں اور ایک تم ہی تو ہو جو مجھے سمجھتے ہو میرے درد کو سمجھتے ہو۔" وہ جذبات میں آکر اپنے دل کی بات اس سے کر گئی۔

مہرین چاہے کتنی ہی سازشی اور بد تمیز کیوں نہ ہو مگر وہ دل کی صاف اور معصوم تھی۔ اسے جو چیز سامنے نظر آتی تھی وہ اسے حقیقت سمجھ جاتی تھی یہی چیز اس نے ارحم کے معملہ میں کی۔

"مہرین؟ کیا تم واقعی مجھے چاہتی ہو؟ مجھے یقین نہیں آرہا کہ تم کبھی مجھے اپنے قابل سمجھو گی۔" وہ اس کا ہاتھ لیئے اپنے ہاتھ میں تھام کر بولا۔

"اب اتنے جذباتی مت ہو۔" وہ اپنا ہاتھ ہٹا کر بولی تو ارحم مسکرا دیا۔

"مگر ہم اور ساتھ کیسے رہینگے؟ میں دو ماہ بعد واپس امریکا چلا جاؤں گا۔ تو کیا تم اکیلے میرے بغیر یہاں رہو گی؟" وہ بہت افسردگی سے اسے آگے کے حالات کے بارے میں بتا رہا تھا۔

"تو تم مجھے اپنے ساتھ لے جاؤ؟" وہ بول پڑی تو ارحم مزید پریشانی سے اس کی طرف دیکھنے لگا۔

"کیا کچھ غلط کہا میں نے؟" وہ دوبارہ ارحم سے مخاطب ہو کر بولی۔

"نہیں غلط نہیں ہے کچھ مگر میرے پرنٹس یہاں نہیں باہر ہیں اور اب اگر میں تمہارا رشتہ لے کر آ بھی جاؤں تو کیا تمہارے والدین مان جائیں گے؟" وہ اس سے پوچھتے ہوئے بولا۔

"ان کی تم فکر مت کرو اگر تم مجھے اپنانے چاہتے ہو تو میں ہر چیز ہر مشکل سے لڑنے کے لیئے تیار ہوں۔" وہ اس کی ہمّت باندھتے ہوئے بولی۔

"میں بھی ہمیشہ تمہارا ساتھ دینے کے لیئے تیار ہوں مہرین اینڈ آئی لو یو!" وہ شوق ہو کر اس سے کہنے لگا تو وہ شرم سے لال ہو گئی۔

****

عاشر بہت جلدی میں نیچے اتر رہا تھا اسے گھر جلدی جانا تھا اور وہ بہت تیزی سے بھاگتا ہوا آگے جا رہا تھا۔ مہرین کو اوپر والے فلور سے اپنے ڈاکومینٹس لینے تھے اس لیئے وہ بھی کافی تیزی میں جا رہی تھی کہ وہ زور سے عاشر سے ٹکرا گئی اور سارے کتابیں اسکے ہاتھ سے نیچے گر گئیں۔ عاشر کے ڈیپارٹمنٹ کے سارے لوگ ان دونوں کو غورنے لگے جب کے مہرین بہت ہی شدید غصّے میں اپنے ہاتھ جھاڑتی ہوئی فورا اٹھ گئی۔

"تم اندھے ہو کیا؟ نظر نہیں آتا تمھیں؟ جاہل انسان!" بہت زور سے وہ بولی تو مزید اور لوگ ان دونوں کو دیکھنے لگے۔

"آپ دیکھ کہ نہیں چل سکتی؟ اور آہستہ بولیں یہ میرا ڈیپارٹمنٹ ہے یہاں عزت ہے میری کوئی۔" وہ شدید غصے میں آکر بولا۔

www.novelsclubb.com

"فضول بکواس مت کرو اٹھاکے دو میری کتابیں!" اس نے اسے حکم دیتے ہوئے کہا جس پر اس نے چپ چاپ اس کی کتابیں اٹھادیں اور بغیر تماشہ بنائے وہاں سے جانے لگا۔

وہ بڑبڑاتی ہوئی وہاں سے جانے لگی تو کسی نے آہستہ سے کہا

"سنا ہے یہ عاشر اس لڑکی کا سوتیلا بھائی ہے اور یہ بھی کہ یہ اس بیچارے کو بہت ستاتی ہے اور عاشر اسے چڑیل کہتا ہے۔" وہ سرگوشی میں ہی بول رہیں تھی مگر آواز مہرین کے کانوں تک پوھنچ گئی تھی۔

وہ بغیر کچھ مزید سننے وہاں سے چلی گئی اور دل میں اس کے کچھ عجیب سی کفیت سی پیدا ہونے لگی۔

www.novelsclubb.com

****

مہرین کے کہنے پر ارحم خود ان لوگوں کے گھر پر بابا جان سے ملنے آ گیا۔ دیکھنے میں وہ کافی پرکشش اور حسین تھا اس میں تو کوئی شک نہیں۔

مگر اسکی فیملی میں صرف پاکستان میں اسکی ایک کزن رہتی تھی جو ان لوگوں کے گھر ارحم کے ساتھ موجود تھی۔ اس کی کزن شادی شدہ تھی اور مزاج میں کافی سلجھی ہوئی تھی۔

مہرین اپنے کمرے میں تیار ہو رہی تھی اور آج اسے کافی خوشی محسوس ہو رہی تھی کہ اتنے سالوں بعد اسکی زندگی میں بھی کوئی خوشی آئی ہے۔

گرین کلر کی لمبی سکرٹ اور شارٹ شرٹ میں وہ آج بہت نازک اور پیاری لگ رہی تھی۔ بال اسکے ہمیشہ کی طرح کندھے کو چھو رہے تھے اور گلے میں اس نے بابا جان کی دی ہوئی نیکلس پہن رکھی تھی۔

نیچے جانے سے پہلے اس نے زریاب کو کال ملائی کیونکہ وہ جانتی تھی کہ زریاب اس سے ناراض ہے۔

"ہیلو!" کچھ دیر بعد اس نے فون اٹھایا تھا۔

"زریاب؟" وہ دھیمے لہجے میں بولی۔

"ہاں بولو۔" جواب بہت مختصر تھا۔

"تم کیا اب اتنے ناراض ہو کے بات بھی نہیں کرو گے؟" وہ چاہتی تھی کہ زریاب سے دوستی ختم نہ ہو وہ اسکا بچپن کا ساتھی تھا۔

"میں ناراض نہیں ہوں مہرین۔" وہ بہت مشکل سے اس سے بات کر پا رہا تھا۔

"تو پھر؟" مہرین اس کی ناراضگی برداشت نہیں کر پا رہی تھی۔

"میں تمہیں کسی اور کا ہوتے نہیں دیکھ سکتا۔" یہ بول کر اس نے فون رکھ دیا۔

www.novelsclubb.com

اس نے ایک گہرا سانس بھرا اور نیچے اتر گئی۔ ارحم اور اسکی کزن بابا جان سے بات کر رہے تھے۔

"ٹھیک ہے مگر ابھی ہم فیصلہ نہیں کر سکتے ایک دم۔ ہم سوچیں گے ابھی اور پھر بات آگے کریں گے۔" مہرین بھی آہستہ سے اندر آگئی ارحم اسے دیکھ کر دنگ رہ گیا وہ اس قدر حسین لگ رہی تھی کے نگاہیں اس پر سے ہٹ نہیں رہی تھیں۔

باتیں اور مزید تحقیقات کے بعد جب وہ لوگ چلے گئے تو بابا جان نے مہرین سے کہا کے وہ ایک بار سوچ لے۔

"ہمیں اطمینان نہیں ہے مہرین آپ ایک بار اور سوچ لیں۔" وہ یہ کہہ کر وہاں سے جانے لگے تو وہ بابا جان کے سامنے آکر بولی۔

"میں ارحم کے علاوہ کسی سے شادی نہیں کروں گی۔ وہ میری پسند ہے اور مجھے اس پر پورا بھروسہ ہے۔" بابا جان اور ماما جان بس کسی اور سوچ میں گم ہو گئے۔

www.novelsclubb.com

عاشر نے ilets کا امتحان دے دیا تھا اور اب وہ باہر جانے کی تیاری کر رہا تھا MBA کر کے وہ وہاں لندن جا کر اپنی محنت سے کسی کمپنی میں جاب کرنے کا

سوچ رہا تھا۔اس نے ٹھان لی تھی کہ وہ مہرین کی بات کا جواب اپنی کامیابی سے دے گا۔

مہرین کی ضد کے آگے ماما جان اور بابا جان نے ہار مان لی تھی اس لیے وہ دونوں زریاب کے گھر مہرین کے حوالے سے بات کرنے گئے۔

"تمہیں کیا لگتا ہے زریاب کیا وہ لڑکا ہماری مہرین کے لیے صحیح ہے؟"وہ پریشانی کی حالت میں اس سے ارحم کے بارے میں پوچھ رہے تھے۔

"انکل میں ارحم کو صحیح سے نہیں جانتا مگر یونیورسٹی میں سب اس کو بہت پسند کرتے ہیں۔"اس نے ان کی بات کا جواب دیتے ہوئے کہا۔

"تو کیا تم ارحم کو بلکل نہیں جانتے؟آخر یہ سب کیسے ہوا؟مجھے سمجھ نہیں آتی کہ مہرین اتنی آپے سے باہر کیوں ہو رہی ہے؟کیا تم نے کبھی مہرین کے بارے میں نہیں سوچا؟"ماما جان اداسی سے بولیں مگر بابا جان ان کی اس بات ہر انہیں اپنی گہری نگاہوں سے دیکھنے لگے۔

"آنٹی مجھے نہیں پتا ان دونوں کے درمیان کب یہ شروع ہوا مگر آپ مہرین کو موقع دیں وہ جو بھی سوچے گی اپنے لیے اچھا ہی سوچے گی۔اور جہاں تک میری بات ہے میں نے مہرین کو پرپوز کیا تھا مگر اسے یہ بات پسند نہیں آئی اس لیے ہم صرف دوست ہی ہیں۔" وہ بہت مشکل سے یہ الفاظ کہہ سکا تھا۔

"ہاں بیٹا ہم تو بس چاہتے ہیں وہ جہاں بھی رہے بس خوش رہے وہ ہماری ایک ہی بیٹی ہے۔بہت پیار کرتے ہیں ہم سب اس سے اور ہمیں بس یہ دکھ ہے اس نے تمہارا انتخاب نہیں کیا جبکہ تم اس کے بچپن کے دوست ہو مگر اب جو بھی ہوا اچھا ہی ہو۔" ماما جان کے لہجے میں اداسی بھی تھی اور پریشانی بھی اور بابا جان بھی کافی ناخوش تھے۔

www.novelsclubb.com

"آمین! میری بھی یہ دعا ہے وہ جہاں بھی رہے خوش رہے۔" زریاب نے دبے سے لہجے میں کہا۔

"تم اپنا خیال رکھنا زریاب ہم پھر آکر ملیں گے ضرور۔" ماما جان وہاں سے اٹھتے ہوئے بولیں۔

"بلکل آنٹی اپنا خیال رکھیے گا۔" وہ ان کو دروازے تک چھوڑنے آیا۔

ان کے جانے کے بعد زریاب نے خود کو بہت مشکل سے سنبھالا اور آہستہ آہستہ چلتے ہوئے صوفے کی طرف بڑھا اور زور سے نیچے گرتے ہوئے اس پر لیٹ گیا۔ آنکھوں میں نمی، دل بوجھل سا ہو رہا تھا۔ ساری زندگی آپ کسی ایک شخص سے محبت کریں اور وہ یوں دور جانے لگے تو لگتا ہے دل کی دھڑکن تو ہے مگر دل کی دھڑکن میں وہ آواز نہیں جس سے زندگی ہونے کا پتہ چلتا ہے شاید وہ وہی کیفیت تھی۔

www.novelsclubb.com

****

ارحم کے پیرنٹس کا فون آیا تھا اور وہ لوگ فون پر کافی شائستگی اور اطمینان سے بات کر رہے تھے۔

"جی ہم والیمہ یہاں امریکہ میں کرلیں گے اور آپ لوگ اپنا شادی کا فنکشن یہاں کراچی میں کرلیں۔ارحم ہمارا ایک ہی بیٹا ہے اور ہمارے لیے یہ اعزاز ہو گا کہ مہرین ہماری بہو بنے۔" ارحم کی والدہ مہوش نے بہت احترام سے مہرین کے بابا جان سے گفتگو کی۔

"وہ بات بلکل ٹھیک ہے مگر ارحم آپ کا ایک ہی بیٹا ہے اور آپ لوگ اس کے نکاح میں شامل نہ ہوں یہ سب مناسب نہیں رہے گا۔" باباجان نے عرض کی تو مہوش نے مطمئن ہو کر جواب دیا:

"آپ لوگ فکر نہ کریں ہم یہاں ہو کر بھی ارحم کے ساتھ ہوں گے ہماری کوئی ایسی مجبوری ہے کے ہم وہاں نہیں آ سکتے۔"

www.novelsclubb.com

"ٹھیک ہے مہوش صاحبہ میرے خیال سے جیسے ہی وہ دونوں گریجویٹ ہوتے ہیں ہم ان کے نکاح کی رسومات ادا کر کے اور رخصتی کر کے معاملات نمٹا دیں گے

آپ سے بات کر کے اچھا لگا بھائی صاحب کو سلام کہے گا۔" یہ کہہ کر انہوں نے فون رکھ دیا۔

ماما جان ٹی وی دیکھ رہی تھیں اور بابا جان فون رکھ کر وہی ان کے ساتھ آ کر بیٹھ گئے۔

گھر میں کافی خاموشی تھی کیونکہ عاشر چار دن کے لیے اسلام آباد گیا ہوا تھا اور مہرین شرمین کے ساتھ شاپنگ کے لیے نکلی ہوئی تھی۔

"کیا بات ہوئی جہانزیب؟" زرمینہ نے ٹی وی کی آواز کو آہستہ کیا اور جہانزیب کے پاس آ کر بیٹھ گئیں۔

"ارحم کی والدہ سے میری بات ہوئی ہے وہ چاہتے ہیں کہ نکاح اور رخصتی ہم یہاں پاکستان میں ہی کر دیں اور باقی رسومات وہاں وہ لوگ اپنے رشتہ داروں کے ساتھ کریں گے۔" وہ ماما جان کو اپنی ہونے والی گفتگو کے بارے میں بتانے لگے۔

"تو کیا نکاح ہم ان کے بغیر کریں گے ؟" وہ حیرانی سے پوچھنے لگیں۔

"ہاں مجھے وہ لوگ مناسب لگے ہیں اور میں نے تحقیق کروائی ہے ارحم کی فیملی کے متعلق اور وہ بلکل ٹھیک ہے۔اور پھر ہماری بیٹی کی پسند ہے اور وہ لوگ کافی بار فون کر چکے ہیں اس لیے بس ہم ان سے پوچھ کر نکاح کی تاریخ طے کروا دیتے ہیں۔"

باباجان نے ماماجان کو بتایا تو وہ کسی الجھن کا شکار ہو گئیں۔

"میری تو دعا ہے بس مہرین خوش رہے۔" وہ ایک سانس لے کر باباجان کی طرف دیکھنے لگیں۔

****

شیزہ کی بہن عالیہ کے منگیتر کی آج دعوت تھی۔دانیال اور عاشر باہر لاؤنج میں بیٹھے تھے اور ساری لڑکیاں اندر ڈرائنگ روم میں بیٹھی تھیں۔عالیہ شیزہ سے تین سال بڑی تھی اور اس کی منگنی پچھلے سال ہی بہت اچھی اور پڑھی لکھی فیملی کے لڑکے

فارس سے کر دی تھی تو یوں سال گزرنے پر آج فرح ملک نے سوچا کہ پورے خاندان کو اکھٹا کر کے دعوت پر بلوا لیا جائے۔

اور عاشر بھی وہی آیا ہوا تھا تو انہوں نے سوچا کہ اس کی بھی ملاقات سب سے ہو جائے گی۔

"اور بھئی عاشر صاحب یہ بتائیں کہ BBA کرنے کے بعد کیا ارادہ ہے؟" دانیال حسن نے پاس ہی بیٹھے عاشر سے پوچھا جس کی نگاہیں شزہ کو ڈھونڈنے میں مصروف تھیں۔

"جی؟ ہاں میں BBA کے بعد لندن جا کر کسی کمپنی میں جاب کا سوچ رہا ہوں مگر ابھی تو وقت ہے کافی اس لیے پڑھائی پر ہی فوکس کر رہا ہوں۔" وہ اپنے ماموں کو بتانے لگا۔

دل اور دماغ اس کا شاید کہیں اور تھا اس کا بس نہیں چلتا تھا کہ وہاں سے آٹھ کر چلا جائے کہیں دور جہاں صرف شیزہ کا سایہ ہو۔ جہاں شیزہ کے وجود کی روشنی ہو اور

NOVELSCLUBB@GMAIL.COM
WWW.NOVELSCLUBB.COM

وہ اس روشنی کو اپنی زندگی میں شامل کر لے مگر وہ کہاں اتنی دور سے اسے یوں مل جاتی۔اس نے سوچا بھی نہیں تھا کہ شیزہ کی محبت اسے اپنے حصار میں جکڑ لے گی۔

"تو عاشر آپ اکیلے رہتے ہیں اپنے والدین کے ساتھ؟"فارس بھائی نے بڑے خوشگوار لہجے میں پوچھا۔

"نہیں! میرے ساتھ مہرین ہوتی ہے بابا جان کی بیٹی۔" یہ الفاظ کسی کانٹے کی طرح اس کے منہ سے نکلے تھے۔

"اچھا مہرین جن کا نام ہے؟"فارس نے پوچھا۔

دل تو اسکا کر رہا تھا کہ وہ کہے اس کا نام مہرین نہیں چڑیل ہے مگر الفاظ منہ میں ہی رہ گئے اور اس نے حامی میں ہی گردن ہلا دی۔

کھانے کے وقت سب لڑکے اور لڑکیاں اکٹھے ہوئے شیزہ نے ساری ٹیبل سیٹ کی تھی جبکہ عالیہ تو شرم کے مارے کمرے سے باہر ہی نہیں آ رہی تھی۔

عاشر نے ایک نظر شیزہ کو دیکھا جس نے لمبی سی چوٹی بنائی ہوئی تھی اور جامنی رنگ کا شلوار قمیض پہن رکھا تھا اس کی صاف رنگت اور جان لیوا مسکراہٹ عاشر کو مزید دیوانہ بنا رہی تھی۔

"عاشر یہ کوئلہ کڑھائی لونا شزہ نے بنائی ہے۔" نانی جان نے عاشر کی طرف پیالہ بڑھاتے ہوئے کہا تو وہ مسکرانے لگا۔

"یعنی شاید جلی ہوئی ہے۔" عاشر نے مذاق اڑاتے ہوئے کہا۔

"ارے! اتنی اچھی تو ہے کھا کر تو دیکھو۔" عالیہ نے فوراً شیزا کا ساتھ دیتے ہوئے کہا۔

"نانی جان جو لوگ کڑوے ہوتے ہیں انہیں ہر چیز ہی کڑوی لگتی ہے۔" شیزا تو تپ گئی۔ اتنی محنت اور لگن سے اس نے یہ کوئلہ کڑھائی بنائی تھی اور عاشر نے سب کے سامنے اس کی بنائی ہوئی ڈش کو جلا ہوا کہہ دیا۔

"بہت اچھی بنائی ہے بھئ شیز اب تو لگتا ہے کہ کوئلہ کڑھائی کھانے کے لیے آپ کے گھر ہی آنا پڑے گا-" فارس نے بھی ہنس کر کہا۔

"شکریہ! فارس بھائی!" وہ خوشی سے بولنے گی تو عاشر بھی ہنس دیا۔

شیزہ کا تو موڈ ہی آف ہو گیا تھا اس لیے وہ سب کے لیے چائے بنانے کچن میں چلی گئ ۔باقی سب پھر سے باتوں میں مصروف ہو گئے۔

عالیہ اپنی ساس کے ساتھ تھی جو اس کی بلائیں لے کر ہی نہیں تھک رہی تھیں۔

عاشر بھی رضا کے ساتھ باتوں میں مصروف ہو گیا۔دونوں ہی فٹ بال کے دیوانے تھے مگر بات تب بگڑ جاتی تھی جب عاشر میسی کی تعریفوں کے پہاڑ کھڑے کر دیتا تھا اور رضا رونالڈو کا فین تھا اس لیے دونوں کی کافی بحث ہوتی تھی۔عاشر ابھی بات کر ہی رہا تھا کہ فون پر کال آنے لگی کال عدیل کی تھی اس لیے وہ وہاں سے اٹھ کر باہر آ گیا۔

"ہاں بول!" عاشر نے آہستہ سے کہا۔

"کیسا ہے بھئی تو؟ اِسلام آباد جا کر تو ہمیں بھول ہی گیا ہے۔" عدیل نے شوخ انداز میں کہا۔

"ابے یہاں پر کام بہت ہوتا ہے۔" وہ ہنس کر کہنے لگا۔

"ابے محبت کے کونسے کام کر رہا ہے تو؟ اب بتا شیزہ سامنے ہے کیا؟" وہ ایک پھر عاشر کا مذاق اڑاتے ہوئے بولا۔

"مجھے کیا پتا کہاں ہے وہ؟" وہ یہ بات ابھی بول ہی رہا تھا کہ پیچھے سے شیزہ نے آکر اسے مخاطب کیا:

"چائے!" وہ بہت خشک لہجے میں بولی۔ عاشر کا تو جیسے دل ہی حلق میں آگیا۔ اس نے کپ ہاتھ میں لیا اور فون بند کر دیا۔ اتنی دیر میں وہ وہاں سے چلی گئی تھی۔

عاشر نے شزہ کی ناراضگی پر اسے منانے کے لیے ایک کاغذ پر غزل لکھ ڈالی۔

یہ آرزو تھی تجھے گل کے روبرو کرتے

ہم اور بلبل بے تاب گفتگو کرتے

پیامبر نہ میسر ہوا، تو خوب ہوا

زبان غیر سے کیا شرح آرزو کرتے

میری طرح سے مہ و مہر بھی ہیں آوارہ

کسی حبیب کی یہ بھی ہیں جستجو کرتے

جو دیکھتے تیری زنجیر زلف کا عالم

اسیر ہونے کی آزاد آرزو کرتے

نہ پوچھو عالم برگشتہ طالعی آتش

برستی آگ، جو باراں کی آرزو کرتے

(خواجہ حیدر علی آتش)

پھر یہ کاغذ اس نے لپیٹ کر رضا کو دے دیا۔

www.novelsclubb.com

"یہ آپ کے عشق کے پیغام کیا میں پہنچاؤں گا؟" رضا نے غصے سے کہا۔

"فلحال تو تم ہی ہو ہمارے پیامبر۔" رضا نے ہنس کر کہا۔

"یہ لیں شیزہ آپی آپ کے نام خط-" وہ یہ کہہ کر چلا گیا-

شزہ نے خط جو کھولا تو حیدر علی آتش کی غزل پڑھ کر مسکرا دی۔ سارا غصہ پل میں ختم ہو گیا۔

****

عاشر اسلام آباد سے کراچی آ گیا۔ وہاں ملنے والی خبر نے اسے چونکا دیا تھا۔

"اگلے ہفتے مہرین اور ارحم کا نکاح اور رخصتی ہے اور ساری تیاریاں تم نے دیکھنی ہیں عاشر۔" بابا جان نے اسے بتایا تو وہ منہ کھولے انہیں دیکھنے لگا۔

"تو کیا آپ لوگ راضی ہیں؟" وہ کچھ الجھن کا شکار تھا۔

www.novelsclubb.com

"ہاں ہم نے بہت سوچا اور ہر طرح سے تحقیق کروائی ہے ہمیں ارحم کی فیملی اور اس کا سوشل بیک گراؤنڈ اچھا لگا اس لیے ہم نے انہیں ہاں کر دی ہے اور ساتھ میں نکاح کی تاریخ بھی طے کر دی ہے۔" بابا جان نے اسے بتایا تو وہ آگے سے کچھ نہ بول سکا۔

"یہ تو بہت خوشی کی بات ہے کیا ہمیں مٹھائی اور کارڈ وغیرہ نہیں بھجوانے چاہیے؟" وہ بابا جان سے پوچھنے لگا۔

"ہاں بھئی گھر کی پوری سجاوٹ اور ساری چیزوں کو اب آپ دیکھے گے۔" بابا جان نے بہت پیار سے اس کے کندھے پر ہاتھ رکھ کر کہا۔

"جی! بلکل بابا جان!" اس نے بابا جان کی بات کی تائید کی۔

مہرین تو اس بات پر خوشی سے پاگل ہو گئی تھی اس کے دل خوشی سے جھوم رہا تھا خوشیاں اس کے دروازے پر دستک دینے کو تھی۔ اس کی زندگی میں پہلی بار اتنی بڑی خوشی آئی تھی تو وہ کیوں نہ خوش ہوتی؟

اس کے کمرے میں ہر طرف کتابیں بکھری ہوئی تھیں اور جابجا سامان پھیلا ہوا تھا۔

اس نے ارحم کے ساتھ جا کر کاغذات بنوا لیے تھے ارحم کے پاس امریکہ کی نیشنیلٹی تھی اور مہرین سے نکاح کے بعد وہ مہرین کو وہاں کا ویزا اور کاغذات اپروو کروانا کافی آسان تھا۔ کاغذات تیار تھے جو کہ باباجان، ارم اور مہرین نے بنوائے تھے۔ ابھی وہ ایک مووی لگائے بیٹھی تھی کہ فون پر کال آنے لگی اسے مووی کے دوران فون اٹھانا زہر لگتا تھا۔

"ہیلو!" اس نے کافی چڑ کر بولا۔

"ہیلو وائف ٹوبی۔" دوسری طرف سے آواز ارحم کی تھی۔

"جی فرمایئے۔" اس نے سنجیدگی سے کہا۔

"یہاں میں تمہاری یاد میں مر رہا ہوں اور ایک تم ہو صاف مجھے اگنور کر رہی ہو۔" وہ اس کی سنجیدگی پر غصے سے بولا۔

www.novelsclubb.com

میں مووی دیکھ رہی تھی اور تم نے مجھے ڈسٹرب کر دیا۔"اس کا جواب ابھی بھی ویسا ہی تھا۔

"اچھا نا تم خوش ہو نا مہرین؟"وہ پیار سے پوچھنے لگا۔

"ہاں خوش ہوں تبھی تو تم سے بات کر رہی ہوں۔"مہرین نے آنکھیں گھما کر کہا۔

"مجھے تمہاری بے پرواہی پر ایک شعر یاد آگیا۔"وہ پھر سے اسے کہنے لگا۔

"فرمایئے۔"مہرین بولی۔

"یہ عشق نہیں آسان بس اتنا سمجھ لیجیے-------"

اس سے پہلے کہ وہ اپنی لائن ختم کرتا مہرین نے 'خدا حافظ' کہہ کر کال کاٹ دی۔

www.novelsclubb.com

ارحم کو اس کے رویے پر شدید غصہ آیا مگر اس نے اپنے غصے کو ضبط کر لیا۔

****

گھر میں ہر طرف چہل پہل تھی۔ مہرین کے نکاح میں اب صرف دو دن تھے۔ جہاں زیب کا گھر آج خوشیوں سے بھرپور تھا۔ یوں تو وہ نکاح بہت بڑے ہال میں کرنا چاہتے تھے مگر مہرین کہ ضد پر انہوں نے گھر پر ہی نکاح اور رخصتی ساتھ کرنے کا فیصلہ کیا۔

شرمین اور مہرین نے ماما جان کے ساتھ جا کر بھرپور شاپنگ کی۔

مہرین نے اپنی مرضی کا ڈریس لینے کی ضد کی تھی۔ ارحم کے والدین نے اسے ریڈ کلر کا لمبا سا فراک اور ساتھ میں خوبصورت سا سیٹ بھی بھیجا تھا۔ مگر مہرین کو وہ پسند نہیں آئے تھے۔ اس لیے اس نے اپنی مرضی سے گولڈن کلر کا میکسی ٹائپ فراک خرید لیا تھا جس پر ہلکا ہلکا سا نازک ڈیزائن تھا۔ زرمینہ نے اپنے سارے سیٹ مہرین کو دے دیے تھے اور بابا جان نے اسے شادی کے تحفے کے طور پر اس کے اکاؤنٹ میں بھاری رقم ٹرانسفر کروادی تھی۔ جس پر وہ بہت خوش تھی۔

www.novelsclubb.com

شرمین نے شاپنگ میں ماما جان اور مہرین کی کافی مدد کی۔دوسری لڑکیوں کی طرح مہرین کو مال میں گھومنے کی عادت بلکل نہیں تھی مگر اب اسے مجبوری کی بناپر شاپنگ سینٹر آنا پڑا تھا۔

گھر میں صفائی کا کام چل رہا تھا اور اسکا سارا زمہ عاشر نے سنبھالا ہوا تھا۔

"بہت اچھا گھر سجایا ہے آپ نے عاشر!" بابا جان عاشر کی تعریف کیے بنا نہ رہ سکے۔

"ارے! یہ تو بس شروعات ہے کل تک سارا کام مکمل ہو جائے گا انشاءاللہ۔" وہ بابا جان کو بہت خوشی سے بتانے لگا۔

"چلیں یہ تو بہت اچھی بات ہے۔" بابا جان نے اسکی تعریف کی اور اندر کمرے کی طرف بڑھے جب مہرین اور ماما جان اکٹھے گھر میں داخل ہوئیں۔

"السلام علیکم!" مہرین نے بہت خشک لہجے میں بابا جان کو سلام کیا۔

"وعلیکم السلام، ہو گئی آپکی شاپنگ؟" وہ، اسکے ہاتھ میں تھیلوں کو دیکھتے ہوئے بولے۔

"جی ہو گئی۔" یہ کہہ کر وہ فوراً اندر چلی گئی۔ عاشر نے ماما جان کے ہاتھ سے شاپنگ بیگ لے کر نوکر کو تھمائے۔ اور پھر سب کیساتھ لاؤنج میں بیٹھ گیا۔

"آپ لوگوں کیلیے چائے لاؤں؟ اور عاشر نے تو کل سے کچھ کھایا بھی نہیں ہے کچھ کھا پی لو عاشر!" بانو لاؤنج میں آتے ہی بولیں۔ بانو نے ہی بچپن سے عاشر کو پالا تھا۔ جب سے زہرہ اسکو اس گھر میں لے کر آئیں تھیں تو تب سے بانو ہی اسے دیکھتی تھیں۔ اسی لیے عاشر سے انہیں انسیت بھی تھی۔

"جی کھالوں گا۔ اور چائے آپ رہنے دیں آج میں آپ سب کیلیے چائے لاؤں گا۔" یہ کہتے ہوئے وہ اٹھا۔

سامنے سے آتی مہرین نے جب دیکھا کہ عاشر گھر کے کام کر رہا ہے تو وہ طنز کرنے سے باز نہ آئی۔

"آہ! تو آج عاشر صحیح معنوں میں بیٹا ہونے کا حق ادا کر رہا ہے۔" وہ بہت آہستہ سے چلتے ہوئے صوفے کے دوسرے کونے پر ٹکی۔

"بھئی عاشر تو ہے ہی ہمارا بیٹا۔ ہماری ہر بات مانتا ہے۔ اللہ ایسا بیٹا ہر کسی کو دے۔" باباجان بھی عاشر کی تعریف کرتے تھک نہیں رہے تھے۔

"ہاں ایسا بیٹا ہر کسی کو دے اور میری جیسی بیٹی کسی کو بھی نہ۔" وہ طنزیہ تلخ مسکراہٹ کی ساتھ بولی تو سب خاموشی سے اسے دیکھنے لگے۔

"آپ ہماری بیٹی ہیں ہمارا خون ہیں ہمارا غرور ہیں۔ اللہ آپ جیسی بیٹی بھی ہر کسی کو دے۔ ایسی باتیں مت کیا کریں۔" باباجان بہت ہی درد و تکلیف سے بولے۔ اس سے پہلے وہ مزید کچھ کہتی عاشر نے اپنے ہاتھوں سے چائے اسکے سامنے پیش کی۔

"شکریہ!" سب نے آج پہلی بار مل کر چائے پی تھی۔

خوشیوں سے بھرا گھر آج مہرین کے دل کو خوش کر رہا تھا۔وہ پرانے سارے غم بھلا کر نئی زندگی کی شروعات کرنا چاہتی تھی۔

"بھئی مہرین عاشر کو شکریہ بولنا اب آپکا فرض ہے اس نے سارے گھر کی سجاوٹ اور پینٹنگ خود کروائی ہے۔"ماما جان پیار سے عاشر کی طرف دیکھتے ہوئے بولیں۔

دل میں تو عاشر کو اس نے کوئی دس ہزار گالیاں دے ڈالی تھیں۔اسے خدشہ نہیں بلکہ یقین تھا کہ اسکے جانے کے بعد عاشر اس گھر پر قابض ہو جائے گا اور شادی کے بعد اسکی بیوی بھی اس گھر میں بسنے لگے گی اور اسکے باپ کی تمام دولت اسی کے نام ہو جائے گی۔

"جی شکریہ عاشر صاحب..!!"اسنے بہت ہی روکھے انداز میں کہا تو عاشر نے غصّے میں لب بھینچ لئے۔

****

گھر میں سب لوگ جمع تھے۔ جہانزیب کے تقریباً سب ہی رشتے دار اس تقریب میں شامل تھے۔ پورا گھر روشنی اور قمقموں سے جگمگا رہا تھا اور ہر طرف گلاب کے پھول بکھرے ہوئے تھے۔ ڈرائنگ روم سے لیکر لاؤنج تک پھولوں کی سجاوٹ تھی۔ آج سے پہلے اس گھر میں اتنی روشنی اور خوشی نہیں دیکھی گئی تھی۔ گھر کے احاطے میں موجود گارڈن کو شادی کے حساب سے سجایا گیا تھا۔ سامنے ہی اسٹیج ترتیب دیا گیا تھا جسے نہایت نفاست، جدت اور خوبصورتی سے آرائش کیا گیا تھا۔

عاشر سفید شلوار قمیض زیب تن کئے ہوئے تھا اور ساتھ ہی ہلکی داڑھی اور بالوں میں جیل اسکی شخصیت نکھار رہی تھی اور کالے جوتوں میں تو وہ بہت ہی حسین لگ رہا تھا۔

www.novelsclubb.com

"بھائی ساری ڈیشنز ایک بار دیکھ لیں اور وہ اس جگہ پر لائٹس نہیں ہے پلیز لگا دیں۔" وہ ورکر کو بتا رہا تھا۔ دانیال حسن اور رضا بھی دو دن پہلے ہی کراچی آ گئے

تھے مگر نانی جان ساتھ میں نہیں آئیں تھی کیونکہ ان کے پاؤں میں شدید تکلیف تھی۔

"بہت مبارک ہو آپ کو جہانزیب بھائی۔اللہ نصیب اچھے کرے۔"انہوں نے مبرک باد دیتے ہوئے کہا۔

"بہت شکریہ دانیال بس نکاح شروع ہونے والا ہے سب کو بلالو۔" باباجان نے رضا کو آواز دے کر کہا تو وہ پھرتی سے وہاں سے نکل کر ہر جگہ جا کر لوگوں کو بلانے لگا۔

مہرین نے گولڈن کلر کا ڈریس پہنا ہوا تھا جس کی ہاف سلیوز تھی۔دوپٹہ سر پر تھا اور میک اپ اس نے بہت لائٹ سا کیا ہوا تھا۔آج وہ اتنی حسین لگ رہی تھی کہ ماما جان کو ڈر تھا کہ کہیں ان کی ہی نذر نہ لگ جائے اسے۔بڑی آنکھیں،گلابی ہونٹ، کھڑا نقشہ کیا کمی تھی اس میں۔اس پر گولڈن کلر کا ڈریس وہ تو قیامت ڈھا رہی تھی۔

ارحم بھی لائٹ براؤن رنگ کی قمیض شلوار میں بہت اچھا لگ رہا تھا۔

نکاح سے پہلے زریاب کا فون آیا تھا مہرین کے پاس اور وہ سب چھوڑ کر بھاگتی ہوئی اس کا فون اٹھانے لگی۔

"ہیلو! زریاب تم کیوں نہیں ہو یہاں؟ پلیز ایسا تو مت کرو۔" اس نے بہت روتے ہوئے کہا۔

"مہرین مبارک ہو تمھیں اور میں نہیں آسکا اس کے لیئے تم مجھے معاف کر دینا۔ میں دعا کرتا ہوں کہ کر خوشی تمہارے مقدر میں ہو۔" وہ بہت گہرے سانس لے کر یہ بات مکمل کر سکا تھا۔

"تو کیا تم نے مجھے معاف نہیں کیا؟" وہ ناراضگی سے بولی تو اس کا دل بیٹھنے لگا۔

"مہرین جن سے محبت کرتے ہیں انکے ہر گناہ کو ہم ثواب ہی سمجھتے ہیں۔ تم نے تو جو بھی کیا وہ اپنے لیئے کیا مگر میں نے جو کیا وہ تمہاری محبت میں کیا۔ جن سے محبت

ہوتی ہے ان کو دور جاتا دیکھا نہیں جاتا اور میں اس امتحان سے گزرنا نہیں چاہتا۔اپنا خیال رکھنا۔" یہ کہہ کر اس نے فون بند کر دیا اور مہرین بس اور کچھ نہ کہہ سکی۔

شیزہ نے نارنجی رنگ کی فراک اور ساتھ میں چوڑی دار پاجامہ پہنا ہوا تھا۔وہ پھول لے کر آرہی تھی کہ عاشر سے اس کی ٹکر ہو گئی اور عشر نے اسے سہارا دے کر بازوں سے پکڑا تو وہ شرم سے پانی پانی ہو گئی۔

"دیکھ کر چلا کرو!" وہ ہنس کر بولا تو وہ سارے پھول وہیں چھوڑ کر بھاگ گئی مگر یہ سارا منظر ماما جان نے اپنے دماغ میں نقش کر لیا تھا اور ان کی ہنسی نکل گئی۔

نکاح کی تقریب شروع ہو گئی تھی اور سب وہاں موجود تھے۔نکاح ختم ہونے کے بعد مہرین اور ارحم کو ساتھ ہی اسٹیج پر بیٹھا دیا تھا۔

سب عش عش کر رہے تھے کے کیا آسمان زمین کی جوڑی ہے۔

www.novelsclubb.com

رخصتی کے وقت بھی سب مہرین کے ساتھ ہی تھے مگر ماما جان کے آنسوں نہیں رک رہے تھے۔

"ارحم یہ ہم نے تمہیں اپنے جگر کا ٹکڑا دیا ہے اس کا بہت خیال رکھنا۔اس کو ذرا سا بھی درد ہوتا ہے تو روح کانپ جاتی ہے میری۔" بابا جان نے مہرین کے ماتھے پر بوسہ دیتے ہوئے کہا۔

"جی بلکل۔"اس نے سر جھکا کر کہا۔

عاشر مہرین کی طرف دیکھ رہا تھا اور اس کو سمجھ نہیں آرہا تھا کہ وہ کیا بولے تو مہرین نے اسے خود بلا لیا۔

"مجھے پتا ہے کے تم بہت خوش ہو میرے جانے سے اور یہ بھی کے مجھ چڑیل سے جان چھوٹ رہی ہے مگر عاشر بابا جان کا خیال رکھنا تم۔انہیں کچھ نہ ہو بس ہمیشہ ان کے ساتھ رہنا اور جو بھی کچھ کیا اس کے لیئے شکریہ۔" یہ بات کہہ کر وہ ارحم کا

ہاتھ تھام کر وہاں سے چلی گئی اور بابا جان تو اسکے جاتے ہی گھر کو ویران سمجھ بیٹھے تھے۔اس کی کمی کو تو عاشر نے بھی محسوس کیا تھا۔

****

مہرین کی رخصتی کے بعد ہی وہ امریکا چلی گئی تھی۔وہاں جا کر وہ ارحم کے ساتھ بہت خوشی سے رہنے لگی۔ارحم کے والدین الگ اسٹیٹ میں رہتے تھے اور ارحم الگ اس لئے وہ ہفتے میں ملنے اس سے آجایا کرتے تھے۔مہرین روز بابا جان سے بات کیا کرتی تھی اور ارحم بھی بہت پیار سے مہرین کے ساتھ رہتا تھا۔مہرین نے وہاں جاب کرنا شروع کر دی تھی مگر ارحم جاب نہیں کرتا تھا۔شروع میں تو سب صحیح چل رہا تھا مگر بعد میں ارحم مہرین سے کھچنے لگا۔وہ ہر روز مہرین سے پیسے مانگتا تھا کبھی کسی کام سے کبھی کسی کام سے۔

www.novelsclubb.com

یہاں تک باباجان کے دئے ہوئے پیسے بھی ختم ہونے لگے۔مہرین کو سمجھ نہیں آتی تھی کہ وہ اس سے پیسے کیوں مانگتا ہے۔اس نے یہ بات اس کے پرنٹس کو بتائی تو وہ بات ٹال گئے۔رات کو دیر سے آنا اس نے سارے وعدے دو مہینے میں توڑ ڈالے۔

"مہرین ڈارلنگ،مجھے پیسے دینا یار آج کام ہے۔"وہ صبح صبح اس سے یہ بات کہنے لگا۔

"میرے پاس نہیں ہے۔"وہ غصے سے بولی۔

"کیا مطلب نہیں ہیں؟مجھے چاہیے۔"وہ بھی بولا۔

"I said I don't have it"

www.novelsclubb.com

وہ نہایت حقارت سے بولی۔

"مجھے نا سننے کی عادت نہیں مائے لوو۔"وہ ہونٹ بھینچ کر بولا۔

"اگر اتنا مسلہ ہے تو کما لو جا کر!"اس سے اب برداشت نہیں ہو رہا تھا۔

ارحم نے اس وقت غصہ ضبط کیا اور چلا گیا۔

یہ ہر روز کا جھگڑا بن گیا تھا کے دونوں کی روز لڑائی ہوتی تھی یہاں تک گلی گلوچ۔

وہاں بابا جان کو شک تھا کہ مہرین پریشانی میں ہے۔

مہرین کو بہت بعد میں پتا چلا تھا کے وہ ڈرگ لیتا ہے اور بہت شراب بھی پیتا ہے۔

ایک دن وہ نشے کی حالات میں آکر مہرین سے پیسے مانگنے لگا۔

"تم میں شرم وحیا ہے کہ نہیں؟ بیوی کے پیسوں پر عیش کرتے ہو اور باقی سارے پیسے عیاشی کرتے ہو گھٹیا انسان۔ میں نے تم سے محبت کی تم جیسے دو کوڑی کے انسان سے!" وہ چیخی اور ساری چیزیں پھینکنے لگی۔

"شٹ اپ!" ایک زوردار تھپڑ اس نے مہرین کو لگایا اور پھر اس نے نشے میں اس کو ایک اور مارا تو اسنے اس کا ہاتھ روک لیا۔

"میں کوئی کمزور عورت نہیں ہوں ارحم مجھے کمزور مت سمجھنا۔ تم مرد عورت کو اپنی پوجاری سمجھتے ہو جو مرا تو مار کھالی۔ اگر دن بولا تو دن اگر ڈانٹ دیا تو ڈانٹ دیا جب جی چاہا پیار کیا ورنہ نہیں۔ مگر میں! میں وہ عورت نہیں ہوں جو اپنا گھر بچانے کے لیئے تمہاری مار کھاؤں۔ عورت عزت ہوتی ہے چاہے وہ ماں ہو یا بیٹی اور میں بھی کسی کی بیٹی ہوں یہ مت بھولو۔ مرد وہ مرد نہیں ہوتا جو عورت پر ہاتھ اٹھائے۔ وہ مرد خود کمزور ہوتا ہے اور جو ایک بار ہاتھ اٹھالے وہ بار بار ہاتھ اٹھاتا ہے اس لیئے میں ابھی اس وقت یہاں سے جا رہی ہوں تمھیں چھوڑ کر سمجھے تم اور اب ساری باتیں کورٹ میں ہونگی۔" یہ کہہ کر وہ اس کے گھر سے چلی گئی اور ارحم سر پکڑ کر کتنی ہی دیر روتا رہا۔

www.novelsclubb.com

*****

کیس وہاں پر ایک سال تک چلا اور مہرین نے سارے پیسے اس کیس پر لگا دیئے اور آخر کر اس نے ارحم سے طلاق لے لی یہ بات بابا جان اور ماما جان تک پوھنچ گئی تھی

اور کتنے ہی آنسوں باباجان کی آنکھوں سے گرے تھے۔مہرین کچھ ویزا کے مسلے کی وجہ سے پاکستان نہیں آسکی اور عاشر نے پڑھائی کے دوران لندن کے لیۓ اپلائی کر دیا تھا۔

تین سال بعد۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔(حالیہ)

مہرین کو ویزا کے لیۓ پیسے چاہیے تھے جو کے باباجان نے عاشر سے لے کر اسے بھیج دیۓ تھے۔ عشر BBA کرنے کے بعد امریکا چلا گیا تھا اور وہاں اس نے عدیل کے ساتھ مل کر ایک کمپنی انویسٹ کی تھی جو کے اتنی کامیاب ہوئی کے عشر لاکھوں پیسے کمانے لگا اور پھر باباجان کی کمپنی کو اس نے ان کے بہت اصرار پر اپنی کمپنی میں مرج کر لیا اس لئے نام وہی حسن انٹرپرائس ہی تھا۔ایک سال اس نے وہاں بہت مشکل سے گزارا تھا وہ بھی باباجان اور ماما جان کے بغیر۔

www.novelsclubb.com

مہرین بھی اپنی سزا کاٹ کر واپس پاکستان آ رہی تھی۔دل تو جیسے ٹوٹ گیا تھا اور اب صرف سانس باقی تھی۔ارحم کے ناسور اس کے دل کو چھلنی کر گئے تھے اور اپنی سزا کو وہ بہت کم سمجھتی تھی۔

عاشر ایک سال لندن میں رہ کر کراچی آ گیا تھا اور مہرین بھی اگلے ہفتے ہی واپس آ رہی تھی۔

"اسلام و علکیم! باباجان!" وہ دروازے پر کھڑے ہو کر زور سے کہنے لگا۔

"آ گیا بھئی ہمارا بیٹا!" باباجان جو اخبار پڑھ رہے تھے یک دم کھڑے ہوئے اور عاشر کو گلے سے لگا لیا۔

کچھ دیر وہ اسے یوں ہی گلے سے لگائے آنسوں بہاتے رہے۔

"آ جاؤ بیٹا تھک گئے ہو گے۔" ماما جان اس کے سر پر پیار کرتے ہوئے بولیں۔

"جی میں آتا ہوں اور آپ کو ایک اچھی بات بھی بتاتا ہوں۔" وہ سارا سامان رکھ کر کمرے میں چلا گیا اور کمرے کو دیکھ کر اسے وہ ساری یادیں واپس آ گئیں۔ وہ ساری یادیں جو ماضی سے جڑی تھیں وہ ساری تلخ یادیں وہ نہیں بھولا تھا۔

کھانے کے دوران اس نے ماما جان اور بابا جان کو اپنی کمپنی کا اور اپنے گھر کا بتایا۔

"تو کیا اب تم وہاں رہو گے؟ اسلام آباد میں؟ ہم سے الگ؟" ماما جان نارضگی سے بولیں۔

"جی وہاں رہوں گا مگر ہر ہفتے یہاں ہو نگا آپ کے پاس۔" وہ ہنس کر بولا۔

عاشر پھر اسلام آباد کے لیئے نکل گیا تھا اور وہاں عدیل کے ساتھ کمپنی کے کام دیکھنے لگا۔ بابا جان نے اسے اگلے ہفتے کراچی بولیا تھا اور اس سے گزارش کی تھی کے وہ مہرین کو لینے ایئرپورٹ چلا جائے جس پر وہ دل سے تو راضی نہیں تھا مگر دل پر پتھر رکھ کر وہ اسے لینے چلا گیا۔

آج تین سال بعد وہ پاکستان واپس آئی تھی۔بلیو جینس اور وائٹ ٹی شرٹ میں کھڑی وہ کسی کا انتظار کر رہی تھی۔اسنے کالا چسمہ بھی لگایا ہوا تھا۔وہ واپس آکر یہاں بہت سکون اور خوشی محسوس کر رہی تھی۔اپنی من مانی کی سزا اسے مل چکی تھی۔

اسے انتظار کرے آدھا گھنٹہ گزر چکا تھا مگر لینے کے لیئے ابھی تک کوئی نہیں آیا۔

یک دم پیچھے سے کسی نے اسکا نام لیا۔

"مہرین؟"کسی نے پیچھے سے آواز دی۔

جب پیچھے مڑ کر اسنے دیکھا تو وہ اس شخص کو دیکھ کر حیران رہ گئی۔لمبا قد،بلیک ٹائی اور بلیک سوٹ اور بوٹس میں کھڑا وہ شخص اسکے لیئے کسی جھٹکے سے کم نہیں تھا۔دو منٹ تک وہ حیران تھی کہ کیا یہ عاشر ہے۔

اسکی شکل دیکھ کر ایک بار پھر وہ غصّے میں آگئی۔وہ بار بار گھڑی کو دیکھ رہا تھا۔

"اہ عشر آئی سی۔کافی سال بعد ملاقات ہو رہی ہے۔"وہ آنکھیں گھما کر بولی۔

"جی کافی سال بعد میں تو سمجھا تھا اب مرنے کے بعد ہی ہو گی۔" وہ بھی طنزیہ بولا۔

"بہت چمک رہے ہو؟ میرے باپ کی دولت پر ان تین سالوں پر بہت راج کیا ہو گا تم نے اسے لی ئے اتنا چمک رہے ہو۔" وہ پھر طنز کا تیر چلاتے ہوئے بولی۔

"شکر ہے انکی دولت چمک رہی ہے لٹ نہیں رہی۔" وہ بھی چپ نہیں رہا۔

اس سے پہلے وہ مزید زہر اگلتی وہ بولا

"میرے پاس آپ کی طرح فضول وقت نہیں ہے چلیں۔" وہ آگے نکلتے ہوئے بولا۔

"بہت زیادہ اکڑ رہے ہو تم اپنی اوقات مت بھولو۔اب سامان اٹھاؤ اور چلو۔" اس نے حکم ہوئے کہا۔

www.novelsclubb.com

"میں اپنی اوقات نہیں بولا اور نا ہی آپ بھولیں۔اور میں آپ کا نوکر نہیں ہوں۔ اپنا سامان اٹھائیں اور وہاں گاڑی کھڑی ہے آجائیں ورنہ ٹیکسی یہاں بہت مل جائیں

گی۔" یہ کہہ کر وہ وہاں سے نکل کر پارکنگ ایریا میں چلا گیا۔اور مہرین حیرانی سے بس ایک دم چپ رہی۔

عاشر کو اس طرح ٹائی اور بوٹس میں تیار دیکھ کر مہرین کے دل میں آگ ہی لگ گئ کہاں وہ تین سال پہلے والا عاشر دبلا پتلا اور سفید رنگ کی شرٹ میں پھرنے والا بزدل انسان۔

اور اب تین سال بعد اسے کو دیکھ کر لگتا تھا جیسے کوئی فقیر سے بادشاہ بن گیا ہو۔

عاشر کے لہجے میں اب شگفتگی کی جگہ بدتمیزی تھی جو مہرین نے محسوس کی تھی۔ اب وہ کافی بدل گیا تھا ہر لہٰذ سے چاہے وہ ڈریسنگ ہو یا بات کرنے کا طریقہ۔ مگر اسے عاشر کو یوں کامیاب دیکھ کر جلن ہو رہی تھی۔

www.novelsclubb.com

اسے اچھی طرح یاد تھا اس نے عاشر کو چیلنج کیا تھا اگر وہ اپنے باپ کی اولاد ہے تو خود اپنے پیروں پر کھڑے ہو کر ایک کامیاب انسان بن کر دکھائے اور اب عاشر اس کے سامنے تھا، کامیاب اور خوشحال۔

زندگی نے مہرین کو کس موڑ پر لا کر کھڑا کر دیا؟؟ عاشر احمد کے سامنے وہ خود کو گرا ہوا سمجھ رہی تھی۔ کہاں گیا وہ رعب و دبدبہ سب خاک میں مل گیا۔ مگر وہ کبھی بھی خود کو اس کے سامنے جھکانا نہیں چاہتی تھی۔

وہ کتنی دیر سے پارکنگ میں مہرین کا انتظار کر رہا تھا۔

"آ گئی چڑیل اچھا بھلا سکون تھا اب یہ آ گئی ہے دماغ کھانے۔" اس کے دماغ میں ٹیسیں اٹھنے لگیں یہ سوچ کر کہ اب مہرین وہی کرے گی جو وہ کرتی آئی ہے۔ وہ بہت آرام سے ایک ہاتھ میں اپنا بیگ اور دوسرے میں لگیج گھسیٹ کر پارکنگ ایریا کی طرف آ رہی تھی۔

"محترمہ مہرین صاحبہ اگر آپ کو زحمت نہ ہو تو جلدی بیٹھ جائیں۔" عاشر بہت تلخ لہجے میں بولا۔

"محترم عاشر صاحب اگر آپ اندھے نہیں ہیں تو آپ کو نظر آ رہا ہو گا کہ میرے ہاتھ میں کافی سامان ہے۔" اس نے غصے سے اپنا بیگ زمین پر رکھتے ہوئے کہا۔ عاشر

نے اس کی بات پر دھیان دیے بغیر سارا سامان گاڑی میں رکھا اور گاڑی سٹارٹ کرنے لگا۔ مہرین نے دروازہ کھولا اور اندر بیٹھ گئی۔

پھر پورے راستے عاشر خاموشی سے ڈرائیو کرنے لگا جبکہ مہرین کے دماغ میں وہ ماضی کی غلطیاں گھوم رہی تھیں۔ اسے یاد تھا بابا جان نے اسے کتنا روکا تھا کہ ارحم سے شادی نا کرو مت جاؤ باہر مگر اس نے کسی کی نہیں سنی اور ارحم اس نے تو مہرین کی روح کو کچل ڈالا تھا۔ اس کا دیا گیا ہر زخم کسی تیر کی طرح اسے چھلنی کر چکا تھا۔ پورا راستہ ماضی کی نظر ہو گیا اور اس کو پتا بھی نہیں چلا جب عاشر کی آواز آئی:

"اتر جائیں گھر آ گیا!"

****

www.novelsclubb.com

گھر کی دہلیز پر قدم رکھتے ہوئے مہرین کے پاؤں لرزنے لگے وہ گھر جو اس کا جہاں تھا اس کی خوشیوں کا سامان تھا اب ویران پڑا تھا۔

بہت ہمت کر کے آہستہ آہستہ چلتے ہوئے وہ گھر کے اندر داخل ہوئی۔لاؤنج میں بابا جان اور ماما جان دونوں ہی بیٹھے ہوئے تھے۔ماما جان تو کھڑکی سے مہرین کو آتا دیکھ چکی تھی اور بابا جان اخبار پڑھنے میں مصروف تھے اور دل ہی دل میں مہرین کا انتظار کر رہے تھے۔

"میری بچی!" ماما جان دوڑتی ہوئی مہرین کے پاس آئیں اور اسے گلے سے لگا کر رونے لگیں۔عاشر نے مہرین کا سامان اندر رکھا اور خود کونے میں جا کر کھڑا ہو گیا۔

"ماما!" وہ ماما جان کے گلے لگ کر رو رہی تھی آنسو تو تھمنے کا نام نہیں لے رہے تھے۔ماں کی خوشبو اس جہاں کی ہر خوشبو سے مختلف اور سکون پہنچانے والی ہے اسے یہ احساس اب ہو رہا تھا۔ماں باپ کا گھر تو سائے کا طرح ہوتا ہے اور ماں تو اولاد کو دنیا کی ہر تکلیف سے دور رکھتی ہے۔اسے اب اپنے والدین کی قدر ہو رہی تھی۔

نہ وہ چپ ہونے کا نام لے رہی تھی نا ماما جان خود کو رونے سے روک پا رہی تھیں۔

www.novelsclubb.com

کتنی دیر دونوں ماں بیٹی اک دوسرے کے گلے لگ کر غم کم کرنے کی کوشش کر رہی تھیں۔

"اب بس بھی کرو مہرین میری جان۔" باباجان سے بھی رہا نہ گیا انہوں نے مہرین کو پیار کیا۔

"میں ٹوٹ گئی ہوں باباجان! بہت زخم ہیں اس دل میں۔" وہ ناچاہتے ہوئے بھی اپنے دل کا حال اپنے والدین کے سامنے کھول بیٹھی۔

"مہرین میری جان والدین تو ہوتے ہی اولاد کا غم سمیٹنے کے لیے ہیں بس کر دو بھول جاؤ سب اب میں تمہاری آنکھوں میں ایک بھی آنسو نہ دیکھوں۔" باباجان نے اس کے آنسو صاف کرتے ہوئے کہا پھر ماما جان اسے اپنے کمرے میں لے گئی اور عاشر بانو کے ساتھ مل کر کھانا لگوانے لگا۔ کمرے میں داخل ہوتے ہی ایک خوشبو اس کے اندر اترتی چلی گئی۔

"تم آرام کرو پھر ہم سب کھانا کھاتے ہیں۔" ماما جان نے پیار سے اس کے سر پر ہاتھ پھیرتے ہوئے کہا۔

"روکیں ماما۔" وہ ایک دم انہیں روکتے ہوئے بولی۔

"آپ لوگوں نے مجھے معاف تو کر دیا نا؟" اس نے ماما جان کی طرف دیکھتے ہوئے کہا۔

"کیسی معافی مہرین؟ تم ہماری بیٹی ہو اور جو غلطی تم نے کی وہ ہم کب کا بھول چکے ہیں۔ تم بس غمزدہ نہ ہو آرام کرو۔" ماما یہ کہہ کر چلی گئیں اور مہرین بوجھل دل لے کر بیڈ پر لیٹ گئی۔

****

www.novelsclubb.com

رات کا کھانا ماما جان نے بنایا تھا اور میٹھا بانو نے بنایا تھا۔

مہرین کی پلیٹ تو خالی تھی جبکہ عاشر اور بابا جان بہت شوق سے کھانا کھا رہے تھے۔

"ارے! یہ خالی پلیٹ لیے کیوں بیٹھی ہو؟اور کچھ کیوں نہیں لے رہیں؟" ماما جان جو کب سے دیکھ رہی تھیں آخر کار بول پڑیں۔

"لے تو لیا ہے۔" مہرین خالی چمچ پلیٹ میں گھماتے ہوئے بولی۔

"عاشر تم ہی ڈال دو اس کی پلیٹ میں کچھ۔" بابا جان نے عاشر سے کہا جو مزے سے کھانا کھا رہا تھا۔

"یہ لیں۔" وہ ٹرے مہرین کے آگے رکھتے ہوئے بولا۔

"تم سے کہا ہے اس کی پلیٹ میں ڈال دو۔" بابا جان نے عاشر سے کہا تو اس نے دو بڑے چمچے اس کی پلیٹ میں ڈال دیے۔

www.novelsclubb.com

مہرین نے چپ چاپ کھانا کھایا اور اٹھنے لگی۔

"ارے بیٹھ کر باتیں ہی کر لو کچھ۔" ماما جان نے اسے روکتے ہوئے کہا۔

"اچھا۔" اس نے مختصر سا جواب دیا۔

"تو عاشر کب جا رہے ہو پھر؟" بابا جان عاشر سے پوچھا۔

"ابھی کوئی کام نہیں ہے پھر عدیل نے شادی کی چھٹیوں کے بعد کام سنبھال لیا ہے اس لیے شاید ایک مہینے بعد جاؤں مگر اب جاؤں گا تو لمبا عرصہ رکوں گا۔" وہ بابا جان کو بتانے لگا۔

مہرین سے رہا نہ گیا تو اس نے آخر کار پوچھ ہی لیا

"کہاں جا رہا ہے عاشر؟" لہجہ ابھی بھی خشک ہی تھا۔

"عاشر اب حسن انٹر پرائز کا CEO ہے تو اس سلسلے میں اسلام آباد رہنے چلا جاتا ہے اور اب تو اس کا گھر بھی وہی ہی ہے کیوں بھئی؟" وہ خوشی خوشی مہرین کو بتانے لگے۔

www.novelsclubb.com

اور مہرین کے دل میں جیسے آگ لگ گئی ہو ایسا لگتا تھا جیسے کسی نے اس کے دل کو چھری سے زخمی کر دیا ہو۔

"کیا مطلب؟" وہ حیرانی سے پوچھنے لگی۔

"بھئی عاشر کی اور میری کمپنی مرج ہو گئی ہے جسے اب عاشر ہی سنبھالتا ہے۔"

انہوں نے مہرین کو بتایا جس سے بلکل بھی برداشت نہیں ہو رہا تھا کہ بابا جان پورا بزنس اس کے حوالے کر چکے ہیں اور وہ کچھ اور سنے بغیر وہاں سے چلی گئی۔

"تو عدیل کی شادی ہو گئی ہے تمہارا کب ارادہ ہے؟" ماما جان ہنستے ہوئے بولیں۔

"جب آپ اپنی پسند کی بہو ڈھونڈ لیں گی ماما۔" وہ شرما کر بولا تو ماما جان ہنسنے لگیں۔

رات کو جب جب عاشر پانی پی کر اپنے کمرے میں جا رہا تھا تو مہرین اس کے راستے میں آ گئی۔

www.novelsclubb.com

"کوئی کام؟" عاشر نے سرسری انداز میں پوچھا۔

"یہ کیا کھیل کھیل رہے ہو تم؟" بہت ہی سخت لہجے میں وہ اس سے پوچھنے لگی۔

"صاف الفاظ میں بات کیا کریں!" وہ بھی غصے میں پوچھنے لگا۔

"کیوں کیا اب تمہیں باتیں سمجھ نہیں آتیں؟" مہرین نے چڑ کر بولا۔

"آپ کی باتیں مجھے سمجھ نہیں آتیں۔" عاشر کی ہمت جواب دے رہی تھی۔

"اب اتنے بچے بھی نہیں ہو تم! میرے باپ کی دولت پر تم قبضہ کر ہی لیا آخر۔" وہ آگے بڑھ کر تالیاں بجانے لگی۔

"آپ نے جو چیلنج دیا اسے ہی پورا کیا ہے میں نے، اب آپ کے دل میں آگ کیوں بھڑک رہی ہے؟" وہ بھی دوبدو جواب دے رہا تھا۔

"دو پیسے کیا آ گئے تمہارے پاس خود کو کیا سمجھنے لگے ہو تم؟" وہ ابھی تک عاشر سے نفرت کرتی تھی۔

www.novelsclubb.com

"ہاں میں جو بھی سمجھتا ہوں آپ سے مطلب؟

اب راستہ دیں مجھے۔" وہ اس کے کونے والی سائیڈ سے نکلتے ہوئے اوپر چلا گیا۔

"اس بے نام انسان کو کیا بنا دیا ہے بابا جان نے!" وہ لب بھینچ کر وہاں سے چلی گئی۔

******

مہرین کو تو یوں راتوں کو نیند ہی نہیں آتی تھی۔اسے ارحم کی دغا بازی نے اندر سے توڑ دیا تھا اور اس سے زیادہ غم یہ تھا کے عاشر بابا جان کا سہارا بن گیا تھا۔

وہ آج کمرے میں آکر آنکھ بند کر کے لیٹ گئی تھی۔

موبائل پر وہ "Instagram" کھول کر سب کی تصویریں دیکھ رہی تھی۔جس میں یونیورسٹی کے سارے لوگوں کی تصویریں آرہی تھیں۔ہر کوئی اپنے پارٹنر کے ساتھ خوش تھا یہاں تک کے شرمین بھی اور اس کی تصویر دیکھ کر وہ حیران تھی۔

اس نے یونیورسٹی کے ہی کسی سینئیر سے شادی کی تھی اور اب وہ اس کے ساتھ کافی خوش تھی۔اس نے فون کو بیڈ پر پھینکا اور پھر باتھ روم کی طرف بڑھی۔پانی کا ایک چھپٹا اس نے منہ پر مارا اور بستر پر لیٹ گئی۔

مگر اسے نیند کہاں آنی تھی اس لیے قریب ہی پڑی دراز سے اسنے ایک نیند کی گولی نکالی اور اسے کھا کر لیٹ گئی۔

وہ آہستہ آہستہ ڈپریشن کی مریض ہوتی جا رہی تھی۔

اسے اب عجیب خواب آتے تھے جسے دیکھ وہ اکثر بیدار ہو جاتی تھی شاید سکون اس کی زندگی سے جا چکا تھا۔

****

صبح ناشتے پر سب موجود تھے مگر مہرین نہیں تھی۔

"مہرین کہاں ہے؟ اٹھاؤ اسے زرمینہ!" بابا جان بولے۔

www.novelsclubb.com

"وہ گہری نیند سو رہی ہے اسے میں ناشتہ کروا دوں گی۔" ماما جان نے جواب دیا اور پھر عاشر کو ناشتہ پیش کیا۔

"اچھا عاشر بات یہ ہے کہ میرے کزن اور آپ کے ماموں دانیال کی بیٹی شیزہ آرہی ہے کراچی کچھ کام سے اور وہ یہاں رکے گی تو اس کا خیال رکھنا ہے آپ نے۔"

انہوں نے عاشر کو بتایا جو شیزہ کا نام سن کر ایک دم چونک گیا۔

"ٹھیک ہے۔" عاشر نے کہا۔

"زرمینہ آپ بھی۔" بابا جان نے ماما جان سے کہا۔

" صحیح ہے مگر کب آرہی ہے وہ؟" ماما جان نے پوچھا۔

"کل رات میں آئے گی۔ دو ہفتے کے لئے آرہی ہے، تم تیاری کر لو۔" وہ بولنے لگے، عاشر کے دل میں تو شیزہ کا نام سنتے ہی کچھ ہونے لگا۔

"کر لوں گی۔" پھر وہ عاشر کو دیکھ کر مسکرا دیں۔

کچھ دیر بعد عاشر کسی کام سے باہر چلا گیا اور ماما جان اور بابا جان بیٹھے رہے۔

www.novelsclubb.com

"جہانزیب میں ایک بات کرنا چاہ رہی تھی.." ماما جان نے بڑی مشکل سے بابا جان سے کہا۔

"ہاں بولو زرمینہ۔" بابا جان نے ان کا جواب دیتے ہوئے کہا۔

"عاشر اب پچیس سال کا ہو گیا ہے اور اب تو اس کی اپنی کمپنی بھی ہے اور گھر بھی، آپ کو نہیں لگتا کہ ہمیں اس کی منگنی یا شادی کی بات کرنا چاہیے؟" وہ بابا جان سے عاشر کے متعلق بات کرنا چاہتی تھیں۔

"یہ بات میں نے سوچی بھی تھی مگر کبھی زبان پر نہیں آئی ویسے اگر عاشر شادی کر لے تو گھر کی رونق اور بڑھ جائے گی، کیا کوئی لڑکی ہے تمہاری نظر میں؟" وہ ماما جان سے پوچھنے لگے۔

www.novelsclubb.com

ماما جان نے چاروں سمت دیکھا پھر کچھ سوچنے کے بعد بولیں:

"ابھی تو نہیں مگر اب دیکھنا شروع کر دوں گی۔"

"مگر عاشر کی مرضی کے بغیر نہیں کریئے گا کچھ بھی" انہوں نے ماما جان سے کہا کیونکہ ماضی میں بہت سے غلطیاں جو بابا جان کے والد نے کی تھیں وہ نہیں کرنا چاہتے تھے۔

"ظاہر ہے اس کی پسند کے بغیر میں کچھ بھی نہیں کروں گی۔" وہ بھی بابا جان کی بات سمجھ گئیں تھی۔

"مہرین کے بارے میں کیا سوچا ہے زرمینہ ؟اس کی حالت دن بہ دن بگڑتی جا رہی ہے۔" بابا جان مہرین کی پریشانی کا سوچ کر بولے۔

"وہ کچھ بہتری کی طرف آئے تو کچھ سوچے گے نا، ہمیں امید ہے وہ سنبھل جائے گی۔" ماما جان نے بہت آہستہ سے کہا۔

www.novelsclubb.com

"امید ہے کے وہ آگے کا سوچے گی اور نئی زندگی کی شروعات کرے گی۔" بابا جان نے ایک گہرا سانس لیا اور کچھ دیر کے لیئے آنکھیں بند کر لیں۔

****

عاشر شیزہ کو پک کرنے چلا گیا تھا وہ بہت تیار ہو کر نکلا تھا اور دل میں تو جیسے شیزہ کے خیالات تھے وہ ائیر پورٹ پر پورے آدھا گھنٹہ شیزہ کا انتظار کر رہا تھا۔

"السلام علیکم!" کسی نے پیچھے سے اسے مخاطب کیا تھا۔

سفید قمیض شلوار میں ملبوس شیزہ اتنی حسین لگ رہی تھی کہ عاشر یک ٹک اسے دیکھے جا رہا تھا۔ سر سے کالے رنگ کا ڈوپٹہ بھی اوڑھا ہوا تھا اور منہ پر سوائے ہلکی سی لپ سٹک کے کچھ نہیں تھا مگر تب بھی وہ عاشر کو اپنے عشق میں پاگل کر رہی تھی۔

"وعلیکم السلام چلیں؟" عاشر نے اس وقت مختصر سا جواب دیا۔

"جی عاشر بھائی۔" وہ سامان لے کر آگے بڑھی تو عاشر نے اس کے ہاتھ سے سامان لے لیا۔

پھر وہ دونوں گاڑی میں بیٹھ گئے۔ گاڑی چلاتے وقت اس نے بہت ہی رومانٹک سا گانا لگا دیا Ellie Gouldingکا "Love me like you do" اور آواز تیز کر دی۔ شیزہ تو شرم کے مارے کھڑکی سے باہر ہی دیکھنے لگی اور عاشر خاموشی سے ڈرائیو کرنے لگا۔ گھر پہنچتے ہی عاشر نے اس کا سامان رکھوایا مہرین ٹی وی کے آگے بیٹھ کر D.C کی مووی The Dark Knight دیکھ رہی تھی شیزہ بہت ہی آہستہ قدموں کے ساتھ لاؤنج کی طرف بڑھی۔

"اسلام و علیکم جہانزیب انکل!" اس نے باباجان کو دیکھتے ہی سلام کیا۔

"وعلیکم اسلام آجاؤ بیٹا۔" انہوں نے اسے اندر بلایا۔

"کیسی ہو؟ گھر میں سب ٹھیک ہیں؟" باباجان نے آتے ہی سوال شروع کر دیے۔

"سب ٹھیک ہیں مگر دادی جان آپ کو بہت یاد کرتی ہیں۔" وہ ان کی بات کا جواب دیتے ہوئے بولی۔

"ہم بھی یاد کرتے ہیں لو تم کب سے کھڑی ہو آؤ بیٹھو زرمینہ بس کھانا تیار کر چکی ہے۔" باباجان نے جواب دیا۔

"زرمینہ آنٹی کہاں ہیں کچن میں؟" وہ پوچھنے لگی اور نظریں اس کی ٹی وی کے سامنے بیٹھی مہرین پر تھی جو اس سے مخاطب نہیں ہوئی۔

"ہاں بس آرہی ہیں تم آرام سے بیٹھ جاؤ بلکہ تمہارا اوپر کمرہ صاف کروادیا ہے وہاں آرام کرلو۔ مہرین آپ لے جائیں شیزہ کو۔" انہوں نے مہرین کو مخاطب کیا جو سب کو نظرانداز کرکے مووی دیکھنے میں مصروف تھی۔

"مہرین؟" باباجان نے اسے دوبارہ مخاطب کیا۔

"جی۔" اس نے بہت روکھے لہجے میں کہا۔

"شیزہ سے آپ نے ملاقات نہیں کی؟" وہ غصے سے اسے گھور رہے تھے۔

"اسلام وعلیکم مہرین باجی۔" شیزہ نے مہرین کو مخاطب کیا۔

"وعلیکم اسلام!" یہ کہہ کر وہ اوپر جانے لگی۔

شیزہ نے مہرین کو زندگی میں دوسری بار ہی دیکھا تھا ایک شادی پر اور اب یہاں کراچی آکر۔اسے مہرین کا کھنچا کھنچا رویہ محسوس ہو رہا تھا۔

"شیزہ کو اس کا کمرہ دکھا دو۔" بابا جان نے دبے لہجے میں کہا۔

"آؤ!" وہ شیزہ سے مخاطب ہوئی اور اوپر جانے لگی پھر کمرہ دکھا کر وہاں سے چلی گئی۔

شیزہ کو مہرین کا رویہ سمجھ نہیں آیا تھا وہ ایسی کیوں تھی مگر اسے مہرین کی طلاق کے بارے میں پتا چلا تھا پھر بہت دیر تک وہ کسی خیال میں کھوئی رہی کے آخر کر ایسا کیا ہوا ہو گا جو شادی یوں ختم ہو گئی؟

★★★★★

شیزہ کو رکے ایک ہفتہ ہو گیا تھا وہ ہر روز اپنے کام سے جاتی تھی اور عاشر اسے ساتھ لے جاتا تھا ماما جان کا ہاتھ بٹانا، سب سے باتیں کرنا اور ہنسی مذاق ہر چیز میں وہ آگے تھی اس لئے وہ ماما جان کو بہت اچھی لگی تھی۔

عاشر نے آج اپنے دوستوں کی دعوت رکھی تھی وہ شیزہ سے کم ہی مخاطب ہوتا تھا مگر اب مجبوری تھی کہ اسے شیزہ سے کام تھا اور بات تو کرنے کا دل میں ارمان بھی تھا تو وہ اس سے مخاطب ہوا۔

"محترمہ؟" اس نے شیزہ کو مخاطب کیا جو مہرین کے بنائے ہوئے مجسمے کو غور سے دیکھ رہی تھی۔

"فرمایئے؟" وہ ہنستے ہوئے بولی۔

www.novelsclubb.com

"وہ کوئلہ کڑاہی بنا دو گی؟ پلیز؟" وہ اس کے قریب آ کر کھڑا ہو گیا۔

"کس خوشی میں؟ ویسے بھی آپ کو وہ جلا ہوا ہی لگتا ہے" وہ خفگی سے بولی۔

"ہاں وہ جلا ہوا ہی مجھے بنوانا ہے۔"اس نے قہقہہ لگایا۔

"بنادوں گی۔"اس نے چہرے پر آئی لٹ کو کان کے پیچھے اڑاتے ہوئے کہا۔

"شکریہ۔"عاشر نے جواب دیا اتنی دیر میں ماما جان بھی آ گئیں۔

"کیا فرمائش کر رہے ہو تم ہماری مہمان سے؟"وہ عاشر سے پوچھنے لگیں۔

"ایک کڑاہی کی تو فرمائش کی ہے۔"عاشر نے کہا۔

"یہ آئی نہیں کے تمہاری فرمائشیں شروع ہو گئیں عاشر۔"وہ ابھی تک اپنی مسکراہٹ چھپا کر کہہ رہی تھیں۔

"میں بنادوں گی میں سامان تیار کر لیتی ہوں۔"وہ وہاں سے فورا چلی گئی کیونکہ عاشر کے سامنے تو اس سے کھڑا ہوا ہی نہیں جاتا تھا۔

www.novelsclubb.com

"ویسے عاشر ایک بات بتاؤ؟"ماما جان نے اس سے پوچھا۔

"جی پوچھیں؟"وہ متوجہ ہوا۔

"تمہیں شیزہ کیسی لگتی ہے؟" ماما جان نے اس سے پوچھا۔

پہلے تو وہ چونک گیا پھر چھینب کر نیچے دیکھنے لگا۔

"اچھی ہے۔" وہ مختصراً بولا۔

"صرف اچھی؟" ماما جان نے اسے تنگ کرتے ہوئے پوچھا۔

" صحیح..... صحیح ہے اور کیا بولوں؟" وہ ہنس کر بولا۔

پھر ماما جان سمجھ گئیں کہ وہ شیزہ کو پسند کرتا ہے۔ مہرین جو نیچے اتر رہی تھی اس نے عاشر کے چہرے کی خوشی دیکھ کر منہ پھیر لیا تھا۔

"جاؤ اسے بھی بول دو آج دعوت میں مل لے گی سب سے۔" ماما جان نے عاشر سے کہا۔

www.novelsclubb.com

وہ ماما جان کے کہنے پر مہرین سے مخاطب ہونے کے لئے آگے بڑھا۔

"آج میرے دوست آرہے ہیں سارے تو آپ بھی آجایئے گا۔"الفاظ اس کے منہ سے نہیں نکل پارہے تھے۔

"شکریہ مگر میری طبیعت ٹھیک نہیں"اس نے آج زندگی میں پہلی بار عاشر کو کوئی ڈھنگ کا جواب دیا تھا۔

"چلیں ٹھیک ہے۔"وہ کندھے اچکا کر چلا گیا۔

رات دعوت پر سب آگئے تھے۔مہرین کو تین دن سے بخار تھا مگر اس نے دوائی لے کر خود کو صحیح کر لیا تھا وہ بستر پر ہی لیٹی تھی لیکن نیچے سے آنے والی آوازوں نے اس کے سر میں درد کر دیا تھا۔

وہ بہت غصے میں اٹھی اور سیڑھیاں اترنے لگی اترتے ہی اس نے شیزہ کو عاشر کے ساتھ ہنستے ہوئے دیکھا اس کو تو کیسے مرچیں لگ گئیں۔

نارنجی کلر کے فراک میں کھڑی شیزہ اسے انتہا سے زیادہ زہر لگی تھی۔وہ آہستہ آہستہ اترتی ہوئی دونوں کے پاس پہنچی۔

"واہ! واقعی خون کا اثر تو ہوتا ہی ہے تم سب خاندانی آوارہ ہو؟ کیا خاندان بھی ہے تم لوگوں کا؟ یہ مردوں کو پھسانے کے ہنر کہاں سے لاتے ہو تم لوگ؟ ایک تم اور ایک عاشر کی ماں دونوں آوارہ۔"اس نے چیخ کر کہا شیزہ تو جیسے ساکت رہ گئی۔جیسے کسی نے اس کے دل میں چھری ماردی ہو

"یہ آپ کیا کہہ رہی ہیں؟"شیزہ کی آنکھوں میں آنسو آگئے۔

"افف ڈرامے بھی بلکل ویسے.....!!"مہرین نے طنزیہ کہا۔

عاشر جو کافی دیر سے مہرین کی بکواس برداشت کر رہا تھا اس سے رہا نہ گیا۔

"بس مہرین ایک اور لفظ مت کہیئے گا جتنی گھٹیا آپ ہیں اتنی گھٹیا ہی آپ کی سوچ بھی ہے۔"وہ بہت زور سے بولا۔

شیزہ تو وہاں رکی نہیں اور وہاں سے چلی گئی اور ساتھ میں عاشر بھی وہاں سے نکل گیا بس مہرین وہیں کھڑی رہ گی۔

★★★★★

اس واقعے کے بعد شیزہ مہرین کے سامنے کبھی نہیں آئی اور وہ ویسے بھی چھ دن بعد وہاں سے جانے والی تھی۔ماما جان نے شیزہ کو عاشر کے لیے پسند کر لیا تھا اور عاشر کی پسند دید گی بھی صاف ظاہر تھی۔

"تو کیا آپ چاہتی ہیں کے میں دانیال سے بات کروں؟" بابا جان ماما جان سے عاشر کی شیزہ سے

منگنی کے بارے میں پوچھا۔

www.novelsclubb.com

"ہاں بات کر لیں جہانزیب وقت تو مناسب ہے پھر یہ کہ یہ دونوں ایک دوسرے کو پسند بھی کرتے ہیں اور شیزہ بہت سلجھی ہوئی سمجھدار لڑکی ہے۔اگر دانیال کو کوئی اعتراض نہیں تو مل جل کر دونوں کی منگنی کر دیتے ہیں اور کچھ وقت بعد شادی

کر دیں گے۔آپ کیا کہتے ہیں؟"ماما جان نے بابا جان سے مشورہ کیا۔اب یوں تو وہ جانتی تھیں کہ عاشر تو بہت پہلے سے شیزہ کو پسند کرتا ہے مگر کبھی انہوں نے یہ بات عاشر سے کھل کر نہیں پوچھی ایک بار پوچھی تھی تو جواب کوئی خاص نہیں تھا۔مگر پھر انہوں نے عاشر اور شیزہ کی بات بابا جان سے نہیں کی کیونکہ شیزہ کی والدہ ان سے نہیں ملیں تھیں اور یہاں تک کے کبھی فون کر کے خیریت تک دریافت نہیں کی تو اس وجہ سے ماما جان نے شیزہ کے بارے میں بات نہیں کی۔

"میں دانیال سے بات کروں گا اور شیزہ سے بھی اگر وہ لوگ راضی ہو جاتے ہیں تو ٹھیک ہے دونوں کی منگنی طے کر دیں گے اور شیزہ بہت اچھی بچی ہے ہمارے عاشر کے لیے بہت صحیح رہے گی۔"

www.novelsclubb.com

بابا جان نے ماما جان کی بات پر حامی بھری۔

"آپ نے عاشر سے بات کی کیا اس نے ہاں کر دی ہے؟"بابا جان نے ایک بار پھر زرمینہ سے پوچھا۔

"نہیں ابھی پوچھا نہیں ہے مگر مجھے پورا یقین ہے وہ ہاں ہی کہے گا۔" ماما جان کے چہرے پر مسکراہٹ پھیل گئی۔

"پہلے عاشر سے بات کر لو زرمینہ پھر میں دانیال کو بھی فون کرتا ہوں۔ ہمارے بیٹے کی زندگی میں شیزہ کے علاوہ کوئی اور لڑکی ہو ہی نہیں سکتی!" وہ دل ہی دل میں خوش ہو رہے تھے۔

"اچھا جناب اگر آپ کہتے ہیں تو میں عاشر سے پوچھ لیتی ہوں۔" انہوں نے یہ کہہ کر چائے کا مگ ٹیبل پر رکھ دیا۔

★★★★★

عاشر پھولوں کو پانی دے رہا تھا اور شیزہ بانو کے ساتھ شاپنگ پر نکلی ہوئی تھی جبکہ مہرین طبیعت خراب ہونے کے باعث کمرے میں موجود تھی۔

www.novelsclubb.com

عاشر کو پھولوں سے انسیت تھی مگر اس سے زیادہ مہرین کو اسی لیے مہرین کے پھول الگ ہوتے تھے جو کہ ہر رنگ کے ہوتے تھے۔لال، پیلے، گلابی رنگ کے پھولوں سے بھرا رہتا تھا گارڈن۔

مہرین کے جانے کے بعد عاشر نے اپنی پسند کے سفید پھول لگا لئے تھے اور جہاں مہرین کے پھول مرجھا گئے تھے وہاں منی پلانٹ اگا دیے تھے۔وہ اپنے ہاتھوں سے گارڈن کی صفائی ہر دو دن بعد کرتا تھا۔یا پھر اسلام آباد جانے کے بعد ماما جان کو تاکید کرتا رہتا تھا کہ پھولوں میں پانی ڈال دیجئے گا۔

وہ پھولوں کو پانی دیتے ہوئے بڑے خوشگوار موڈ میں اپنا فیورٹ سانگ 'Closer' گا رہا تھا۔

www.novelsclubb.com

So, baby, pull me closer"

In the backseat of your Rover

That I know you can't afford

Bite that tattoo on your shoulder

Pull the sheets right off the corner

Of the mattress that you stole

From your roommate back in Boulder

".We ain't ever getting older

ماما جان پیچھے ہی کھڑی اس کو گنگناتے سن رہیں تھیں۔

"اگر تم بزی نہ ہو تو بات کرنی ہے تم سے۔" ماما جان نے اسے پیار سے کہا۔

www.novelsclubb.com

"بلکل ماما جان! اس نے سر جھکا کر کہا۔" اور ان کی طرف متوجہ ہوا۔

"اگر میں کہوں کہ میں نے اپنے بیٹے کے لیے لڑکی پسند کر لی ہے تو تم کیا کہو گے؟"

اب وہ صرف اسے ٹیسٹ کر رہی تھیں۔

"تو میری پیاری ماما جان میں آپ کی پسند پر فوراً آنکھیں بند کر کے ہاں بول دوں گا۔" وہ اپنے ہاتھ پیار سے ان کے کندھے پر رکھتے ہوئے بولا۔

"مگر وہ تمہارے مقابلے کی نہیں ہے مطلب کالی سی ہے، قد چھوٹا ہے مگر مجھے اچھی لگی تم کیا راضی ہو جاؤ گے؟" ان کے لیے اپنی ہنسی کو روکنا بہت مشکل ہو رہا تھا۔

"ہاں ہاں.....ہاں! آپ کا حکم سر آنکھوں پر۔" وہ بہت زور سے ہنسا۔

"اچھا میں مذاق کر رہی رہی ہوں میں نے شیزہ کو تمہارے لیے پسند کیا ہے۔ کیا تمھیں کوئی اعتراض ہے؟" وہ عاشر سے پوچھنے لگیں۔

"میں تو سمجھا تھا کے مائیں اپنے بچوں کے دل کا حال سمجھتیں ہیں۔" عاشر نے شوخ ہو کر بولا تو ماما جان نے اس کے سر پر ہاتھ مارا۔

"لگتا ہے اب تمہاری شادی کرنی پڑے گی...!!" وہ بولیں کہ اتنے میں مہرین وہاں آ گئی اور عاشر کو کھڑا دیکھ کر اس کے تن بدن میں آگ لگ گئی۔

"اگر ماما آپ کو اپنے لاڈلے کے لاڈ اٹھانے سے فرصت مل گئی ہو تو بتا دیں کے میری دوائیاں کہاں ہیں ساری؟" اس نے نہایت الجھن سے ماما جان سے پوچھا۔

"کس کی دوائی بیٹا؟" وہ مہرین سے کہنے لگیں۔

"سر میں درد کی...!!" وہ بولی۔

"ماما جان میں جا رہا ہوں آپ دوائیاں ڈھونڈھ لیں۔" وہ وہاں سے جانے لگا۔

"آخر تمھیں ہوا کیا ہے؟ چلو ایک دفعہ ڈاکٹر کو دکھا لو۔" وہ مہرین کو بتانے لگیں جو ہاتھ باندھے غصے میں کھڑی تھی۔

"فلحال مجھے دوا دیں۔" وہ یہ کہہ کر وہاں سے چلی گئی اور ماما جان بس بے بسی سے اس کی تکلیف کو محسوس کر رہی تھیں۔

"کیا بنے گا اس لڑکی کا!" انہوں نے سر پر ہاتھ مار کر سوچا۔

★★★★★

www.novelsclubb.com

جہانزیب حسن نے بڑی ہمت اور انتظار کے بعد آخر کار دانیال حسن کو فون کر ہی لیا۔ فون پر انہوں نے عاشر کے لیے شیزہ کا ہاتھ مانگا تھا جسے دانیال نے فوراً قبول کر لیا تھا۔

"بلکل جہانزیب بھائی ہمیں کوئی اعتراض نہیں بلکہ ہم تو بہت پہلے سے ہی یہ خواہش رکھتے ہیں۔ یہی کہ عاشر اور شیزہ کی آپس میں شادی ہو جائے اور اب یہ بات سن کر آپ ہماری خوشی کا اندازہ نہیں لگا سکتے۔" وہ تو جیسے کھل اٹھے تھے۔

"کیا فریال بھابھی مان گئیں؟؟" جہانزیب نے سوال کیا۔

"ان کی بات چھوڑیں بس ہماری طرف سے ہاں سمجھیں۔ میرا یہ سن کر دل کر رہا ہے کہ میں اڑ کر کراچی آجاؤں..!" وہ خوشی سے کھل اٹھے۔

"ارے تو آجائیں نہ آپ سب یوں منگنی بھی طے ہو جائے گی اور مل بھی لیں گے۔" انہوں نے دانیال کو مشورہ دیا۔

"میں گھر میں مشورہ کرتا ہوں اور پھر آپ کو فون کرتا ہوں، بھابھی کو سلام اور مہرین کو بہت پیار دیجئیے گا۔" پھر کال ختم ہوئی۔

شیزہ کو بھی ماما جان نے منگنی والی خبر بتائی تو وہ شرم کے مارے کمرے سے ہی باہر ہی نہیں نکلی۔اسے سمجھ نہیں آرہا تھا کہ وہ اپنی خوشی کس سے شیر کرے وہ انسان جس کو وہ بچپن سے چاہتی تھی وہ اسے مل رہا تھا۔عاشر جیسا بندہ جو ہر عورت کا آئیڈیل ہو وہ اب اس کا تھا۔اسے تو بس یہ پتا تھا کہ اب وہ عاشر کی ہے اور وہ اس کا۔ وہ اب ایک دوسرے کے لیے ہیں۔مہرین نے جو اس کے ساتھ بدتمیزی کی تھی وہ اس نے بھلا دی تھی اور اب تو اس کو منگنی کی تیاری کرنی تھی۔

مہرین کو صبح سے تیز بخار تھا اور جسم میں کمزوری کے ساتھ کپکپی بھی تھی۔رات بھر اسے نیند نہیں آئی تھی اور اب بھی وہ شدید درد میں بستر پر لیٹی ہوئی تھی کے اچانک اس کا فون بجا۔

www.novelsclubb.com

بہت دیر تک فون یوں بجتا رہا اور کچھ دیر بعد بہت ہمت کر کے مہرین نے فون کو کان سے لگایا۔

"ہیلو!" اس نے بہت آہستہ سے کہا۔ کال جاری تھی مگر جواب کوئی نہیں دے رہا تھا۔

"ہیلو؟" مہرین نے دوبارہ بولا مگر کسی نے جواب ہی نہیں دیا۔

"عجیب پاگل ہے جب منہ میں زبان نہیں ہے تو کال کیوں کرتے ہیں!" اس نے شدید غصے کے عالم میں فون رکھا۔

نیچے ہر طرف سے آوازیں آ رہی تھیں۔ آج اسلام آباد سے سب آ رہے تھے۔ عاشر کے ماموں، کزن، فرح ملک کے بھی سارے رشتے دار اور شیزہ کی کزنز سب ہی ان کے گھر آ رہے تھے۔ شیزہ بھی خوشی خوشی سارے کام ماما جان کے ساتھ کروا رہی تھی۔ گھر میں ہر طرف رونق سی لگی ہوئی تھی اور ہر طرف خوشی ہی خوشی

تھی۔ مگر اگر کوئی تکلیف میں تھا تو وہ مہرین تھی جس نے خود کو دنیا سے الگ کر رکھا تھا۔ کوئی مہرین کے دروازے سے پر کھٹکا رہا تھا۔

"آجاؤ!" اس نے دھیمی سے لہجے میں کہا۔

"مہرین باجی سب نیچے آپ کا انتظار کر رہے ہیں آپ بھی آجائیں۔" شیزہ نے مہرین سے کہا۔

"آجاؤں گی۔" وہ بس اتنا بول کر دوبارہ لیٹ گئی۔

پھر شیزہ نیچے آنے لگی تو عاشر بھی اوپر آرہا تھا۔

عشر کو دیکھ کے تو شیزہ سے نظریں ہی اوپر نہیں اٹھ رہی تھیں۔ دل بہت تیزی سے دھڑک رہا تھا اور اسے ایسا لگ رہا تھا کہ وہ شرم سے زمیں میں ہی نہ گڑھ جائے۔

"شیزہ!" عاشر کی آواز پر وہ ٹھہر گئی اور بہت مشکل سے اس نے اپنی دھڑکنوں کو قابو کر کے عاشر کا جواب دیا۔

"جی۔"

"تم خوش ہو نا؟ میرا مطلب اس منگنی پر؟" وہ اس کے قریب کھڑا تھا۔

"جی۔" اس نے بس اتنا ہی کہا۔

"بس جی؟" وہ شوق ہو کر بولا۔

"آنٹی بلا رہی ہیں۔" اس نے بہانہ بنایا اور وہاں سے بھاگ گئی۔ پھر کچن میں آ کر اس نے سکون کا سانس لیا کیونکہ عاشر کے سامنے تو اسے لگتا ہے کے اس کی دنیا ہی رک گئی ہے۔

کچھ لوگ فرح ملک کی کزن کے گھر رک گئے تھے باقی لوگ جہانزیب کے گھر رک گئے تھے۔ عالیہ، دانیال، رضا اور زبیر جہانزیب کے گھر آئے تھے مگر ساتھ میں دانیال کی بیوی نہیں آئی تھیں۔

"دانیال کیا تمہاری بیوی نہیں آئی؟" ماما جان نے تشویش سے پوچھا۔

"وہ ابھی پاکستان میں نہیں اور وہ کچھ وجوہات کی وجہ سے منگنی میں شاید شرکت نہیں کر سکے گی۔" دانیال نے بتایا تو ماما جان نے آگے کچھ نہ کہا۔

پھر پورا ہفتے تیاری رہی اور تیاری کے دوران شیزہ نے دانیال سے بار بار پوچھا تھا کے اس کی امی کیوں نہیں آئیں مگر دانیال نے اسے ساری بات سمجھادی تھی۔

******

آج عاشر کی منگنی کا دن تھا۔ سارے گھر میں ہلہ گلہ تھا۔ ایک بار پھر سے جہانزیب کا گھر رونقوں سے سج گیا تھا۔ ہر طرف شور اور میوزک لگا ہوا تھا۔ عاشر کے سب ہی دوست گھر آ گئے تھے۔ ماما جان تو شیزہ کی بلائیں لے لے کر نہیں تھک رہی تھی۔ آہستہ آہستہ سب گھر میں آنا شروع ہو گئے۔ جیسے ہی سب لوگ ساتھ جمع ہوئے تو بابا جان نے رسم شروع کروانے کا کہا۔

شیزہ کا ہاتھ اس نے تھام لیا تھا اور اس نے خوبصورت سی ڈائمنڈ رنگ جس میں تین اور نگ خوبصورتی سے جڑے ہوئے تھے اس کی انگلی میں پہنائی تو سب خوشی سے

جھوم اٹھے۔وہ نارنجی کلر کی فراک جو عاشر خود اسکے لیئے لیا تھا وہ اس نے پہن رکھی تھی۔شیزہ کی تو دل کی دھڑکن اتنی تیز تھی کے وہ سانس تک نہیں لے پا رہی تھی۔عاشر تو ویسے ہی حسین لگتا تھا اور کالے کامیز شلوار میں تو وہ بہت ہی ہینڈسم لگ رہا تھا۔گھر کی خوشیاں لوٹ آئین تھی اور سب ہی خوشی میں گانوں پر ڈانسکر رہے تھے مگر اگر کوئی خوش نہیں تھا تو وہ مہرین۔اس نے اپنے کمرے کی ساری چیزیں توڑ ڈالی تھیں اور رو رو کر اس نے اپنا حشر بگاڑ لیا تھا۔

"اگر میں خوش نہیں ہوں تو عاشر بھی نہیں رہے گا۔"زور سے پرفیوم کی بوتل توڑ کر وہ بولی۔اس سے عاشر کی خوشی برداشت نہیں ہو رہی تھی۔وہ کسی صورت اسے کامیاب نہیں دیکھنا چاہتی تھی۔نفرت کی آگ نے اس کے پورے وجود کو جھلسا دیا تھا۔وجود میں بے سکونی تھی اور ہر طرف ایک نفرت کی آگ جل رہی تھی جسے وہ چاہ کر بھی نہیں بجھا سکتی تھی۔

www.novelsclubb.com

عاشر بہت ہی خوش خوش کپڑے چینج کر کے آرہا تھا ساتھ میں کال پر شیزہ تھی جب ماما جان نے آکر اسے بتایا کے مہرین کو بہت تیز بخار ہے اور وہ بے ہوش پڑی ہے۔

"کیا؟" وہ شیزہ کا فون رکھتے ہوئے بولا اور ماما جان کے ساتھ کمرے کی طرف بڑھا۔ وہ بے ہوش پڑی تھی عاشر کو اس کی حالت پر حیرانی ہوئی اور اس نے بغیر دیر کی مئے ڈاکٹر کو فون کیا جو کے تین گھر چھوڑ کر قریب ہی رہتے تھے۔ ڈاکٹر پندرہ منٹ میں آگئے تھے اور فورا مہرین کا بی پی چیک کیا جو کم تھا۔ پھر چیک اپ کر کے بتایا کے وہ شدید تکلیف میں ہے اور شاید ڈپریشن کی وجہ سے یہ حالت ہو گئی ہے۔

ماما جان کے تو مہرین کی یہ حالت دیکھ کر ہاتھ پیر پھول گئے اور وہ شدید پریشانی میں بابا جان کے ساتھ کھڑے ہو کر انھیں سنا رہی تھیں۔

"آپ کو کیا ذرا بھی خیال نہیں آیا مہرین کا؟ میں کب سے کہہ رہی تھی کے وہ ٹھیک نہیں ہے جہانزیب!" ماما جان نے روتے ہوئے کہا۔

www.novelsclubb.com

"کچھ نہیں ہوا اسے زرمینہ، ٹھیک ہو جائے گی۔" بابا جان نے سمجھاتے ہوئے کہا۔

"آپ کو عاشر کا خیال تو ہے مگر مہرین کا ذرا برابر بھی نہیں۔ آپ کو دیکھنا چاہیے تھا کے وہ کس قدر تکلیف میں ہے۔" ماما جان بہت جذباتی ہو گئی تھیں۔ آخر انہوں نے کہہ ہی دیا کے مہرین کے ساتھ بابا جان نے زیادتی کی ہے جو کے عاشر نے کمرے کے باہر سے سن لیا تھا۔

"کسی کے ساتھ کوئی زیادتی نہیں ہو رہی معمولی سا بخار ہے صحیح ہو جائے گا۔" بابا جان انکی ہمت باندھ رہے تھے مگر انہیں مہرین کی تکلیف کے سامنے کچھ سمجھ نہیں آ رہا تھا۔

"یہ معمولی بات نہیں ہے! وہ ہماری بیٹی ہے ایک ہی بیٹی آپ کو شاید اس سے ہمدردی نہ ہو مگر مجھے ہے!" وہ یہ سب کہہ کر کمرے سے باہر نکل گئی تھیں اور بابا جان بس چپ چاپ کھڑے ہو کر اپنے مقدر پر آنسوں بہا رہے تھے۔ پھر وہ آہستہ آہستہ چلتے ہوئے مہرین کے پاس آئے جو بے ہوش بستر پر پڑی تھی اور اسکی بند

آنکھوں پر انہوں نے اپنے ہاتھ رکھ دئے پھر اسکے قریب بیٹھ گئے۔ کتنی ہی دیر وہ یوں اس کے قریب بیٹھ کر اسے دیکھتے رہے اور آنکھوں سے آنسوں بہاتے رہے۔

"میری بیٹی مہرین اگر میرے بس میں ہوتا تو میں اس دنیا کا سب سے اچھا اور سلجھا ہوا شخص تمہارے لئے پسند کرتا مگر تم نے اتنی دیواریں کھڑی کر دیں کے اب چاہ کے بھی یہ نہیں ہو سکتا۔" یہ بولتے بولتے انکی آنکھوں سے مزید آنسوں نکلے۔

*****

منگنی کے ایک دن بعد ہی شیزہ اور باقی سب وہاں سے اسلام آباد چلے گئے۔ عاشر کا تو جی چاہ رہا تھا کے شیزہ کو وہیں روک لے مگر وہ محبت ہی کہاں جس میں وصال نہ ہو۔ جو لوگ محبت کرنے لگتے ہیں انکا دل اور وجود اپنے محبوب سے جڑ جاتا ہے پھر چاہے دنیا ہی کی ہر خوشی ان کے مقدر میں آجائے انکا دل صرف محبت کی طلب حاصل کر کے ہی خوش ہوتا ہے۔

عاشر کی تین دن بعد کی فلائٹ وہ تیاری کر رہا تھا۔مہرین کی طبعیت ٹھیک تھی اور وہ ٹی وی دیکھ رہی تھی جب ماما جان اور بابا جان کی زور زور سے آوازیں آنا شروع ہوئیں۔مہرین عاشر دونوں ہی کمرے کی طرف بڑھے اور ساتھ ہی دروازہ کھولا۔

"کیا یہ بات دانیال نہیں جانتا تھا! آخر یہ تماشہ کیوں بنایا ہمارا؟" ماما جان نے زور سے چیخا۔

مہرین نے عاشر کی طرف دیکھا جو خود پھٹی پھٹی نظروں سے ان دونوں کی طرف پریشانی سے دیکھ رہا تھا۔

"اگر دانیال کی بیوی کو ہمارے خاندان سے مسلہ تھا اور شیزہ کی کہیں اور ہی کرنا چاہتی تھیں تو یہ بات پہلے کیوں نہیں کی؟" ماما جان نے جب یہ کہا تو عاشر کے سر پر تو جیسے کوئی پہاڑ ٹوٹ گیا۔اسے کچھ سمجھ نہیں آرہا تھا کے آخر یہ ہوا کیا ہے۔

"بابا جان ہوا کیا ہے؟" عشر نے بہت مشکل سے یہ سوال کیا۔

"بیٹا تمہاری شادی شیزہ سے نہیں ہو سکتی۔اس کی والدہ نے فون کر کے ہمیں منع کر دیا ہے اور منگنی کی انگھوٹی واپس بھیجنا کا کہا ہے۔" وہ بہت ہی درد بھرے لہجے میں کہہ رہے تھے۔

"کیا؟ مگر کیوں؟" عشر نے آج پہلی بار چیخ کر کہا تھا۔

"کیونکہ کے ان کا کہنا ہے کے دانیال نے ان کی مرضی کے بغیر یہ شادی طے کی ہے اور وہ مہرین کی موجودگی میں اپنی بیٹی نہیں دیں گی اور یہ بھی کے انہوں نے بچپن میں ہی شیزہ کی بات اپنے بھانجے سے کر رکھی ہے۔" وہ عاشر کو نہایت افسردگی سے بتا رہے تھے۔

"تو ان لوگوں نے ہاں کیوں کی پھر؟ جب سب راضی تھے تو ہمیں یوں بدنام کیوں کرا انہوں نے؟ اور شیزہ وہ؟" وہ اس وقت کسی شاک کی حالت میں تھا۔

منگنی ٹوٹنے کا اسے صدمہ لگا تھا شاید خوشیاں اس کے نصیب میں ہی تھیں۔شاید غم اس کی زندگی کا حصہ تھا اور اب وہ مزید کچھ کہے وہاں سے چلا گیا۔

مہرین بھی کافی شاک میں تھی کے یوں بیٹھے بیٹھے یہ رشتہ کیسے ختم ہو گیا مگر خوش بھی تھی کے اب عاشر بھی اس کی طرح روئے گا اور اب اس کے کلیجے میں ٹھنڈک پڑی تھی۔وہ تو کچھ نہ بولی بس ایک مسکراہٹ لے کر وہاں سے چلی گئی۔بابا جان تو سر پکڑ کے بیٹھ گئے کے یہ کیسی آزمائش آپڑی تھی ان پر کے ان کے دونوں بچے یوں برباد ہوئے تھے۔

"میں کچھ نہیں کر سکا اپنے بچوں کے لئے زرمینہ !کچھ بھی!" وہ منہ پر ہاتھ مار کر صوفہ پر بیٹھ گئے۔

"ایسا نہ کہیں اس سب میں اللہ کی مصلحت تھی آپ کا قصور نہیں بس کر دیں۔" وہ ان کے کندھے پر ہاتھ رکھ کر بولیں۔

www.novelsclubb.com

"مہرین کا کیا کروں میں ؟اگر اس کو یوں چھوڑ دیا تو وہ پاگل ہو جائے گی۔اور اب عاشر بھی شدید غصے میں ہے میں نے حل سوچ لیا ہے!" وہ ایک دم یہ کہتے ہوئے اٹھے۔

"کیسا حل؟" ماما جان نے حیرانی سے پوچھا۔

"مجھے عاشر سے بہت بڑی گزارش کرنی پڑے گی۔ وہ راضی نہیں ہو گا مگر اسے بیٹا ہونے کا حق دینا ہو گا۔" وہ جو بول رہے تھے وہ ماما جان نہیں سمجھ پا رہی تھیں۔

"مجھے سمجھ نہیں آ رہی۔ آپ کیا فیصلہ کرنے جا رہے ہیں؟...؟" ماما جان نے کہا۔

"میں چاہتا ہوں کے عاشر مہرین سے شادی کر لے اور اسے ساتھ لے جائے۔ میں چاہتا ہوں کے عاشر مہرین کو اپنا لے۔" یہ بات سن کر ماما جان پر تو جیسے پہاڑ ہی گر گیا ہو۔ وہ حیرت سے بابا جان کی طرف دیکھنے لگیں اور الفاظ جیسے ان کے پاس ختم ہو گئے تھے۔

یہ کیا کہہ رہے ہیں آپ....!! عاشر کی شادی مہرین سے؟" وہ تو جیسے بولنا ہی بھول گئیں ہوں۔

باباجان نے جوں ہی یہ بات کی تو ماما جان سے رہا نہ گیا وہ ایک دم غصے میں کھڑی ہو گئیں ان کو باباجان کی یہ بات سخت ناگوار لگی تھی۔

"جہانزیب یہ کیسے ہو سکتا ہے؟ آپ اچھی طرح جانتے ہیں کے عاشر اور مہرین بچپن سے ساتھ ہیں اور وہ دونوں ایک دوسرے سے نفرت کرتے ہیں یہ بلکل نہ ممکن ہے۔" انہوں نے باباجان کے اس فیصلے پر احتجاج کیا۔

"تو کیا تم مہرین کو بے سہارا اور بے گھر دیکھنا چاہتی ہو؟ کیا عاشر کے علاوہ کوئی اور اسے سنبھال سکتا ہے؟ وہ ہمارا بیٹا ہے چاہے وہ زہرہ کے خون سے ہی کیوں نہ ہو مجھے یقین ہے کے عاشر نے اگر مہرین کا ہاتھ تھام لیا تو سارے مسئلے حل ہو جائیں گے۔" وہ بولتے جا رہے تھے اور ماما جان کے لئے تو جیسے ہر لفظ ایک قیامت کی طرح ٹوٹ کر گر رہا تھا۔

"آپ سوچ لیں جہانزیب یہ بہت مشکل ہے۔ کیا مہرین راضی ہو گی کبھی؟" ماما جان سخت پریشانی کے عالم بولیں۔

www.novelsclubb.com

"میں کروں گا اس سے بات بس میری تو شروع سے ہی خواہش تھی کے عاشر مہرین کی شادی ہو جائے مگر حالات نے کبھی ایسا نہیں ہونے دیا۔ ہماری بیٹی اگر کسی کے ساتھ خوش رہ سکے گی تو وہ عاشر ہے۔" باباجان نے فیصلہ کر لیا تھا۔

"مگر..... ٹھیک ہے اگر آپ کا فیصلہ یہی ہے تو میں کیا کہہ سکتی ہوں مگر یہ عاشر کے ساتھ زیادتی ہو گی۔" انہوں نے بہت مشکل سے یہ بات کہی۔

"اس کا دکھ ہے مجھے مگر یہاں اولاد کی محبت کی خود غرضی مجھے ایسا کرنے پر مجبور کر رہی ہے۔" باباجان نے تھوک نگلا اور آنکھیں بند کر لیں۔

موسم میں اب ہلکی ہلکی نمی تھی اور بادل آسمان پر ہر طرف پھیلے ہوئے تھے۔ سورج تو جیسے ان بادلوں میں کہی چھپ گیا تھا اور کالی گھٹا نے ہر شے کو اپنے اندھیرے میں لے لیا تھا۔

عاشر دو دن سے اپنے کمرے میں بند تھا۔ جسم میں کوئی ایسی جگہ نہیں تھی جہاں اسے درد نہ ہو رہا ہو مگر دردِ دل سے زیادہ کوئی درد تکلیف نہیں دیتا یہ بات اسے آج

محسوس ہوئی تھی۔آنکھوں سے اب آنسوں نہیں کوئی دریا بہہ رہا تھا اس کا دل بھی اس موسم کی طرح ابر آلود تھا۔

کیا عورت بے وفا ہوتی ہے؟

کیا زندگی میں دکھوں کے علاوہ کچھ نہی؟ وہ اب سوچوں میں گم تھا۔پہلے اس کی ماں جس نے اس کو جنم دیا اس کی جدائی کا غم برداشت کیا۔پھر عورت کو مہرین کی شکل میں دیکھا جس نے بھگو بھگو کے تنز کے تیروں سے اس کا وجود چھلنی کر دیا تھا۔اور اب شیزہ کی بے وفائی؟ مگر کیا شیزہ بے وفا تھی؟

یہ بات اسے ہضم نہیں ہو رہی تھی۔اس نے بہت سوچنے کے بعد شیزہ کو کال ملائی۔کچھ دیر بعد اس نے فون اٹھا لیا۔

www.novelsclubb.com

"ہیلو؟" اس کی آواز سن کر عاشر کے آنسو تھم گئے تھے۔

"کیسی ہو؟" وہ بولا۔

"ٹھیک۔" بہت آہستہ سے بولی وہ۔

"آپ؟"

"زندہ ہوں۔" وہ بولنے لگا۔

"کیا تم اس فیصلے پر راضی ہو شیزہ؟" عاشر نے درد بھرے لہجے میں کہا۔

"کیا کروں سوائے راضی ہونے کے؟" شیزہ نے جواب دیا۔

"میری محبت کے لئے لڑی نہیں تم؟"

"نہیں۔" شیزہ نے جواب میں کہا۔

"کیوں شیزہ؟"

www.novelsclubb.com

"کیونکہ میں ایک عورت ہوں اور اس مجبوری نے مجھے کچھ کہنے سے روک دیا ہے۔ میری ماں اگر راضی نہیں ہیں تو میں بھی نہیں ہوں۔" وہ بس اتنا کہہ سکی تھی۔

"ٹھیک ہے مگر ایک بات سنتی جاؤ کہ میں محبت کرتا ہوں تم سے اور کرتا رہوں گا۔"اس نے اقرار کرتے ہوئے کہا شیزہ کے دل کے تو جیسے ٹکڑے ہو گئے۔

"میں محبت کے قابل نہیں ہوں عاشر۔"اس نے یہ کہہ کر فون بند کر دیا۔

"تم بھی بے وفا نکلیں شیزہ۔"اس نے گلاس کو زمین پر مارتے ہوئے سرخ آنکھوں سے کہا۔رات بھر جاگنے کی وجہ سے اس کا دماغ درد سے پھٹ رہا تھا اس لیے وہ نیند کی دوائی لے کر سو گیا۔

******

"عاشر...عاشر!"کوئی بہت زور سے اس کے کندھے ہلا رہا تھا مگر وہ صحیح سے آنکھ کھول ہی نہیں پا رہا تھا۔

"اٹھو جلدی!"بانو نے اسے جھنجھوڑتے ہوئے کہا۔

www.novelsclubb.com

اس نے بہت مشکل سے آنکھیں کھولیں پھر آہستہ سے بستر سے اٹھ کر ان کی طرف متوجہ ہوا۔

"کیا ہوا بانو؟" اس نے ان کے چہرے پر لکھی ہوئی پریشانی پڑھ لی تھی۔

"قیامت ہو گئی ہے! بابا جان کا ایکسیڈنٹ ہو گیا ہے۔" وہ روتے ہوئے بتانے لگی۔

"کیا؟ یہ آپ کیا کہہ رہی ہیں؟" وہ سر پکڑ کر بیٹھ گیا۔

"بیٹا کیا ہوا کیا نہیں ہمیں اس وقت چلنا ہو گا سب وہیں ہیں۔" انہوں نے اسے بتایا۔

"میں گاڑی نکال کر جا رہا ہوں آپ یہی رہیں گھر پر۔" اس نے بس اتنا کہا اور وہاں سے چلا گیا۔

www.novelsclubb.com

******

وہ ہسپتال میں پریشانی کے عالم میں ادھر سے ادھر بھاگ دوڑ کر رہی تھی۔آنکھوں کے نیچے ہلکے صاف نمایاں تھے۔اس نے کتنی بار ڈاکٹر سے اپنا خون دینے کی خواہش کی تھی مگر مہرین کی حالت ایسی نہیں تھی وہ خون دے سکے۔

بہت تیزی سے دوڑتا ہوا وہ سیڑھیاں سے اوپر والے فلور کی طرف آرہا تھا۔ماما جان کو دیکھ کر وہ رک گیا اور پھر ان سے بات کرنے لگا۔

"ہاں تم دے دو خون ابھی فوراً۔"ماما جان نے اسے تاکید کی۔

"آپ پریشان نہ ہوں سب ٹھیک ہو جائے گا۔"وہ ان کو سمجھانے لگا۔

مہرین نے اسے جاتے دیکھا تو اس کے راستے میں آگئی۔

"تم وہاں نہیں جاؤ گے۔وہ میرے بابا ہیں میں دوں گی انہیں خون!"وہ جنونی ہو رہی تھی۔

www.novelsclubb.com

"اس وقت فضول باتوں کا وقت نہیں ہے مہرین پلیز!" وہ اسے راستے سے ہٹانے لگا۔

"آج تم نہیں جاؤ گے! میرے بابا کو میری ضرورت ہے بس۔" وہ شاید اس وقت ہوش کھو بیٹھی تھی۔

"اگر ان کو کچھ ہو گیا تو اس کی ذمہ دار آپ ہوں گی!" وہ چلایا۔ وہ پھر کچھ نہ کہہ سکی اور وہ چلا گیا وہاں سے۔

****

بابا جان کو اس نے خون دے دیا تھا ڈاکٹر نے انہیں اپنی نگرانی میں رکھا ہوا تھا۔ سر پر گہری چوٹیں آئیں تھیں اور کافی خون ضائع ہوا انہیں ابھی ہوش نہیں آیا تھا جس کی وجہ سے سب کافی پریشان تھے۔ اس دن جس دن انہیں عاشر کی منگنی ٹوٹنے کی خبر ملی تھی اس کے اگلے دن کی شام کو ہی وہ کسی کام سے نکل گئے۔ مگر پورے راستے

انہیں صرف مہرین ہی کی فکر کھائی جا رہی تھی۔اس سوچوں میں ان کی گاڑی سامنے سے آتے ہوئے ٹرک سے ٹکرا گئی۔

مہرین مسلسل رو رہی تھی جبکہ عاشر ماما جان کے برابر بیٹھ کر انہیں تسلی دے رہا تھا۔مہرین اپنے آپ کو کوس رہی تھی کچھ دیر بعد ڈاکٹر نے اطلاع دی کے بابا جان خطرے سے باہر ہیں اور اب انہیں ہوش آ گیا ہے۔

"کیا میں مل لوں؟"مہرین دوڑتی ہوئی آگے بڑھی تو ڈاکٹر نے ان سے کہا:

"ابھی وہ کسی عاشر سے ملنا چاہتے ہیں یہی ہیں تو آپ ملنے چلے جائیں۔"

جوں ہی مہرین نے سنا ایک بیزاری سی اس کے چہرے پر نمایاں ہو گئی۔

عاشر دبے قدموں کے ساتھ اس کمرے میں گیا جہاں بابا جان لیٹے ہوئے تھے۔وہ ان کے پاس آ کر بیٹھ گیا اور ان کے ہاتھوں پر اپنے ہاتھ رکھ دیئے۔

باباجان بستر پر بہت تکلیف میں لیٹے ہوئے تھے۔ایک ہاتھ میں ڈرپ تھی اور دوسرے میں کینیولا لگا ہوا تھا۔ سر میں ہر طرف پٹی بندھی ہوئی تھی اور آنکھوں سے آنسوں جاری تھے۔ذہن میں صرف ایک خیال تھا کہ کیا ہو گا مہرین کا اگر انہیں کچھ ہو گیا۔وہ تنہا رہ جائے گی۔

"عاشر، میری ایک گزارش ہے بیٹا۔" وہ ہاتھ میں ہلکی سی لرزش سے بولے۔

"آپ حکم کریں باباجان!" اس نے اپنے ہاتھ ان کے ہاتھ پر رکھ کر کہا۔

"بہت بڑا سوال کر رہا ہوں شاید میں زیادتی کر جاؤں تمہارے ساتھ مگر اپنے اس مجبور باپ کو معاف کر دینا۔" آج پہلی بار باباجان نے کہا تھا ایسا جو عاشر کو پریشانی میں مبتلہ کر رہا تھا۔

www.novelsclubb.com

"باباجان آپ بولیں تو۔" وہ مسکرا کر پوچھنے لگا۔

"تم میری بیٹی مہرین سے شادی کر لو۔ مہرین کو اپنا نام دے دو بس اور کچھ نہیں مانگ رہا میں۔ بھلے تم کسی سے بھی شادی کر لو بس اس کا ہاتھ تھام لو تا کے میں سکون سے جی یا مر سکوں۔" عاشر نے جو ہی یہ الفاظ سنے تو اس پر تو جیسے قیامت ٹوٹ پڑی اور ہاتھ جو بابا جان کے ہاتھ پر تھے اس نے ہٹا لئے۔ چہرہ زرد ہو گیا اور شدید غصے میں وہ اٹھ کھڑا ہوا۔

"یہ آپ کیا کہہ رہے ہیں بابا جان؟۔۔ یہ کبھی کسی صورت نہیں ہو سکتا وہ جو بھی ہیں آپ کی بیٹی ہیں اور میرے لئے قابل احترام ہیں اور دوسری بات یہ کے میں کبھی نہیں سوچ سکتا ایسا پلیز بابا جان ایسا نہ کہیں۔" وہ بہت شدید غصّے میں بولا۔

"عاشر میری بات تو سنو!" بابا جان نے بہت مری حالت میں کہا۔

www.novelsclubb.com

"بابا جان خدارا نہ لیں مجھ سے یہ امتحان جس میں نہ جینا ہے نہ مرنا۔ اس سے اچھا تو آپ مجھے..... مجھے مار دیں۔" وہ ہاتھ جوڑ کر بولا۔

بابا جان نے اس کے چہرے پر اداسی دیکھی تو خاموش ہو گئے۔

"آج سے پہلے عاشر میں اتنا مجبور نہیں تھا مجھے معاف کر دینا۔" انہوں نے عاشر کے آگے ہاتھ جوڑ لیئے ایک ہاتھ میں ڈرپ کی وجہ سے وہ بہت مشکل سے ہاتھ ملانے لگے تھے۔

"یہ آپ کیا کر رہے ہیں بابا جان؟ پلیز یہ ہاتھ کبھی مت جوڑے گا۔" وہ خفگی سے بولا۔

"عاشر کیا تم میری خاطر اسے اپنا نام نہیں دے سکتے؟ میں التجا کر رہا ہوں بھلے تم دوسری شادی کر لینا میں ایک لفظ بھی نہیں کہوں گا۔" بابا جان کے لہجے میں درد تھا۔ عاشر سے تو یہ سب برداشت نہیں ہوا اس نے فورا بابا جان کے ہاتھوں پر اپنے ہاتھ رکھ دیے۔

www.novelsclubb.com

"میں وہ کروں گا جو آپ کہیں گے میں آپ کی بیٹی سے شادی کر لوں گا بابا جان مگر اس کے آگے میں کچھ نہیں کر سکوں گا۔" اس نے انہیں بتانا چاہا۔

"جیتے رہو خوش رہو مجھے معاف کر دینا اگر ہو سکے۔" انہوں نے عاشر کی شکل پر لکھی ہوئی اداسی کی تحریر پڑھ لی تھی۔

"سب باہر آپ کا انتظار کر رہے ہیں۔ان سب سے بھی مل لیں۔" یہ کہہ کر وہ وہاں سے چلا گیا۔

جوں ہی اس نے دروازہ کھولا سامنے مہرین کو دیکھ کر اس کا پارہ ہائی ہو گیا۔ وہ اسے نظر انداز کرتے ہوئے نیچے والے فلور کی طرف چلا گیا۔ پھر دیوار سے ٹیک لگا کر کھڑا ہو گیا پل بھر کو تو اسے لگا کہ اس کی دنیا ویران اور بے معنی ہو گئی ہے۔ اس پر قیامت ٹوٹ پڑی تھی۔ یہ کیا کہہ دیا تھا بابا جان نے؟ وہ شادی کر لی وہ بھی مہرین سے؟ مہرین جس نے زندگی کے ہر موڑ پر اسے تکلیف دی تھی۔ جس سے وہ حد درجہ نفرت کرتا تھا۔ یہ کیسے ممکن تھا؟ مگر کیا وہ سب کچھ بھول جائے جو بابا جان نے اس سے کہا تھا؟ کیا انہوں نے اسی کی خاطر اپنی بیٹی کو نیچے نہیں رکھا؟ کیا انہوں

www.novelsclubb.com

نے عاشر کو بیٹے کا مقام نہیں دیا؟اور آج اگر وہ ہاتھ جوڑ کر اس سے ایک چیز مانگ رہے تھے تو کیا وہ منع کر دے؟اس نے سوچا اور پھر زبان اپنے لبوں پر پھیری۔

★★★★★

"باباجان یہ سوپ لیجئے نا۔"مہرین نے سوپ آگے بڑھاتے ہوئے کہا۔

"بس مہرین اب دل نہیں کر رہا۔"باباجان نے اسے روکتے ہوئے کہا۔ماما جان کو زبردستی گھر بھجوادیا تھا اور عاشر صبح سے کسی کام کے لیے نکلا ہوا تھا۔مہرین باباجان کے پاس بیٹھی تھی اور بہت پیار سے باباجان کو ہر چیز کھلا رہی تھی۔

"تم نے تو آج بیٹیوں والے حق ادا کے ہیں۔"باباجان نے ہنس کر کہا۔

"میں ہوں ہی آپ کی بیٹی۔"اس نے جواب میں کہا۔

"مہرین میں تم سے کچھ کہنا چاہتا ہوں بیٹا۔"انہوں سے بہت پیار سے کہا۔

"جی بولیں۔"مہرین نے جواب دیا۔

"ارے میرے پاس آکر بیٹھو۔"انہوں نے اشارہ کیا۔

"ہاں بولیں۔"

"مجھے نہیں پتا کہ میری اب کتنی زندگی ہے میں بس اپنی زندگی میں تمہیں خوش دیکھنا چاہتا ہوں۔"باباجان نے اس کے بالوں میں پیار سے ہاتھ پھیرتے ہوئے کہا۔

"آپ کیسی باتیں کر رہے ہیں میں ہمیشہ آپ کو صحت منداور اپنے سامنے دیکھنا چاہتی ہوں۔"وہ تڑپ کر بولی۔

"میری ایک گزارش ہے وعدہ کرو تم مانو گی اور انکار نہیں کرو گی۔"ان کے الفاظ منہ میں ہی رہ گئے۔

www.novelsclubb.com

"میں آپ کی ہر بات مانو گی۔"اس نے سر ہلا کر کہا۔

"چاہے وہ تمہیں ناگوارہ ہی کیوں نہ لگے؟"انہوں نے پوچھا۔

"کیا بات ہے باباجان؟آپ بولیں تو۔"

"میں چاہتاہوں تم شادی کرلو اب بس جلد از جلد..."

باباجان نے کہاتو وہ چونک گئ۔

"وہ تو ٹھیک ہے مگر ابھی تو وقت ہے اور آپ کی طبیعت..." وہ ابھی بول ہی نہ سکی تھی کہ باباجان بیچ میں بول پڑے۔

"نہیں لڑکا میں نے ڈھونڈ لیا ہے۔بس تمہاری رضا چاہیے۔"انہوں نے مہرین کو بتایا۔مہرین کو تو جیسے ان کی بات سمجھ نہیں آرہی تھی۔

"کون؟" وہ حیرانی کے عالم میں پوچھنے لگی۔

www.novelsclubb.com

"عاشر! میں نے عاشر سے تمہارا رشتہ منسوب کر دیا ہے۔" یہ الفاظ جو باباجان نے ادا کئے تھے وہ کسی پتھر کی طرح اس کے سر پر لگے تھے۔اسے تو سمجھ ہی نہیں آرہا

تھا کہ وہ کیا بولے۔یہ کیا بات بول دی تھی باباجان نے وہ اپنا ہوش کھو رہی تھی۔ اسے کچھ سمجھ نہیں آرہا تھا۔

"یہ آپ کیا کہہ رہے ہیں باباجان؟؟" وہ اٹھ کر کھڑی ہو گئی۔

"میں وہی کہہ رہا ہوں جو میں چاہتا ہوں۔" باباجان نے اپنی خواہش کا اظہار کیا۔ مہرین کے پاس تو جیسے الفاظ ہی ختم ہو گئے تھے۔

"باباجان میں اور عاشر؟ وہ اور میں؟ یہ کیا کہہ رہے ہیں آپ؟ وہ سوتیلا بھائی ہے میرا۔" اس نے احتجاج کیا۔

"ہاں اس میں حرج ہی کیا ہے؟ وہ ہر لحاظ سے مکمل ہے۔وہ اس دنیا کا سب سے اچھا انسان ہے۔اور وہ تمہیں خوش رکھے گا۔" باباجان جو بول رہے تھے اس کو ان کا ایک ایک لفظ کسی زہر سے بوجھے تیر کی طرح اس کے دل کو چھلنی کر رہا تھا۔

"میں ایسا نہیں سوچ سکتی۔آپ کسی بھی شخص کے ساتھ میری بھلے شادی کر دیں۔"اس نے نہایت غصے میں کہا۔

"آخر کیا کمی ہے عاشر میں؟"وہ بول اُٹھے۔

"باباجان ابھی آپ کی ایسی حالت نہی ہے کے آپ ایسی باتیں کریں۔ہم اس موضوع پر بعد میں بات کرتے ہیں۔"اس نے جلدی سے کہااور کمرے سے باہر نکل گئی۔

اس کے دل ودماغ میں تو جیسے ایک طوفان برپاہو گیا تھااور دل میں وحشت تاری ہو گئی تھی۔اس کو سمجھ نہیں آرہا تھاکے باباجان آخر ایسی بات سوچ بھی کیسے سکتے ہیں۔وہ اس پریشانی کے عالم میں ادھر سے ادھر گھوم رہی تھی جب اسے عاشر کھڑا نظر آیا۔اس کے دماغ میں تو آگ شعلے برپاہونے لگے۔وہ بھاگتی ہوئی اپنی جگہ سے اس کے پاس آکر کھڑی ہو گئی۔عاشر اس وقت چائے پی رہا تھاکیونکہ دو دن سے وہ ٹھیک سے سویا نہیں تھااور اب باباجان کی بات نے تو اسے ہلا کر رکھ دیا تھا۔

"تمہارا دماغ تو ٹھیک ہے عاشر احمد؟ یہ کیا بول رہے ہیں بابا جان!" اس نے آتے ہی اس پر لفظوں کی گولہ باری شروع کر دی۔

"جو آپ نے سنا وہی میں نے سنا!" وہ اسے اگنور کر کے چائے پی رہا تھا آرام سے۔

"تمہیں پتا ہے نا کے یہ کبھی میری زندگی میں نہیں ہو سکتا؟" اس نے اپنے دل کے اندر بھرا زہر باہر نکالا۔

"ہاں جیسے کہ میری زندگی میں تو ہو سکتا ہے۔" وہ طنزیہ لہجے میں بولا۔

"میں تم سے شدید نفرت کرتی ہوں یہ بات یاد رکھنا۔ اور مجھے حیرت ہے کہ تم راضی ہو گئے ہو۔" وہ جلتی پر تیل چھڑکنے کا کام کر رہی تھی۔

"آپ پاگل تو نہیں ہو گئی ہیں؟ میں مر کر بھی کبھی راضی تو کیا اپنی گردن بھی نیچی نہ کروں۔ اور جہاں تک بات رہی نفرت کی تو وہ تو میں آپ سے بھی کئی گنّاہ زیادہ نفرت کرنے کا قائل ہوں۔ مجھے آپکے وجود سے تو کیا آپکے ساتھ گزرا ہر پل ہر لمحہ

زہر کے گھونٹ سے بھی زیادہ کڑوا لگتا ہے. اور مزید یہ کہ میں آپکو اپنی نفرت کی قابل بھی نہیں سمجھتا۔" عاشر نے لب بھینچ کر کہا۔ اسکی باتیں سن کر مہرین کے ہوش ہی اڑ گئے۔

"تم شاید....." وہ مزید کچھ بولنا چاہ رہی تھی مگر وہ مزید کچھ سنے وہاں سے چلا گیا۔

******

ماما جان اور عاشر مل کر چائے پی رہے تھے اور مہرین اپنے کمرے میں سو رہی تھی۔ کچھ دیر دونوں بیٹھ کر چائے پیتے رہے مگر پھر ماما جان نے آخر کار بات نکال ہی لی۔

"تو پھر آپ نے کیا سوچا ہے عاشر؟" ماما جان نے پوچھا۔

وہ چائے کا گھونٹ پی رہا تھا کہ ایک دم چونک گیا۔

"کس بارے میں؟" عاشر نے انجان ہو کر بولا۔

"اپنے بارے میں۔"

"کیا سوچنا ہے ماما جان اب بس پھر کمپنی پر دھیان دینا ہے کافی نقصان ہوا ہے۔" اس نے بتایا۔ نہیں میرا مطلب تھا اپنے بارے میں اور بابا جان والی بات پر!" ماما جان نے جوں ہی یہ کہا تو عاشر تو جیسے سانس لینا بھول گیا ہو۔

"ماما جان خدا کے لیئے آپ بابا جان کو سمجھائیں ایسا کیسے ہو سکتا ہے؟" وہ بولا۔

"میں نے سمجھایا ہے مگر وہ بار بار یہی خواہش کرتے ہیں۔ وہ مجھ سے کہہ رہے تھے کے یہ ان کی آخری خواہش ہے اب میں کیا بول سکتی ہوں۔ وہ بھی بہت مجبور ہیں۔ انہوں نے تمہیں آج بلایا ہے عاشر بات کر لینا۔" ماما جان نے اسے کہا تو وہ بہت مشکل سے سانس لے سکا تھا۔

www.novelsclubb.com

"آپ نے بلایا بابا جان؟" عاشر نے اندر آتے ہوئے کہا۔

"آؤ بیٹا! اب تو بس تم دونوں کو دیکھ کر ہی تکلیف دور ہوتی ہے۔" وہ مسکراتے ہوئے کہنے لگے۔

"کب جا رہے ہو عاشر؟"

"اگلے ہفتے۔" اس نے جواب دیا۔

"تو کیا سوچا ہے تم نے؟ مہرین کو ساتھ لے کر جاؤ گے!" عاشر نے جو یہ سنا تو ایک بار پھر اس کے دل پر تو جیسے کسی نے چھری سے وار کر دیا ہو۔

"بابا جان میں کافی عرصے کے لیے جا رہا ہوں میں یہ کام بعد میں کر لوں گا۔"

"نہیں بیٹا تم اس سے نکاح کر کے ساتھ لے جاؤ شاید کچھ دن باہر رہے گی تو ٹھیک ہو جائے گی۔" وہ ضد پر اڑے تھے۔

"مگر....." وہ ہچکچاتے ہوئے بولا۔

www.novelsclubb.com

"عاشر میں تم سے بس یہ کہہ رہا ہوں کہ تم اس سے نکاح کر لو اور ساتھ رکھ لو باقی جس سے چاہے شادی کر لو میں قسم کھاتا ہوں میں تمہیں منع نہیں کروں گا تم زندگی میں جو چاہے وہ کرنا میں بس یہی چاہتا ہوں کے اسے تمہاری چھاؤں مل جائے۔ میں شاید خود غرض ہو رہا ہوں، مگر میرے پاس کوئی اور راستہ نہیں ہے جس سے میں یہ اطمینان کر سکوں کہ وہ کسی اور شخص کے ساتھ خوش رہ سکے گی۔" ان کی آنکھوں سے اشک جاری تھے۔

"ٹھیک ہے میں راضی ہوں مگر میں نام کے علاوہ اسے اور کچھ نہیں دے سکوں گا۔" اس نے افسردگی سے کہا۔

"اس کے ساتھ تمہارا نام جڑنا ہی میرے لیے کافی ہے۔"

www.novelsclubb.com

"عاشر.....ایک بات جو تمہیں عجیب لگے مگر سچ ہے کہ مہرین جتنی بھی بری کیوں نہ ہو، دل کی بری نہیں ہے۔ وہ لوگوں کے بہکاوے میں آ کر اکثر غلطیاں کر

دیتی ہے مگر جن سے محبّت کرتی ہے ان کو ٹوٹ کر چاہتی ہے۔" انہوں نے اسے بتایا جو دل ہی دل میں اپنی قسمت کو کوس رہا تھا۔

★★★★★

وہ آج اپنے سٹوڈیو میں دیر سے پہنچا تھا مگر جاتے کے ساتھ ہی اس نے اپنے کینوس پر اسکیچنگ شروع کر دی تھی۔

وہ مرجھائے دل کے ساتھ سامنے رکھے مٹی کے برتن کا سکیچ بنا رہا تھا۔ شاید اس کا دل بھی اسی برتن کی طرح خالی تھا جو شاید بھر بھی جائے تو بھی اس کا خالی پن مٹ نہیں سکتا۔ اس نے کینوس پر ہلکی ہلکی لکیریں بنائیں اور پھر انہیں مٹانا شروع کر دیا پھر بنائیں اور پھر مٹانا شروع کیا وہ یہ سب کر ہی رہا تھا کہ اسے کسی باریک آواز نے پیچھے سے مخاطب کیا جس پر وہ چونک گیا۔

www.novelsclubb.com

"کیا یہاں ایڈمیشن ختم ہو گئے ہیں؟" وہ پوچھنے لگی۔

"جی۔" اس نے اس لڑکی کو جواب دیا۔

"مگر مجھے پتا نہیں چلا آپ پلیز میری application منظور کر لیں مجھے یہ سمر کورس کرنا ہے۔" وہ لڑکی التجا کرتے ہوئے بولی۔ وہ ابھی تک خاموش تھا مگر اس کا جذبہ اور جنون دیکھ کر کسی گہری سوچ میں پڑ گیا۔

"پلیز" اس نے دوبارہ کہا۔

"ٹھیک ہے آپ پیر سے جوائن کر لیں" وہ بتانے لگا۔

"شکریہ..... آپ کا بہت بہت شکریہ" اس نے ممنوں ہوتے ہوئے کہا اور وہ اس کی خوشی کا اندازہ وہ لگا نہیں سکا۔

دل میں تو وہ سوچ رہا تھا کہ کتنی عجیب لڑکی ہے مگر آگے سے کچھ نہیں بول سکا وہ۔

www.novelsclubb.com

★★★★★

دانیال حسن اور ان کی بیوی کی زبردست لڑائی ہوئی تھی۔ دانیال نے تو بہت سنائی تھی کہ انہوں نے منگنی کیوں توڑی مگر ان کی بیوی بھی کچھ کم نہ تھیں۔

انہوں نے زبردستی شیزہ کی خالہ کو فون کر کے کہا کہ شیزہ کی جلد از جلد شادی اپنے بیٹے سے کر دیں جس پر انہوں نے فوراً حامی بھر لی۔

"میں آپ کو ایک بات بتا دوں ممی کہ میں اگر عاشر کی نہ ہو سکی تو میں کسی اور کی بھی نہیں بنوں گی۔" وہ چیخ چیخ کر کہہ رہی تھی۔

"چپ کر جاؤ تم عاشر کی حیثیت ہی کیا ہے؟ دوسروں کے ٹکڑوں پر پلا ہوا..!! میرا بھانجا پر وقار اور ایک بہت بڑے باپ کا بیٹا ہے وہی تمہارے لیے ٹھیک رہے گا سمجھی تم! اور اگر تم ماں کو تکلیف پہنچانا چاہتی ہو تو کر لو عاشر سے شادی مگر یاد رکھنا پھر میرے پاس لوٹ کر نہ آنا۔" انہوں نے اسے دھمکایا تھا۔

"ممی؟ یہ کیا کہہ رہی ہیں آپ؟" وہ ایک دم زور سے چیخی۔

"جو تم نے سنا۔" یہ کہہ کر وہ وہاں سے چلی گئیں۔ شیزہ نے خود کو کمرے میں بند کر لیا تھا۔ یہ کیسا امتحان تھا ایک طرف محبّت اور دوسری طرف آزمائش وہ کیا کرتی اور کیا نہ کرتی۔ اس نے اپنے کمرے کی ہر چیز توڑ ڈالی اور رونے لگی۔

مگر آنسوں کہاں درد کا مداوا کرتے ہیں۔ کیا محبّت کا درد کبھی آنسوں کے ذریعے کم ہوا ہے بھلا۔

فرح ملک نے تو اپنی بہو کو بہت سمجھایا کہ ایسا نہ کریں مگر ان کی ضد کے آگے کسی کی نہ چل سکی۔

★★★★★

"اگلے ہفتے نکاح؟ میں یہ گلے کا طوق ہر گز نہیں پہنوں گی ماما جان خدا کے لیے روک دیں بابا جان کو!" مہرین نے ہاتھ جوڑ کر گزارش کی۔

"کیوں لے رہی ہو میرا امتحان؟ آخر چاہتی کیا ہو تم؟ پہلے ہی تمہاری ضد کے آگے ہم نے سر جھکا لیا تھا۔ مگر اب نہیں مہرین تمہیں یہ کرنا ہو گا اپنے بابا جان کے لیے۔ کیا تم انہیں جیتے جی مار دینا چاہتی ہو؟" وہ اسے جھنجھوڑتے ہوئے بولیں۔

"کیا کوئی اور راستہ نہیں ہے؟" وہ خود کو سمبھالتے ہوئے بولی۔

"فلحال نہیں ہے یہ قربانی تمہاری نہیں بلکہ عاشر کی ہے جو تم سے شادی کر رہا ہے۔ وہ ہر لحاظ سے مکمل ہے مگر تم ہر لحاظ سے نامکمل ہو۔" وہ یہ کہتے کہتے رک گئیں اور مہرین بھی خاموش ہو گئی۔اور اس کے پاس بولنے کو تھا ہی کیا؟ وہ اپنا اعتماد تو کھو ہی چکی تھی اب اسے وہی کرنا تھا جو اس سے کرنے کے لیے کہا جا رہا تھا۔

عاشر نے بابا جان کی بات مان لی تھی اسے مہرین کو اپنے ساتھ لے جانا تھا مگر اس کا دماغ یہ سوچ سوچ کر پھٹ رہا تھا کہ وہ اس منافق عورت کو کیسے برداشت کرے گا۔

"طلاق؟" وہ خود سے بولا۔

"نہیں وہ تو آسان ہے میں اسے تڑپتے ہوئے دیکھنا چاہتا ہوں جیسے میں تھا۔" اس نے سرگوشی میں کہا۔

****

گھر کو ایک بار پھر سجایا گیا مگر اس بار صرف گلاب کے پھولوں سے۔عاشر کی رات میں فلائٹ تھی اس نے اپنا اور مہرین کا ٹکٹ بک کروالیا تھا۔

نکاح کے لیے جہانزیب حسن کے کچھ ہی قریبی دوستوں نے شرکت کی تھی جبکہ اسلام آباد میں کسی کو اس بات کی خبر نہیں تھی۔ماما جان اور بانو کے بے حد اصرار پر مہرین نے سفید کلر کا جوڑا پہن لیا تھا جس کا دوپٹہ لال رنگ کا تھا اور اس پر ہلکا سا سفید موتیوں کا کام ہوا تھا۔زیور میں اس نے ماما جان کا سب سے قیمتی سیٹ پہنا ہوا تھا۔بانو تو دو دن پہلے ہی اسلام آباد چلی گئیں تھی تاکہ گھر کی صفائی کروالیں۔مہرین نے دو دن سے نہ ہی کچھ کھایا تھا اور ہی کچھ پیا تھا۔بس آنکھوں سے آنسوں رواں تھے۔

www.novelsclubb.com

"آؤ نکاح کے لیے سب نیچے بیٹھے ہیں۔"ماما جان نے اسے بتایا۔

"یہ کیوں ہو رہا ہے؟"وہ روتے ہوئے بولی۔

"بس کرو یہ رونا دھونا عاشر تمہیں خوش رکھے گا'۔"وہ اسے سمجھانے لگیں۔

"ساری زندگی کا غرور توڑ ڈالا ہے آپ لوگوں نے۔ ساری زندگی جسے میں اپنے پاؤں کی دھول سمجھتی رہی اب اس کا نام لے کر جیوں گی۔" اس نے درد بھرے لہجے میں کہا۔ ماما جان تو اس کی باتوں کا کوئی جواب نہ دے سکیں اور اسے لے کر نیچے اتر گئیں۔

وہ سر جھکائے بابا جان کے قریب بیٹھا تھا۔ عاشر کو پل پل گزارنا اس وقت موت سے بھی مشکل لگ رہا تھا۔ اس نے وہی کپڑے پہن رکھے تھے جو اس نے اپنی اور شیزہ کی منگنی پر پہنے تھے۔

عاشر نے نظر اٹھا کر سامنے دیکھا تو اسے مہرین کی روتی ہوئی شکل نظر آئی۔ اس کی شکل دیکھ کر اس کے وجود میں آگ لگ گئی۔ وہ وہاں سے بھاگ کر کہیں جا کر مر جانا چاہتا تھا۔ اس وقت مہرین سفید قمیض شلوار اور لال ڈوپٹے میں کوئی حسین پری لگ رہی تھی۔ اگر کوئی اور شخص ہوتا تو پوری زندگی اس کو دیکھنے میں گزر دیتا مگر عاشر کو وہ زہر لگ رہی تھی۔

www.novelsclubb.com

"چلو نکاح شروع کرواؤ!" باباجان نے حکم دیا۔

نکاح شروع ہوااور اس پورے وقت مہرین کی دعا تھی کہ کسی طرح عاشر منع کر دے مگر شاید اس کی دعائیں قبول نہ ہوئیں اور آخر کار نکاح ہو گیا تھا۔

"مبارک ہو! اللہ تمہیں خوش رکھے۔" انہوں نے عاشر کی پیشانی کا بوسہ لیا۔

سب ایک دوسرے کو مبارکباد دے رہے تھے مگر دو دل اس وقت درد و تکلیف سے گزر رہے تھے۔ عاشر تو رو بھی نہیں سکتا تھا اسے پل پل شیزہ کی یاد ستا رہی تھی اور سامنے مہرین کو دیکھ کر وہ جل رہا تھا۔ مہرین کا سارا سامان گاڑی میں رکھوا دیا تھا۔

ان کی اسلام آباد کی فلائٹ تھی۔ عاشر نے بھی سارا سامان گاڑی میں رکھوا دیا تھا۔ سب لوگ چلے گئے تھے اور اب مہرین کو بھی جانا تھا اس لیے وہ کھڑی ہوئی کہ چینج کر کے گاڑی میں بیٹھ جائے۔

"کہاں جا رہی ہو؟" ماما جان نے پوچھا۔

"اوپر چینج کرنے۔" اسنے بے دلی سے کہا۔

"ارے آج شادی ہوئی ہے چینج اسلام آباد جا کر کرنا۔" ماما جان نے پیار سے کہا۔

"میں پورے راستے چھمک چھلو بن کر جاؤں؟" اس نے پوچھا۔اس نے یہ بولا ہی تھا کے عاشر سامنے آگیا۔

"بابا جان گاڑی سٹارٹ ہو گی ہے۔" عاشر نے آکر کہا۔

"جاؤ بیٹا تمہیں دیر ہو رہی ہے۔" ماما جان نے اس کے ہاتھوں کو نرمی سے دباتے ہوئے کہا۔

"خدا حافظ"-مہرین کا دل ڈوب رہا تھا۔

www.novelsclubb.com

"تم میری آنکھوں کا نور ہو مہرین مگر اب تمہیں دور کر کے مجھے کوئی خوف نہیں ہے۔" انہوں نے اسے گلے سے لگا لیا۔

"ادھر آؤ عاشر اور مہرین۔" بابا جان جو وہیل چیئر پر بیٹھے تھے انہوں نے اشارہ کیا۔

دونوں آگے بڑھ کر ان کے سامنے آ گئے۔انہوں نے دونوں کو اپنے گلے سے لگایا۔ مہرین تو کتنی دیر ہی ان کے پاس بیٹھی رہی۔

"عاشر مجھ سے ایک وعدہ کرو!"انہوں نے اس کے ہاتھ اپنے ہاتھوں میں لیے پھر مہرین کا ہاتھ اس کے ہاتھوں میں دے دیے۔

"اس کے ہاتھ ہمیشہ تھامے رکھنا اور کچھ نہیں۔"

عاشر نے مہرین کے ہاتھوں کو اپنے ہاتھ میں لے لیا۔مہرین کا دل چاہ رہا تھا کہ زمین پھٹے اور وہ اس میں سماں جائے۔اس کے ہاتھ کانپ رہے تھے مگر دونوں کمال کی اداکاری کرتے ہوئے باہر نکل گئے۔ماما جان تو کھڑکی سے کھڑی ان دونوں کو جاتا دیکھ رہیں تھیں اور آنسو ٹپ ٹپ بہہ رہے تھے۔باہر نکلتے ہی مہرین نے اپنے ہاتھ اس کے ہاتھ سے نکالے اور گاڑی میں بیٹھ گئی۔گاڑی روانہ ہوئی مگر دونوں میں ایک لفظ کا بھی تبادلہ نہ ہوا۔

"میرا دل کر رہا ہے کہ سامنے سے ٹرک آ کر مجھے کچل دے کم از کم یہ اس زندگی سے تو بہتر ہو گا۔" عاشر نے لب بھینچ کر کہا۔

"ساتھ میں مجھے بھی کچل ڈالے! مگر میں تمہارے ساتھ مارنا بھی نہیں چاہتی۔" مہرین نے کہا۔

"ہاں تو جیسے بھی مر جائیں میری زندگی سے چلی جائیں۔ اس وقت آپ کا وجود برداشت کرنا میرے لیے کسی پل صراط سے کم نہیں۔" وہ بولا۔

"ہاں ایک کام کرو مجھے اسی سڑک پر اتار دو اور گاڑی گزار کر چلے جاؤ۔ میں بھی خوشی خوشی مرنا پسند کروں گی۔ حیرت ہے مجھے تم پر کیسے کر لی تم نے مجھ سے شادی؟ شرم نہیں آئی تمہیں؟" اس کا دل کر رہا تھا عاشر کا گلہ دبا دے۔

"ہاں مجھے شرم نہیں آئی مگر آپ یہ بتائیں آپ کو کیوں نہیں آئی؟ بڑی بہادر بنتی ہیں آپ۔" وہ زہر خندہ لہجے میں بولا۔

"میں باباجان کی محبّت کی وجہ سے مجبور تھی۔" وہ چیخ کر بولی۔

"میرے پاس بلکل ٹائم نہیں ہے کہ میں آپ جیسی مکار عورت سے بات کروں۔" وہ کھڑکی سے باہر دیکھتے ہوئے بولا۔

وہ جانتا تھا کہ اس کے بعد تو اصل زندگی کی تکلیفیں شروع ہوں گی۔ اسے آگے پتا نہیں کیا کیا جھیلنا تھا۔

"یہ ہم ریل وے سٹیشن کیوں جا رہے ہیں؟" اس نے حیرت سے پوچھا۔

"کیوں کہ وہاں ٹرین سے ہم اسلام آباد جائیں گے۔" وہ بولا۔

"یہ کیا بکواس کر رہے ہو تم؟ دماغ تو ٹھیک ہے تمہارا؟" مہرین نے غصّے میں کہا۔

www.novelsclubb.com

"میرا غالباً ٹھیک ہے مگر مجھے آپ کا نہیں پتا۔" اس نے کندھے اچکائے۔

"ہم نے ہوائی جہاز سے جانا تھا۔" وہ بولی۔

"ہاں مگر میں نے سوچا ٹرین سے جائیں گے اس میں زیادہ مزہ آئے گا۔" وہ طنزیہ مسکرایا۔

"میں ٹرین میں نہیں بیٹھوں گی۔" اس نے عاشر کو دھمکی دینے کے انداز میں کہا۔

"واہ! یہ تو اچھی بات ہے پھر آپ اپنا سامان اٹھائیں اور اپنے گھر جائیں۔" گاڑی سٹیشن پر رکی۔

"تم کیا کھیل کھیل رہے ہو؟" مہرین نے زور سے گاڑی کا دروازہ بند کیا۔

"ٹرین آگئی ہے میں جا رہا ہوں ویسے اگر آپ اپنے گھر جانا چاہتیں ہیں تو پلیز دیر مت کریں۔"

وہ یہ کہہ کر آگے نکل گیا اور مہرین بس پھٹی پھٹی آنکھوں سے اسے دیکھتی رہی۔

★★★★★

"کلاس"dismiss"اس نے تالیاں بجاتے ہوئے کہااور اب جگہ سے اٹھنے لگے جب عروسہ اندر آئی تو سب اسے گھورنے لگے۔

"ایم آئی لیٹ؟"اس نے اس کو مخاطب کرتے ہوئے پوچھاتو پوری کلاس زور زور سے ہنسنے لگی۔وہ تو اسکی اس بات پر ہسنے کی بجائے گھڑی کو گھورنے لگا۔

"No you're too early I guess"

اس نے مذاق سے کہاتو پورا روم قہقوں سے گونج اٹھا۔

"میں سمجھی نہیں۔"اس نے نا سمجھی کے انداز میں کہا۔

"گیارہ بجے کا مطلب آپ رات کے آٹھ سمجھتی ہیں؟"اس نے پوچھا۔

www.novelsclubb.com

"توٹائم پانچ بجے کا تھا؟"اس نے سر پر ہاتھ مار کر کہا۔

"غالباًہاں۔"اس نے جواب دیا۔

"تواب میں کیا کروں؟"وہ معصومیت سے پوچھنے لگی۔

"اب کل آجائے گا۔" وہ شانے اچکا کر بولا۔

"مگر آج کا جو نقصان ہوا وہ؟" وہ غورتے ہوئے پوچھنے لگی۔

"وہ آپ کا مسلہ ہے۔" وہ اسے یہاں برداشت نہیں کرنا چاہتا تھا۔

"میں کل اسی ٹائم پر آؤں کیا؟" ایک بار پھر وہ اسکا دماغ پکا رہی تھی۔

"جی۔"

"اوکے بائے!" بڑی مشکل سے وہ وہاں سے نکلی تھی۔

"زریاب؟ کہاں ہے یار تو؟" کسی نے زور سے اسے آواز دی تھی۔

زریاب اور اس کا دوست عدنان دونوں اسٹوڈیو میں بیٹھے گیم کھیل رہے تھے۔

www.novelsclubb.com

زریاب ہمیشہ کی طرح ہر گیم میں عدنان سے جیت جایا کرتا تھا اور پھر عدنان ایک لمبی چوڑی تکرار لے کر خوب بحث کیا کرتا تھا۔ آج کے اس گیم میں عدنان نے موقع غنیمت جان کر فوراً اپنی باری چل دی مگر زریاب ہمیشہ کی طرح اس کی ہر

چال سمجھ جایا کرتا تھا اس لیئے اس نے بڑے آرام سے عدنان کو ایک بار پھر شکست دے دی۔

"یہ کیا یار؟ تو ہمیشہ جیت جاتا ہے۔" عدنان نے غصہ سے کہا اور پھر ہاتھوں پر ہاتھ رکھ کر بیٹھ گیا۔ زریاب کی تو ہنسی ہی نہیں رک رہی تھی اور عدنان کو ہرا کر وہ بہت خوشی محسوس کر رہا تھا۔

"یار یہ تو گیم ہے اور تو اس پر اتنا ناراض ہو رہا ہے... یہاں لوگوں کی زندگی سے محبت فنا ہو جاتی ہے اور وہ مسکراتے رہتے ہیں۔" زریاب نے اپنے دل میں پیوست زخموں کو محسوس کرتے ہوئے کہا۔

"چار سال ہو گئے ہیں زریاب اور تو اب تک اس کی یاد میں اپنی زندگی برباد کر رہا ہے۔ ابھی جو تو یہ سمر کلاسز شروع کرے گا وہاں بہت لڑکیاں ہوں گی اور مجھے یقین ہے کے ان میں سے کوئی نہ کوئی تیرا دل ضرور جیت لے گی۔" عدنان نے بڑے

آرام سے یہ بات سامنے بیٹھے زریاب سے کہہ دی مگر وہ جانتا تھا کے اس کی زندگی میں مہرین کے سوا نہ کوئی تھا اور نہ کوئی ہے۔

"کوئی لڑکی میرا دل نہیں جیت سکتی!" زریاب نے بڑی بہادری سے جواب دیا۔

"ارے دل کا کیا ہے؟ ایک گئی دوسری آئی مگر تو بڑا عجیب ہے بھولتا نہیں اس بے وفا کو!"

عدنان نے خفگی کا اظہار کیا تو زریاب نے اسے گھورا مگر بات عدنان کی کسی حد تک صحیح تھی کے آخر کب تک وہ اس کی یادوں میں جی سکتا ہے۔

****

وہ ٹرین میں چڑھنے کے لیئے کافی آگے نکل گیا تھا اور مہرین ابھی تک ضد میں وہیں کھڑی تھی۔

''یہ جان بوجھ کر کر رہا ہے ایسا!''اس نے منہ بنا کر کہا۔سامنے کھڑے لوگ سب مہرین کی طرف دیکھ رہے تھے۔رات کا وقت تھا اور وہ یوں کونے پر اکیلی کھڑی تیار ہو کر عجوبہ لگ رہی تھی۔آخر کار اپنا بیگ اٹھا کر وہ ٹرین کی طرف بڑھ گئی اور اپنی انا کو پاؤں کے نیچے کچل کر وہ ٹرین میں چڑھ گئی۔

''بھائی صاحب یہ سامان لوڈ کر دیں مہربانی ہو گی۔''مہرین نے سامنے کھڑے آدمی سے گزارش کی۔عاشر نے اپنا سامان پہلے ہی رکھ دیا تھا اور اب وہ اپنی سیٹ پر بیٹھ کر 'Dan Brown' کا ناول پڑھنے لگا تھا۔اسے اس سے کوئی سروکار نہیں تھا کے مہرین اس وقت کہاں ہے؟کس کے ساتھ ہے؟کس جگہ پر ہے؟

مہرین نے سامان رکھوا کر عاشر کی طرف دیکھا پھر بغیر کچھ کہے عاشر کے سامنے والی سیٹ پر بیٹھ گئی۔اس وقت وہ رنج والم سے گزر رہی تھی جو اسے سکون کا سانس لینے نہیں دے رہا تھا۔وہ دونوں چپ چاپ بیٹھے اپنی اپنی دنیا میں گم تھے۔اس لیئے

www.novelsclubb.com

ٹرین سٹارٹ ہوئی تو شاید دونوں کو خبر ہی نہیں ہوئی اور وہ لوگ اپنی منزل کی جانب بڑھنے لگے۔

وہ ابھی صفحہ پلٹ ہی رہا تھا کے اس کا فون زور زور سے بجنے لگا۔اس نے کتاب کو سائڈ پر رکھا اور پھر فون اٹینڈ کرنے لگا۔

''ہیلو!''اس نے بجھے انداز میں کہا۔

''ہاں بھئی یہ کیا خبر مل رہی ہے مجھے؟تو نے شادی کر لی اور مجھ غریب کو بتایا تک نہیں؟

صحیح کہتے ہیں لوگ آج کل کے زمانے میں دوست دوست نہیں سانپ ہوتا ہے۔''

عدیل نے مذاق کرتے ہوئے عاشر سے کہا۔

''شادی!''وہ شادی کے نام سے چکرا گیا۔

www.novelsclubb.com

"ابے! کیا نشہ کر کے بات کر رہا ہے! شادی ہو گئی ہے تو اب ہمیں لفٹ بھی نہیں کرواؤ گے؟" عدیل کا تو بس نہیں چل رہا تھا کے وہ عاشر کے زخموں پر مزید نمک چھڑکے۔

"زبردستی پہنایا ہوا طوق؟ میں اسے شادی نہیں مانتا!" وہ صرف اتنا کہہ سکا تھا اور پھر اس سے پہلے عدیل کچھ بولتا اس نے کال کاٹ دی اور موبائل بند کر کے جیب میں ڈال لیا۔

اس نے اپنی کتاب کھولی اور اسے پڑھنے لگا۔ مہرین ابھی تک خاموش تھی اس لیے شاید کیونکہ وہ اپنا مستقبل سوچ رہی تھی کے پتہ نہیں آگے اس کے ساتھ کیا ہونے والا تھا۔ اس وقت اس کے موبائل پر ایک عجیب سا میسج آیا جو کے کچھ یوں تھا:

www.novelsclubb.com

"I miss you"

نمبر جانا پہچانا نہیں تھا اس لیے اس نے اس میسج کو اگنور کیا اور پھر سے خیالوں میں گم ہو گئی۔

******

آج پوری کلاس جمع تھی اور سب حد سے زیادہ شور کر رہے تھے جس پر زریاب کو شدید غصہ آ رہا تھا۔

"آپ سب لوگ خاموش ہو جائیں!" اس نے غصہ پیتے ہوئے ان سب کو اپنی طرف متوجہ کیا۔ سب ایک بار پھر خاموش ہو گئے اور زریاب کی طرف دیکھنے لگے۔ عروسہ مسلسل ہنس رہی تھی وہ بھی کسی کی باتوں پر نہیں فون پر آنے والے میسجز پر اسے اس چیز سے کوئی سروکار نہیں تھا کے زریاب نے کتنی ہی بار کلاس کو خاموش ہونے کے لئے کہا تھا۔ اب زریاب دانت پیستے ہوئے اسے دیکھنے لگا تو سب ہی عروسہ کو پیچھے مڑ مڑ کر گھورنے لگے۔ مگر وہ ان سب سے غافل تھی کے پوری کلاس اس وقت اس کی طرف مخاطب ہے وہ بڑے آرام سے ہنس ہنس کر میسجز پڑھ رہی تھی کے زریاب نے آخر کار زور سے کھانسا جس کی وجہ سے عروسہ کی توجہ

www.novelsclubb.com

زریاب کی طرف مائل ہوئی۔ جیسے ہی اس نے سر اٹھا کر اوپر دیکھا تو پوری کلاس کو اپنی طرف دیکھ کر وہ گھبرا گئی۔

"کیا میں نے کچھ کیا ہے؟" اس نے حیرانی کے عالم میں پوچھا۔

"نہیں بلکل نہیں آپ نے کچھ نہیں کیا مگر ہم سب آپ کا انتظار کر رہے تھے کے کب آپ اپنے مزاحیہ میسجز ہم سے شیئر کریں گی۔" اس نے عروسہ کو طنزیہ کہا تو وہ سمجھ ہی نہ سکی۔

"جی؟"

آپ کیوں ہنس رہی تھی؟ ہمیں بھی تو پتا چلے تاکہ ہم سب مل کر ہنسیں!" اس نے آگے آتے ہوئے عروسہ سے کیا تو وہ اور زیادہ ہنسنے لگی۔ زریاب سے تو اس کی یہ بدتمیزی برداشت ہو رہی تھی۔

''اگر آپ کو ہنسنا ہے تو باہر چلی جایئے مگر میں مزید بد تمیزی برداشت نہیں کروں گا۔''اس نے اسے آخری بار تنبیہ کی اور پھر سب کو اسٹل ارٹس ڈرائنگ کے بارے میں بتانے لگا۔

عروسہ اب خاموشی سے زریاب کو دیکھنے لگی۔

اسے سمجھ تو کچھ آ نہیں رہا تھا مگر وہ سمجھنے کی کوشش کر رہی تھی۔

''سب کو سمجھ آ گیا نا کے ہمیں کس طرح سٹارٹ کرنا ہے؟''اس نے کلاس سے پوچھا تو سب نے کہا:

''جی سر''

''ٹھیک ہے پھر مس عروسہ آ کر ہمیں تھوڑا سا دوبارہ سے سنائیں گی۔''اس نے جیسے ہی یہ جملہ ادا کیا تو عروسہ چونک گئی۔

''سر میں؟''اس نے گھبرا کر کہا۔

''عروسہ آپ ہی ہیں فلحال اس کلاس میں۔''اس نے عروسہ کی طرف رخ کر کے بولا۔

''مگر مجھے ہی کیوں؟''عروسہ نے جواب میں کہا تو پوری کلاس زور زور سے ہنسنا شروع ہو گئی۔

''کیونکہ آپ بہت اسپیشل ہیں۔''اس نے تلملاتے ہوئے کہا تو عروسہ کو مجبوراً اپنی جگہ سے اٹھنا ہی پڑا۔

****

ٹرین اسلام آباد کے سٹیشن پر آکر رک گئی تھی۔

اس پورے سفر کے دوران دونوں میں ایک لفظ کا بھی تبادلہ نہیں ہوا۔عاشر نے آدھے گھنٹے پہلے ہی اپنے ڈرائیور کو کال کر دی تھی۔مہرین نے اپنا سامان اٹھا لیا تھا اور عاشر نے اپنا سامان اور اب دونوں ہی سامان لے کر آگے بڑھ رہے تھے۔مہرین

تو لمبے سفر کی وجہ سے تھک گئی تھی اور اس وقت اس کا دماغ صرف یہ سوچ سوچ کر پھٹ رہا تھا کے آخر کار وہ کیسے رہے گی عاشر کے ساتھ اس کے گھر میں۔

کہاں تو وہ اس کا وجود برداشت نہیں کر پا رہی تھی اور کہاں اب اس کے ساتھ زندگی بھر کا ساتھ اسے یہ سوچ کر ہی ٹینشن ہو رہی تھی۔ تھوڑی ہی آگے جا کر ایک بڑی سی گاڑی کھڑی تھی جس کے ساتھ کھڑا شخص شاید عاشر کا ڈرائیور لگ رہا تھا۔

''سامان رکھو گل خان!'' عاشر نے سامنے کھڑے گل خان کو حکم دیا۔ عاشر کا دماغ ویسے ہی درد سے پھٹ رہا تھا اور گل خان ہمیشہ کی طرح مدد کرنے کے بجائے کھڑا اس کی شکل تک رہا تھا۔ مگر عاشر کے کہنے پر فوراً جاگا۔

www.novelsclubb.com

''جی لالہ!'' اس نے سامان مہرین کے ہاتھ سے لیا اور پھر سارا سامان رکھ کر گاڑی اسٹارٹ کرنے لگا۔ عاشر آگے والی سیٹ پر بیٹھ گیا اور مہرین پیچھے والی سیٹ پر۔ جب سب بیٹھ گئے تو پھر گاڑی عاشر کے گھر کی طرف روانہ ہوئی۔

''ویسے لالہ کہاں تھا تم؟ ہم تو آپ کو یاد کر کر کے تھک گیا تھا۔''گل خان نے عاشر سے شکایت کی تو عاشر نے جواب میں لب بھینچ لیے۔

''گل خان کراچی میں بابا جان کے پاس تھا مگر اب کافی عرصے تک اسلام آباد میں رہوں گا۔''عاشر نے گل خان کو اپنے آنے کے بارے میں معلومات دی۔مہرین تو اتنا تھک گئی تھی کے وہ گاڑی میں ہی سو گئی۔

''لالہ ہم آپ کو مبارک دینا بھول گیا۔ہم بہت خوش ہے آپ کی شادی پر ماشاءاللہ سے دلہن بی بی بہت خوبصورت ہے۔''جیسے ہی گل خان نے یہ جملے ادا کیئے تو عاشر کے تو دل میں ایک طوفان برپا ہو گیا۔اس کو مہرین کے متعلق کوئی بھی بات سننے میں دلچسپی نہیں تھی۔

www.novelsclubb.com

''ذرا جلدی گاڑی چلاؤ گل خان بہت نیند آ رہی ہے۔"

عاشر نے جمائی لیتے ہوئے کہا اور بات بڑی آسانی سے پلٹ دی۔

تقریباً ایک گھنٹے بعد وہ لوگ عاشر کے گھر پر آ کر رکے تھے۔ وہ گھر تھا یا کوئی شاندار بنگلہ یہ کہنا مشکل ہو گا مگر باہر سے ہی اس کی خوبصورتی ہر آنے والے کو اپنی طرف مائل کر رہی تھی۔ لوہے کا بڑا سا گیٹ کھلا تھا جس میں گاڑی اندر آئی تھی۔ اندر آتے ہی ایک بڑا سا لان تھا جس میں ہر طرف سفید پھول لگے تھے۔ لان کے ہر طرف منی پلانٹ اگے ہوئے تھے اور پھر لان کے دوسری طرف ہی گھر کے اندر والا حصہ شروع ہو رہا تھا جو کے خاصا وسیع نمایاں ہو رہا تھا۔ لان کی پچھلی سائید کی طرف گیراج تھا جس میں دو گاڑیاں کھڑی ہوئی تھیں۔

"لالہ آپ کا سامان نکال دوں؟" گل خان نے گاڑی سے باہر نکلتے ہی پوچھا۔

"ہاں میرے کمرے میں میرا سامان رکھوا دینا۔" وہ یہ کہہ کر آگے جانے لگا تو گل خان نے عاشر کو پکار کر کہا۔

"لالہ دلہن بی بی گاڑی میں سو رہی ہیں۔" گل خان نے سوئی ہوئی مہرین کی طرف اشارہ کرا۔

www.novelsclubb.com

''تو سونے دو خود اٹھ کر آ جائیں گی۔'' وہ کندھے اچکا کر بولا اور گھر میں داخل ہو گیا۔ سامنے ہی کھڑی بانو شاید رات کا کھانا لگا رہیں تھی۔

"اسلام و علیکم!" اس نے تھکے تھکے انداز سے کہا۔

"وعلیکم اسلام!" وہ اسے اکیلا دیکھ کر تھوڑی پریشان ہو گئیں۔

''بیٹا مہرین بیٹی نہیں آئی؟'' انہوں نے فکر مندی سے عاشر سے پوچھا۔ مہرین وہ اس دنیا کا آخری نام تھا جو وہ اس وقت سننا چاہتا تھا۔ اس کا بس نہیں چل رہا تھا کے یا تو وہ خود مر جائے یا مہرین کو مار ڈالے۔

''گاڑی میں ہیں آپ ان کا سامان رکھوا دیں۔'' یہ کہہ کر وہ وہاں سے تیزی سے نکل گیا اور پیچھے کھڑی بانو اسے دیکھتی رہ گئیں۔

www.novelsclubb.com

مہرین کی آنکھ جب کھلی جب بانو نے آ کر زور سے اس کا کندھا ہلایا۔ وہ انہیں دیکھ کر دو منٹ تک حیرانی کے عالم میں ادھر ادھر دیکھنے لگی۔

"آؤ بیٹی تمہارا اپنا گھر ہے۔" بانو نے اس کا ہاتھ تھاما۔ وہ نئی نویلی دلہن کہیں سے نہیں لگ رہی تھی بلکہ وہ تو کوئی زخموں سے چور مسافر لگ رہی تھی جسے سکون کی تلاش تھی۔

"یہ عاشر کا گھر ہے؟" اس نے گاڑی سے اترتے ہی بڑی حیرانی سے پوچھا۔ وہ تو کبھی خوابوں میں بھی نہیں سوچ سکتی تھی کے عاشر کا گھر ایسا بھی ہو سکتا ہے اسے تو اپنی آنکھوں پر یقین نہیں آ رہا تھا۔

"ہاں اب آؤ اندر بھی آ جاؤ!" بانو نے مہرین سے کہا جو کے عاشر کے گھر سے متاثر ہو کر کسی اور دنیا میں ہی گم ہو گئی تھی۔

وہ آہستہ آہستہ قدم بڑھاتے ہوئے اندر آئی تو اس کا دماغ ہل گیا۔ اتنا خوبصورت اور شاندار گھر اس نے شاید ہی کہیں دیکھا ہو۔

"یہ کیسے ہو سکتا ہے؟" وہ خود سے بولنے لگی۔

"مہرین بیٹا سب حیرت تو ہے؟" بانو نے اس کی بات پر اس سے پوچھا مگر وہ اس وقت کسی شاک میں تھی۔

"یہ گھر اس نے کیسے بنالیا؟" وہ ابھی تک شاک سے باہر نہیں آئی تھی۔

"آپ یہ باتیں چھوڑیں آپ کمرے میں جا کر آرام کر لیں پھر سب ساتھ کھانا کھاتے ہیں۔" انہوں نے زبردستی مہرین کا ہاتھ پکڑا اور اس کے اس کے کمرے میں لے گئیں۔

کمرے میں جاتے ہی اس نے خود کو کمرے میں لاک کر لیا۔ مہرین کا کمرہ اوپر ہی تھا مگر عاشر کے کمرے سے تھوڑا دور اور ساتھ میں ایک لاؤنج بھی تھا جو کے کافی وسیع اور خوبصورتی سے سجا ہوا تھا۔

www.novelsclubb.com

وہ باتھ روم میں داخل ہوئی اور اپنے منہ پر لگا ہوا سارا میک اپ دھونے لگی اور اس کے بعد اپنے بالوں میں سے ساری ہیر پنز نکال کر آئینہ کے سامنے کھڑی ہو گئی۔

"یہ کیا ہو گیا ہے؟ میں یہاں ہر گز نہیں رہوں گی۔"

وہ زور زور سے بول رہی تھی پر اندر کی وحشت کم نہیں ہو رہی تھی۔ اس نے غور سے دیواروں کو دیکھا پھر زور زور سے رونے لگی مگر ان آنسوں کا اب کوئی فائدہ نہیں تھا کیونکہ قسمت نے اسے ایسی جگہ لا کر کھڑا کر دیا تھا جہاں تو وہ نہ مر سکتی تھی اور نہ ہی جی سکتی تھی۔

عاشر نے آتے ہی بابا جان اور ماما جان کو فون کر دیا تھا۔

"بیٹا مہرین سے بات کرا دو۔" ماما جان نے عاشر سے گزارش کی۔

"وہ سو گئی ہیں۔" اس نے مختصر سا جواب دیا۔

"ٹھیک ہے تم بھی آرام کرو تھک گئے ہو گے میں بعد میں فون کرتی ہوں۔" ماما جان نے کہا اور عاشر نے فون بند کر دیا۔ پھر اس نے اپنے کسی ورکر کو کل کی اور اسے کل کی ہونے والی میٹنگ کے بارے میں بتانے لگا۔ بات کرنے کے بعد اس

نے کچھ دیر لیپ ٹاپ پر کام کیا اس کے بعد وہ اس قدر تھک چکا تھا کے وہ بستر پر لیٹتے ہی سو گیا۔

***

عاشر صبح ہی آفس کے لیے نکل گیا تھا اور مہرین تو گولیاں لے کر سوئی ہوئی تھی اس لئے وہ بانو کے اٹھانے پر بھی نہیں اٹھی۔

عاشر نے سب کے ساتھ پورے مہینے کی تفصیلات پر میٹنگ کی جس پر اس نے ساری باتیں ڈسکس کیں۔اس میٹنگ میں سب ہی موجود تھے اور ان میں عدیل بھی شامل تھا جو بار بار شرارتی انداز میں عاشر کو دیکھ رہا تھا۔اس کی ان حرکتوں کی وجہ سے عاشر نے فوراً میٹنگ ختم کر دی۔میٹنگ ختم ہوتے ہی سب اپنے کام میں مصروف ہو گئے تو عدیل اس کے کندھے پر ہاتھ رکھ کر مسکرانے لگا۔

''تو پاگل تو نہیں ہو گیا؟''عدیل نے دھیمے لہجے میں عاشر سے کہا۔عاشر جو فائلز چیک کر رہا تھا فائلز رکھ کر نا سمجھنے والے انداز میں اسے دیکھنے لگا۔

"سمجھ لو کے آج کے بعد میں پاگل ہی ہونے والا ہوں۔" عاشر نے ایک طنزیہ مسکراہٹ کے ساتھ اس کی بات کا جواب دیا۔

"دیکھ تو پاگل ہو یا نہ ہو مگر اب وہ چڑیل مسز عاشر ہے۔اس بات کو تم جھٹلا نہیں سکتے ؟" عدیل تو اس وقت بھی مذاق کے موڈ میں تھا۔

"میں انہیں اپنی زندگی میں رکھوں گا ہی نہیں۔"

عاشر کے چہرے پر بیزاری صاف نمایاں تھی۔

"یار تو بڑا عجیب ہے کل تیری شادی ہوئی ہے اور تو یہاں بیٹھا ایسی باتیں کر رہا ہے۔ جو بھی ہوا ہے مگر اب وہ ہے تو تمہاری بیوی نا؟" عدیل نے عاشر کو بتانا چاہا جو اس بات پر مزید آگ بگولہ ہو گیا۔

اس کو لگ رہا تھا جیسے کوئی پگھلا ہوا سیسہ اس کے کانوں میں اتار رہا ہے۔

"عدیل ہمیں کمپنی کے بارے میں بہت سے معاملات پر ڈسکس کرنا ہے۔اور میں ابھی اس ٹوپک پر بات نہیں کرنا چاہتا!" وہ اس کی بات کو مکمل طور پر نظر انداز کر کے اپنے آفس کی طرف بڑھ گیا۔اس وقت وہ کسی ذہنی اذیت سے گزر رہا تھا جس کا اندازہ کوئی نہیں کر سکتا تھا۔کہاں وہ خشگوار دن تھے جب وہ شیزہ کے ساتھ ہوا کرتا تھا۔اس کی ایک مسکراہٹ اس کے دل کی دھڑکن کو تیز کر دیا کرتی تھی۔وہ اس کی زندگی سے شاید بہت دور جا چکی تھی مگر دل میں اب بھی اس کی یادوں کا بسیرا تھا۔وہ ابھی تک اس کی بیوفائی اور اپنے ساتھ ہونے والی زیادتیوں کو در گزر نہیں کر سکا تھا۔

مہرین رات کو سوئی اگلے دن کی شام کو بیدار ہوئی تھی۔اس نے بہت آہستہ سے آنکھوں کو کھولا تھا اور پھر دبے قدموں کے ساتھ واش روم کی طرف بڑھی تھی۔ پانی کا چھپیں منٹا اس نے منہ پر مارا اور پھر کچھ دیر بعد وہ نیچے آ کر ادھر ادھر گھومنے لگی۔اس نے پورے دو دنوں سے کچھ نہیں کھایا تھا جس کی وجہ سے اس کا پورا جسم

www.novelsclubb.com

کمزوری کی وجہ سے کانپ رہا تھا۔اس نے گھڑی کی طرف دیکھا تو اس وقت شام کے چھ بج رہے تھے اور عاشر غالباً گھر پر نہیں تھا۔ بانو نے مہرین کو آتا دیکھا تو فوراً اس کے پاس آکر کھڑی ہو گئیں۔

"مہرین بیٹا! ہم کب سے آپ کو جگا رہے ہیں مگر آپ گہری نیند سو رہی تھیں۔اب آپ اٹھ گئی ہیں تو کھانا کھا لیجئیے۔" بانو نے مہرین کی طرف دیکھ کر کہا جو کسی گہری سوچ میں گم تھی۔

"جی لگا دیں کھانا بہت بھوک لگ رہی ہے۔" اس نے ایک گہری سانس لی۔

کچھ ہی دیر بعد بانو نے مہرین کی پسند کا کھانا ٹیبل پر سجا دیا۔اس نے ایک لمحہ کی تاخیر کیئے بغیر کھانا کھایا اور پھر بانو کے ساتھ مل کر سارے برتن رکھوا کر لاؤنج میں جا کر بیٹھ گئی۔اسے اس گھر کے ماحول سے کچھ ہو رہا تھا۔وہ واپس کراچی جانا چاہتی تھی ماما جان کے پاس۔

مہرین کچھ دیر تک ٹوٹی وی دیکھتی رہی پھر اس نے دل میں سوچا کے وہ عاشر سے بات کرے گی۔

وہ رات گیارہ بجے واپس آیا تھا۔ چہرے پر ناگواری کے تاثرات صاف نمایاں تھے۔ آنے پر مہرین کی شکل دیکھ کر وہ مزید افسردگی میں مبتلا ہو گیا۔

اس نے اسے اگنور کیا اور اوپر جانے لگا جب مہرین کی آواز پر وہ پیچھے مڑا تھا۔

"عاشر!"

"فرمایئے!" اس نے بہت بے پرواہی سے جواب دیا۔

"میں بات کرنا چاہتی ہوں تم سے۔" وہ اس سے بات کرنا چاہ رہی تھی مگر وہ اس سے بات تو کیا اس کی طرف دیکھنا بھی نہیں چاہتا تھا۔

"میں آپ سے کوئی بات نہیں کرنا چاہتا۔"

www.novelsclubb.com

"تمہیں بات کرنی ہو گی! میں یہ سب برداشت نہیں کر سکتی۔" اسے لگ رہا تھا وہ مزید وہاں عاشر کے ساتھ رہی تو وہ مر جائے گی۔

"تو نہ کریں نا برداشت میں نے آپ کو روکا ہے کیا؟"

وہ مزید کچھ بولے بغیر وہاں سے چلا گیا۔

***

صبح صبح ٹائی، بوٹس اور سوٹ میں تیار ہو کر وہ آفس کے لیے نکل رہا تھا۔ مہرین اپنے کمرے میں سو رہی تھی اور وہ بغیر اسے کچھ کہے وہ آفس کے لئے نکل گیا۔

مہرین بھی شام کو ہی اٹھی تھی اور اس طرح کرتے کرتے تقریباً ایک ہفتہ گزر گیا تھا۔ بابا جان سے اس کی دو بار ہی فون پر بات ہوئی تھی مگر اسے ہر بات پر جھوٹ کا سہارا لینا پڑا تھا۔

آج اتوار تھا اور وہ جانتی تھی کے عاشر اپنے آفس نہیں جائے گا اس نے سوچا کے وہ آج ہی اس سے اس رشتے کو ختم کرنے کی بات کرے گی۔

وہ درختوں کو پانی دے رہا تھا جب مہرین نے آکر اس کو نہ چاہتے ہوئے بھی مخاطب کیا۔

"میں تم سے بات کرنا چاہتی ہوں عاشر احمد!" اس نے آنکھیں گھما کر اس سے کہا۔

"جو بھی بولنا ہے بولیئے۔" وہ پھولوں پر سے مٹی دھوتے ہوئے آہستہ سے کہنے لگا۔

"میں یہاں اس طرح نہیں رہ سکتی! تم... تم کچھ کرو..." وہ ہچکچاتے ہوئے اس سے اپنا دکھ بیان کرنے لگی۔ وہ پانی دے رہا تھا مگر مہرین کی بے چینی دیکھ کر اس نے اپنا کام روک دیا۔

"آخر آپ چاہتی کیا ہیں؟" وہ غصہ قابو کرتے ہوئے بولا۔

www.novelsclubb.com

"میں بس یہ چاہتی ہوں کے تم مجھے طلاق دے دو۔ میں آزادی چاہتی ہوں کیونکہ میں یہ قید کی زندگی نہیں گزار سکتی دم گھٹتا ہے میرا۔" وہ اب بھی بڑی ڈھیٹائی سے عاشر سے طلاق کا مطالبہ کر رہی تھی۔ عاشر نے جوں ہی مہرین کی بے بسی دیکھی تو ایک مسکراہٹ اس کے چہرے پر پھیل گئی۔

"واہ! کتنی بہادر ہیں آپ! ایک طلاق کے بعد دوسری کا مطالبہ کر رہی ہیں۔ حیرت ہے مجھے آپ کی شجاعت پر۔" وہ جیسے طنز کرنے سے باز نہیں آیا تھا۔

"تم حد سے بڑھ رہے ہو۔ میں بس یہ کہہ رہی ہوں کے تم مجھے طلاق دے دو تاکہ میں یہاں سے چلی جاؤں اور تم اپنی مرضی سے زندگی گزارو... شیزہ کے ساتھ۔ اور تم یہ بات اچھی طرح جانتے ہو کے میں تم سے شدید نفرت کرتی ہوں اور تمہارا وجود برداشت کرنا میرے لیئے بہت مشکل ہے۔" اس نے تلخ لہجے میں کہا۔ عاشر کے صبر کا پیمانہ اب لبریز کر گیا تھا۔

www.novelsclubb.com

"اتنی جلدی ہار مان لی؟ابھی تو ساری زندگی آپ نے سسک سسک کر گزارنی ہے... حوصلہ رکھیں۔"وہ زچ ہوا۔

"تمہاری ابھی اتنی حیثیت نہیں ہے کے تم مجھے باتیں سناؤ۔اپنی دو ٹکے کی حیثیت مت بھولو۔"مہرین نے ایک بار پھر اس کی روح کو زخمی کرنا چاہا تھا۔

"میں آپ کو طلاق نہیں دوں گا میں نے باباجان سے وعدہ کیا ہے اور ہاں اتنا برا نہیں ہوں کے آپ کو طلاق دے کر خود برا بن جاؤں اور مزید یہ کہ اگر آپ کو طلاق لینا ہے تو کورٹ سے جا کر لے لیں۔"اس نے نفرت سے اپنی نگاہیں دوسری سمت کر لیں۔

"اگر میں خود کورٹ سے لے سکتی تو تم سے مطالبہ کر رہی ہوتی؟"اس نے اسے جتایا۔

"تو میں کیا کروں؟"اس نے بے فکری سے کندھے اچکائے اور پھر سے پھولوں کو پانی دینے لگا۔

"تمہاری اتنی اوقات نہیں ہے کہ تم مجھ سے ایسے بات کرو۔" اس سے پہلے کے وہ مزید کچھ کہتی عاشر کا فون بجا اور وہ بات کرنے ایک کونے میں چلا گیا۔ مہرین سن رہی تھی کہ وہ بابا جان سے بات کر رہا ہے۔

"جی بابا جان مہرین کو اسلام آباد بہت پسند آیا ہے اور مجھ سے ضد کر رہی ہیں کہ انہیں ڈنر پر لے کر چلوں۔" وہ زور زور سے ہنستے ہوئے بات کر رہا تھا اور کتنی مکاری سے جھوٹ بول رہا تھا۔

"ارے ہم کل ہی ڈنر پر گئے تھے، آپ فکر نہ کریں انہیں دو دن میں ہی پورا اسلام آباد گھما دوں گا۔"

وہ بڑے آرام سے جھوٹی کہانیاں بابا جان کو سنا رہا تھا اور وہ اس کی باتوں پر یقین کر رہے تھے۔

فون بند کر کے وہ بہت آرام سے آ کر پودوں کو پانی دینے لگا اور مہرین ہاتھ پر ہاتھ رکھے اس کے اچھا بننے کا ڈرامہ دیکھ رہی تھی۔

"مجھے یقین نہیں آرہا کہ تم اس قدر گھٹیا انسان ہو گے۔"اس نے عاشر کی مکاری پر اس کو سنائی۔

"تعریف کے لیئے شکریہ مگر ہاں آپ سے کم۔"آج وہ دوبدو اس کے مقابل کھڑا جواب دے رہا تھا۔

"مجھے سمجھ نہیں آرہی کہ میں اب تک تمہارے ساتھ اس گھر میں کیوں ہوں..." اس کے اندر بچپن کا زہر ابھی تک بھرا ہوا تھا۔

عاشر نے اپنی جیب سے ہیڈ فونز نکالے اور گانا لگا کر دوبارہ پھولوں کو پانی دینے میں مصروف ہو گیا۔

"میں تمہیں برباد کر دوں گی عاشر! تم نے میرا سکون برباد کر دیا ہے۔"اس نے زور سے پاؤں زمین پر پٹخا اور غصّے میں وہاں سے چلی گئ۔

★★★★★

".I don't know how to explain this"

عروسہ نے بہت ہی عجیب و غریب اکسینٹ میں زریاب سے کہا۔

"تو آپ تب کہاں تھیں جب میں یہ لیکچر دے رہا تھا؟" زریاب کو اس لڑکی کی لاپرواہی پر حیرت ہو رہی تھی۔

".It was so boring that it made me sleep"

"اس نے معصومیت سے کہا تو پوری کلاس قہقہوں سے گونج اٹھی اور زریاب اس لڑکی کی بہادری پر حیران ہوا۔

"تو آپ دوبارہ کیوں نہیں سو جاتیں؟ میں نے آپ جیسی لڑکی اپنی زندگی میں کبھی نہیں دیکھی!" زریاب نے غصّہ کنٹرول کرتے ہوئے کہا۔

پھر وہ سیٹ پر آ کر بیٹھ گئی اور زریاب نے سب کو اسٹیل آرٹس بنانے کیلیے ایک خالی گلاس دیا۔ سب اس کام میں مصروف ہو گئے سوائے عروسہ کے جسے تو اسٹل آرٹس

www.novelsclubb.com

کا ایک لفظ بھی نہیں پتا تھا۔زریاب باری باری سب کا کم چیک کرنے لگا لیکن عروسہ کے پاس آکر اسکی ہنسی چھوٹ گی۔

"Pathetic"

اس نے اس کے کام کو دیکھ کر کہا جس پر عروسہ نادم ہونے کی بجائے ہنس پڑی۔

★★★★★

وہ دوپہر سے اکیلے بیٹھی بیٹھی تھک گئی تھی۔اس کا اس گھر میں دم گھٹ رہا تھا۔وہ یوں اکیلے بیٹھنے کے بجائے کہیں باہر جانا چاہتی تھی۔اس نے جلدی جلدی کپڑے تبدیل کیے اور کہیں باہر جانے کے لیے نکلنے لگی تب ہی گل خان اس کے راستہ میں آکر کھڑا ہو گیا۔

www.novelsclubb.com

"مجھے یہاں سے دور کہیں خوبصورت جگہ پر لے چلو۔"اس نے فورا حکم نازل کیا اور گاڑی کا دروازہ کھول کر بیٹھنے لگی تو گل خان نے اسے روکا۔

"آپ کہیں نہیں جا سکتا!" گل خان نے گاڑی کے دروازے پر ہاتھ رکھ کر اس سے کہا۔

"عاشر صاحب نے کہا ہے کہ آپ کہیں نہیں جائے گا اور اگر جائے گا تو اس گاڑی میں نہیں جائے گا۔" اس نے جیسے ہی اپنی بات کہی تو مہرین کے تو ہوش اڑ گئے۔

"یہ کیا بکواس کر رہے ہو تم؟ مجھے باہر جانا ہے مجھے جانے دو۔" وہ زور زور سے چیخنے لگی۔

"ہم نے کہا نہ کہ تم کہیں نہیں جا سکتا۔" گل خان اسے سمجھانے کی کوشش کر رہا تھا۔ گل خان نے دروازے پر تالا لگایا اور خود وہاں سے چلا گیا اور مہرین شدید غصّے اور رنج کے عالم میں اپنے کمرے میں چلی گئی۔

www.novelsclubb.com

عاشر جب حسب معمول رات کو دیر سے آیا اور سیڑھیاں چڑھ کر اپنے کمرے میں جانے لگا تو مہرین نے اس کا راستہ روک لیا۔

"راستہ دیں مجھے۔" وہ اس وقت کافی تھکا ہوا تھا۔

"مجھے یقین نہیں آرہا کہ تم اس قدر گرے ہوئے انسان نکلو گے۔" وہ کسی شیرنی کی طرح دھاڑی۔

"میرے پاس آپ کی کسی فضول بات کا جواب نہیں ہے۔" اسے اس وقت مہرین سے کوئی بات نہیں کرنی تھی۔

"اب تمہاری اتنی ہمّت ہو گئی ہے کہ تم مجھ پر پابندی لگاؤ گے یو بلڈی....."

مہرین نے زہر خند لہجے میں کہا۔

"اپنی حد میں رہیں اور یہ مت بھولیں کہ آپ اس وقت میرے گھر میں کھڑی ہیں۔" اس نے دوٹوک انداز میں جواب دیا۔

"اور تم یہ مت بھولو کہ تم ساری زندگی میرے باپ کے احسانوں پر پلے ہو۔" اس نے فوراً اسے احسانوں تلے دبانے کی کوشش کی۔

"ہاں مگر آپ یہ مت بھولیں کہ اب آپ میرے احسانوں کے بوجھ تلے جی رہی ہیں۔"اس نے بھی حساب برابر کیا۔عاشر کو مہرین کو یوں تڑپتا دیکھ کر خوشی ہو رہی تھی۔

"کون سا احسان؟"اس نے عاشر سے سوال کیا۔

"میں پھر دوہراتا ہوں احسان نہیں احسانات مہرین حسن!"اس نے گویا دو سیکنڈ میں مہرین کو عرش سے فرش پر پٹخ دیا تھا۔

مہرین کے ماتھے پر بل صاف نمایاں تھے۔

"میرا احسان اس سے زیادہ اور کیا ہو گا کہ میں نے آپ سے شادی کی جبکہ آپ میرے معیار پر پورا تو کیا آدھا بھی نہیں اترتیں اور آپ کی خوش فہمی دور کرنے کے لیے آپ کو بتا دوں کے آپ کے والد نے ہاتھ جوڑ کر مجھ سے التجا کی تھی کہ میں آپ سے شادی کر لوں۔اب آپ کو پتا چلا ہو گا کے احسان تلے دبنا کیا ہوتا ہے؟میں بھی اس کرب سے گزرا تھا جب آپ دن رات اپنے احسانات جتا کر

میری روح کو زخمی کرتی تھیں....."اب اس کی زبان اس کا ساتھ نہیں دے رہی تھی وہ بولتے بولتے چپ ہو گیا۔

"کیا بابا جان نے تم سے ہاتھ جوڑ کر التجا کی تھی؟"اس وقت اس کا دل کسی ننھی چڑیا کی طرح پھڑ پھڑا رہا تھا۔

"جی ہاں ورنہ میں آپ سے شادی کی بجائے مرنا پسند کرتا۔"وہ آج پہلی بار مہرین کو اس کی حیثیت جتا رہا تھا۔

"اگر ایسا ہے تو تم مجھے اسی وقت طلاق دو۔"اس نے عاشر سے کہا۔

"میں نے آپ سے ہزار بار کہا ہے اور پھر کہوں گا کہ اگر آپ کو طلاق چاہیے تو آپ کورٹ سے جا کر لے لیں مجھے بہت خوشی ہو گی مگر جب تک میں آپ کو اپنے سامنے ہی تڑپتا ہوا دیکھنا چاہتا ہوں۔"وہ آج مہرین کو ہارتا ہوا دیکھنا چاہتا تھا۔

"تو یوں بولو کہ تم اپنا بدلہ لے رہے ہو۔"وہ آہستہ آہستہ اپنے حواس کھو رہی تھی۔

"مجھے اگر بدلہ لینا ہوتا تو میں آپ کو وہ سزا دیتا جو آپ سوچ بھی نہیں سکتیں تھی مگر میں معاف کرنے والا اور سیکھنے والا شخص ہوں تو میں نے سوچا آپ سے سیکھی ہوئی سازشیں آپ پر ہی اپلائی کروں۔"اس نے زہریلی مسکراہٹ سے کہا تو مہرین بامشکل ہی سانس لے سکی تھی۔

"?Now will you please excuse me"

وہ یہ کہتا ہوا اپنے روم میں چلا گیا۔اور مہرین دل ہی دل میں اسے کوس کے اپنی غبار نکلنے لگی۔

"تو یہ کھیل کھیلا ہے بابا جان کے لاڈلے نے...میں مہرین حسن اتنی جلدی ہر ماننے والوں میں سے نہیں ہوں۔"اس نے لب بھینچ کر سوچا۔

عاشر نے زور سے دروازہ بند کیا اور اپنے دونوں ہاتھوں سے اپنے بالوں کو نوچنے لگا۔اسے وہ سب یاد آرہا تھا جو مہرین نے اس کے ساتھ کیا تھا وہ بے عزتی اور وہ طنز کے تیر وہ کبھی نہیں بھول سکتا تھا۔

★★★★★

وہ آفس میں بیٹھا کام کر رہا تھا جب عدیل نے دروازہ کھٹکھٹایا۔

"آجاؤ!" اس نے فائلز اوپر نیچے کرتے ہوئے کہا۔

"یار کیا عاشر ہر وقت کام میں مصروف رہتا ہے؟" عدیل نے ناراضگی سے عاشر کو کہا جو اب بھی فائلز میں کچھ ڈھونڈھ رہا تھا۔

"تو کیا کام ایسے ہی چھوڑ دوں؟" اس نے فائلز کو کونے میں رکھتے ہوئے جواب دیا۔

"دیکھ یار اب تیری شادی ہو گئی ہے تمہیں اس وقت گھر پر ہونا چاہیئے مہرین بھابھی تمہارا انتظار کرتی ہوں گی۔" عدیل نے شرارتی انداز میں کہا تو عاشر کا رنگ فق ہو گیا۔

www.novelsclubb.com

"مہرین بھابھی نہیں وہ چڑیل ہے اور وہ وقت دور نہیں جب وہ خود مجھ سے طلاق لے لے گی۔" اس نے بے فکری سے کہا۔

"مگر ابھی تو....." عدیل نے ابھی اپنی بات مکمل نہیں کی تھی کہ ایک اور ور کر نے اندر آ کر انہیں میٹنگ کے لیے بلا لیا۔

****

فون بہت دیر سے بج رہا تھا مگر مہرین کو شاید پتا نہیں چلا۔ کچھ دیر بعد وہ فون کی بیل پر دوڑی دوڑی نیچے آئی۔

"ہیلو؟"

"ہیلو مہرین؟" ماما جان نے فون پر اسے مخاطب کیا۔

"ماما جان کیسی ہیں آپ؟ میں آپ کو مس کر رہی ہوں۔" اس نے افسردگی سے کہا۔

www.novelsclubb.com

"میں بھی تمہیں مس کر رہی تھی اس لیے میں نے تمھیں فون کیا ہے۔" ماما جان نے اسے بتایا۔

"کیوں کیا بات ہے؟"

"میں سوچ رہی تھی کے وہاں آجاؤں تمہارے پاس تین دن کے لیے تمہارا دل بھی بہل جائے گا اور میرا بھی۔ میں تمہارے بابا جان کو خلیل کے پاس چھوڑ کر آؤں گی۔" انہوں نے یہ خوشخبری سنائی تو مہرین خوشی سے اچھل پڑی۔

"کیا واقعی؟ میں انتظار کروں گی۔" مہرین کے لبوں پر مسکراہٹ پھیل گئی۔

"پرسوں انشااللہ میں آرہی ہوں عاشر کو بتا دینا یا سرپرائز رکھنا جیسے مرضی اور تم اپنا خیال رکھنا۔" انہوں نے مہرین کو تاکید کی اور فون بند کر دیا۔

مہرین کی تو خوشی کا کوئی ٹھکانہ نہیں رہا۔ وہ جانتی تھی کہ اب اسے کیسے عاشر سے چھٹکارا حاصل کرنا ہے۔

www.novelsclubb.com

★★★★★

کلاس ختم ہونے کے بعد زریاب نے عروسہ کو اپنے آفس میں بلایا۔

"میں اندر آ جاؤں؟"اس نے دروازے سے جھانک کر زریاب کے چہرے کے تاثرات پڑھے۔

"آپ اندر آ چکی ہیں۔"زریاب نے سنجیدگی سے جواب دیا تو عروسہ چلتی ہوئی اس کی ٹیبل کے سامنے کھڑی ہو گئی۔

"آج آپ نے بہت غیر زمدارانہ انداز اختیار کیا ہے۔یہ میں آپ کی پہلی غلطی سمجھ کر درگزر کر رہا ہوں۔ مگر اگر آیندہ آپ نے ایسا رویہ اختیار کیا اور ایسے بہانے بنائے تو آپ اسٹوڈیو میں قدم نہیں رکھ سکیں گی۔ کیا آپ کو میری بات سمجھ آ رہی ہے؟"زریاب نے عروسہ سے پوچھا جو خاموشی سے کھڑی اس کی باتیں سن رہی تھی۔

www.novelsclubb.com

"جی۔"

"گڈ! اب آپ جا سکتی ہیں۔" پھر وہ اپنے موبائل پر کوئی ویڈیو دیکھنے لگا۔ وہ ابھی جانے کے لیے مڑی ہی تھی کہ سامنے دیوار پر فریم کیے ہوئے اسکیچ پر اس کی نظر پڑی۔

وہ سکیچ کسی لڑکی کا لگ رہا تھا جسے بہت خوبصورتی اور نزاکت سے سکیچ کیا گیا تھا۔

"واہ! marvelous! یہ کس کا اسکیچ ہے؟" عروسہ تو جیسے اس تصویر میں گم ہو گئی تھی۔ زریاب نے جیسے ہی تصویر کو دیکھا اس کی آنکھوں میں خون اتر آیا۔ دل جیسے دھڑکنا بھول گیا اور سانسیں جیسے رک سی گئی تھیں۔

"آپ جا سکتی ہیں۔" اس نے دروازہ کھول کر عروسہ کو اشارہ کیا اور اس کے نکلتے ہی زریاب نے دروازہ زور سے بند کیا اور پھر کرسی کا سہارا لے کر آنکھیں بند کر لیں۔

★★★★★

دروازے پر دستک ہوئی تو بانو نے جا کر دروازہ کھولا۔ مہرین اس وقت جھاڑو دے رہی تھی۔ ماما جان کو دیکھ کر اس نے فوراً جھاڑو رکھ دی اور بھاگتی ہوئی آ کر ماما جان کے گلے لگ گئی۔

"ماما جان!" اس نے ان سے لپٹ کر پیار کا اظہار کیا۔ مگر ماما جان اس کی حالت دیکھ کر پریشان ہو گئیں وہ اس حلیے میں ماسی لگ رہی تھی۔

"تم ٹھیک تو ہو نا مہرین؟" ماما جان فکر مندی سے اس کے بالوں میں انگلیاں پھیرتے ہوئے بولیں۔

"ہاں بس ذرا کام کر رہی تھی۔ آپ اندر آئیں۔" اس نے ان کے ہاتھوں سے سارا سامان لے کر نیچے والے کمرے میں رکھوا دیا۔ پھر وہ کچھ دیر بات چیت کرنے کے بعد ان کو ان کے کمرے میں لے گئی۔ کچھ دیر بعد اس نے سارے گھر کی صفائی کی اور رات کا کھانا بنایا۔ اس نے بانو کو تین دن تک کوئی بھی کام کرنے سے منع کر دیا تھا۔ جب عاشر کو پتا چلا کہ ماما جان آئی ہیں تو وہ ان سے ملنے چلا گیا۔

"آپ نے بتایا نہیں؟" عاشر نے خشک لہجے میں پوچھا۔

"مہرین کو بتایا تھا۔ خیر آؤ کھانا کھاتے ہیں۔" انہوں نے عاشر کا ہاتھ تھاما اور دونوں کھانے کی ٹیبل پر بیٹھ گئے۔

سب لوگ کھانے کی ٹیبل پر بیٹھے ہوئے تھے اور عاشر حیرانی سے مہرین کو دیکھ رہا تھا کہ وہ کیوں آگے بڑھ بڑھ کر کام کر رہی ہے۔

"واہ مہرین! آپ نے اچھا کھانا بنایا ہے۔" ماما جان نے جوں ہی یہ کہا عاشر زور سے کھانسا۔ مہرین نے فوراً پانی عاشر کے ہاتھ میں تھمایا اور پھر ہلکا سا مسکرائی۔ عاشر کو ایک اور جھٹکا لگا تھا۔

"کیا ہوا عاشر تمہیں کھانا اچھا نہیں لگا؟" وہ دل ہی دل میں ہنس رہی تھی۔ عاشر کو سارا معاملہ سمجھ میں آگیا کہ مہرین کیا کھل کھیل رہی ہے۔ اس نے چپ چاپ کھانا شروع کیا لیکن ہر نوالہ اسے زہر جیسا کڑوا لگ رہا تھا۔

وہ دونوں بہت زیادہ نارمل ہونے کی اداکاری کر رہے تھے جس پر ماما جان کو شک ہو گیا تھا کہ کہیں تو کچھ گڑبڑ ہے مگر وہ سمجھ نہیں پا رہی تھیں۔

★★★★★

جب تک ماما جان وہاں رہیں مہرین نے سارا کام خود کیا صبح صبح لان کی دھلائی، دوپہر کا کھانا، شام کی چائے، رات کا کھانا اور پھر ہر چیز کو جگہ پر رکھنا وہ یہ سب بہت خوشی سے کر رہی تھی۔ ماما جان کو سمجھ نہیں آ رہا تھا کہ مہرین اتنا کام کیوں کر رہی ہے۔ ان سے رہا نہ گیا تو انہوں نے یہی بات مہرین سے پوچھ لی۔

مہرین نے موقع دیکھ کر فوراً اپنا دکھ نامہ ماما جان کے سامنے رکھ دیا۔

"تو تم پورا دن کام کر کے گزرتی ہو؟ مگر عاشر نے کہا تھا کے کام کرنے کے لیئے کام والی آتی ہے؟" انہوں نے مہرین سے دریافت کیا کے وہ سارا کام کیوں کر رہی ہے۔ مہرین ک چہرے پر مسکراہٹ پھیل گئی اس نے موقع کا فائدہ اٹھا کر اپنے ساتھ ہونے والی زیادتی بیان کی۔

"ماما جان آپ نہیں جانتی...." ابھی وہ یہ جملہ مکمل کرنے والی ہی تھی کے سامنے سے آتے عاشر نے اس کے پلان پر پانی پھیر دیا۔

"ماما جان کام والی سے زیادہ مجھے اپنی بیوی کے ہاتھ سے کیا ہوا کام اچھا لگتا ہے..." وہ یہ کہتے کہتے قریب آیا اور پھر اپنے بازوں کو مہرین کے گرد لپیٹ کر طنزیہ مسکرایا تو مہرین اسے خون خوار نظروں سے غورنے لگی۔

"یہ تو بہت اچھی بات ہے کہ تم نے ایک دوسرے کا ساتھ نبھانے کا فیصلہ کر لیا ہے۔" ماما جان خوشی سے بولیں۔ مہرین نے اس کی اس حرکت پر اس کا ہاتھ نوچا تھا مگر وہ بلکل بغیر کوئی ایکسپریشن دئے آرام سے بیٹھا رہا۔

ماما جان کے جانے کے بعد عاشر نے مہرین کو کافی باتیں سنائیں جس پر ان دونوں کی کافی لڑائی ہوئی۔

"آئندہ اگر تم نے مجھے ہاتھ لگایا تو یاد رکھنا....

"I'll kill you in your sleep

اس نے اسے دھمکی دی۔

"ارے بلکل پھر تو مجھے بہت خوشی ہو گی مر کر کیونکہ مر کر آپ کی شکل تو نہیں دیکھنی پڑے گی۔" اس نے طنزیہ جواب دیا۔ مہرین نے سوچا کے اب وہ پہلے جیسا کمزور عاشر نہیں رہا ہے اس لیئے اسے کسی طرح اپنی بات پر آمدہ کرنا ہو گا۔

"عاشر بہت ہو گیا ہے اب تم مجھے آزاد کر دو پلیز میں یہ سب اور برداشت نہیں کر سکتی۔" وہ عاشر سے التجا کرتے ہوئے بولی مگر وہ جواب میں صرف مسکرایا

"آپ التجا کرتی ہوئی اچھی لگتی ہیں مگر.....میں اتنا پاگل نہیں ہوں کہ آپ کو طلاق دے کر سب کی نظروں میں برا بن جاؤں میں نے ابھی ابھی یہ گیم جوائن کیا ہے مجھے بھی کچھ انجوائے کرنے دیں۔" وہ اب مہرین پر اپنی حیثیت واضح کر دینا چاہتا تھا۔

"میں آخری بار تم سے التجا کر رہی ہوں اس کے بعد جو ہوا اس کے زمہ دار تم خود ہو گے۔" وہ دھمکی دیتے ہوئے وہاں سے نکل گئی۔

****

سب لوگوں کے عجیب و غریب میسیجز آ رہے تھے۔ وہ پھوٹ پھوٹ کے رو رہی تھی۔ ہر جگہ اس کی رسوائی ہوئی تھی۔ کہاں گیا تھا اس کا غرور؟ کہاں گیا وہ عاشر کو محفل میں ذلیل کرنا؟ کہاں گیا تھا وہ گھمنڈ جس کے بنا پر وہ دنیا کو اپنے پیروں تلے کچل دیتی تھی؟

What you married your stepbrother? This "

is the end of this world!"کسی نے یہ

www.novelsclubb.com

مسیج اسے کیا تھا۔

ایک میسج ارحم سے طلاق سے متعلق بھی تھا جس پر اس کا دل پھڑ پھڑانے لگا۔

وہ ایک دو دن سے کمرے میں بند ہو گئی تھی اور کمرے کی ہر چیز اس نے توڑ ڈالی تھی۔اس کا ہاتھ زخموں سے چور تھا جو اس نے خود اپنے ہاتھوں کو دیوار سے مار مار کے زخمی کیئے تھے۔اس کا سر چکرا رہا تھا،دماغ میں ٹھیسیں اٹھ رہی تھیں۔ آنکھیں رونے کی وجہ سے سرخ ہو رہی تھیں۔عاشر نے اسے طلاق دینے سے انکار کر دیا تھا اور سارے دوست اس کا مذاق اڑا رہے تھے۔اس کی زندگی تماشہ بن کر رہ گئی تھی اسے اپنے جینے سے کوئی سروکار نہیں تھا۔اس نے دراز میں پڑی نیند کی گولیاں لیں اور اپنی آنکھیں موند لیں۔

****

وہ دونوں بھاگتے ہوئے اس کے کمرے کی طرف آئے۔بانو تو مسلسل دعائیں کر رہی تھیں کے کچھ نہ ہوا ہو۔

"مہرین دروازہ کھولیں!" وہ دروازہ پیٹ کر چیخ رہا تھا مگر بہت دیر تک دروازہ نہ کھلنے پر اس نے اللہ کا نام لے کر دروازہ کا تالا توڑ ڈالا اور اندر گیا تو سامنے کا منظر دیکھ

www.novelsclubb.com

کر دونوں کے ہوش اڑ گئے۔ مہرین بستر سے لگی بے جان پھول کی طرح پڑی ہوئی تھی جس میں زندگی ہونے کا کوئی گمان نہیں تھا۔ منہ سے جھاگ نکل رہا تھا اس نے خودکشی کی کوشش کی تھی اور اب عاشر کو کچھ سمجھ نہیں آ رہا تھا کے وہ کیا کرے۔

"مہرین!" وہ بہت زور سے چیخ کر بولا مگر شاید بہت دیر ہو چکی تھی

اس کو یوں بے حال دیکھ کر بانو کو تو جیسے پسینے چھوٹ گئے۔ عاشر کو اس وقت کچھ سمجھ نہیں آ رہا تھا۔

ہوا کچھ یوں تھا کے وہ آج صبح آفس میں کام کر رہا تھا اور اس کام کے دوران کتنی ہی بار اس کا فون بجا تھا مگر اس نے غیر ضروری سمجھ کر بانو کا فون نہیں اٹھایا۔ دوپہر کے وقت اس کے آفس کے ریسپشن پر گھر سے آنے والی کال کی وجہ سے وہ فوراً فون اٹینڈ کرنے چلا گیا۔

"ہیلو! خیریت؟" اس نے فون پکڑتے ہوئے بہت ہی حیرانی سے پوچھا۔

"خیریت ہی تو نہیں بیٹا عاشر جلدی گھر آؤ!" فون پر آواز بانو کی تھی جو بے حد پریشان تھیں اور آواز میں گھبراہٹ تھی۔

"کیوں کیا ہوا؟" اس نے زندگی میں پہلی بار بانو کو اتنی گھبراہٹ سے کانپتے ہوئے سنا تھا۔

"وہ۔۔۔۔وہ۔۔۔۔مہرین۔" بانو بول نہیں پا رہی تھیں۔

"کیا مہرین؟" اس نے لب بھینچ کر کہا۔

"مہرین نے صبح سے دروازہ نہیں کھولا ہے وہ دو دن سے کمرے میں بند ہے۔ تم فوراً آؤ!" یہ بات سنتے ہی عاشر پر تو جیسے کوئی قیامت ٹوٹ گی تھی۔ اسے یقین تھا کے مہرین نے ایسی کوئی حرکت کی ہو گی جس سے عاشر کا سکون برباد ہونے والا ہے۔

اس لئے وہ ایک لمحہ بھی ضائع کیئے بغیر آفس سے نکلا اور تیز رفتار میں گاڑی چلاتا ہوا گھر پہنچا۔ بانو سامنے ہی کھڑی تھیں اور گھبراہٹ کی وجہ سے ان کا جسم کانپ رہا تھا۔ وہ اور عاشر اس کے کمرے تک پوہنچے مگر بہت کھٹکھٹانے کے بعد بھی جب دروازہ نہیں کھولا تو عاشر نے خود تالا توڑا اور اندر داخل ہوا۔ اندر کا منظر دیکھتے ہی دونوں پر جیسے کوئی پہاڑ گر گیا ہو۔ مہرین نے نیند کی گولیاں کھائیں تھیں جس کی وجہ سے وہ یوں بے جان بستر پر پڑی ہوئی تھی۔

"اب کیا کریں بیٹا؟ یا اللہ ہماری مدد فرما۔" بانو زور زور سے چیخ رہی تھیں جبکہ عاشر بھی اس وقت حالات کو سمجھ نہیں پا رہا تھا۔ دوائی کا اثر کافی تھا جس کی وجہ سے مہرین کے منہ سے جھاگ نکل رہا تھا۔ وہ بھاگتا ہوا اس کی طرف گیا اور اس کی نبض چیک کی جس سے معلوم ہوا کے وہ زندہ تھی مگر ہاتھ پیر ٹھنڈے پڑے تھے۔

اس نے مزید دیر کئے بغیر مہرین کو اپنی بانہوں میں اٹھایا اور پوری طاقت سے اس کے وجود کو سہارا دیتے ہوئے نیچے کی جانب بڑھا۔

www.novelsclubb.com

مگر اس وقت عاشر اس حالت میں نہیں تھا کے وہ کچھ سوچ سکے۔

"بانو گل خان سے بولیں گاڑی نکالے!" اس نے چیخ کر کہا اور پھر تیز قدموں کے ساتھ سیڑھیاں عبور کرتا ہوا نیچے آیا۔ گل خان نے گاڑی نکال لی تھی اور مہرین کو سیٹ پر لٹا کر وہ لوگ فوراً قریبی ہسپتال کی طرف گئے۔

ہسپتال پہنچتے ہی سب ہی ڈاکٹرز نے خودکشی کا کیس سن کر علاج کرنے سے منع کر دیا۔

بانو نے رو رو کر حال برا کر لیا تھا۔ وہ بابا جان کی ایک ہی بیٹی تھی اور اس کی حفاظت کا ذمہ بانو نے لیا تھا۔ اب اگر اسے کچھ ہو جاتا تو ساری زندگی پچھتاوے کے سوا کچھ نہ ہوتا۔

www.novelsclubb.com

مہرین اس وقت اسٹریچر پر بے سودھ پڑی ہوئی تھی۔ وہ تو بابا جان کی کوئی نیکی تھی یا عاشر کی کوئی نیک نامی کے عاشر کے اسکول کا دوست وہاں ایمرجنسی میں موجود تھا۔ وہ عاشر کو دیکھتے ہی پہچان گیا تھا اور مزید تاخیر کئے بغیر وہ مہرین کو ایمرجنسی میں

لے گئے۔ وہاں مہرین کو ٹریٹمنٹ دیا جا رہا تھا۔ عاشر باہر کھڑا صرف اپنی قسمت کو رو رہا تھا۔

وہ منحوس گھڑی جب اس نے اس عورت کو اپنی زندگی میں قبول کیا۔ وہ چاہتا تھا کے اس وقت اسے اس حال میں چھوڑ کر کہیں بھاگ جائے مگر باباجان سے کیا ہوا وعدہ اس کو مجبور کر رہا تھا۔

''عاشر؟ کیا میں تم سے بات کر سکتا ہوں؟'' ڈاکٹر یاور نے عاشر کو مخاطب کیا جو اس وقت اپنے اندر ہی کوئی جنگ لڑ رہا تھا۔

''ہاں بولو؟'' عاشر نے پیچھے مڑ کر جواب دیتے ہوئے کہا۔

"میں اور تم یہ بات اچھی طرح جانتے ہیں کے یہ ایک 'suicidal attempt case' تھا اور اگر اس میں پولیس شامل ہوئی تو سارے سوالوں کا جواب تمہیں دینا ہو گا۔ میں نے صرف تمہارے کہنے پر اس مریض کی جان بچائی ہے۔" یاور نے عاشر کو سارے معاملات سے آگاہ کیا۔

''میں سمجھتا ہوں اور تم نے یہ جو احسان مجھ پر کیا ہے اسے شاید ہی کبھی اتار سکوں۔'' عاشر نے بے حد ممنون ہو کر اس سے کہا۔

''ارے یار کیسی باتیں کر رہا ہے؟ ویسے تمہارا کیا رشتہ ہے اس لڑکی سے؟'' اس نے جوں ہی عاشر سے یہ سوال کیا تو وہ ایک دم چپ ہو گیا۔

یاور کو لگا جیسے اس نے کوئی غلط سوال کر لیا ہے۔ ''آئی ایم سوری شاید میں نے غلط سوال کر لیا ہے۔'' اس نے عاشر سے معذرت کی۔

''ارے نہیں تم نہیں جانتے یہ میرے بابا جان کی بیٹی ہیں۔'' جواب میں صرف وہ یہی کہہ سکا تھا۔

''اچھا! خیر مریض کو ابھی ہوش نہیں آیا ہے مگر کل تک انشاءاللہ آ جائے گا۔ اپنا خیال رکھنا۔'' یہ بول کر وہ وہاں سے چلا گیا اور عاشر بس خالی نگاہوں سے دیواروں کو تکنے لگا۔

******

عروسہ کو زریاب کا رویہ خاصہ برا لگا تھا۔اس لیے وہ دو دن تک اس کلاس میں گئ ہی نہیں۔ مگر پھر اس کا دل زریاب کو سوچ سوچ کر مچلنے لگا تو اس سے رہا نہ گیا اور وہ دو دن بعد وہاں پہنچ گئی۔

کلاس میں آتے ہی زریاب نے عروسہ کو ایک ناگوار انداز میں گھورا۔اسے عروسہ جیسے لاپرواہ اور منہ پھٹ لوگوں سے چڑ تھی۔اس لیئے اس کو اپنی کلاس میں برداشت کرنا زریاب کے لئے مشکل تھا۔

اس نے سب کو فائن لائنز بنانا سیکھائیں جو کے اسٹل آرٹس سیکھنے کے لیئے بہت ضروری ہوتی ہیں۔

www.novelsclubb.com

"سب کوشش کریں گے!" زریاب نے ہر ایک کو لکیریں بنانے کو کہا۔عروسہ پنسل منہ میں دبائے کچھ سوچ رہی تھی۔

اس کے دماغ میں تو اپنا ملک جہاں وہ رہتی تھی صرف اس کا خیال آ رہا تھا۔

"مس عروسہ! کیا میں پوچھ سکتا ہوں کے آپ دو دن سے کہاں غائب تھیں؟"

زریاب کے چہرے پر سنجیدگی کی ایک لہر چھائی ہوئی تھی۔

"میں ڈر گئی تھی آپ سے اس لیئے میں نے سوچا کے میں وہاں نہیں جاؤں گی۔"

اس نے معصومیت سے جواب دیا۔

"تو واپس آنے کی زحمت کیوں کی آپ نے؟" اس کا لہجہ کافی تلخ تھا۔

"کیوں کے مجھے آپ کی یاد آ رہی تھی۔" ہمیشہ کی طرح شوخ انداز اپنا کر عروسہ نے کہا۔

یہ سن کر زریاب کو اندازہ ہو گیا تھا کے وہ یقیناً پاگل خانہ سے بھاگ کر آئی ہے۔ بھلا کوئی اپنے ٹیچر کو ایسے بول سکتا ہے۔ اس نے عروسہ کو پاگل سمجھ کر اگنور کیا اور پھر

فون کھول کر میسجز زچیک کرنے لگا۔اس کا فیس بُک مہرین کے حوالے سے بھرا ہوا تھا۔اس کے بارے میں کچھ یوں لکھا تھا۔

"مہرین شادیوں کی ملکہ !"

جس پر یونیورسٹی کے سب لوگوں کے کمینٹس تھے۔اسے یہ باتیں پڑھ کر کچھ حد تک تو سمجھ آگیا تھا کے آخر مسلہ کیا ہے۔یقیناً کسی نے مہرین کے متعلق باتیں یونیورسٹی کے گروپ میں پھیلادیں تھی۔اور سب ہی لوگ اس بات کو لے کر بات کو مزید بڑھا رہے تھے۔

وہ ابھی فیس بُک اسکرول کر ہی رہا تھا جب اس کی نظر ایک ایسی بات پر پڑی جسے پڑھ کر وہ اپنے ہوش کھو بیٹھا۔

www.novelsclubb.com

congratulate Mehreen on her marriage to "

Ashir!"

اسے لگا تھا جیسے کسی نے اسے کسی اونچائی سے دھکا مارا ہے۔وہ کتنی ہی دیر یوں سکتے میں بیٹھا رہا۔

******

عاشر دو دن سے ہسپتال میں ہی تھا اور آفس کا کام اس نے عدیل کے سپرد کر دیا تھا۔ خود وہ ہسپتال میں رک کر ڈاکٹر سے کیس نہ بنانے کی درخواست کر رہا تھا۔

وہ ابھی کافی پی کر اٹھا ہی تھا کے ڈاکٹر نے آکر اسے بتایا تھا کے میرین کو ہوش آگیا ہے۔اس نے جواب میں صرف سر ہلایا اور دبے قدموں کے ساتھ اوپر جانے کے لئے بڑھا۔

وہ ابھی آہستہ آہستہ آگے کی طرف بڑھ ہی رہا تھا کے سامنے سے آتے دو لوگوں کو دیکھ کر اس کے چہرے کا رنگ فق ہو گیا۔

''عاشر!'' وہ آواز ماما جان کی تھی جو تیزی سے بھاگتی ہوئی اس کی طرف آ رہی تھیں اور ساتھ میں بابا جان بھی آہستہ آہستہ اس کی طرف ہی آ رہے تھے۔

''ماما جان!'' اس نے ایک دم چونک کر ان کو دیکھا جو کے خاصے پریشان دکھائی دے رہے تھے۔ بابا جان کی تو خود کی طبیعت خراب تھی مگر مہرین کی طبیعت کا سنتے ہی وہ دوڑے چلے آئے۔

''بیٹا کیا ہوا ہے مہرین کو؟ بتاؤ تو کچھ!'' بابا جان کے لب کانپ رہے تھے۔ عاشر نے انہیں کندھے سے پکڑ کر قریب ہی بینچ پر بیٹھا دیا۔

"بتاؤ عاشر کیا ہوا ہے؟ ہم دو دنوں سے فون کر رہے ہیں کوئی نہیں اٹھا رہا تھا پھر کل رات بانو بے بتایا کے مہرین ہسپتال میں ہے۔ مجھے بتاؤ آخر ہوا کیا ہے؟ ہم مہرین کی خبر سنتے ہی اسلام آباد چلے آئے۔" ماما جان تو جیسے خود پہ قابو نہیں رکھ پا رہی تھیں۔

"ماما جان حوصلہ رکھیں! کچھ نہیں ہوا ان کو بس بے ہوش ہو گئی تھیں۔" عاشر نے بات کو سنبھالتے ہوئے بتایا۔ مگر تب بھی ان کے بے چین دل کی قرار نہیں آیا۔

"بابا جان آپ کیوں اس حالت میں یہاں آ گئے وہ بھی اتنا لمبا سفر طے کر کے؟" عاشر نے خفگی کا اظہار کیا۔

"ہم بس مہرین کو دیکھنا چاہتے ہیں اور ایک دن گزار کر چلے جائیں گے۔ سامان گاڑی میں ہی رکھا ہے۔ ہم نے بس بانو سے ہسپتال کا پتہ پوچھا اور یہاں آ گئے۔" بابا جان کی پریشانی کا کوئی عالم نہیں تھا۔

"وہ اوپر والے وارڈ میں ہیں اب، آپ چلیں میں آپ کو لے چلتا ہوں۔" عاشر نے بابا جان کا ہاتھ تھاما اور لفٹ سے اوپر والے فلور پر پہنچ کر انہیں مہرین کے کمرے میں لے گیا۔ وہ آنکھیں بند کر کے لیٹی ہوئی تھی۔ جسم میں کمزوری کی وجہ سے ڈرپ بھی لگی ہوئی تھی۔

وہ ایک لمحہ بھی تاخیر کیئے بغیر اس کے کمرے میں چلے گئے ساتھ میں ماما جان بھی اندر آ گئیں۔

ماما جان کونے میں کھڑی بس اس کی شکل کو تک رہی تھیں جبکہ بابا جان تو اس کے بیڈ کے قریب آ کر بیٹھ گئے۔انہوں نے اس کے نازک ہاتھوں کو اپنے ہاتھوں میں لے کر چوما۔ایک آنسوں کا دریا ان کی آنکھوں سے جاری ہوا۔مہرین نے بہت آہستہ سے آنکھیں کھول کر دیکھا تھا۔اس وقت وہ کسی خواب سے جاگی تھی۔ پورے جسم میں درد اور ٹیسیں اٹھ رہی تھیں مگر اپنے ہاتھوں کو بابا جان کے ہاتھوں میں دیکھ کر وہ بس مسکرائی تھی۔بابا جان نے اس کو مسکراتے ہوئے دیکھا تو انہوں نے بھی سکون کا سانس لیا۔

www.novelsclubb.com

"کیسی ہو بابا کی جان؟" بابا جان نے بہت پیار سے اسے مخاطب کیا تھا۔وہ اس وقت اس حالت میں نہ تھی کے وہ جواب دیتی تو اس نے صرف سر ہلا دیا۔

ماما جان کو بھی مہرین کی صورت دیکھ کر کسی حد تک تسلی ہوئی۔

مگر سامنے پڑی فائل دیکھ کر ان کے حوش اڑ گئے تھے۔اس پر لکھا تھا:

'suicidal attempt'

"یہ کیا لکھا ہے؟suicidal attempt!"ماما جان نے حیرانی سے پوچھا۔

عاشر نے جب یہ سنا تو اس کا دل تو جیسے دھڑکنا ہی بھول گیا ہو۔اس کو لگا تھا کے جیسے اب کوئی بڑی قیامت برپا ہو جائے گی۔

"وہ۔۔۔وہ ڈاکٹرز کا تو پتہ ہے آپ کو ہر بات کو خودکشی کا نام دے دیتے ہیں۔"اس نے کسی طرح بات کو پلٹنا چاہا تھا۔

"کیا مطلب؟"ماما جان نے نا سمجھی کے انداز میں کہا۔

"وہ مہرین نے دوائیاں منگوائی تھیں میں شاید غلط ڈوز کی دوا لے کر آ گیا جس کی وجہ سے وہ بے ہوش ہو گئیں۔مگر ڈاکٹرز سمجھے یہ کوئی خودکشی کا کیس ہے۔آپ فکر نہ

www.novelsclubb.com

کریں میں نے سارے معاملات کلیئر کروا دیئے ہیں۔"اس نے سارا الزام اپنے سر لیتے ہوئے بتایا۔

"بیٹا مجھے آپ سے اس قدر غیر ذمداری کی توقع نہیں تھی۔"ماما جان نے ناراضگی سے کہا۔

"میں مانتا ہوں کے یہ سراسر میری غلطی ہے۔"وہ شرم سار ہوا۔

"چلو اب جو ہو گیا سو ہو گیا مگر آئیندہ خیال رکھیئے گا۔"ماما جان نے عاشر کو تنبہ کی جو صرف سر جھکا کر ہاں کر سکا تھا۔وہ لوگ کچھ دیر وہی بیٹھے رہے مگر پھر عاشر نے ان دونوں کو بہت مشکل سے گھر کی طرف روانہ کیا اور ساتھ میں بانو کو بھی بھیج دیا۔

ڈاکٹر سے بات کرنے کے بعد اس نے پیمنٹ کاؤنٹر پر جمع کروائی۔اب وہ مشکل سے مہرین کے کمرے میں آیا تھا۔ڈاکٹر یاور نے رات تک مہرین کو ڈسچارج کرنے کا کہہ دیا تھا۔

زندگی کے کچھ فیصلے اپنی ذات کے لیے بے معنی ہی کیوں نہ ہوں اکثر زندگی سے جڑے لوگوں کی خوشی کے لیے قبول کر ہی لیئے جاتے ہیں۔شاید کچھ ایسا ہی عاشر نے بھی کیا تھا۔وہ تھکے تھکے قدموں سے اندر چلا آیا۔مہرین نے اسے آتا دیکھ کر یکدم آنکھیں موند لیں۔

"مرنے کا اتنا ہی شوق تھا آپ کو تو زیادہ ڈوز لیتی تاکہ میری اور بابا جان کی زندگی میں تو سکون آتا۔آئندہ اگر خودکشی کرنے کا سوچیں تو گولیاں زیادہ کھایئے گا۔" عاشر کے الفاظ سے بیزاری اور نفرت صاف ظاہر تھی۔بستر پر پڑی بے سدھ وہ بس سنتی رہی کیونکہ اب باری عاشر کی تھی۔

*****

www.novelsclubb.com

شیزہ نے تو رو رو کر اپنا حال برا کر لیا تھا۔دانیال حسن نے شیزہ کے ساتھ ہونے والے واقع پر ایک ہنگامہ کھڑا کر دیا۔پورے گھر میں آج ہلچل مچی ہوئی تھی۔

"ابو بس کر دیں اب! جو ہونا تھا وہ ہو گیا۔" عالیہ نے دانیال حسن کو سمجھانا چاہا جو اپنی بیوی پر برس پڑے تھے۔

"کیا ملا تمہیں یہ رشتہ توڑ کے؟ کہاں گی تمہاری بہن اب؟ کیا منہ دیکھائیں گے اب ہم دنیا والوں کو؟" دانیال حسن اس وقت صرف ایک بات جانتے تھے اور وہ یہ کے اب شیزہ کا کیا ہو گا۔

دانیال حسن کی بیوی نائلہ نے شیزہ کی منگنی عاشر سے توڑنے کے بعد اپنے بھانجے سے طے کر دی تھی جس پر سب گھر والوں نے بہت ہنگامہ کیا تھا۔ مگر ان کی ضد کے آگے انہوں نے ہار مان لی تھی۔ نائلہ کی بہن تو شیزہ سے اپنے بیٹے کی شادی کرنے پر آمادہ تو ہو گئیں اور معملات کسی حد تک حل ہو گے مگر چند دن پہلے ہی ان کے بیٹے نے شادی سے انکار کر دیا۔ نائلہ نے اپنی بہن کے آگے بہت منتیں کی مگر ان سب کوششوں کے بعد بھی وہ کامیاب نہ ہو سکیں اور یوں انہیں اپنی منہ کی کھانی پڑی۔

www.novelsclubb.com

"مجھے معاف کر دو! میں نے صرف تمہارا بھلا چاہا تھا۔" وہ شیزہ کے سامنے ہاتھ جوڑ کر کہہ رہی تھیں۔ "مما بس بہت ہو گیا! اب میں کسی کو حق نہیں دوں گی کے وہ میری زندگی کا فیصلہ کرے مجھے اب شادی نہیں کرنی کسی سے بھی! اگر کسی نے مجھے فورس کیا تو اچھا نہیں ہو گا۔" اس نے دھمکی دیتے ہوئے کہا۔

"مگر...." نائلہ نے بولنا چاہا تو شیزہ مزید کچھ سننے بغیر وہاں سے چلی گئی۔ اس کی زندگی ایک تماشہ بن کر رہ گئی تھی۔ اس کا دل کسی کرب سے گزر رہا تھا اور اب تو جیسے اس کی زندگی میں زندگی کم درد زیادہ تھا۔ عاشر کو اپنا ہوتے ہوئے کھو دینا اور اس سے جھوٹ بولنا سب کچھ کسی اذیت سے کم نہ تھا۔ عاشر اس کی زندگی کی روشنی تھی جو اس کے وجود کے اندھیروں روشنی سے منور کر دیتی تھی مگر اب وہی دل تھا مگر اجالوں میں نہیں اذیت کے اندھیروں میں۔

www.novelsclubb.com

****

ماما جان اور بابا جان ہسپتال سے ہو کر عاشر کے گھر ایک دن کے لیے ٹھہر گئے تھے۔ وہ لوگ مہرین کے گھر آنے کا انتظار کر رہے تھے۔

عاشر نے مہرین کو گاڑی میں بٹھایا اور پھر گل خان کو گاڑی ڈرائیو کرنے کے لئے کہا۔ سارا راستہ وہ اپنے اندر کے طوفان کو محسوس کرتے ہوئے گزار رہا تھا۔ اس کا ذہن صرف اتنا جانتا تھا کے اب وہ اب ہر روز اس اذیت سے گزرے گا اور ایسا کرتے کرتے شاید عمر بیت جائے گی۔ گل خان نے گاڑی گھر پر روکی۔ گیٹ سے اندر آتے ہی وہ گاڑی سے نکل گیا۔ مہرین کمزوری کی وجہ سے گاڑی سے نکل نہیں پا رہی تھی تو ماما جان نے مہرین کو کندھے سے پکڑا اور سہارا دیتے ہوئے اندر لائیں۔

"اب کیسا محسوس کر رہی ہو مہرین؟" بابا جان نے پیار سے اس کے سر پر ہاتھ پھیرا۔

"بہت بہتر بابا جان! مگر آپ کی تو خود طبیعت ٹھیک نہیں آپ کیوں اتنا لمبا سفر طے کر آئے؟"

www.novelsclubb.com

مہرین نے پوچھا اور پھر بہت آہستہ آہستہ قدموں کے ساتھ لاؤنج کی طرف بڑھی۔

"بس آپ کو دیکھ لیا ہے اب دل کو قرار آ گیا ہے۔ عاشر نے بہت خیال کیا ہے آپ کا۔" بابا جان نے عاشر کی طرف رخ کر کے کہا۔ مہرین جو سامنے دیکھ رہی تھی اب عاشر کی طرف دیکھنے لگی۔ وہ بیزاری اور ناگواری کے انداز میں اسے دیکھ رہا تھا۔

"اب کیا ساری باتیں یہیں کرو گی؟ چلو آرام کر لو اپنے کمرے میں۔" ماما جان نے بات کو ختم کرتے ہوئے کہا اور پھر مہرین کو نیچے والے فلور کے کونے والے کمرے میں لے گئیں۔ اسے آرام سے بستر پر لٹایا اور پھر دوائیاں دے کر واپس آ گئیں۔

"آفس کیسا جا رہا ہے؟" بابا جان نے عاشر سے جاننا چاہا۔

"بکل ٹھیک بابا جان!" اس نے خشک لہجے میں جواب دیا۔

''ہم تو پریشان ہو گئے تھے کم از کم ہمیں بتا تو دیتے۔اگر بانو ہمیں نہ بتاتیں تو ہمیں پتا ہی نہ چلتا۔'' ماما جان سے عاشر کی لاپرواہی برداشت نہیں ہوئی تھی۔

"جی میں مانتا ہوں ماما جان کے یہ میری غلطی ہے مجھے بتانا چاہیے تھا اور اس کے لیئے میں معذرت کرتا ہوں۔بس اس وقت پریشانی کے عالم میں مجھے کچھ سمجھ نہیں آیا۔"اس نے مختصراً بات ختم کی۔وہ اب ان دونوں کو کیا بتاتا کے ان کی بیٹی نے کس قدر عاشر کی زندگی تنگ کر دی تھی۔نہ جانے اور کتنی آزمائشوں سے عاشر کو گزرنا تھا۔بابا جان جانتے تھے کے عاشر کا اس سب میں کوئی قصور نہیں وہ جانتے تھے کے عاشر کوئی بات چھپا رہے ہے مگر انہوں نے اس سے مزید کوئی اور سوال نہیں کیا۔

www.novelsclubb.com

"اچھا سب باتیں چھوڑو یہ بتایئے کے آپ کی زندگی کیسی گزر رہی ہے؟"ان کے اس سوال نے عاشر کو کچھ دیر کے لیے چونکایا تھا مگر اس نے کوئی تاثرات دیتے ہوئے خود کو کنٹرول کیا۔

"جی ٹھیک۔" وہ بس لب بھینچ کر بس اتنا کہہ سکا تھا۔

رات کو مزید کچھ باتیں چلیں مگر ماما جان اتنی تھک گئی تھیں کے وہ تو فوراً سونے چلی گئیں۔عاشر اور بابا جان اب آفس کے حوالے سے باتیں کر رہے تھے۔اپنے کمرے میں جانے سے پہلے انہوں نے ایک بار پھر عاشر سے وہی التجا کی۔

"عاشر آپ بس مہرین کا ہاتھ تھامے رکھے گا۔اس کو تنہا مت چھوڑے گا۔"اور جواب میں عاشر نے فرمابرداری سے سر کو جھکا دیا۔

****

عروسہ اب تک زریاب کے آفس کے باہر بیٹھی ہوئی تھی۔زریاب کو لگا تھا کے سارے آسٹوڈینٹس کلاس لینے کے بعد چلے گئے ہیں۔وہ اپنے آفس سے سارے کام کر کے باہر نکلا تو عروسہ کو بیٹھا دیکھ کر وہ حیران ہو گیا۔

''آپ یہاں کیوں ہے اب تک؟''اس نے گھڑی کی طرف دیکھتے ہوئے کہا جس میں اس وقت رات کے 9 بج رہے تھے۔

"کیونکہ مجھے لینے کے لئے ابھی تک کوئی نہیں آیا۔"اس نے بے فکری کے انداز میں شانے اچکائے۔زریاب نے اس کے اس ردِ عمل پر اسے سرد مہری اور ناگواری کے انداز میں دیکھا۔

''تو بلایئے نا اپنے گھر والوں کو! مجھے یہ اسٹوڈیو بند کرنا ہو گا۔''اس نے تیکھے لہجے میں کہا۔

''بھائی کو فون کیا ہے مگر وہ فون نہیں اٹھا رہے۔''اس نے زریاب کو بتایا جو اس کی اس بات پر مزید زچ ہوا۔

www.novelsclubb.com

''محترمہ عروسہ آپ جلد کسی کو بلائیں نہیں تو میں آپ کو باہر چھوڑ کر چلا جاؤں گا۔''وہ غصہ ضبط کر کے سمجھانے والے انداز میں بولا۔

''مگر میں کیا کروں سر؟ میں اس وقت اکیلی کہاں جاؤں؟'' وہ بہت دکھی ہو کر بولی تو زریاب کو یقین ہو گیا کے وہ واقعی پریشان ہے۔

''ٹھیک ہے اگر آپ اکیلی ہیں تو میں آپ کو ڈراپ کر دیتا ہوں۔'' اس نے عروسہ کی بے بسی پر اسے آفر دی تو وہ فوراً مان گئی۔

''شیور!'' اس نے ہنس کر کہا۔ وہ زریاب کی گاڑی میں آگے والی سیٹ پر بڑے آرام سے بیٹھ گئی جس پر زریاب کچھ دیر کو ٹھٹک سا گیا۔

''کہاں گھر ہے آپ کا؟'' زریاب نے گاڑی اسٹارٹ کرتے ہوئے پوچھا۔ عروسہ نے Google map سے دیکھ کر زریاب کو پتہ بتایا جس پر زریاب کو عروسہ کسی حد تک مشکوک لگی تھی۔ وہ بار بار زریاب کی طرف دیکھ رہی تھی جس کی وجہ سے وہ صحیح ڈرائیو نہیں کر پا رہا تھا۔

''آپ گانے لگائیں نا اتنا لمبا سفر کیسے گزرے گا۔'' اس نے زریاب سے فرمائش کی۔

''میں ڈرائیونگ کے دوران گانے نہیں لگاتا۔''اس نے سرد لہجے میں کہا۔

''لوگانے نہیں سنتے آپ؟انسان بھی ہیں کے نہیں؟''

اس نے مسخرے پن سے کہا۔

''اگر آپ خاموشی کے ساتھ بیٹھ سکتی ہیں تو میں آپ کا بے حد ممنوں ہوں گا۔''

اس نے جھنجھلاہٹ سے اس کو دیکھا۔عروسہ پھر پورا راستہ خاموش رہی۔گھر آتے ہی اس نے مسکرا کر زریاب کو دیکھا۔

"شکریہ بہت!اندر آنا پسند کریں گے؟میری دادو آپ سے مل کر بہت خوش ہوں گی۔"اس نے گویا زریاب کو دعوت دی تھی مگر وہ معذرت کرتے ہوئے وہاں سے چلا گیا۔

www.novelsclubb.com

****

بابا جان اور ماما جان اگلے دن ہی واپس کراچی چلے گئے تھے۔ مہرین بہت بہتر محسوس کر رہی تھی۔

وہ پوری رات اپنے کمرے میں صرف ایک بات سوچتی رہی کے عاشر نے اپنے اوپر سارا الزام کیوں لیا؟ وہ یہ سوچ کر پریشان ہو رہی تھی۔ اسے یاد تھے عاشر کے وہ الفاظ جب وہ اس وقت آنکھیں بند کر کے لیٹی ہوئی تھی۔

"میں نے زیادہ ڈوز کی دوا لادی تھی۔"

یہ الفاظ بار بار اس کے ذہن میں گونج رہے تھے۔ اس وقت اس کی سائیڈ لے کر عاشر اسے دنیا کا سب سے اچھا انسان لگا تھا۔

وہ نہ چاہتے ہوئے بھی بار بار اس کے بارے میں سوچ رہی تھی۔ اس نے دل ہی دل میں فیصلہ کیا تھا کے وہ عاشر کا شکریہ ادا ضرور کرے گی۔

عاشر تو ہمیشہ کی طرح صبح ہی آفس کے لیئے نکل گیا تھا۔جب وہ اٹھی تھی تو عاشر آفس کے لیے نکل چکا تھا۔ بانو کچن میں مہرین کے لیئے ناشتہ بنا رہی تھیں انہوں نے مہرین کو آتا دیکھا تو کام روک کر اس کے برابر میں آ کر اس سے مخاطب ہوئیں۔

"بیٹا ہم ناشتہ لے کر آ ہی رہے تھے مگر آپ اتنی صبح؟" بانو نے گھڑی کی طرف دیکھا جس میں آٹھ بج رہے تھے۔

"بس نیند نہیں آ رہی تھی۔یہ عاشر چلا گیا کیا؟"

اس نے بانو سے عاشر کے بارے میں دریافت کیا۔

"ہاں وہ تو سات بجے ہی آفس کے لیئے نکل جاتا ہے۔" بانو نے مہرین کو بتایا تو اس نے صرف سر ہلا دیا۔

www.novelsclubb.com

پھر ناشتہ کرنے کے بعد وہ پورا دن عاشر کا انتظار کرتی رہی مگر انتظار کرتے کرتے رات کے 9 بج گئے تھے اور عاشر اب تک گھر نہیں آیا تھا۔ مہرین نے سوچا تھا وہ ہر حال میں اس سے بات کرے گی۔

وہ شاید اس کا احسان نہیں لینا چاہتی تھی۔ وہ تقریباً رات 11 بجے گھر آیا تھا اور بغیر کوئی بات کیئے وہ اپنے کمرے کی طرف جانے لگا۔

جوں ہی وہ کمرے کی طرف بڑھا سامنے کھڑی مہرین کو دیکھ کر اس نے اپنے قدم روک لیئے۔

اسے یقین تھا وہ آج پھر کوئی بات لے کر اس پر برس پڑے گی۔ مگر آج مہرین کے چہرے کا رنگ ہی بدلہ ہوا تھا اور وہ بار بار اسی کی طرف دیکھ رہی تھی۔

"اسلام و علیکم!" مہرین نے بات شروع کی تھی۔ وہ حیران تھا کے مہرین کو کیا ہوا ہے وہ اور عاشر کو سلام کرے؟

"وعلیکم السلام!" وہ ابھی تک بات کو سمجھ نہیں سکا تھا۔

"کوئی کام؟" وہ پوچھے بنا نہ رہ سکا۔

مہرین پریشان تھی کے وہ بات کیسے کرے اور کس طرح عاشر کو بتائے کے وہ اس کی کس قدر ممنون ہے۔

وہ بار بار لبوں کو دانتوں میں پیس رہی تھی جس سے صاف ظاہر تھا کے وہ اپنے دل میں چھپی کوئی بات اس سے کہنا چاہتی ہے۔

"وہ۔۔۔ بات یہ ہے کہ..." آج پہلی بار زندگی میں الفاظ اس کا ساتھ نہیں دے رہے تھے اور وہ لمحے بھر کے لیے خاموش ہو گئی تھی۔

"اگر آپ کو تھوڑا بھی اندازہ ہو... تو میں اس وقت کافی تھکا ہوا ہوں اور پچھلے تین دن سے آپ کی خدمت گزاری میں اپنا وقت بتا کر تھک گیا ہوں۔ تو اپنے ان

ساکن لبوں کو حرکت دیں جو ہمیشہ طنز کرنے کے لیئے کھلتے ہیں۔''اس کا لہجہ نہایت تلخ تھا۔

''تم مجھ سے اس طرح کیوں بات کر رہے ہوں؟''اسے عاشر کا انداز گفتگو سخت ناگوار گزرا تھا۔

"تو کیا چاہتی ہیں آپ؟آپ کی خدمت میں پھول جھاڑوں میں اپنے منہ سے؟"وہ اب بھی طنز سے باز نہ آیا اس کا بس نہیں چل رہا تھا کے وہ مہرین کو اپنی نظر سے دور کر دے۔

''میں صرف تم سے اتنا کہنا چاہتی ہوں کے میں تمہاری شکر گزار ہوں اس سب کے لیئے جو تم نے کیا۔میں تمہارا احسان شاید ہی کبھی اتار سکوں۔''

وہ مسکرا کر کہنے لگی تو عاشر کے چہرے پر زہریلی مسکراہٹ پھیل گئی۔

"واہ! بہت خوش فہمی ہے آپ کو مہرین صاحبہ مگر آپ کی اس خوش فہمی کو دور کرنے کے لیئے بتادوں کے میں تو خوشی خوشی آپ کو یوں مرتا ہوا چھوڑ دیتا۔ مگر صرف باباجان کی وجہ سے میں نے یہ فیصلہ کیا اور باباجان سے جھوٹ بھی میں نے اس لئیے بولا تھا تاکہ وہ کسی پریشانی میں مبتلہ نہ ہو جائیں۔"اس کے اس جملے نے مہرین کے دل کو چھلنی کر دیا تھا۔اور پھر وہ ایک گہرا سانس لے کر اپنے کمرے میں چلا گیا اور زور سے دروازے کو بند کیا۔

مہرین کو اس وقت لگا تھا کے کسی نے اس کے دل کے ہزار ٹکڑے کر دیئے ہوں۔ جیسے کسی نے اس کے جذبات کو ٹھیس پہنچائی ہو۔وہ خاموشی کے ساتھ بوجھل دل لیئے اپنے کمرے میں بند ہو گئی۔

www.novelsclubb.com

شیزہ کا دل اس وقت ٹوٹا تھا جب اسے معلوم ہوا کہ جہانزیب نے مہرین کی شادی عاشر سے کر دی ہے۔اس دن وہ زندگی میں پہلی بار پھوٹ پھوٹ کر روئی تھی۔ ہاں وہ اس دن بھی روئی جس دن اس کی ماں نے عاشر سے اس کی منگنی توڑ کر کسی

اور سے کروادی تھی لیکن اسے اطمینان تھا کہ عاشر کے دل پر بس اسکا ہی نام سجا ہے۔ لیکن یہ کس موڑ پر زندگی نے لا کر اسے کھڑا کر دیا تھا۔ جس کا نام بچپن سے اس کے ہاتھ پر لکھ دیا گیا تھا، جس کے نام پر وہ زندگی کی ہر خوشی محسوس کرنا چاہتی تھی آج وہی شخص اس کے ہاتھوں کی لکیروں میں نہیں کسی اور کا نصیب بن چکا تھا۔

وہ دل جو عاشر کے نام پر دھڑکتا تھا اب اس مقام پر تھا جہاں درد کی انتہا شروع ہوتی ہے۔

★★★★★

گل خان دس منٹ سے ہارن بجا بجا کر پورے گھر کو اٹھا چکا تھا۔ ہارن کی وجہ سے مہرین کی آنکھ کھل گئی تھی۔ عاشر نے ٹائی ہاتھ میں اٹھائی اور Le Male کا پرفیوم چھڑک کر کے نیچے اترنے لگا۔ مہرین اپنے کمرے سے باہر نکلی تھی مگر ایک

www.novelsclubb.com

خشبو نے اسے اپنے حصار میں لیا تھا۔اس کا خالی وجود اس خوشبو سے بھر چکا تھا۔آج پہلی بار وہ عاشر کے وجود کی مہک خود میں محسوس کر رہی تھی۔

اس نے اوپر سے ہی نیچے جھانکا تھا عاشر ٹائی باندھ رہا تھا۔اور ساتھ میں فون پر گفتگو کر رہا تھا۔سفید رنگ کی شرٹ، براؤن بوٹس اور بلیک ٹائی میں آج وہ اسے بہت مختلف لگا۔وہ نہ چاہتے ہوئے بھی ٹک ٹکی باندھے اسے دیکھتی چلی گئی۔بڑی بڑی آنکھیں، کھڑی ناک اور چہرے کی سنجدگی اسے عاشر کے وجود کی طرف کھینچ رہی تھی۔وہ کیوں اس کی طرف مائل ہو رہی تھی؟ یہ کیا ہو رہا تھا اس کے ساتھ؟؟اس نے اپنا سر جھٹکا اور وہاں سے ہٹ گئی۔

★★★★★

www.novelsclubb.com

عروسہ مسلسل باتیں کر رہی تھی۔زریاب نے تنگ آکر اسے اپنے ساتھ والی سیٹ پر بیٹھا دیا۔وہ آج بہت غصّے میں تھا اس لیے اس نے بنا سوچے سمجھے عروسہ کو ڈانٹ دیا۔

"مجھے تو لگتا ہے آپ کے والدین نے آپ کو تمیز نہیں سیکھائی۔"اس بات پر عروسہ کی آنکھوں میں آنسوں آ گئے اور وہ نہ چاہتے ہوئے بھی کلاس سے باہر چلی گئی۔

زریاب گھبرا گیا اور نہ سمجھی کے انداز میں اس کے پیچھے آیا مگر وہ سٹوڈیو سے جا چکی تھی۔آخر ایسی کیا بات ہوئی تھی کہ وہ یوں روتے ہوئے سٹوڈیو سے چلی گئی؟ زریاب نے زندگی میں کبھی کسی کو تکلیف نہیں دی مگر اب عروسہ کو یوں ڈانٹ کر وہ شرمندگی محسوس کر رہا تھا۔اسے یہ سمجھ نہیں آ رہا تھا کہ اتنی سی بات پر رونے کی کیا تک تھی۔

★★★★★

www.novelsclubb.com

عاشر اور عدیل لنچ کر رہے تھے اور اس پورے وقت میں ان کی گفتگو کا مرکز کمپنی میں ہونے والا نقصان تھا۔عدیل چاہ رہا تھا کہ وہ کہیں تو مہرین کا تذکرہ کرے مگر عاشر صرف آفس کی بات کیئے جا رہا تھا۔

"یہ سب باتیں تو ہوتی رہیں گی.... تو یہ بتا کہ مہرین بھابی کیسی ہیں؟"عدیل نے موقع دیکھتے ہی تذکرہ چھیڑا۔مہرین کا نام سنتے ہی عاشر کے چہرے کا رنگ بدل گیا۔

"انہیں کیا ہونا ہے زندہ ہیں میری زندگی برباد کرنے کے لیے۔"عاشر نے روہانسی ہو کر کہا۔

"یہ تو کیا ہر وقت اپنی بیوی کی برائیاں کرتا رہتا ہے؟"عدیل نے خفگی سے عاشر کے کندھے پر ہاتھ مارا۔

"میں انہیں اپنی زندگی کا حصہ نہیں سمجھتا تم نہیں جانتے اس نے کس قدر تکلیف دی ہے مجھے۔میرے وجود کے ٹکڑے کر دیے ہیں۔انہوں نے ساری زندگی خوشیوں کے لیے ترسایا ہے مجھے۔اس عورت نے کبھی میری زندگی میں خوشیاں نہیں آنے دیں مگر اب..... وہ میری زندگی میں آگئی ہے میری زندگی برباد کرنے اور میں ایسا ہونے نہیں دوں گا۔"عاشر کے دماغ میں وہ تلخ یادیں تازہ ہو گئیں۔

عدیل نے عاشر کی باتیں سن کر صرف افسوس ہی کیا تھا۔

"مگر حالات اب مختلف ہیں اب وہ تمہاری بیوی ہے اور ہو سکتا ہے وہ اتنی بری نہ ہوں جتنا تم انہیں سمجھ رہے ہو۔" عدیل نے ایک دفع پھر مہرین کی وکالت کی۔

"عدیل میں نے تمہیں کہا ہے نا کہ میں مہرین کے بارے میں بات کرنا نہیں چاہتا اور ویسے بھی میں جلد ہی انہیں اپنی زندگی سے نکل دوں گا۔" یہ کہتے ہوئے عاشر کے لہجے میں نفرت سمٹ آئی تھی۔ عدیل مزید کچھ نہ کہہ سکا۔ سارا دن آفس کا کام کر کے وہ تھکن سے چور ہو رہا تھا۔ اسے اپنی زندگی میں گھٹن ہونے لگی تھی۔ وہ اس گھر سے بھی فرار حاصل کرنا چاہتا تھا۔ ابھی وہ گھر کے لیے نکلا ہی تھا کہ کسی اور کمپنی کے مینیجر نے کال کر کہ اسے اپنے ساتھ ہونے والی میٹنگ سے آگاہ کیا جس پر وہ اور سرخ ہو گیا۔ گھر آتے ہی اس نے اپنے لیپ ٹاپ پر کل کی میٹنگ کے لیے پریزنٹیشن تیار کی مہرین نیچے کی صفائی کر کے اوپر آئی تو عاشر کے کمرے کا دروازہ کھلا دیکھا۔

www.novelsclubb.com

کمرے میں وہ اکیلے بیٹھا اپنی قسمت کو رو رہا تھا۔ شدید غصے اور غم کی کفیت میں مبتلہ ہو کر وہ اپنے بال ہاتھوں سے کھینچنے لگا۔ تین سال بیت چکے تھے مگر پھر بھی اسے سکون نہیں مل سکا تھا۔ یہ قسمت نے اسے کس جگہ لا کر کھڑا کر دیا تھا۔ اس کے پاس صبر کے علاوہ تھا ہی کیا؟

بہت تھکے انداز میں وہ لیپ ٹاپ بند کر کے ٹیبل پر سر رکھ کے سو گیا۔

مہرین وہیں سے گزر رہی تھی مگر جوں ہی اس کی نظر عاشر پر پڑی وہ ٹھہر گئی۔ وہ اسے بہت پریشان لگ رہا تھا اور وہ جانتی تھی کہ اس کا کل کوئی بڑا پروجیکٹ ہے تو وہ اس وجہ سے پریشان ہے۔ وہ زندگی میں پہلی دافع کچن کی طرف بڑھی۔

اور کچھ ہی دیر بعد اس کے کمرے میں آئی اور اس کی طرف بڑھی۔

وہ آنکھیں بند ھ کرے سر رکھ کے بیٹھا ہوا تھا۔

اس کی بند آنکھوں پر مہرین کی نظر پڑی تھی اسے سمجھ ہی نہیں آیا کہ وہ اسے یہ بلیک کافی کیسے دے تو اس نے اس کے سر پر اپنی انگلیوں سے ہاتھ پھیرا تو وہ ایک دم چونک گیا اور بے دھانی میں اپنے ہاتھ سے اسکا ہاتھ پکڑ لیا تو وہ خود بھی عجیب سا ہو گیا کہ مہرین یہاں کیا کر رہی ہے۔اس نے فوراً ہاتھ کو پیچھے کیا اور بہت عجیب نظروں سے اسے گھورنے لگا۔

"یہاں کیوں آئی ہیں؟" وہ خشک لہجے میں مہرین سے پوچھنے لگا۔

"وہ تمہارا کل کوئی ضروری کام ہے اور تم تھکے ہوئے بھی تھے.... تو میں نے تمہاری پسندیدہ بلیک کافی تمہارے لیئے بنائی ہے۔"اس نے بہت ہلکی سی مسکراہٹ سے کہا تو وہ ایک دم غصے میں کھڑا ہو گیا۔

www.novelsclubb.com

"اس سب کا کیا مقصد ہے آخر؟" وہ بہت زور سے چیخا۔

"مقصد کیا؟ یہ کافی لائی ہوں میں بس۔" وہ بہت نرمی سے بولی اور کپ آگے بڑھایا تو اس نے کپ چھین کر زور سے نیچے پھینک دیا اور ساری کافی مہرین کے پاؤں پر آگئی اور شیشے ہر طرف بکھر گئے۔

"میں زندگی میں زہر تک پی لوں گا مگر آپ کے ہاتھ سے بنائی ہوئی چیز میرے لئے زہر سے بھی زیادہ کڑوی ہے۔ کون سا کھیل کھیل رہیں ہیں آپ اب؟ ایک ہی بار بتادیں بار بار میں بار بار ہونا نہیں چاہتا۔ مجھے ہر زہر گوارا ہے مگر آپ کے ہاتھ کا زہر نہیں!" وہ یہ کہہ کر وہاں سے چلا گیا اور مہرین کی آنکھوں سے آنسوں ٹاپکنے لگے۔

★★★★★

کپ ٹوٹنے سے چند ٹکڑے اس کے پاؤں میں پیوست ہو گئے اور اس کا پاؤں بھی کافی حد تک جلا تھا اور اس نے مشکل سے بس لبوں سے آہ بھری تھی۔ وہ جانتی تھی کہ عاشر اس کے ساتھ ایسا ہی رویہ برتے گا وہ اپنے گناہوں کی سزا کاٹنے کو تیار تھی۔ اگر وہ خودکشی کرتے وقت مر جاتی تو شاید اس کی روح کو چین آجاتا مگر زندہ

www.novelsclubb.com

ہو کر اسے اس زخم کے ساتھ جینا مشکل لگ رہا تھا۔ خودکشی کرنے کی وجہ عاشر نہیں بلکہ وہ لوگ تھے جنہوں نے اس کا مذاق اڑایا تھا جس میں اس کی دوست شرمین بھی شامل تھی۔ اس نے ساری زندگی عاشر کی بے عزتی کی تھی مگر قسمت نے کیا خوب پلٹا کھایا تھا کہ وہ خود ہی سب کے سامنے بے عزت ہو گئی تھی۔ کوئی ایسا نہ تھا جس نے اس کا مذاق نہ اڑایا ہو اس لیے اس نے فیصلہ کیا تھا کہ وہ اپنی زندگی ختم کر ڈالے گی۔ مگر نجانے خدا کو کیا منظور تھا کہ وہ بچ گئی اور اسے بچانے والا عاشر تھا۔ عاشر نے اسے زندگی دی تھی۔ اس مرجھائے ہوئے پھول کو رنگ سے بھرا تھا اس لیے وہ اس کے دل میں اتر گیا تھا جب اس نے مہرین کا کیا ہوا گناہ اپنے سر لے لیا تھا۔ مہرین نے نجانے کتنی دفعہ اپنے دل میں سوچا تھا کے وہ نئی زندگی شروع کرے گی۔ یہ اسے پرانا عاشر نہیں لگا تھا بلکہ یہ وہ عاشر تھا جس نے اس کی زخمی روح کو زندہ کیا تھا۔

www.novelsclubb.com

مہرین خود بخود اس کی طرف کھنچی چلی جا رہی تھی۔اس کی قربت اس کی چاہ بننے لگی تھی۔عاشر نے جس طرح اس پر کافی پھینکی تھی اسے بلکل برا نہیں لگا تھا وہ جانتی تھی کہ عاشر کا دل مہرین کے لیے کبھی صاف نہیں ہو سکے گا شاید اس لیے کہ اس کے دل میں زہر بھی مہرین نے ہی بھرا تھا۔

★★★★★

صبح چھ بجے وہ الارم لگا کر بنا منہ دھوئے کچن میں گئی۔پاؤں پر گرم کافی گر جانے کے باعث سوجن تھی۔وہ بہت مشکل سے کچن تک آئی تھی مگر وہاں بانو پہلے سے موجود تھیں۔

"اسلام و علیکم بانو!"اس نے انہیں سلام کیا۔

www.novelsclubb.com

کچھ دیر تک وہ حیران رہ گئیں پھر اپنے تاثرات چھپاتے ہوئے بولیں۔

"و علیکم اسلام، مہرین تم اس وقت یہاں؟ بیٹا ابھی آپ کی طبیعت ٹھیک نہیں۔"

بانو نے فوراً اسے آرام کی تاکید کی۔

"نہیں بانو میں آپ کی مدد کرنا چاہتی ہوں پورا دن میں بور ہو جاتی ہوں۔"اس نے جواب دیا اور لڑکھڑاتے ہوئے برتن اٹھانے لگی۔

"مگر آپ کے تو پیر میں تکلیف ہے آپ مجھے کرنے دیں۔"بانو نے اسے سمجھایا مگے وہ جانا نہیں چاہتی تھی۔

"آج میں ناشتہ بنانا چاہتی ہوں، عاشر کو کیا پسند ہے ناشتے میں؟"مہرین نے جیسے ہی یہ کہا تو بانو ایک دم سکتے میں چلی گئیں۔انہیں سمجھ نہیں آرہا تھا کہ کہاں تو وہ عاشر کی شکل دیکھنے کی روادار نہیں تھی اور کہاں وہ اس کے لیے ناشتہ بنانا چاہتی ہے۔

"آپ یہ کیوں پوچھ رہی ہیں بیٹا؟"بانو کو یہ سب مذاق لگ رہا تھا۔

"کیوں کے میں اس کے لیے ناشتہ بنانا چاہتی ہوں۔"مہرین نے مسکرا کر کہا۔

"مگر بیٹا وہ.....وہ....."وہ آگے کچھ کہہ نہیں پا رہیں تھیں۔

"وہ کیا بانو؟"مہرین نے پوچھا۔

"وہ آپ کے ہاتھ کا بنا ناشتہ نہیں کھائے گا آپ رہنے دیں میں بنا دیتی ہوں۔" بانو نے مہرین کو کہا تو وہ افسردہ ہو گئ۔

"کیوں نہیں کھائے گا؟ میں کیا زہر ملا کر دوں گی؟"مہرین نے تلملا کر جواب دیا۔

"چلیں آپ بنا لیں اسے ناشتے میں ٹوسٹ کے ساتھ Nutella پسند ہے اور ساتھ میں گرم چائے کا کپ لیکن دودھ زیادہ نہیں ڈالیے گا۔" بانو نے اسے بتایا اور کچن سے باہر چلی گئں اسے یقین تھا کہ آج ضرور کوئی بڑا ہنگامہ ہونے والا ہے۔

مہرین نے ٹوسٹر میں بریڈ کو ٹوسٹ کیا اور ایک اچھی سی چائے بنا کر سب کچھ ٹیبل پر سجا دیا اور خود ٹی وی لاؤنج میں جا کر بیٹھ گئی وہ عاشر کے دل میں اپنے لیے جگہ چاہتی تھی اور اس کے ساتھ زندگی گزارنا چاہتی تھی۔ کیوں کہ وہ پہلا مرد تھا جس نے اتنا کچھ ہو جانے کے باوجود اسے بچایا تھا اور زندگی بھر کی نفرت و حقارت اس نے ایک لمحے نے مٹا دی تھی۔ عاشر فون پر بات کرتے ہوئے نیچے آیا مگر مہرین کو دیکھ کر

اس کے ماتھے پر بل صاف نمایاں ہو گئے۔ غصّے کی ایک تیز لہر اس کے وجود میں اٹھی۔

"بانو! بانو!" وہ بھر زور سے چینخا تھا۔

"ہاں بیٹا؟" بانو اس کی آواز پر فوراً حاضر ہوئیں۔

"یہ ناشتہ کس نے بنایا ہے؟" اس نے نہایت خشک لہجے میں پوچھا۔

"وہ.....وہ....." بانو کچھ بول نہیں پا رہی تھیں۔

"میں نے کچھ پوچھا ہے؟" وہ مزید تلخ ہوا تو مہرین ڈائننگ ٹیبل کے پاس آ کر کھڑی ہو گئی۔

www.novelsclubb.com

"میں نے بنایا ہے۔" مہرین نے عاشر کو مخاطب کر کے کہا۔

"کیوں کس خوشی میں؟" اس کا لہجہ بہت برہمی لیے ہوئے تھا۔

"میں بنانا چاہتی تھی۔" وہ جواب میں صرف اتنا ہی کہہ سکی تھی۔

"پتا نہیں کون سا کھیل کھیل رہی ہیں آپ؟ کیا چاہتی ہیں آخر آپ؟ میں آپ پر ایک بات واضح کر دینا چاہتا ہوں کہ میں آپ سے تعلق رکھنے والی ہر چیز سے نفرت کرتا ہوں اور یہ بات یاد رکھئیے گا اور آئندہ میرے معملات میں دخل دینے کی کوشش مت کرے گا اور یہ جو اچھے بننے کا کھیل ہے امید کرتا ہوں جلد ہی ختم ہو جائے گا۔" اس نے بڑی بے رحمی سے انگلی اٹھا کر اسے تنبیہ کی تھی۔ وہ مزید کچھ کہے بغیر وہاں سے چلا گیا اور مہرین اسے خالی آنکھوں سے جاتا دیکھتی رہی۔

★★★★★

مہرین شکستہ دل ہو کر گھر سے گاڑی لے کر نکل گئی۔ وہ خود گاڑی ڈرائیو کرتے ہوئے ایک مال کے سامنے آ رکی۔ وہ کتنی ہی دیر اوپر نیچے پھرتی رہی تھی اسے ان لڑکیوں پر رشک آیا جو اپنے شوہروں کے ساتھ مزے سے شاپنگ کرنے میں مصروف تھیں۔ اس کا دماغ گھومنے لگا اور ماضی کی تلخ یادیں ایک بار پھر اس کر سامنے آ کھڑی ہوئیں۔ وہ ایک ایک اذیت جو اس نے عاشر کو دی تھی ان سب کو یاد

www.novelsclubb.com

کر کے وہ خود کو ملامت کرنے لگی۔زندگی میں انسان کتنا ہی کیوں نہ آگے بڑھ جائے لیکن ماضی کی تلخ یادیں اس کے ذہن پر کسی برے سائے کی طرح سوار رہتی ہیں۔ زندگی پھر رک سی جاتی ہے اور انسان ماضی کی تلخ یادوں میں کھونے لگتا ہے۔اس کا سر چکرا رہا تھا اور اس کے بازوں میں تکلیف اور بھی بڑھ گئی تھی ابھی وہ واپسی کے لیے پلٹی ہی تھی کہ اس کی نظر ایک بک شاپ پر پڑی اس نے اس شاپ کی طرف قدم بڑھائے اور اس نے اپنا دھیان بٹانے کے لیے کافی کتابیں لے لیں۔پیمنٹ کرنے کے بعد وہ شاپ سے جیسے ہی نکلی کسی سے زور سے ٹکرائی سامنے والا اگر بروقت اسے تھام نہ لیتا تو وہ اب تک زمین بوس ہو چکی ہوتی اس شخص نے اسے سہارا دیا تھا۔

www.novelsclubb.com

"مہرین؟" یہ آواز جانی پہچانی سی تھی۔

★★★★★

"کہاں جا رہی ہو شیزہ؟"فرح ملک نے شیزہ سے پوچھا جو ضروری کام کے لیے جا رہی تھی۔

"ضروری کم کے لیے نانی جان۔"وہ یہ کہہ کے تیزی سے نکل گئی۔

★★★★

آفس کا دروازہ کھولا تھا اور وہ تیز قدموں کے ساتھ اس کے آفس میں آئی تھی۔وہ اس وقت آرام سے بیٹھا لیپ ٹاپ پر کام کر رہا تھا۔

اس کے اندر آنے سے اس نے ایک دم چونک کر اسے دیکھا تھا۔وہ اس وقت شدید غصہ کے عالم میں اسے گھور رہی تھی۔

"شیزہ؟"عاشر حیرانی کے عالم میں اپنی جگہ سے کھڑا ہوا تھا۔

"ہاں تو بے وفا میں تھی یا آپ عاشر؟"شیزہ اپنے جذبات کو قابو میں نہ رکھ سکی اور آنسوں اس کی آنکھوں سے بہنے لگے۔

"تم کیا کر رہی ہو یہاں؟" عاشر اپنی جگہ سے کھڑا ہو گیا اور عدیل جو وہاں بیٹھا یہ سب دیکھ رہا تھا خاموشی سے اٹھ کر چلا گیا۔

"میں صرف یہ کہنے آئی تھی کہ بے وفا صرف عورت نہیں مرد بھی ہوتے ہیں۔" شیزہ کی آنکھوں سے اشک رواں تھے۔

"تم اچھی طرح جانتی ہو کہ ایسے حالات کیوں ہوئے بہتر ہو گا کہ ہم اس موضوع پر بات نہ کریں۔" وہ بولا۔

"ہاں مگر میں صرف یہ بتانے آئی ہوں کے رشتے یوں ختم نہیں ہوتے اگر آپ نے شادی کی تھی تو آپ ہم سب کو اطلاع کر سکتے تھے مگر پھر بھی مبارکباد دینے آئی ہوں۔" اس نے ہلکی سی مکراہٹ سجا کر کہا اور پھر بغیر کچھ کہے وہاں سے چلی گئی۔

عاشر بس اسے جاتا دیکھتا رہا۔

★★★★★

"زریاب!" مہرین پھٹی پھٹی نگاہوں سے اسے دیکھ رہی تھی۔زریاب کو دیکھتے ہی وہ پل بھر میں سارے دکھ ساری تکلیفیں بھول گئی تھی۔زریاب بھی بس حیرانی سے مہریں کی اتری صورت دیکھ رہا تھا۔مہرین جذبات پر قابو نہ رکھ سکی اور اس کے گلے لگ گئی۔اس کے گلے لگتے ہے وہ جیسے ساری تکلیفیں اور سارے دکھ بھلا بیٹھی۔اس نے اپنا زخمی وجود اس کے سامنے رکھ دیا تھا۔

"مہرین کیا ہوا؟" وہ پیار سے اس کے سر پر ہاتھ پھیرتے ہوئے بولا مگر وہ کچھ نہیں بول پا رہی تھی بس آنکھوں سے آنسوں جاری تھے۔بڑی مشکل سے وہ خود کو زریاب سے الگ کر پائی۔

"کہیں بیٹھ کر بات کرتے ہیں۔" اس نے مہرین کا ہاتھ تھاما اور اسے قریبی ریسٹورنٹ میں لے گیا۔

"کچھ دیر دونوں میں کوئی بات نہ ہوئی مگر زریاب سے مہرین کی خاموشی برداشت نہ ہوئی۔

www.novelsclubb.com

"مہرین کہاں تھیں تم؟ میں نے بہت یاد کیا تمہیں۔"اس نے مہرین کو بتایا۔

'میں اپنے گناہوں کی سزا کاٹ رہی ہوں۔"وہ روتے ہوئے بولی۔

"ایسے نہیں بولو مہرین مجھے بتاؤ کیا ہوا ہے؟"اس سے مہرین کی یہ حالت نہیں دیکھی جا رہی تھی۔ پھر اس نے زریاب کو سب کچھ بتا دیا ارحم سے طلاق سے لے کر عاشر سے شادی تک کا سفر۔ زریاب کو مہرین کی بے بسی پر افسوس ہو رہا تھا۔

"کیا عاشر تمہارے ساتھ برا کر رہا ہے؟"اس نے پوچھنا چاہا۔

"میں یہ سب deserve کرتی ہوں زریاب میں نے تمہارے ساتھ بھی برا کیا تھا۔"وہ اندر سے بلکل ٹوٹ گئی تھی۔

"تم یہ ڈسرو نہیں کرتی مہرین تم بہت اچھی ہو۔"وہ شاید اس کے زخموں پر مرہم رکھ رہا تھا مگر وہ جانتی تھی کے اس کے اندر سکون جب تک نہیں آئے گا جب تک عاشر اسے معاف نہیں کرے گا۔

"تم بہت اچھے ہو زریاب مگر میں اس قابل بھی نہیں کے تم میری فکر کرو۔"اس کی الجھی ہوئی نگاہیں اس کے چہرے پہ آٹھری تھیں۔

"مہرین بس کرو اب ہم تین سال بعد مل رہے ہیں اور تم فضول باتیں کر رہی ہو۔ آج کا دن میرا اور تمہارا ہے اور میں نے کچھ اسپیشل آرڈر کیا ہے۔"اس نے محبت سے اس کا ہاتھ تھاما تو وہ مسکرا گئی۔

"اور کیا آرڈر کیا ہے تم نے؟"مہرین نے تجسس سے پوچھا۔

"سرپرائز ہے تم خود دیکھ لینا۔"ایک دل فریب مسکراہٹ اس کے لبوں پر پھیل گئی تھی۔

******

www.novelsclubb.com

پورا دن اس نے زریاب کے ساتھ گزارا تھا اور پھر زریاب نے اس کی جگہ گاڑی ڈرائیو کی تھی۔ آج اس کا دن بہت پر سکون گزرا تھا شاید اب اس کی زندگی میں کوئی دکھ بانٹنے والا شخص آ گیا تھا۔

"ہم پھر ملیں گے۔" زریاب نے گاڑی سے اتر کر کہا۔

"اندر آ جاؤ۔" مہرین نے زریاب کو دعوت دی جس پر وہ ہنس دیا۔

"رات کو اس وقت میں تمہارے گھر آؤں گا تو آپ کے شوہر صاحب پتا نہیں کیا سمجھیں گے۔" اس نے شوخ ہو کر کہا تو مہرین سپاٹ چہرہ لئے اس کی طرف دیکھنے لگی۔

"ایسا کچھ نہیں ہے۔" اس نے اپنا لہجہ نارمل رکھنے کی بھرپور کوشش کی تھی۔

"میں چلتی ہوں بائے۔" پھر وہ دبے قدموں سے گھر میں چلی آئی تھی مگر اندر آتے ہی اس کی ایک کھوجتی نظر عاشر پہ پڑی تھی جو صوفہ پر بہت گہری نیند سو رہا

تھا۔ بال منہ پر بکھرے ہوئے تھے اور ایک ہاتھ ماتھے پر رکھا ہوا تھا اور دوسرا نیچے زمین پر لگ رہا تھا۔ مگر شاید وہ گہری نیند سو رہا تھا۔ بانو کے کمرے کی لائٹ بھی بند تھی جس سے ظاہر تھا کے گھر میں سب سو گئے ہیں۔ وہ ابھی عاشر کا ہاتھ اوپر رکھنے کے لئے بڑھی ہی تھی کے اس کا فون بجنے لگا۔ نمبر جانا پہچانا نہیں تھا مگر پھر بھی مہرین نے فون اٹھا لیا تھا۔

"ہیلو!" اس نے کہا۔

"ہیلو مہرین! It's been so long" یہ بات کہہ کر کسی نے فون بند کیا تھا۔ مہرین کے تو ہاتھ پیر ٹھنڈے ہو گئے کے آخر یہ کون ہو سکتا ہے؟ وہ ابھی یہ سوچ ہی رہی تھی کے اس کی نگاہ عاشر کے چہرے پہ پڑی جو بے فکری سے سو رہا تھا۔ وہ ٹک ٹک اسے کو دیکھے جا رہی تھی۔ یہ کیا ہو رہا تھا اسے؟ وہ کیوں اس شخص کی طرف مائل ہو رہی تھی۔ کیا وہ اس کی زندگی میں داخل ہو چکا تھا؟ مگر کیسے؟ کیوں نہ چاہتے ہوئے بھی اس کا دل اس کے وجود کی قربت محسوس کرنا چاہ رہا تھا۔

www.novelsclubb.com

کیا وہ وہی شخص نہیں جس نے اس کے ماں باپ کو اس سے چھینا تھا؟ کیا یہ وہی انسان نہیں جس سے وہ بے انتہا نفرت کرتی تھی؟ پھر کیوں آج وہ اس کے لئے اپنے دل میں نرمائی محسوس کر رہی تھی۔ نہ چاہتے ہوئے بھی وہ آگے بڑھی اور اسکا ہاتھ اپنے نرم ہاتھوں میں پکڑنے ہی لگی تھی کے عاشر کی آنکھ ایک دم کھل گئی۔

مہرین نے جوں ہی اس کے ہاتھ کو تھاما اس ہی لمحے عاشر کی آنکھ کھل گئی۔ وہ ایک دم چونک کر اٹھ کر بیٹھ گیا۔ عاشر کا ہاتھ اب تک مہرین کے ہاتھ میں تھا۔ اس نے ایک سرسری سی نظر مہرین پر ڈالی جو باغور اس کے چہرے کے تاثرات کو پڑھ رہی تھی۔ مہرین کو لگا جیسے اب وہ چیخے گا یا یقیناً اسے سنائے گا مگر وہ کچھ کہے بغیر زور سے اپنا ہاتھ مہرین کی گرفت سے چھڑا کر کھڑا ہو گیا۔ مہرین تو شرم سے پانی پانی ہو گئی۔ اس کی نگاہیں اوپر نہیں اٹھ رہی تھیں۔ عاشر کو مہرین کی یہ حرکت سمجھ نہیں آئی مگر اسے معلوم تھا کے وہ یقیناً کوئی سازش کھیل رہی ہے۔ وہ بغیر ایک لفظ کہے وہاں سے چلا گیا اور اس نے پلٹ کر مہرین کو دیکھنا تک گوارہ نہیں کیا۔ اس کے جانے

www.novelsclubb.com

کے بعد وہ کتنی ہی دیر خود پر ملامت کرنے لگی۔آخر کیوں وہ عاشر کی طرف راغب ہو رہی تھی؟کیا اس کی نفرت کی شدت ختم ہو گی تھی؟وہ کیوں چاہ رہی تھی کہ عاشر بھی اس کے نرم ہاتھوں پر اپنا ہاتھ رکھ دے؟اس کے زخمی دل پر مرہم رکھے۔وہ کیوں چاہتی تھی کے وہ اس کے وجود کو محبت سے بھر دے؟اس نے ایک پل کے لئے اپنی آنکھوں کو بند کیا۔آنکھوں کو بند کرتے ہی ماضی کی یادیں اس کے سامنے آگئیں۔آنسوں اس کی آنکھوں سے بہنے لگے اور دل بوجھل ہونے لگا۔

****

مہرین سے ملنے کے بعد ایک بے چینی اور اضطراب نے زریاب کو اپنے حصار میں جکڑ لیا۔کہاں گئی اس کی وہ کھلکھلاتی ہنسی؟کہاں گئی وہ مہرین جو مو ویز کی دیوانی ہوا کرتی تھی؟اسے لگا تھا کے مہرین نے تو جیسے جینا ہی چھوڑ دیا ہو۔زریاب مہرین کی وجہ سے بہت پریشان تھا۔وہ اپنے خیالات سے نکلنے کے لیئے ایک art exhibition میں آگیا۔وہ ساری پینٹنگز کو غور سے دیکھ رہا تھا۔وہ آہستہ آہستہ

www.novelsclubb.com

آگے بڑھ ہی رہا تھا کے ایک تصویر کے سامنے کھڑی عروسہ کو دیکھ کر اس کے قدم رک گئے۔وہ بھی زریاب کی طرح شاید اپنے خیالات میں گم تھی اور بہت دکھی نظر آرہی تھی۔زریاب کے ذہن میں وہ والا دن آیا جب اس نے عروسہ کو ڈانٹا تھا اور اس کے بعد وہ شاید اب تک اس کی کلاس میں نہیں آئی تھی۔

''مس عروسہ؟''زریاب نے عروسہ کو مخاطب کرا جو کسی گہری سوچ میں گم تھی۔وہ اس کی آواز پر پیچھے مڑی تھی۔

''زریاب؟''اس نے زریاب کو'زریاب'کہہ کر مخاطب کیا۔اس کی اس بے تکلفی پر وہ چونکا ضرور تھا مگر اس نے اس کی اس بات کو اگنور کیا۔

''آپ یہاں؟''زریاب نے سوال کیا۔

"جی میرا دل گھبرا رہا تھا اس لیۓ دل بہلانے کا میں یہاں آگئی۔"وہ اسے بتانے لگی پھر پلٹ کر کو دیوار پر لگی پینٹنگ کو دیکھنے لگی۔دونوں کے درمیان خاموشی کی ایک لہر چھا گئی۔زریاب اس سے نا آنے کی وجہ جاننا چاہتا تھا۔

"آپ اس دن کے بعد سے آئی نہیں؟" وہ پوچھے بغیر نہ رہ سکا۔

"آپ نے اس دن مجھے کچھ زیادہ ہی بول دیا تھا۔" وہ بے زاری سے گویا ہوئی۔

"میں نے ایسا کیا کہہ دیا؟" وہ زچ ہو کر بولا۔

"یہی تو بات ہے کہ آپ کو پتا ہی نہیں آپ نے کیا بولا۔" ایک عجیب سی اداسی اس کے چہرے پر نمایاں ہو گئی۔

"آپ بتائیں میں معافی مانگ لیتا ہوں۔" زریاب نے دبے لہجے میں کہا۔

"رہنے دیں۔" عروسہ نے بات ختم کرتے ہوئے کہا۔ پھر کچھ دیر کے لئے وہ دونوں خاموش ہو گئے۔

www.novelsclubb.com

"کیا آپ چاہتے ہیں میں وہاں واپس آ جاؤں؟" عروسہ نے مسکراہٹ سجا کر اس کی طرف دیکھا۔ زریاب کو اس کی باتیں حد درجہ عجیب اور بے معنی لگتی تھیں۔ وہ مہرین اور شرمین کے بعد کوئی تیسری لڑکی تھی جس سے اس نے باتیں کرنا شروع

کی تھیں ورنہ مہرین کے جانے کے بعد وہ کسی اور لڑکی سے بات تو کرنا تو دور کی بات اس کا چہرہ تک دیکھنا نہیں گوارا کرتا تھا۔

"میں اپنے سارے اسٹوڈنٹز کو کامیاب دیکھنا چاہتا ہوں اس لئے آپ کو واپس پا کر مجھے بے انتہا خوشی ہو گی۔" اس نے بڑے تحمل سے عروسہ کو جواب دیا۔ عروسہ کو اس کی یہ فکر مندی اور سنجیدگی بے انتہا پسند تھی اس لئے وہ ناچاہتے ہوئے بھی اس کے اسٹوڈیو میں واپس آ گئی۔

******

مہرین روز گھر میں بور ہونے کے بجائے اکثر زریاب سے ملنے باہر چلی جایا کرتی تھی۔ زریاب اور وہ کسی میوزیوم میں آئے ہوئے تھے۔ زریاب نے مہرین کو بہت منتیں دے کر وہاں بلایا تھا۔

"شکر ہے آپ آ گئیں۔" اس نے دلفریب مسکراہٹ سے مہرین کی طرف دیکھ کر کہا۔ مہرین نے بال کھولے ہوئے تھے اور ساتھ میں ہمیشہ کی طرح سلیولیس شرٹ

اور لانگ اسکرٹ پہن رکھی تھی مگر بال اب اس کے کندھے کی بجائے کمر کو چھو رہے تھے۔

''ہم یہاں کیوں آئے ہیں؟''مہرین نے خالی میوزیم کی طرف دیکھتے ہوئے کہا۔

"کیا تم اسلام آباد کے اس مشہور میوزیم میں پہلے کبھی نہیں آئیں؟"زریاب نے خاصی حیرانی سے مہرین سے پوچھا۔

"میں اسلام آباد کی کسی جگہ پر بھی اب تک نہیں گئی اور یہ Lok Virsa Museum میں پہلی بار دیکھ رہی ہوں۔"اس نے چاروں طرف اپنی نظریں دوڑاتے ہوئے کہا۔

"چلو اب تم میرے ساتھ ہو تو میں تمہیں یہ میوزیم دیکھاتا ہوں۔تم جانتی ہو میں تمہیں یہاں کیوں لایا ہوں؟"اس نے مہرین سے پوچھا۔

"کیوں؟"اس نے تجسس سے پوچھا۔

"کیونکہ مجھے یاد ہے تمہیں مٹی سے مجسمہ بنانے کا شوق تھا۔ تم چاہتی تھی کہ تم زندگی کے ہر رنگ کو محسوس کر کے اپنے اندر ایک تصویر بناؤ اور پھر اسے مجسمہ کی شکل دو۔ تمہیں شوق تھا نا اس سب کا؟" زریاب نے مہرین کی آنکھوں میں جھانک کر کہا تو وہ آنسوں روک نہ سکی اور پھر آنسوں صاف کرتے ہوئے اس نے سر ہلا کر کہا۔

"ہاں مگر تب زندگی میں رنگ و بہار تھے اور اب صرف خزاں۔ ان سب چیزوں کا اب کوئی فائدہ نہیں۔" ایک کرب کی لہر اس کے چہرے پر صاف نمایاں تھی۔

"کیا ہو گیا ہے مہرین؟ ایسا کچھ نہیں ہوا ہے تمہاری زندگی میں۔ تم میرے ساتھ ہو جب تک میں کوئی فضول بات نہیں سننا چاہتا تمہارے منہ سے اور یہاں سے پھر ہم ایک جگہ جائیں گے وہ بہت بڑا سرپرائز ہے تمہارے لئے۔" زریاب نے مہرین کو بتایا تو وہ بڑی مشکل سے صرف مسکرا سکی۔

www.novelsclubb.com

"کتنے سرپرائز دو گے تم مجھے؟ کسی دن شادی کا بھی دے ہی دینا بہت ارمان ہے مجھے تمہاری شادی کا۔"اس نے ہنس کر کہا۔

"وہ وقت پتا نہیں کب آئے۔ہائے ہمارے نصیب...."وہ سر پر ہاتھ مارتے ہوئے بولنے لگا تو مہرین بے ساختہ ہنس دی۔

****

ماما جان اور بابا جان کھانے کے بعد مہرین کو فون ملا رہے تھے۔ مگر گھر پر شاید اس وقت کوئی موجود نہیں تھا۔ایک گھنٹے بعد مہرین نے فون اُٹھایا تھا۔

"اسلام و علیکم!"مہرین نے فون اٹھاتے ہوئے کہا۔

"وعلیکم السلام!"فون پر آواز ماما جان کی تھی جنہیں صرف مہرین کی فکر تھی۔

"کیسی ہیں آپ؟ بابا جان کیسے ہیں؟"وہ فکر مند ہو کر پوچھنے لگی۔

"ہم ٹھیک ہیں باباجان بلکل ٹھیک ہیں بس تمہاری یاد میں ہر وقت پریشان رہتے ہیں۔" ماماجان نے اسے آگاہ کیا۔

"میں بھی آپ لوگوں کے بغیر اداس ہوں۔ میں کراچی آنا چاہتی ہوں۔" وہ اس گھر سے فرار حاصل کرنا چاہتی تھی۔

"ارے! ابھی تو ہم مل کر آئے ہیں تم ابھی مت آؤ۔

جب آنا عاشر کے ساتھ آنا۔" یہ سنتے ہی مہرین کا دل بیٹھنے لگا، اسے لگا جیسے اس کا دم گھٹ رہا ہوں۔

"وہ تو اب دیر سے ہی آئے گا کراچی۔" مہرین گویا اکیلے جانا چاہتی تھی۔

"تو آپ تب آجائے گا۔" ماماجان نے ایک بار پھر وہی بات دوہرائی۔ مہرین اب انہیں کیا بتاتی کے عاشر اس کے درمیان کیا تعلق ہے۔ وہ مہرین کی شکل تک دیکھنے

کاروادار نہیں تھا بلکہ وہ مہرین کو خود اپنی زندگی سے نکال دینا چاہتا تھا اور اس میں اس کا کوئی قصور نہیں تھا یہ سب مہرین کا کیا ہوا اسی کے آگے آرہا تھا۔

"ٹھیک ہے مگر آپ خیال رکھے گا اپنا اور بابا جان کا بھی خیال رکھے گا۔" اس نے فون بند کیا اور پھر افسردہ ہونے کی وجہ سے باہر لان میں بیٹھ گئی۔ مگر تب بھی اسے عجیب سی گھبراہٹ محسوس ہوئی تو وہ ٹی وی لگا کر بیٹھ گئی۔ وہ عاشر کا سامنا نہیں کرنا چاہتی تھی۔ وہ جانتی تھی کہ عاشر سے رحم دلی کی امید کرنا فضول ہے اس کے دل میں کدورت کوٹ کوٹ کر بھری ہوئی ہے جو شاید کبھی ختم نہ ہو۔ اس کی زندگی میں زریاب جیسا دوست واپس آگیا تھا مگر اب بھی وہ خود کو اکیلا محسوس کر رہی تھی۔ وہ اپنی زندگی سے ماضی کو مٹا دینا چاہتی تھی مگر بار بار وہی خیالات آتے تھے جو اسے جینے نہیں دیتے تھے۔

www.novelsclubb.com

******

"بیٹا ہم دو دنوں کے لئے اپنے گاؤں جائیں؟" بانو نے بہت التجا کرتے ہوئے مہرین سے گزارش کی۔

"مگر عاشر کا کام تو آپ کرتی ہیں بانو... وہ میرے ہاتھ سے کیا ہوا کوئی بھی کام قبول نہیں کرے گا۔"

مہرین نے افسردگی سے کہا۔

بانو کے بیٹے کی طبیعت بہت خراب تھی اس لیئے وہ کچھ دنوں کے لئے اپنے گاؤں واپس جانا چاہتی تھیں۔

"ہاں اس لیے میں نے اس کے سارے کام کر دیئے ہیں بس آپ فکر نہ کریں میں جلد ہی واپس آ جاؤں گی۔" بانو اپنا سامان ہاتھ میں اٹھاتے ہوئے کہنے لگیں۔ مہرین کو سمجھ نہیں آ رہا تھا کے وہ کرے تو کیا کرے اور اب معملہ ان کے بیٹے کی طبعیت کا تھا اس لئے وہ زبردستی انہیں روک بھی نہیں سکتی تھی۔

"ٹھیک ہے بانو آپ جائیں۔ مگر جلد واپس آ جائے گا پلیز یہاں اکیلے میرا دم گھٹتا ہے۔" اس کے لہجے میں افسردگی اور بے بسی تھی۔

"ہاں میرے بچے میں بہت جلد واپس آؤں گی آپ فکر نہ کریں۔" انہوں نے مہرین کو اطمینان دلایا اور پھر اپنے گاؤں جانے کے لئے روانہ ہو گئیں۔

بانو کے جانے کے بعد وہ گل خان کے ساتھ کسی قریبی اسٹور سے کچھ سی ڈیز لے آئی۔ اسے اپنا دل بہلانے کا کوئی دوسرا راستہ نظر نہیں آیا۔

اس نے سی ڈی لگائی اور صوفے پر بیٹھ کر آرام سے Vikings دیکھنے لگی۔ عاشر کب آیا اور کب اس نے کھانا کھایا یا نہیں کھایا اسے خبر نہ ہوئی۔ وہ اس شو میں اتنی مگن تھی کہ اس کو آس پاس کا کچھ نہیں دیکھائی دے رہا تھا۔ وہ ابھی دوسری قسط لگانے کے لیئے اٹھی ہی تھی کہ ایک زوردار آواز نے اس کو چونکایا۔

"بانو! بانو!" عاشر زور زور سے آواز دے رہا تھا مگر گھر میں اس وقت مہرین کے سوا کوئی نہیں تھا۔

"بانو!" اس نے اوپر سے ایک بار پھر آواز دی مگر مہرین نے اسے اگنور کیا اور اپنا ٹی وی شو دوبارہ لگا کے بیٹھ گئی۔ وہ ابھی اس ٹی وی میں مگن ہی تھی کہ ایک بہت ہی تیز خوشبو نے اسے اپنے حصار میں جکڑ لیا۔ وہ شاید عاشر کے وجود کی خوشبو تھی جو پورے گھر میں پھیل گئی تھی۔ اس نے نہ چاہتے ہوئے بھی پیچھے مڑ کر دیکھا تو عاشر کو کھڑا کر وہ ٹھٹک ہی گئی۔ آج سے پہلے اس نے عاشر کو کبھی اس حلیہ میں نہیں دیکھا تھا۔ تھری پیس سوٹ وہ بھی بلیک کلر کا اس کے ساتھ بلیک ٹائی اور بلیک بوٹس، بالوں میں جیل اور چہرے پر سنجیدگی مہرین کو اس کی طرف کھینچ رہی تھی۔ وہ بغیر پلک جھپکے اس کی طرف دیکھے جا رہی تھی مگر عاشر اپنی نظریں ٹی وی لاؤنج کے ہر کونے کی طرف دوڑا رہا تھا۔ کچھ ہی دیر میں مہرین اپنے حواسوں میں واپس آئی۔ اس نے جلدی سے اپنا چہرہ دوسری طرف پلٹا اور ٹی وی کی آواز مزید تیز کر دی۔ عاشر کا وجود اس کے ذہن کو پریشان کر رہا تھا۔ وہ بس یہ جانتی تھی کہ عاشر اس وقت اسے دنیا کا سب سے اچھا انسان لگ رہا تھا۔

www.novelsclubb.com

''بانو! یہاں ہے آپ؟''وہ اب بھی مسلسل بانو کو آوازیں دے رہا تھا۔اس نے کوئی آٹھ نو بار مزید آوازیں دیں تو مہرین سے برداشت نہ ہوا اور وہ کھڑی ہو گئی۔ اس نے تو جیسے چیخ چیخ کہ پورے گھر کو سر پر اٹھا لیا تھا۔

''بانو گھر پر نہیں ہیں۔''مہرین نے بنا کوئی تاثرات دیتے ہوئے اسے بتایا۔

''کیا مطلب نہیں ہیں؟''اس نے حیرانی سے پوچھا۔

"مطلب کے وہ دو دن کے لئے اپنے گاؤں چلی گئی ہیں۔اگر کوئی کام ہے تو مجھے بتا دو۔"اس نے جیسے عاشر کو آفر کی۔عاشر تو مہرین سے بات کرنا تو دور کی بات اس کے چہرے کی طرف دیکھنا تک گوارا نہیں کرتا تھا۔

"کس سے پوچھ کر گئی ہیں وہ؟"وہ مزید تلخ ہوا۔

"میں نے بھیجا ہے انہیں...ان کے بیٹے کی طبیعت ٹھیک نہیں تھی تو میں نے انہیں بھیج دیا ان کے گاؤں۔"مہرین بڑے اطمینان سے عاشر کو بتانے لگی۔

"مہرین کس سے پوچھ کر آپ نے انہیں بھیجا ہے؟"اس کا چہرہ غصے سے لال ہو رہا تھا۔

"کیا مطلب پوچھ کر؟ان کے بیٹے کی طبیعت ٹھیک نہیں تھی اور وہ میری منتیں کر رہی تھیں تو میں کیا کرتی؟"مہرین نے صفائی دینے کی کوشش کی تو وہ مزید چڑ گیا۔

"وہ میرے لیئے کام کرتی ہیں میں انہیں یہاں لایا تھا اس لیئے انہیں جانا ہے یا نہیں یہ فیصلہ مجھے کرنا چاہیئے تھا۔"اس کا جتاتا ہوا انداز مہرین کو ایک پل کے لیئے خاموش کروا گیا۔

"ٹھیک ہے مگر تم اتنی سی بات کو بلاوجہ بڑھا رہے ہو۔"اس نے ناراضگی سے اس کی طرف دیکھا تھا۔

www.novelsclubb.com

"ہاں بات بڑھانے کا بھی ہنر آپ سے ہی سیکھا ہے۔مگر فلحال میرے پاس اتنا وقت نہیں کے میں آپ سے بحث کروں۔"اس کا لہجہ کافی سرد تھا۔مہرین کو عاشر

کے یہ جملے سخت ناگوار گزرے تھے۔مہرین پہلے کی طرح اس سے لڑتی جھگڑتی نہیں تھی بلکہ خاموش ہو جائے کرتی۔

''ٹھیک ہے آئندہ اگر کوئی مر بھی رہا ہو گا تو میں اسے اس گھر میں ہی رکھوں گی۔''

اس نے لب بھینچ کر کہا اور وہاں سے جانے لگی۔عاشر کو آفس کی پارٹی میں جانا تھا اور وہ پہلے ہی کافی لیٹ ہو چکا تھا۔اس نے نہ چاہتے ہوئے بھی اپنے لبوں کے نیچے والی حصے کو دانتوں سے پیسا تھا۔

"گھڑی کہاں ہے میری؟" وہ نہ چاہتے ہوئے بھی مہرین سے پوچھنے لگا۔مہرین نے بغیر جواب دیئے پلٹ کر اس کی طرف دیکھا۔پھر وہ تیز قدموں کے ساتھ اوپر کی طرف گئی۔اس کے کمرے میں داخل ہوئی۔اس کی ٹیبل پر ایک نظر دوڑائی۔لیپ ٹاپ کے برابر میں ہی اس نے پڑی ہوئی گھڑی کو اٹھایا اور نیچے چلی گئی۔عاشر مسلسل گھڑی کو دیکھ رہا تھا جس میں اس وقت نو بج رہے تھے۔اس نے فوراً ہی گھڑی عاشر کے ہاتھ میں تھما دی۔عاشر نے ایک سرسری سی نظر اس کے چہرے پر

www.novelsclubb.com

ڈالی اور پھر جلد ہی وہاں سے نکل گیا۔ مہرین نے ایک گہرا سانس بھرا اور پھر آنکھیں موند لیں۔

******

شیزہ نے فیصلہ کیا تھا وہ اب اپنی زندگی مزید برباد نہیں کرے گی بلکہ وہ اپنے والد کے ساتھ مل کر ان کا بزنس سنبھالے گی۔ وہ اپنا دھیان کہی اور بٹانا چاہتی تھی مگر ہر پل اس کو عاشر کی یاد ستاتی تھی۔ وہ کیسے بھول سکتی تھی اسے؟ بچپن سے جسے چاہا تھا اس ایک شخص کو مگر زندگی نے یہ کیسا کھیل کھیلا تھا کہ وہ ہو کر بھی اس کا نہ ہو سکا۔ وہ دن جب اس نے اس کے ہاتھوں میں اپنے نام کی انگوٹھی پہنائی تھی۔ اگر رونے سے غم کم ہو جاتا تو شاید اس کے ٹوٹے دل کو قرار آ جاتا مگر یہ کیسا امتحان تھا کہ رو رو کر بھی اس کے دل کو چین نہیں آ رہا تھا۔ وہ عاشر کو زندگی میں ایک بار اور دیکھنا چاہتی تھی۔ سالوں کی محبت وہ پل بھر میں کیسے مٹا سکتی تھی۔ وہ سارا دن آفس میں صرف عاشر کو سوچتی رہتی۔ اس کو یقین تھا کہ وہ مہرین کے ساتھ یقیناً خوش نہیں

www.novelsclubb.com

ہے۔وہ کیسے اپنی ساری زندگی اس عورت کے ساتھ گزار سکتا تھا جسے نے عاشر کو ہر مقام پر تکلیف پہنچائی۔

"میں عاشر کے پاس جاؤں گی۔"اس نے دل ہی دل میں فیصلہ کر لیا تھا۔

ہم عشق میں نہ جانا غم ہی سدا رہے گا

دس جون جو ہے یہ مہلت سو یہاں یاد رہے گا

دل ہی کے غم میں گزاری اپنی تو عمر ساری

بیمار عاشقی یہ کس دن بھلا رہے گا

(میر تقی میر)

www.novelsclubb.com

****

عاشر جو ڈرائیو کر کے پارٹی کے لیے گیا تھا وہ پورے وقت صرف شیزہ سے ہونے والی ملاقات کو سوچ رہا تھا۔

وہ کیوں آئی تھی اس دن اس کے آفس میں؟ کیا اس نے شادی نہیں کی؟ کیا وہ اسے نہیں بھولی تھی؟ وہ یہ سوچ سوچ کر پریشان ہو رہا تھا۔

وہ پارٹی میں دیر سے پہنچا۔ کمپنی کے سارے لوگ ہی وہاں پہلے سے عاشر کا انتظار کر رہے تھے۔ یہ پارٹی اس کی کمپنی کے سارے ورکرز نے اس کی کامیابی کے سلسلے میں رکھی تھی۔

"بڑی دیر کر دی آپ نے آتے آتے؟" عدیل نے بڑی گرم جوشی کے ساتھ اس کا استقبال کیا۔ اس نے عاشر کو گلے سے لگایا اور پھر سب نے باری باری اسے اس کی کامیابی پر مبارک باد دی۔

"کیک کاٹیں؟" مریم نے پوچھا جس پر اس نے سر ہلا دیا۔ یہ اس کی زندگی کی پہلی خوشی تھی مگر اس خوشی میں شریک ہونے والا کوئی بھی اس کا اپنا نہیں تھا۔ ہاں اگر، اس کی شادی شیزہ کے ساتھ ہوئی ہوتی تو وہ ضرور اس کا ہاتھ اپنے ہاتھوں میں تھام

کر اسے یہاں اپنے ساتھ لاتا۔ مگر اس کی زندگی میں مہرین اس کے لئے صرف ایک پاؤں کی زنجیر تھی جسے وہ چاہتے ہوئے بھی اپنی زندگی سے الگ نہیں کر سکتا تھا۔

ابھی وہ کھڑا کچھ سوچ ہی رہا تھا کہ عدیل نے اس کے کندھے پر زور سے ہاتھ مارا۔

''اتنی بڑی خوشی ملی ہے تمہیں اور تو یہاں کھڑا خیال یار میں پاگل ہو رہا ہے۔''

عدیل نے مذاق کرتے ہوئے عاشر سے کہا۔

''خوش تو ہوں اب کیا بھنگڑا ڈالوں؟'' وہ طنزیہ انداز میں بولا۔

''ہاں ڈال بھی سکتے ہو۔ کیونکہ آپ کی سابقہ محبوبہ آپ کی زندگی میں واپس آچکی ہیں۔" اس نے گویا عاشر کو اس دن ہونے والا واقعہ یاد دلایا تھا۔

" یار پلیز! ابھی میں یہ باتیں نہیں سننا چاہتا۔ سکون سے ایک رات گزارنے دو مجھے۔'' وہ جھنجھلا کر بولا۔

www.novelsclubb.com

"تم نے اپنی زندگی خود جہنم بنائی ہوئی ہے۔اپنے اس تنگ ذہن کو کھولو اور سوچو آگے کے بارے میں...."عدیل نے عاشر کو سمجھانے والے انداز میں کہا۔

"کیا کروں میں؟انہیں طلاق دے کر بابا جان کا وعدہ توڑ ڈالوں؟ یا اس عورت کو قبول کر لوں جس نے کبھی میرے ساتھ اچھا نہیں کیا۔جس نے زندگی میں مجھے صرف تکلیفیں دیں۔"وہ بولتے بولتے رک گیا۔

"کیا وہ اتنی بری ہے کہ تم اس کی طرف دیکھنا تک گوارہ نہیں کرتے؟"عدیل نے اس کے مردہ دل کو زندہ کرنا چاہا تھا۔

"ہاں وہ اتنی ہی بری ہے۔میں نہیں کر سکتا انہیں قبول.."وہ اب تک خود کو ماضی سے نہیں نکال سکا تھا۔

www.novelsclubb.com

"میں تمہارا دوست ہوں وہ بھی بچپن سے اور تمہاری رگ رگ سے واقف ہوں۔میں تمہیں یوں درد و تکلیف میں تڑپتا ہوا نہیں دیکھ سکتا۔اس لیئے بار بار تمہیں سمجھاتا ہوں۔"اس نے پیار سے اس کے کندھوں پر ہاتھ رکھا۔

"میں اکیلے یوں اس طرح خوش ہوں۔" عاشر نے زبردستی مسکرا کر کہا۔ اتنی دیر میں کسی نے پیچھے سے عدیل کو آواز دی۔

"کھانا کھانے چلیں؟" عاشر نے مڑ کر عدیل کی طرف دیکھا جو مسکرا رہا تھا۔

"عاشر یہ ہیں میری وائف ثمرا۔ ثمرا یہ ہے عاشر میرا دوست میرا یار اور میرا کھڑوس باس۔" عدیل نے مزاحیہ انداز میں عاشر کا تعارف کروایا جس پر وہ ہنس دیا۔

"بہت خوشی ہوئی آپ سے مل کر۔ عدیل کافی ذکر کرتے ہیں آپ کا۔" ثمرا نے بتایا۔

"اچھا! اچھے لفظوں میں یا برے؟" عاشر نے مسکرا کر کہا۔ اس سے پہلے ثمرا کچھ بولتی عدیل بول پڑا۔

''ارے ظاہر سی بات ہے اچھے الفاظوں میں۔''عدیل نے جھٹ عاشر کی تعریف کی۔

"اچھا چلیں اب کھانا کھاتے ہیں ویسے بھی اچھے کھانے بہت کم میسّر ہوتے ہیں۔" عدیل نے ثمرا کی طرف اشارہ کیا۔

"بہت برے ہیں آپ۔" ثمرا خفا ہوئی تو عدیل نے پیار سے اس کا کندھا تھاما جس پر وہ بے اختیار مسکرا دی۔

******

عزوسہ آج بہت غور سے زریاب کو سن رہی تھی۔وہ بڑے اطمینان سے کینوس پر لکیریں کھینچ رہا تھا۔اس نے پندرہ منٹ میں ہی سمندر کا حسین اور پُرکشش اسکیچ بنا ڈالا۔عروسہ تو بغیر پلک جھپکے ٹک ٹک اس اسکیچ کو دیکھے چلی جا رہی تھی۔

"That's amazing"

وہ تعریف کئے بنا نہ رہ سکی۔

"تعریف تو تب وصول ہو گی جب آپ بھی اس طرح نفاست کے ساتھ ایک اسکیچ مجھے بنا کر دیں۔" زریاب نے گویا عروسہ سے فرمائش کی۔

"جی۔۔۔میں؟ مجھ سے تو چڑیا کا بچہ تک نہیں بنتا۔" اس نے بے فکری کے انداز میں کہا تو زریاب نے حیرانی سے اس کی طرف دیکھا۔

"آپ دو ہفتے سے یہاں آئی ہیں اور آپ نے کچھ نہیں سیکھا؟" وہ جیسے اس وقت زچ ہوا۔

"سر میں بناؤں؟" ایک اور اسٹوڈنٹ نے آفر کی۔

"نہیں عروسہ کل اسکیچ بنا کر لائے گی۔" اس نے عروسہ کو مخاطب کیا۔

"اس سے نہیں ہو پائے گا۔" ایک اور لڑکی ہنس کر بولنے لگی۔

''اس دنیا میں کوئی چیز ناممکن نہیں ہے۔ہر چیز کو حاصل کیا جا سکتا ہے اگر اس میں حاصل کرنے والے کی چاہ اور خلوص ہو۔مجھے یقین ہے کہ آپ ہمیں مایوس نہیں کریں گی۔''زریاب نے کہا تو عروسہ صرف ہاں ہی کہہ سکی۔ابھی وہ کچھ ڈسکس کر ہی رہا تھا کہ دروازے پر دستک ہوئی۔

اس نے دروازہ کھولا تو مہرین کو سامنے پا کر مسکرا دیا۔

''آیئے اندر تشریف لائیں۔''وہ اس کا استقبال کر رہا تھا۔

''تھینکس۔''وہ بلش کرتے ہوئے اندر آئی۔

مہرین کے اندر آتے ہی سب اسے باغور دیکھنے لگے۔عروسہ نے مہرین کے چہرے کو دیکھا تو وہ اسے کافی جانا پہچانا سا لگا۔وہ سوچوں میں گم ہو کر سوچنے لگی۔اسے پھر ایک دم یاد آیا وہ اسکیچ جو زریاب کے آفس میں دیوار پر لگا ہوا تھا۔وہ سمجھ گئی تھی کہ یہ وہی لڑکی ہے جس سے زریاب محبت کرتا ہے۔

"یہ ہیں مہرین میری بہت ہی گہری دوست اور یہ اب سے میرے ساتھ مل کر آپ سب کو اسٹل آرٹس سکھائیں گی۔" زریاب نے مختصر سا تعارف کروایا۔

"اسلام و علیکم میں آپ سب کے کام کو دیکھوں گی اور پھر آپ کی غلطیاں بھی بتاؤں گی۔امید ہے کہ آپ سب تعاون کریں گے۔" مہرین نے بہت ہی دھیمے لہجے میں کہا تو سب نے اس کے استقبال میں تالیاں بجائیں۔

****

شیزہ آفس میں کام کر رہی تھی جب دانیال حسن اس کے آفس میں آئے تھے۔

"اسلام و علیکم ڈیڈ۔" شیزہ نے انہیں اندر آتا دیکھ کر کہا۔

"و علیکم السلام! کیسا چل رہا ہے کام؟" دانیال حسن نے اس کے پاس آکر سوال کیا۔

www.novelsclubb.com

''ابھی شروع کیا ہے تھوڑا مشکل ہے مگر مجھے لگتا ہے میں سیکھ لوں گی۔''اس نے بڑے اطمینان کے ساتھ انہیں بتایا۔

''ڈیڈا گر آپ برا نہ مانیں تو میں آپ سے ایک فرمائش کرنا چاہ رہی تھی۔''اس نے بہت مشکل سے وہ الفاظ ادا کیئے۔

''کیسی فرمائش بیٹی؟''دانیال حسن نے تجس سے پوچھا۔

''کیا آپ مجھے اجازت دیں گے؟''وہ بات واضح نہ کر سکی۔

''میرے بچے میں آپ کو ہر بات کی اجازت دوں گا مگر آپ بتائیں تو صحیح۔''وہ جنا چاہتے تھے کے آخر معملہ کیا ہے۔پہلے تو شیزہ کو سمجھ نہیں آیا کہ وہ کس طرح یہ بات بولے مگر کچھ دیر خاموش رہ کر وہ آخر کار بول پڑی۔

''میں چاہتی ہوں کے آپ کے آفس میں کام کرنے کے ساتھ ساتھ عاشر کے آفس میں بھی کام کروں تاکہ مجھے تھوڑا سا تجربہ بھی ہو جائے اور مجھے سیکھنے کو بھی

ملے جائے۔"اس کی بات سن کر دانیال حسن کچھ لمحوں کے لئے ساکن ہو گئے۔یہ کیسی گزارش کی تھی شیزہ نے؟وہ سمجھ نہیں سکے۔

"ہاں وہ تو صحیح ہے مگر کیا تم اس کے ساتھ کام کر سکو گی؟"دانیال حسن گویا شیزہ سے اس کے آگے کے بارے میں جاننا چاہ رہے تھے۔

"ہاں میں کر لوں گی۔مجھے بس آپ کا ساتھ اور اعتبار چاہیئے۔"اس نے محبت سے ان کا ہاتھ تھاما۔

"ہاں بیٹا آپ جائیں اور جو آپ چاہیں کر سکتی ہیں۔آپ کو اجازت ہے۔"انہوں نے اس کے ہاتھوں پر اپنا ہاتھ رکھ دیا۔

****

www.novelsclubb.com

مہرین نے خود کو مصروف کر لیا تھا۔وہ ہر روز دوپہر کو نکل جایا کرتی تھی اور پھر کہیں نا کہیں گھوم کر زریاب کے اسٹوڈیو میں جا کر وہاں اس کی مدد کرتی تھی۔اسے

ارٹس سے ویسے ہی رغبت تھی۔ بچپن سے ہی اسے مجسمے بنانے کا شوق تھا اس لیئے وہ اپنے شوق کو دوبارہ اجاگر کرنا چاہتی تھی۔اس نے اس دن کے بعد عاشر سے بات نہیں کی۔وہ نہیں چاہتی تھی کہ مزید کوئی اور لڑائی جھگڑا ہو۔وہ خود اس سے دوری برت رہی تھی مگر خود کو عاشر کے وجود سے دور کرنا اس کے لیئے کسی اذیت سے کم نہیں تھا۔آج وہ دونوں ناشتے کی ٹیبل پر ساتھ ہی بیٹھے تھے مگر عاشر اسے نظر انداز کر کے ناشتہ کر رہا تھا۔ٹیبل پر اس کی ایک فائل رکھی تھی جس پر اسے آج آفس کے سارے لوگوں کے ساتھ ڈسکس کرنا تھا۔مہرین کی نظریں عاشر کے چہرے پر جمی تھیں جو بڑے آرام سے بغیر کوئی تاثرات دیئے ناشتہ کر رہا تھا۔عاشر نے اپنے چہرے پر مہرین کی نظروں کو محسوس کیا تھا۔وہ بڑی مشکل سے آخری لقمہ نگلنے لگا تھا کہ اس کا فون بجنے لگا۔اس نے ایک سرسری سی نظر مہرین کے سپاٹ چہرے پر ڈالی اور پھر موبائل اٹھا کر باہر چلا گیا۔وہ شاید اتنی جلدی میں تھا کہ اس نے اپنی بچی ہوئی چائے تک پینا گوارہ نہیں کیا اور بغیر فائل اٹھائے نکل گیا۔بانو تو دو

www.novelsclubb.com

دن بعد ہی آگئی تھی۔انہوں نے ہی آج صبح دونوں کے لیے ناشتہ تیار کیا تھا۔وہ جلدی میں اپنی فائل بھول چکا تھا۔مہرین کی نظر جیسے ہی اس کی فائل پر پڑی وہ بھاگتی ہوئی اس کے پیچھے گئی مگر وہ بہت پہلے ہی آفس کے لیئے نکل گیا تھا۔مہرین نے ایک گہرا سانس لیا اور واپس پلٹ گئی۔دوسری گاڑی ریپیرنگ کے لیئے گئی ہوئی تھی اس نے پھر دوسری گاڑی آنے کا انتظار کیا۔

عاشر فائلز چیک کر رہا تھا جب دروازے پر ہونے والی دستک نے اسے چونکایا۔

"کم ان!"اس نے بنا دیکھے اندر آنے کو کہا۔

"اسلام و علیکم عاشر بھائی!"آواز یقیناً جانی پہچانی تھی اس لیئے سر اٹھا کر چند لمحوں کے لئے دیکھنے لگا۔

www.novelsclubb.com

"وعلیکم السلام شیزہ!"اس نے پھٹی پھٹی آنکھوں سے شیزہ کی طرف دیکھا۔اس کا چہرہ دیکھتے ہی اس کے دل میں ایک بے چینی سی ہونے لگی تھی۔ہاں جذبات اب

ویسے نہیں تھے جیسے پہلے ہوا کرتے تھے مگر دل آج بھی اس کو دیکھ کر تڑپ اٹھتا تھا۔

"کیا میں کچھ دیر یہاں بیٹھ سکتی ہوں؟"اس نے دبے لہجے میں پوچھا تو عاشر نے جواب میں سر ہلا دیا۔

"کیسے ہیں آپ؟ مہرین آپی کیسی ہیں؟"اس نے بیٹھتے ہی سب سے پہلا سوال اس کے متعلق کیا۔

"میں اور وہ ٹھیک ہیں۔ تم سناؤ یہاں کیسے آنا ہوا؟"اس نے بے فکری سے پوچھا۔

"میں بس ایک کام سے آئی تھی یہاں۔"اس نے ہچکچا کر کہا۔

"ہاں بولو۔۔۔ کیسا کام؟"اس نے فائلز بند کی اور اس کی طرف متوجہ ہوا۔ شیزہ اس وقت بہت نروس تھی کیونکہ وہ آج پہلی بار اس کے سامنے بیٹھی تھی۔ اس کا دل بہت زور سے دھڑک رہا تھا۔ ہاتھ پسینے میں بھیگے ہوئے تھے۔

"میں کیا چند دن یہاں کام کر سکتی ہوں؟

صرف دو ہفتے؟ کسی بھی کام کے لیئے اگر آپ کے پاس کوئی جگہ خالی ہو۔ مجھے تھوڑا تجربہ چاہیئے اس لیئے میں یہاں آئی ہوں۔" اس نے وضاحت دی۔ عاشر پہلے تو کسی گہری سوچ میں پڑھ گیا مگر چند منٹوں بعد ہی اس نے اس کی درخواست کو قبول کر لیا۔

"ہاں ایک جگہ خالی ہے وہ بھی جونیئر مینجر کی اگر تم چاہو تو کام کر سکتی ہو۔" عاشر نے اسے بتایا جس پر وہ مسکرا دی۔ کہاں تو وہ اسے جی بھر کے دیکھا کرتا تھا مگر کہاں اب اس نے ایک دفعہ بھی نظر اٹھا کر شیزہ کی طرف نہیں دیکھا۔

"تھینکس میں ہر کام خوش اسلوبی سے انجام دینے کی کوشش کروں گی۔" شیزہ نے عاشر کو یقین دلاتے ہوئے کہا۔

****

اس کی کمپنی کی بلڈنگ کافی بڑی اور اونچی تھی۔اس نے جلدی سے گاڑی کو پارک کیا اور آفس میں چلی آئی۔اندر آتے ہی اس کی نظر اس کے آفس کی دیواروں اور کمروں پر پڑی جو فائلز سے بھری ہوئی تھیں اور ہر طرف لوگوں کا ہجوم تھا۔اسے اندر آتے ہی عجیب سے ہچکچاہٹ محسوس ہوئی تھی۔نہ جانے کیوں اس کے قدم اس کا ساتھ نہیں دے رہے تھے۔اسے سمجھ نہیں آرہا تھا کے وہ کہاں جائے کس جگہ پر جا کر وہ فائل عاشر کے حوالے کرے۔وہ انہی سوچوں میں گم تھی کے سامنے والے ریسپشن پر بیٹھی لڑکی نے اسے اپنی طرف بلایا۔

"میں آپ کو کب سے یہاں کھڑا دیکھ رہی ہوں۔کس سے ملنا ہے آپ کو؟"اس نے مہرین سے جاننا چاہا۔

www.novelsclubb.com

"مجھے عاشر احمد سے ملنا ہے۔"وہ تیکھے لہجے میں بولی۔

"کس سلسلے میں میم؟"اس نے جیسے مہرین سے سوالات شروع کئے۔

"مجھے ان سے صرف دو منٹ کا کام ہے۔"مہرین آخر کار تلملا گئی۔

"آپ کیسے جانتی ہیں انہیں؟" وہ لڑکی سوال کر کر کے تھک نہیں رہی تھی۔

"جانتی ہوں اسے کیونکہ میں بیوی ہوں اس کی۔" یہ جملہ سنتے ہی وہ لڑکی سپاٹ چہرہ لئے کچھ لمحے اسے گھورنے لگی۔ وہ پھر چند لمحوں کے بعد ہی اپنے حواسوں میں آئی۔

"سوری میم! مجھے نہیں معلوم تھا کے سر کی شادی بھی ہو چکی ہے۔ آپ فرسٹ فلور پر تشریف لے جائیں۔" اس نے بڑے خلوص سے کہا تو مہرین مزید کچھ کہے بغیر وہاں سے چلی گئی۔ پورے راستے اس کے دماغ میں ایک ہی سوال تھا کے کیا اس نے اس لڑکی کو بتا کر غلطی کی ہے؟ اس نے کیوں بولا کے وہ اس کی بیوی ہے؟ اس کے منہ سے یہ الفاظ نکلے کیسے۔ وہ خود کو کوس رہی تھی جب اس کی ٹکر ایک شخص سے ہوئی جو اسے پہلے سے ہی آنکھیں پھاڑ پھاڑ کر اسے دیکھ رہا تھا۔

"آپ مہرین ہیں؟" وہ شخص اسے ابھی تک گھور رہا تھا۔

"جی اور آپ؟" مہرین نے اس سے پوچھنا چاہا۔

www.novelsclubb.com

"ارے آپ مہرین بھابھی ہیں؟آپ یہاں؟"وہ شخص کون تھاوہ پہچان نہیں سکی تھی۔

"آپ کون ہیں؟"

"میں عدیل!عاشر کا جگری یار ہوں۔"اس نے اپنا تعارف کروایا۔

"اچھاعاشر کا آفس کہاں ہے؟"اس نے نظر دوڑاتے ہوئے پوچھا۔

"ارے بھابھی آپ پہلی بار مل رہی ہیں پہلے ذرا بات چیت کر لیں؟"وہ شوخ ہو کر بولا تو مہرین نے اسے نظر انداز کرتے ہوئے دوسری طرف نظر دوڑائی۔

"نہیں شکریہ میں جلدی میں ہوں عاشر کو یہ فائل دینی ہے۔"یہ کہتے ہوئے وہ عاشر کے آفس کی طرف بڑھی۔وہ بغیر دستک دیئے اس کے آفس میں چلی آئی مگر سامنے دیکھنے والے منظر نے اس کو ہکا بکا کر دیا۔عاشر اور شیزہ آمنے سامنے بیٹھے

تھے اور ہنس ہنس کر باتیں کر رہے تھے یہ دیکھ کر مہرین کو لگا جیسے وہ سانس لینا ہی بھول گئی ہو۔

"مہرین آپ؟" عاشر نے ایک دم حیرانی سے مہرین کی طرف دیکھا۔

مہرین کو اپنے آفس میں پا کر وہ ایک دم چونک گیا۔اس کا وجود پتھر کی طرح ہو گیا تھا اور وہ بامشکل سانس لے سکا تھا۔شیزہ نے حیران ہو کر مہرین کو دیکھا جو مسلسل شیزہ کو تعجب سے دیکھ رہی تھی۔شیزہ کو عاشر کے ساتھ ہنستا دیکھ کر اس کے دل میں آگ بھڑک اٹھی اور ایک بے چینی وہ اپنے اندر محسوس کرنے لگی تھی۔

"وہ... سوری میں شاید غلط وقت پر اندر آ گئی... یہ فائل بھول گئے تھے تم...." اس نے فائل اس کی ٹیبل پر رکھتے ہوئے کہا۔

www.novelsclubb.com

"اسلام و علیکم مہرین آپی!" شیزہ نے اٹھ کر اسے سلام کیا۔

"وعلیکم اسلام! کیسی ہو؟" مہرین نے ایک مصنوعی مسکراہٹ سجاتے ہوئے پوچھا۔

"میں ٹھیک۔ سوری مجھے آپ کی شادی کا پتا نہیں چلا ورنہ ہم سب کراچی آتے آپ لوگوں کو مبارکباد دینے۔" شیزہ نے بتایا۔

"کوئی بات نہیں مگر مجھے لگا بابا جان نے دانیال انکل کو بتایا ہوگا۔" وہ نہ چاہتے ہوئے بھی اس سے بات کر رہی تھی۔

"نہیں مجھے تو بعد میں پتا چلا۔ خیر مبارک ہو آپ کو۔" اس نے سرد لہجے میں کہا اور پھر عاشر کی طرف دیکھا جو ابھی بھی کسی شاک میں تھا۔

"اچھا میں چلتی ہوں یہ فائل دینی تھی۔" یہ کہتے ہوئے وہ باہر نکل گئی۔ اس کے جانے کے بعد عاشر نے ایک گہرا سانس لیا اور پھر کچھ سوچ کر اٹھ کھڑا ہوا۔

"میں آتا ہوں۔" اس نے شیزہ سے کہا اور پھر باہر نکل گیا۔ مہرین اس وقت بہت غصے میں تھی اور اس کے سر میں ٹیسیں اٹھنے لگیں۔

وہ بھاگتا ہوا مہرین کے پیچھے آیا تھا اور پھر اس کے برابر میں آکر کھڑا ہو گیا۔

"کیوں آئی ہیں آپ یہاں؟" اس نے دانت پیستے ہوئے اس سے سوال کیا۔

"کیوں تمہاری چوری پکڑی گئی ہے اس لئے پوچھ رہے ہو تم؟" مہرین نے دو ٹک انداز میں جواب دیا۔

"میں آپ کے کسی بھی سوال کے جواب دینے کا پابند نہیں ہوں!" اس کے چہرے پہ نگاہیں جمائے وہ سپاٹ لہجے میں بولا۔

"ہاں ظاہر ہے چور کو جب چور بولا جائے تو تکلیف تو ہوتی ہے۔ تم کتنے بڑے hypocrite ہو اس بات کا اندازہ ہو گیا ہے مجھے!" اس نے سرد لہجہ میں کہا تو اس کے لبوں پر کاٹ دار مسکراہٹ پھیل گئی۔ مزید وہاں رکنا اس کے لئے محال

تھا اس لئے وہ وہاں سے جانے لگی تو عاشر نے اس کی کلائی کو اپنی گرفت میں لیتے ہوئے اس کو روکنا چاہا۔

"چھوڑو میرا ہاتھ!" اس نے اس کی مظبوط گرفت سے اپنی کلائی کو آزاد کرنا چاہا تو اس نے اپنی گرفت مزید سخت کر لی۔

"یہاں آکر کیا ثابت کرنا چاہتی تھیں آپ؟ بولیں؟ کس حیثیت سے آئی ہیں آپ؟" اس کی مظبوط گرفت کی وجہ سے مہرین کو اپنے ہاتھ میں درد محسوس ہونے لگا۔

"میں بھی تمہیں جواب دینے کی پابند نہیں! میں کب سے تمہارے ساتھ اچھے ہونے کی کوشش کر رہی ہوں اور تم گن گن کے بدلے لے رہے ہو مجھ سے؟ اگر میں نے ظلم کیا اور گناہ سرانجام دئے تو کیا تم بھی وہی کرو گے؟ پھر کیا فرق رہ گیا تم میں اور مجھ میں؟ اگر کوئی اپنی غلطی سدھارنا چاہے تو یہ سلوک کرنا چاہیے اس کے ساتھ؟ میں معذرت چاہتی ہوں کے میں یہاں آگئی جاؤ جہاں تمہاری خوشی ہے

وہاں چلے جاؤ!"اس نے ایک جھٹکے سے اپنا ہاتھ اس کی گرفت سے آزاد کرایا ہی تھا کے سامنے سے آتے عدیل کو دیکھ کر دونوں گھبرا گئے۔عاشر جو مہرین کے بہت قریب تھا ایک دم پیچھے ہٹا اور مہرین اپنا ہاتھ سہلاتے ہوئے پیچھے ہوئی۔

"ارے! کیا میں غلط وقت پر آ گیا؟"عدیل نے شوخ انداز میں کہا تو مہرین نے نظریں جھکا لیں۔

"نہیں بولو کیا ہوا؟"عاشر نے غصہ پیتے ہوئے عدیل کو دیکھا جس کی مسکراہٹ ہی نہیں ختم ہو رہی تھی۔مہرین وہاں سے جانا چاہتی تھی اس کا دل بہت غم زدہ اور بوجھل ہو رہا تھا۔

"میں چلتی ہوں۔"اس نے دھیمے سے لہجے میں کہا اور نیچے جانے کے لئے آگے بڑھی۔عاشر کا دماغ پھٹ رہا تھا اور اس وقت وہ عدیل سے بھی بات کرنا نہیں چاہتا تھا۔

"ارے رکیں بھابھی ابھی کہاں؟ آج پہلی بار آپ یہاں آفس آئی ہیں اور ایسے ہی چل دیں۔" عدیل نے آواز دے کر اسے روکنا چاہا۔

"نہیں مجھے جانا ہے مجھے دیر ہو رہی ہے۔" وہ پھر مزید وہاں نہیں رک سکی اور سامنے آتی لفٹ کا بٹن دبا کر وہاں سے نیچے چلی گئی۔ عدیل نے تنقیدی نظر عاشر پر ڈالی اور وہاں سے چلا گیا۔

عاشر بس خالی نگاہوں سے مہرین کو دور جاتا دیکھتا رہا۔ وہ اس وقت غم و غصے کی کیفیت سے دوچار تھا۔ شیزہ خود کو کوس رہی تھی کے وہ آج وہاں کیوں آگئی۔ وہ اس کے آفس سے باہر نکلنے لگی تو عاشر نے اسے آواز دے کر روک لیا۔

"آئی ایم سوری وہ۔۔۔" وہ کچھ بول نہیں پا رہا تھا۔

"نہیں آپ سوری کیوں کر رہے ہو؟" شیزہ نے یک دم رک کر کہا۔

"میں نہیں جانتا تھا کہ سیچویشن اتنی عجیب ہو جائے گی۔" وہ شیزہ سے شرمندہ تھا۔ شیزہ اس وقت وہاں سے جانا چاہتی تھی کیونکہ مزید وہاں رہ کر اس کا تماشہ ہی بننا تھا۔

"کوئی بات نہیں۔ مجھے دیر ہو رہی ہے گھر پر سب انتظار کر رہے ہیں۔" اس نے وہاں سے راہ فرار اختیار کرنا چاہا۔ عاشر جان چکا تھا کے مہرین کے یوں اچانک وہاں آجانے سے شیزہ کو کتنا برا اور عجیب لگا ہو گا۔

''تم منڈے سے آسکتی ہو۔'' اسے بے اختیار خیال آیا۔

''میں آجاؤں گی پھر ملاقات ہوتی ہے۔'' اس نے اسے بتایا اور پھر جلدی وہاں سے نکل گئی۔ شیزہ کے جاتے ہی عاشر نے ایک گہرا سانس لیا اور پھر آنکھیں بند کر کے اپنے آفس میں بیٹھ گیا۔ وہ کسی چکی میں پس رہا تھا۔ ایک طرف اس کی محبت جو اس سے چھین لی گئی تھی اور ایک طرف بابا جان سے کیا ہوا وعدہ تھا جو اسے نبھانا تھا۔

****

مہرین آفس والے واقعہ کے بعد بہت ڈسٹرب ہو گئی تھی۔عاشر نے اسے ذلیل کر کے رکھ دیا تھا۔اسے شیزہ کے ساتھ دیکھ کر اس کے تن من میں آگ لگ گئی تھی۔وہ جانتی تھی کہ عاشر سے اس کا کوئی تعلق نہیں تھا مگر پھر بھی آج شیزہ کو اس کے ساتھ یوں ہنستا دیکھ کر وہ خود پر قابو نہیں رکھ سکی۔کیا شیزہ عاشر کی زندگی میں واپس آگئی تھی؟کیا وہ اس سے آج بھی محبت کرتا ہے؟ان سوالوں کا جواب مہرین کے پاس نہیں تھا۔وہ کیوں جلن محسوس کر رہی تھی؟کیوں شیزہ آج اسے زہر لگی تھی؟وہ کیا عاشر کو چاہنے لگی تھی؟وہ کیسے بدل گئی تھی؟کہاں وہ مہرین جو عاشر کے وجود سے بھی نفرت کرتی تھی اور کہاں اب وہ اس کے لیئے دیوانی ہو رہی تھی؟کیا اس کا دل عاشر کی طرف راغب ہو رہا تھا؟ہاں وہ جان گئی تھی نکاح کی پاکیزگی کو....وہ جان گئی تھی کہ بابا جان کا فیصلہ غلط نہیں تھا مگر وہ اپنے لیئے خود غرض ہو رہی تھی۔وہ عاشر کو کبھی حاصل نہیں کر سکتی تھی۔وہ اس کا نہیں شیزہ کا تھا اور وہ چاہ کر بھی اس حقیقت سے نظریں نہیں چرا سکتی تھی۔وہ بوجھل دل لیے بیٹھی تھی

www.novelsclubb.com

کہ عاشر گھر میں داخل ہوا۔اس نے عاشر کو دیکھ کر نظریں چرالیں۔وہ آج بھی ہمیشہ کی طرح تھکا ہوا اور بے زار لگ رہا تھا۔عاشر خود سے لڑ لڑ کر تھک چکا تھا۔

وہ مزید یہ سزا نہیں کاٹنا چاہتا تھا۔وہ مہرین کی محبت اور خلوص کو ابھی تک سازش ہی سمجھ رہا تھا۔اعتبار ایک بار ٹوٹ جائے تو بار بار حاصل نہیں کیا جا سکتا۔وہ تھکے تھکے قدموں کے ساتھ اندر آیا۔بھوک سے اس کا جسم نڈھال تھا۔وہ کچن کی طرف بڑھنے لگا تھا جب مہرین بھی اپنی جگہ سے اٹھ کھڑی ہوئی تھی۔وہ خود بہ خود عاشر کی زندگی میں داخل ہو رہی تھی۔

''میں کھانا لگا دوں؟''اس کی تھکن دیکھ کر اس نے فوراً اس سے پوچھا۔اس نے ایک زہر خندہ نظر مہرین کے چہرے پر ڈالی پھر خود کو کنٹرول کرنے کی کوشش کی۔

''آخر کیا چاہتی ہے آپ؟میں زہر کھا کر مر جاؤں؟نفرت کی کوئی حد نہیں ہوتی۔ میں شدید گھن کرتا ہوں آپ کے اس وجود سے آپ کی لی ہوئی سانسوں سے۔آپ کا گیم ابھی تک نہیں سمجھ سکا میں! صرف اتنا بتا دیں اور مزید کتنا برباد کرنا چاہتی ہیں

www.novelsclubb.com

مجھے ؟''اس کی پشت پر ابھرنے والی غصے میں ڈوبی تیز آواز نے مہرین کے بھٹکتے خیالات کو منجمد کر دیا۔عاشر نے اس بار مہرین کے دل پر وار کیا تھا۔

''میں کوئی گیم نہیں کھیل رہی عاشر میرا یقین کرو۔میں یوں نہیں رہ سکتی ہوں۔ مجھے تمہارا ساتھ چاہیے اور بس۔میں جانتی ہوں کہ میں نے ماضی میں تمہارے ساتھ بہت برا کیا ہے۔ہاں میں بری تھی میں انتقام کی آگ میں جل رہی تھی مگر یقین کرو عاشر میں نے تمہیں ستا کر خود بھی کبھی سکون نہیں پایا۔میں نے جو گناہ کیئے ہیں اس کی سزا کاٹ رہی ہوں مگر میں یوں اکیلے رہنے کی سزا نہیں کاٹ سکتی۔''وہ یہ کہتے کہتے زار و قطار رونے لگی۔اس کی آنکھوں میں چمک نہیں بلکہ غم کی ایک لہر صاف نمایاں تھی۔

www.novelsclubb.com

''تو مت کاٹیں سزا یہی تو میں آپ کو بتا چکا ہوں۔مجھ سے طلاق لیں اور کسی اور سے شادی کر لیں۔ویسے بھی شادیاں کرنا آپ کے لئے کون سا مشکل ہے؟ جتنا ڈرامہ کرنا ہے کر لیں میں اب اتنا پاگل نہیں ہوں کہ آپ کی مکاری کو نہ سمجھ سکوں۔اور

پلیز مجھ سے کم مخاطب ہوا کریں۔" عاشر نے بھگو بھگو کر طنز کے تیر مہرین کے دل میں پیوست کیئے تھے۔ آنسوں پونچھتے ہوئے مہرین کو لگا تھا اس کا پورا وجود پتھر ہو گیا ہے۔

"ہاں دو سزا مجھے! اور دو سزا مجھے! تم صرف شیزہ کے نہ ہونے کا سوگ منا رہے ہو۔"

وہ یہ بول کر رو پڑی۔ مہرین اتنی کمزور تو نہ تھی کہ وہ عاشر کے سامنے رو پڑے۔ مگر وہ اس حالت میں نہ تھی کہ وہ مزید کچھ بول پائے تو وہ بغیر کچھ بولے وہاں سے چلی گئی۔

عاشر جو اسے روتے ہوئے دیکھا تو وہ بری طرح سپٹا گیا۔

اس نے کمرے کا دروازہ کھولا اور اندر بند ہو گئی۔ آج وہ محسوس کر رہی تھی اس کرب اس تکلیف کو جو عاشر نے اٹھایا تھا۔

اسے یقین آ گیا تھا کہ عاشر اسے کبھی معاف نہیں کرے گا۔وہ پھوٹ پھوٹ کر رونے لگی مگر دل میں اب صرف درد تھا۔عاشر کا دل اس کے لئے کبھی مہربان نہیں ہو گا۔

****

مہرین صبح ہی زریاب کے اسٹوڈیو آ گئی تھی۔وہاں ان دونوں نے کچھ دیر بات کی۔ زریاب کو وہ بہت اداس سی لگی تھی مگر اس کے باوجود بھی اس نے مہرین سے پوچھنا نامناسب سمجھا تھا۔وہ دونوں یونیورسٹی میں گزارے ہوئے یادگار دن یاد کر رہے تھے جب بنا دستک دیئے ایک لڑکی اندر آئی۔

"سر میں اندر آ جاؤں؟" آواز عروسہ کی تھی جس پر زریاب نے اسے چونک کر دیکھا تھا۔

"آ جائیں۔" زریاب نے عروسہ سے کہا۔عروسہ کی نظریں مسلسل مہرین کے چہرے پر تھی۔وہ مہرین کے متعلق جاننا چاہتی تھی۔وہ نہیں جانتی تھی کہ زریاب

اور مہرین کا کیا رشتہ ہے۔وہ بس اتنا جان چکی تھی کہ زریاب مہرین کو چاہتا ہے۔ عروسہ کے جانے کے بعد ایک مسکراہٹ مہرین کے لبوں پر پھیل گئی۔زریاب سمجھ نہیں سکا تھا کہ مہرین کیوں مسکرا رہی ہے۔

"یہ مسکرانے کی وجہ پوچھ سکتا ہوں؟"زریاب نے تجسس سے پوچھا۔مہرین تب بھی بس مسکراتی رہی۔

"اب بتا بھی دو!"زریاب زچ ہوا۔

"لگتا ہے کوئی تم پر عاشق ہو چکا ہے۔"مہرین کا اشارہ عروسہ کے طرف تھا۔ زریاب کو اس کی یہ بات پسند نہ آئی۔

"کیا مطلب؟"اس کی بھنویں سکڑ گئی تھیں۔

"سمجھ جاؤں گے بہت جلد۔"مہرین اسے چڑا رہی تھی اور وہ عجلت بھرے انداز سے لب بھینچنے پر مجبور ہو گیا تھا۔

****

عاشر نے محسوس کیا تھا کہ مہرین ایک ہفتے سے اس کے سامنے نہیں آ رہی تھی وہ اگر نیچے ہوتا تو وہ اوپر ہوتی وہ اگر کھانا کھاتا تو وہ اس کے اٹھنے سے پہلے اٹھ جاتی۔ہاں وہ بہت خوش تھا کہ اسے مہرین کی صورت دیکھنی نہیں پڑتی تھی۔وہ زیادہ تر وقت زریاب کے ساتھ گزارتی تھی۔اسے عاشر سے گلہ تو نہ تھا مگر اس کے لہجے اور باتوں نے مہرین کو بہت ٹھیس پہنچائی تھی۔آج رات کے 11 بج رہے تھے۔اسلام آباد میں 11 بجے کا مطلب آدھی رات سمجھا جاتا تھا۔عاشر نے گھڑی کی طرف دیکھا جس میں 11:05 بج رہے تھے۔مہرین کہاں تھی کس کے ساتھ تھی اسے خبر نہیں تھی۔مگر رات 11 بجے تک گھر نہ آنا اسے پریشان کر رہا تھا۔اس نے لب بھینچ کر دروازے کی طرف رخ کیا مگر وہ اب تک نہیں آئی تھی۔تقریباً ساڑھے گیارہ بجے اس نے خاموشی سے قدم رکھا تو عاشر نے پلٹ کر اس کی طرف دیکھا۔

www.novelsclubb.com

"یہ کیا وقت ہے گھر آنے کا؟" عاشر نے بہت ہی سخت لہجے میں مہرین سے سوال کیا۔ وہ بغیر جواب دیئے اوپر جانے لگی تو وہ مزید چڑ گیا۔

"کیا گونگی ہونے کا روزہ رکھا ہوا ہے آپ نے؟" وہ ایک بار پھر اس کے سامنے آ گیا۔

"باہر تھی۔" اس نے مختصر سا جواب دیا۔

"مہرین یہ گھر ہے میرا کوئی ہوٹل نہیں جب دل چاہا منہ اٹھا کر نکل گئے جب چاہا واپس آ گئے۔" اس نے غصے سے مہرین کے چہرے کو دیکھا۔

"تم اب حد سے بڑھ رہے ہو۔ تمیز کے دائرے میں رہو۔" مہرین سے بھی عاشر کا تلخ لہجہ برداشت نہیں ہوا۔

www.novelsclubb.com

"تمیز سے ہی بات کر رہا ہوں میں اب تک۔ ورنہ آپ جیسی عورت کو تو میں ایک سیکنڈ بھی برداشت نہ کروں۔" اس نے انگلی اٹھا کر کہا۔ وہ مزید کچھ بولے بغیر وہاں سے چلی گئی اور عاشر پیر پٹخ کر واپس اپنے کمرے میں چلا گیا۔

****

وہ شام کی چائے پی رہا تھا جب اس کے فون پر شیزہ کی کال آئی۔ وہ اس سے بات کرنے کے لئے لان میں آ گیا۔ مہرین لان میں بیٹھی کوئی ناول پڑھ رہی تھی مگر عاشر کو آتا دیکھ کر اس کے چہرے کا رنگ بدل گیا۔

"ہاں ٹھیک ہے شیزہ جو بھی مسئلہ ہو تم کل میرے پاس وہ فائل لے کر آ جانا۔" مہرین نے اپنی جگہ سے اٹھتے ہوئے بس اتنا سنا تھا۔ مہرین کا دل بوجھل ہونے لگا اور وہ غم سے نڈھال ہو کر اپنے وجود میں کمی محسوس کر رہی تھی۔ وہ آج کل دن رات شیزہ کے ساتھ مل کر کام کرتا تھا۔ یہ بات وہ جان چکی تھی کے شیزہ اس کی زندگی

میں واپس آگئی ہے۔عاشر مہرین سے اور بد ظن ہونے لگا تھا اور دوریاں اتنی بڑھ چکی تھیں کے ان دونوں کے درمیان ایک لفظ کا بھی تبادلہ نہیں ہوا۔

مہرین جان گئی تھی کے عاشر کی زندگی شیزہ ہے۔وہ اس کی زندگی کا حاصل ہے۔ زبردستی کئے گئے رشتے کبھی کامیاب نہیں ہوا کرتے یہ بات وہ جان چکی تھی۔اس نے فیصلہ کیا تھا کے وہ عاشر سے خود کہہ دے گی کے وہ شیزہ کو اپنا لے اور اس سے شادی کر لے۔جہاں خوشیاں نہ ملیں وہاں خوشیاں ڈھونڈی جاتی ہیں۔

****

مہرین نے ایک مندر کا sculpture بنایا تھا۔مگر اس میں کوئی بھی چیز نفاست اور خوبصورتی اجاگر نہیں کر رہی تھی اس لئے اس دن شام کو اس نے زریاب کو اپنے گھر چائے پر دعوت دی۔وہ پچھلے آدھے گھنٹے سے زریاب کا انتظار کر رہی تھی۔ڈور بیل بجتے ہی وہ دوڑ کر دروازہ کھولنے گئی۔زریاب کو پا کر اس نے بہت گرم جوشی اور محبت بھرے انداز میں اس کا استقبال کیا۔

''کیا حال ہیں جناب؟''زریاب نے ایک بہت ہی حسین اور خوشبودار گل دستہ مہرین کو تھماتے ہوئے کہا۔مہرین نے اس سے وہ گل دستہ لیا اور پھر اس کی خوشبو کو اپنے اندر محسوس کیا۔اس نے زریاب کو صوفے پر بیٹھنے کا اشارہ کیا۔زریاب کافی حیرانی سے چاروں سمت اس کے گھر کی سجاوٹ کو دیکھ رہا تھا۔اسے یقین نہیں آرہا تھا کہ یہ عاشر کا گھر ہے۔کہاں تو وہ بابا جان کے ٹکڑوں اور مہرین کی نفرتوں میں پلا بڑھا تھا اور کہاں اب وہ اتنے بڑے گھر کا مالک بن گیا ہے۔

''چائے۔''مہرین نے کپ زریاب کو تھماتے ہوئے کہا۔

''تم اور چائے بنانے لگی ہو؟interesting''زریاب نے مذاقیہ کہا۔

''کیوں میں نہیں بنا سکتی کیا؟''زریاب کی بات پر وہ غصہ ہو گئی۔زریاب کی تو ہنسی نہیں رک رہی تھی۔

''مذاق کر رہا ہوں نا۔''اس نے بات پلٹتے ہوئے کہا۔

"یار میں نے sculpture بنایا ہے مگر اس میں کوئی چیز خوبصورتی نمایاں نہیں کر رہی۔ یہ میں نے ایک مندر بنایا ہے مگر دیکھو اس کی دیواریں ٹیڑھی ہیں اور سارا کا سارا sculpture ہی بے کار ہے۔" اس نے سامنے رکھے مٹی سے بنے مندر کی طرف اشارہ کیا۔ زریاب نے آگے بڑھ کر اس کے sculpture کو غور سے دیکھا۔ مہرین بلکل ٹھیک تھی اتنے سالوں اس نے پریکٹس نہ کر کے غلطی کی تھی۔ اور اب یوں دوبارہ کام شروع کرنا اس کے لیئے دشوار ہو رہا تھا۔

"میرے خیال سے تمہیں پریکٹس کی شدید ضرورت ہے۔ اور کس طرح کس حساب سے ہر چیز کو بنانا ہے یہ بھی سیکھنا ہے۔" اس کے کام میں خامیاں نکالتے ہوئے وہ بولا۔

www.novelsclubb.com

"میں نے تم سے کہا تھا نا زریاب مجھ سے نہیں ہو گا یہ سب۔" اس نے افسردگی سے سر کو ہلاتے ہوئے کہا۔

''ارے! ہو جائے گا تم کل میرے اسٹوڈیو آنا میں تمہیں سکھا دوں گا۔''اس نے مہرین کو تسلی دی تو وہ سکون کا سانس لے سکی۔

''چلو اب بتاؤ کہ کیا کرتی ہو سارا دن؟انکل آنٹی سے بات ہوتی ہے؟''زریاب نے مہرین سے دریافت کیا۔

''کچھ نہیں کرتی بس گھر کا کام اگر ہو تو کر لیتی ہوں ورنہ کوئی ٹی وی شو لگا لیتی ہو۔ ہاں بابا جان ماما جان ٹھیک ہیں۔ہر روز فون آتا ہے ان کا۔"اس نے اپنا حال احوال زریاب کو بتایا۔زریاب اس سے عاشر کے بارے میں جاننا چاہتا تھا اور اس سے ارحم کے بارے میں بھی سوالات کرنا چاہ رہا تھا مگر اسے لگا تھا کہ یہ وقت ابھی نا مناسب ہے۔ابھی مہرین اس سے بات کر ہی رہی تھی کہ اس کے فون پر ایک بار پھر کسی اجنبی نمبر سے کال آئی۔اس نے نمبر دیکھا اور پھر فون واپس رکھ دیا۔

''اٹھا لو فون۔"زریاب نے تنگ آ کر کہا۔

www.novelsclubb.com

"پتا نہیں کون منحوس مجھے پچھلے ایک مہینے سے فون کر رہا ہے۔پتا نہیں لوگوں کے پاس اتنا فضول وقت کیسے آتا ہے۔" وہ برہم ہو کر بولی۔

"تو سیدھا جا کر رپورٹ کروا دو یہ نمبر۔" زریاب نے اسے حل بتایا۔

"نہیں ایک نمبر کرواؤں گی تو دوسرے پر کال کرنا شروع ہو جائے گا وہ۔"

"چلو خیر اگنور کرو۔" زریاب نے کہا پھر چائے پی کر وہ اٹھنے لگا تو مہرین نے اسے روک لیا۔

"مجھے تمہیں ایک چیز دیکھانی ہے آؤ میرے ساتھ۔" اس نے زریاب کو اشارہ کرتے ہوئے اپنے پیچھے آنے کو کہا۔وہ لوگ مین ٹی وی لاؤنج کے بیچ میں کھڑے تھے۔

www.novelsclubb.com

"یہ پینٹنگ یاد ہے تمہیں؟" مہرین نے سامنے لگی پینٹنگ کی طرف اشارہ کرتے ہوئے کہا۔زریاب کچھ دیر تک گم سم کھڑا اس پینٹنگ کو یاد کرنے کی کوشش کرتا

رہا مگر چند لمحوں بعد ہی اس کی یاداشت میں وہ دن آیا جب مہرین کی سالگرہ تھی اور اس دن صرف وہ مہرین اور شرمین تھے۔ مہرین بہت رو رہی تھی۔ اس کو چپ کراتے ہی اس نے یہ خوبصورت پینٹنگ اسے دی تھی جس پر وہ اس دن اس پینٹنگ پر فدا ہو گئی۔

"ہاں یاد ہے مجھے۔" اس نے ہلکی سی مسکراہٹ سجا کر کہا اور پھر اپنے بازو بے تکلفی سے اس کے کندھے پر رکھ دیئے۔ پھر وہ دونوں اس دن کی باتیں یاد کرنے لگے ہی تھے کہ کسی نے اپنے قدم ٹی وی لاؤنج میں رکھے۔ زریاب اور مہرین نے سر اٹھا کر دیکھا تو عاشر سامنے کھڑے ہو کر ان دونوں کو بہت ہی گہری نظروں سے دیکھ رہا تھا۔

www.novelsclubb.com

زریاب نے عاشر کو دیکھ کر اپنا ہاتھ مہرین کے کندھے سے ہٹا دیا۔

"ارے عاشر! اتنے سالوں بعد ملاقات ہو رہی ہے۔"

گفتگو کا آغاز زریاب نے کیا۔

''اسلام و علیکم! زریاب کیسے ہیں آپ؟''اس نے ایک زہر خندہ نظر مہرین کے چہرے پر ڈالی۔

''وعلیکم السلام! میں ٹھیک ہوں۔ تم سناؤ بھئی ماشاءاللہ بہت ترقی کر لی تم نے۔'' اس نے عاشر کو داد دی۔

''بس اللہ کا کرم ہے۔''وہ بس اتنا کہہ سکا۔ مہرین اس کے چہرے کے رنگ کو سمجھ نہ سکی۔ وہ اس وقت کافی غصے میں لگ رہا تھا۔ مہرین نے اپنی نگاہیں دوسری سمت کر لیں۔

''ارے آؤ بیٹھو تھوڑی بات چیت کرتے ہیں۔''زریاب کے لہجے میں اپنائیت تھی۔

www.novelsclubb.com

"نہیں پھر کبھی آپ مہرین کو کمپنی دیں وہ دن رات آپ کے فراق میں پاگل رہتی ہیں۔"ایک چبھتی ہوئی نظر اس نے مہرین کے چہرے پر ڈالی اور پھر وہاں سے چلا گیا۔ زریاب اس کی اس بات پر ایک دم شاک میں چلا گیا۔

''یہ اسے کیا ہوا ہے؟''زریاب نے پوچھا۔

''پاگل کتے نے کاٹ لیا ہے اسے۔''مہرین نے شانے اچکا کر کہا جس پر زریاب ہنس دیا۔زریاب کو عاشر کا لہجہ بہت توہین آمیز لگا تھا اس لیے وہ کوئی بہانہ بنا کر وہاں سے فرار ہو گیا۔عاشر اپنے کمرے میں آتے ہی آگ کی طرح برس پڑا۔اس کے تن من میں آگ لگ گئی تھی زریاب کا ہاتھ مہرین کے کندھے پر دیکھ کر اسے شدید غصہ آیا تھا۔

وہ کیوں غصہ ہو رہا تھا یہ بات وہ خود بھی نہیں جانتا تھا۔اس کے دماغ میں اس وقت شعلے اٹھ رہے تھے۔

"تو مہرین زریاب کے ساتھ انولو ہے؟"وہ خود سے کہنے لگا۔خود پر جبر کرتے ہوئے اس نے سامنے رکھے گلاس کو اُٹھایا اور اس میں جگ سے پانی ڈال کر پیا۔کچھ دیر کے لئے وہ ٹھنڈا ہو گیا تھا۔پھر اس نے اپنی کیفیت پر غور کیا۔آخر کیوں وہ اس طرح محسوس کر رہا تھا۔پہلے بھی تو ہمیشہ مہرین یوں ہی زریاب کے ساتھ ہوا کرتی

تھی مگر آج کیوں اسے زریاب کے اتنا قریب دیکھ کر وہ یوں بھڑک اٹھا۔اس نے اپنا سر جھٹکا اور پھر لیپ ٹاپ پر کام کرنے لگا۔

مہرین کو عاشر کی بدتمیزی سخت ناگوار گزری تھی۔اسے عاشر سے اس قدر بدلحاظی اور بدتمیزی کی توقع نہیں تھی۔

****

زریاب اپنے سارے اسٹوڈنٹس کو لے کر ایک خوبصورت سے گارڈن میں آیا تھا۔ وہاں پر پھولوں اور پرندوں کی آوازوں نے زریاب کے پریشان ذہن کو سکون دیا تھا۔باقی سارے اسٹوڈنٹس ادھر ادھر گھوم رہے تھے۔مگر صرف عروسہ وہ واحد تھی جو سب سے الگ تھلگ کھڑے ہو کر زریاب کی طرف دیکھ رہی تھی۔

زریاب کو لگا تھا کہ یہ فقت اس کا وہم ہے کہ عروسہ اس کی طرف بار بار دیکھتی ہے مگر یہ وہم نہیں ایک حقیقت تھی کہ عروسہ اکثر خالی نگاہوں سے اس کی طرف دیکھتی ہے۔زریاب نے جب اس کی طرف دیکھا تو اس نے نظریں چرا کر اپنا منہ

موڑ لیا۔ وہ اپنی مسکراہٹ دباتے ہوئے اس کی جانب بڑھا۔ اسے قریب آتا دیکھ کر عروسہ گھبراہٹ کا شکار ہو گئی۔ اس کو لگا اس کی دل کی دھڑکن بہت تیز ہو رہی اور اس کا ذہن اس وقت کام نہیں کر پا رہا ہے۔

"آپ یہاں اکیلی کیوں ہیں؟" زریاب نے اس کو اکیلا پا کر پوچھا وہ جو اپنا منہ پیچھے کری ہوئی تھی اس کی طرف دیکھنے لگی۔

"بس یوں ہی۔" اس نے کندھے اچکا کر کہا۔ زریاب کو محسوس ہوا جیسے وہ غمگیں ہے۔

"یوں ہی؟ کیا کسی نے آپ سے کچھ کہا ہے؟" اس کی پیشانی پر بل صاف نمایاں ہوئے۔

www.novelsclubb.com

"آپ اتنا کچھ کہہ دیتے ہیں کہ کسی اور کو سنانے کا موقع نہیں ملتا۔" اس نے لب بھینچ لیئے۔

''اور میں نے کب سنائی آپ کو؟''اس نے گھبرا کر کہا۔

''ہر وقت تو ڈانٹتے رہتے ہیں مجھے۔''اس نے خفگی سے کہا تو زریاب کا دل پگھلنے لگا۔

''وہ آپ کے اپنے بھلے کے لیئے اگر آپ کو اتنا برا لگتا ہے تو نہیں کہوں گا اب کچھ۔''

"میں تو مذاق کر رہی تھی۔"اس نے بات کا رخ موڑنا چاہا۔پھر ایک خاموشی کی لہر چھا گئی۔عروسہ زریاب کی گہری نظروں میں جھانک کر دیکھنا چاہتی تھی۔وہ اسے اپنی طرح غم سے دوچار لگتا تھا۔جب ان دونوں میں سے کوئی کچھ نہ بولا تو عروسہ نے بات کو آگے بڑھانا چاہا۔

''کچھ لوگ کتنے خوش قسمت ہوتے ہیں کہ ان کی زندگی میں ہر چیز نارمل ہوتی ہے انہیں ہر چیز بنا مانگے مل جاتی ہے۔''اس نے ایک گہرا سانس لیتے ہوئے کہا۔

''ہاں واقعی رشک آتا ہے ان لوگوں پر۔ کیا تمہاری زندگی میں بھی کمی ہے؟''اس نے آج پہلی بار عروسہ کو تم کہہ کر مخاطب کیا تھا۔

''میری تو زندگی ہی نامکمل ہے شاید مجھ جیسے لوگ خوشیوں کے حقدار نہیں ہوتے۔''اس کی آنکھوں میں نمی تھی۔

''کیوں؟اگر تم برا نہ مانو تو مجھ سے شیئر کر سکتی ہو۔''چند لمحوں کے توقف کے بعد وہ دھیرے سے بولا تو عروسہ نے چونک کر اسے دیکھا۔

''میں اکیلی ہوں بتاؤں کیوں؟کیونکہ میرے ساتھ کوئی نہیں!سب کو کھو دیا میں نے۔"اس نے سرد لہجے میں کہا۔

"کیا؟کیسے؟آپ اکیلی کیوں ہیں؟فیملی کہاں ہے آپ کی؟"اس نے سوال کیا۔

"میری پوری فیملی جرمنی ہوا کرتی تھی۔ہم وہاں رہا کرتے تھے۔میں وہیں پلی بڑی ہوں مگر یہاں اسلام آباد میں اکثر دادی سے ملنے آیا کرتی تھی۔چند سال قبل پہلے

جب میں یہاں آئی تو میں اپنی خالہ کے ہمراہ تھی اور میری باقی پوری فیملی جرمنی میں تھی۔ یہ ایک دن کا واقعہ تھا جب گھر پر فون آیا کہ وہاں کسی شہر پر حملہ ہوا ہے۔ اس میں میری ساری فیملی شامل تھی۔ میرا پورا ہستا بستا گھر اجڑ گیا اور میں رو بھی نہ سکی....'' یہ کہتے کہتے اس کی آنکھوں سے آنسوں جاری ہو گئے۔

''آئی ایم سوری.. سو سوری that's a tragedy''

زریاب نے افسوس سے کہا۔

''کوئی بات نہیں۔'' یہ بول کر اس نے اپنے آنسو پونچھے اور وہاں سے چلی گئی۔

******

آج رات اسے آفس میں بہت دیر ہو گئی تھی۔ وہ چاہتے ہوئے بھی نہیں نکل پا رہا تھا۔ اس نے بے حد کوشش کی تھی کے آفس کا کام نمٹا لے مگر اس کے باوجود کچھ فائلز ادھوری رہ گئی تھیں۔

"عاشر؟ میں اندر آجاؤں؟" شیزہ نے اسکے آفس کے دروازے پر دستک دیتے ہوئے کہا۔

"آجاؤ شیزہ۔" اس نے سارا کام چھوڑ کر اس کی طرف دیکھا۔

"مجھے یہ کام سمجھ نہیں آرہا پلیز آپ بتادینگے؟" اس نے فائلز سامنے رکھتے ہوئے کہا۔ وہ پہلے ہی کافی لیٹ ہو چکا تھا مگر اب شیزہ کے اندر آتے ہی وہ رک گیا۔ وہ اسے منع بھی نہیں کر سکتا تھا۔ شیزہ کے ساتھ وقت بتا کر اسے سکون حاصل ہوتا تھا۔ وہ اس وقت وہ واحد ہستی تھی جسے دیکھ کر اس کے غم میں اضافہ نہیں ہوتا تھا۔

"ہاں آجاؤ بتادیتا ہوں۔" اس نے اس کی رکھی ہوئی فائلکو اٹھا کر کہا۔

www.novelsclubb.com

"شکریہ۔"

شیزہ کو وہ اب بدلہ ہوا لگا تھا۔ اس کی باتوں میں سنجیدگی تھی اور چہرے پر عجیب سی ناگواری جس سے ظاہر تھا کے وہ اپنی زندگی میں خوش نہیں ہے۔ اتنا تو شیزہ بھی

جان گئی تھی کے باباجان نے ضرور زبردستی عاشر کی شادی مہرین سے کروائی ہے ورنہ وہ دونوں تو ایک دوسرے سے شدید نفرت کرتے تھے۔مہرین جیسی لڑکی سے شادی تو دور کی بات اس کے وجود تک سے عاشر کو نفرت تھی۔

"یہ اسے یہاں پر لگاؤ گی تو کوئی ایرر نہیں آئے گا۔"وہ اس کے قریب جھک کر اسے بتا رہا تھا۔شیزہ فائل سے زیادہ عاشر کی آنکھوں کو دیکھ رہی تھی۔وہی خوبصورت بڑی آنکھیں،دھیما لہجہ اور اپنے حصار میں جکیڑ دینے والی خوشبو وہ کبھی نہیں بھولی تھی۔وہ ٹک ٹک باندھی اسے دکھے جا رہی تھی۔

"آگیا سمجھ؟"اس نے شیزہ سے دوسری بار پوچھا تو وہ چونک گئی۔

"جی آگیا سمجھ۔"اس نے سر ہلا کر کہا۔

"تھنکس اب میں چلتی ہوں۔"اس نے اٹھتے ہوئے کہا۔

www.novelsclubb.com

"کیسے جاؤ گی؟ بہت دیر ہو چکی ہے؟"اس نے شیزہ سے تجسس سے پوچھا جس پر وہ گھبرا گئی۔

"میں خود چلی جاؤں گی کوئی cab بک کروا کر۔"اس نے بتانا چاہا۔عاشر نے اس کے اس جواب پر پہلے تو اسے گھورا پھر گھڑی کو دیکھا جس میں رات کے بارہ بج رہے تھے۔

"میں ڈراپ کر دیتا ہوں۔"

"نہیں میں چلی جاؤں گی۔"اس نے انکار کیا۔

"ارے اکیلے کیسے جاؤ گی؟ میں چھوڑ دیتا ہوں!"اس نے دوبارہ کہا تو اس نے جواب میں مجبوراً سر ہلا دیا۔

www.novelsclubb.com

****

مہرین کی طبیعت ٹھیک نہیں تھی۔اسے بہت تیز بخار ہو رہا تھااور عجیب گھبراہٹ سے دوچار وہ لیٹ نہیں پا رہی تھی۔ بانو اس وقت گہری نیند سو رہی تھیں اس لئے انہیں لکھ جگانے پر بھی وہ نہیں اٹھ رہی تھیں۔

"باباجان!" بے ساختہ اس کے لبوں سے چیخ نکلی تھی اور اس کا پورا بدن کمزوری کی وجہ سے کانپنے لگا۔عاشر اب تک گھر نہیں لوٹا تھا اور بہت کال کرنے پر بھی اس نے کال نہیں اٹھائی۔مہرین کو لگا جیسے وہ ابھی مر جائے گی۔اس کی آنکھوں کے سامنے اندھیرا چھانے لگا اور آخر کار جب اسے کچھ سمجھ نا آئی تو اس نے زریاب کو کال ملائی۔اس وقت رات کے 11 بج رہے تھے مگر مہرین کی حالت ایسی نہ تھی کے وہ مزید اکیلے رہتی۔

www.novelsclubb.com

"ہیلو! خیریت؟" زریاب نے فون اٹھاتے ہی پوچھا۔

"زریاب پلیز جلدی سے گھر آؤ میری طبیعت ٹھیک نہیں۔" اس نے بہت ہی مشکل سے وہ جملے ادا کیئے۔اس کی آواز سن کر زریاب کے ہاتھ پاؤں پھول گئے۔

"میں آرہا ہوں بس ابھی۔" وہ یہ کہہ کر مہرین کے گھر کے لئے روانہ ہوا۔اس نے گھر میں رکھی ساری دوائیاں رکھیں اور نکل گیا۔

اس کے گھر پہنچتے ہی اس نے دروازہ پیٹا جس پر مہرین فوراً باہر آگئی۔دروازہ کھولتے ہی اس کی آنکھوں کے سامنے اندھیرا چھانے لگا۔وہ ابھی لڑکھڑاتے ہوئے گرنے والی تھی جب زریاب آگے بڑھا۔

"مہرین!" اس نے ایک دم مہرین کو کندھے سے سہارا دیا اور پھر اسے پکڑ کر صوفے پر لٹایا۔اس نے جلدی بخار کی دوا اسے دی اور پھر ایک چادر لا کر اسے اڑھائی۔وہ اس کے قریب بیٹھا اس کے سر پر ٹھنڈی پٹیاں رکھ رہا تھا۔ایک گھنٹے بعد اس کا بخار کم ہوا تو مہرین نے آنکھیں کھولیں۔

www.novelsclubb.com

"کیسی ہو اب؟ عاشر کہاں ہے اس وقت؟ یہ کونسا طریقہ ہے بیوی کو یوں اس حال میں چھوڑ کر خود باہر رہنا۔" زریاب برہم ہوا اسے اس وقت شدید غصہ آرہا تھا۔

"باباجان۔"مہرین نے آہ بھر کر بس اتنا بولا تھا۔وہ ابھی تک پٹیاں اس کے ماتھے پر لگا رہا تھا جب ایک دم دروازہ کھولا تھا اور عاشر اندر آیا۔زریاب کو وہاں دیکھ کر اس کا چہرہ سرخ ہو گیا۔اس نے غصے کے عالم میں اپنے دانتوں سے ہونٹوں کو دبایا۔

"عاشر یہاں آؤ!"زریاب نے تیکھے لہجے میں کہا۔

"جی خیریت آپ رات کے اس وقت یہاں؟"اس نے ایک چبتی نظر صوفہ پر پڑی مہرین پر ڈالی جس نے ابھی ابھی آنکھیں کھولی تھیں۔

"ہاں اس وقت یہاں اس لئے کیونکہ تمہارا بیوی اس وقت رات کو اکیلی تھی اور بخار میں پھک رہی تھی۔اس نے مجھے بلایا ہے کیونکہ اس کی طبیعت ٹھیک نہیں۔" زریاب نے تلملا کر جواب دیا۔عاشر کو زریاب کا لہجہ سخت ناگوار گزرا تھا۔وہ رات کو اس وقت اس کی غیر موجودگی میں وہاں کیوں تھا۔

"ہاں آپ ہی تو ہیں ان کے خیر خواہ...ایک کام کیوں نہیں کرتے اپنے ساتھ ہی لے جائیں اپنی سابقہ محبوبہ کو ان کا بھی بہت دل ہے طلاق لینے کا۔" اس نے زہر خندہ لہجے میں زریاب کو کہا تو اس کا بھی پارہ ہائی ہو گیا۔

"یہ کیا بکواس کر رہے ہو تم؟ شرم نہیں آ رہی تمہیں اس طرح کی بات کہتے ہوئے؟ میں تو تمہیں بہت ہی سمجھدار اور سلجھا ہوا انسان سمجھتا تھا۔" اس نے غصے سے ہنکار بھرا۔

"ہاں یہی غلطی ہوئی ہے آپ سے کے آپ مجھے شریف سمجھ بیٹھے۔ ساری عمر جس نے زخم جھیلے ہوں، ہر مقام پر ذلت سے اٹھائی ہو، ہر چیز کو حاصل کرتے کرتے کھویا ہو اس شخص سے آپ شرافت اور سمجھداری کی امید رکھتے ہیں؟ جانتے ہیں آپ یہ مہرین قاتل ہیں میری خوشیوں کی! اگر یہ مر بھی جائیں تب بھی مجھے پروا نہیں ہے ان کی! اور ایک اور بات آیندہ میرے گھر آنے کی زحمت مت کرے گا۔ چاہیں تو اپنی محبوبہ کو اپنے ساتھ لے جا سکتے ہیں۔" وہ کسی شعلے کیطرح برس پڑا۔

www.novelsclubb.com

غصے سے اس کا چہرہ سرخ ہو رہا تھا وہ مزید کچھ اور کہے بغیر وہاں سے اوپر چلا گیا۔

زریاب کو لگا جیسے کسی نے اس کے کانوں میں پگھلا ہوا سیسا انڈیل دیا ہو۔ کیا یہ وہی عاشر تھا جس کا سر ہمیشہ جھکا رہتا تھا؟ جس کے چہرے پر بے بسی اور مایوسی کے سوا کچھ نہ تھا۔ آج وہ کس قدر بدلا ہوا عاشر لگ رہا تھا جس کے چہرے اور دل میں صرف نفرت کی آگ دہک رہی تھی۔

"زریاب تم اس وقت جاؤ یہاں سے میں بات کرتی ہوں اس سے۔" مہرین نے بہت مشکل سے صوفے کا سہارا لیتے ہوئے کہا۔ زریاب نے ایک دکھ بھری نظر سے مہرین کو دیکھا۔

"یہ کس طرح کی باتیں کر رہا ہے؟ تم خاموش کیوں ہو؟ تم تو ایسی نہیں تھی؟" زریاب نے پریشانی سے اسے دیکھا تو وہ متفکر سی نچلا لب دانتوں تلے دبا گئی۔

www.novelsclubb.com

"تم جاؤ ابھی پلیز!" اس نے روتے ہوئے اس سے التجا کی تو وہ نہ چاہتے ہوئے بھی وہاں سے اٹھ گیا۔ وہ بوجھل دل لئے وہاں سے نکل کر گیٹ سے باہر چلا گیا۔ مہرین اس کی باتوں کی تاب نہ لا سکی اور رونے لگی۔

عاشر اپنے کمرے میں بند تھا اس کے جسم میں ہر بات کانٹے کی طرح چبھ رہی تھی۔ اسے یاد آیا وہ دن جس دن مہرین نے اس کے کردار پر انگلی اٹھائی تھی۔ سب کے سامنے اسے ذلیل کرنا چاہا تھا وہ گھٹیا الزام جس نے اس کا سر بابا جان کے سامنے جھکا دیا۔ وہ غصے میں اپنے ہاتھوں سے بالوں کو نوچنے لگا اور کمرے کی ہر چیز اٹھا کر توڑ ڈالی یہاں تک کے ہر پرفیوم کی شیشی زمین پر توڑ ڈالی۔

"میں نہیں برداشت کر سکتا انہیں! وہ کیا سمجھتی ہیں انتقام ختم ہو گیا؟" وہ زور سے چلایا تھا کے آواز پورے گھر میں گونجی تھی۔

ٹی وی لاؤنج کا دروازہ کھلا تھا وہ بہت تیز قدموں کے ساتھ اندر آیا۔

www.novelsclubb.com

"واہ! میں آپ کو داد دیتا ہوں آپ کی جرات پر! تو اب طلاق لینے کے لئے اس حد تک گزر سکتی ہیں... کے اپنے پرانے عاشق کے ساتھ افیئر چلائیں۔ لگتا ہے بہت شوق ہے آپ کو طلاق کے بعد شادیاں رچانے کا۔" وہ بہت ہی بے رحمی سے اس کے نازک دل کے ٹکڑے کر رہا تھا۔

"تم ہوش میں ہو عاشر؟ یہ کس قسم کا گھٹیا الزام لگا رہے ہو تم مجھ پر!" مہرین سے رہا نہ گیا اور وہ اپنے حق میں بول پڑی۔

"تو میں نے کچھ غلط کہا ہے کیا؟ کیوں چوٹ لگ رہی ہے سچائی کا سامنا کریں... بولیں کیا وہ آج بھی آپ سے عشق نہیں کرتا؟ کیا آپ دونوں اکیلے ایک ساتھ نہیں ہوتے؟" وہ لفظوں کی گولہ باری مہرین کے کردار پر کر رہا تھا۔

www.noverslubb.com

"تم بچپن سے جانتے ہو میرا اور اس کا رشتہ مگر پھر بھی تم میرے کردار پر الزام لگا رہے ہو؟" وہ خود پر قابو نہ رکھ سکی اور رونے لگی۔

"مہرین الزام اور میں؟ یہ میرا نہیں آپ کا شیوا ہے دوسروں کے کردار پر کیچڑ اچھالنا انہیں بے عزت کرنا یہ میں نے آپ سے ہی سیکھا ہے مگر فرق بس اتنا ہے کے میں بہتان نہیں لگتا اور آپ؟ آپ کا تو کام ہی بہتان لگانا ہے۔" وہ ایک کے بعد دوسرا تیر اس کے دل میں پیوست کر رہا تھا۔

"جایئے جا کر دیں اپنے وجود کی گواہی بابا جان کو۔ آپ جیسی بد کردار عورت کو میں اپنے گھر میں برداشت نہیں کر سکتا۔" اس نے مہرین کے صبر کی آزمائش لی تھی۔

"بس عاشر! ایک لفظ اور نہیں! بہت سن لی میں نے! مگر تم بھی سنتے جاؤ کے مہرین حسن دنیا کا ہر گناہ کا دعوا کر سکتی ہے مگر بد کردار ی تو دور دور تک مجھے چھو کر نہیں گزر سکتی۔ میں سمجھی تھی کے شاید اپنا سب کچھ کھو کر میں تمہیں حاصل کروں گی مگر تم نے تو مجھ سے میری زندگی جینے کا سکون ہی چھین لیا۔ میں خود آج ابھی یہاں سے جا رہی ہوں ہمیشہ کے لئے تمہاری زندگی سے دور.... تمہیں تمہاری زندگی مبارک ہو۔" وہ یہ کہتے ہوے آگے بڑھی تو وہ یہی بول سکا۔

www.novelsclubb.com

"شوق سے جایئے اور بہت احسان ہو گا کے واپس کبھی یہاں قدم نہ رکھے گا۔" اس نے دانتوں سے ہونٹوں کو دبا کر زور سے کہا۔

اس کی اس بات پر اسے محسوس ہوا تھا کے جیسے کسی نے اس کے دل کو پیروں تلے روند دیا ہو۔ وہ اس قدر سنگ دل ہو سکتا ہے اسے اندازہ نہیں تھا۔ وہ رات کے اس اندھیرے میں کہا جائے گی کیسے جائے گی عاشر کو اتنی بھی پروا نہیں تھی۔ وہ بخار سے نڈھال ہو رہی تھی اور اس حالت میں وہ اسے اپنی زندگی سے الگ کر رہا تھا۔ اس نے کبھی کسی سے بھیک نہیں مانگی تو آج وہ کیوں اس سے رحم کی بھیک مانگتی اب بات بہت آگے بڑھ چکی تھی بات اب انا کی تھی۔ اس نے سارا سامان نکالا اور جلد ہی پیکنگ کر کے اس نے زریاب کو کال ملائی۔

www.novelsclubb.com

"ہیلو کیا ہوا مہرین؟" وہ ابھی ڈرائیو کر کے تھوڑا ہی آگے گیا تھا۔

"زریاب!" وہ پھوٹ پھوٹ کر رونے لگی۔

"مہرین کیا ہوا؟ کیوں رو رہی ہو؟" زریاب نے گھبرا کر پوچھا۔

"میں اپنے گھر کے باہر کھڑی ہوں پلیز مجھے لینے آجاؤ ابھی۔"اس نے سسکیاں لیتے ہوئے کہا۔آگے اس نے کوئی بات نہیں کی اور فون بند کر دیا۔

مہرین نے اپنا سارا سامان بیگ میں ڈال لیا اور پھر مزید ایک لمحہ تاخیر کیئے وہ نیچے آگئی۔اس نے زریاب کو کال کر دی تھی اور اب اسے وہاں رکنا بے معنی لگ رہا تھا۔ عاشر کھڑکی سے باہر دیکھ رہا تھا۔اس نے ایک بار بھی پلٹ کر مہرین کو نہیں دیکھا۔ کیا مہرین اتنی بھی حق دار نہیں تھی کہ وہ اسے جانے سے روکتا؟اس سے کوئی باز پرس کرتا؟....اس وقت وہ صرف ایک بات جانتا تھا اور وہ یہ کہ مہرین کو اس کی زندگی سے جانا ہو گا۔وہ مزید اسے وہاں برداشت نہیں کر سکتا تھا۔وہ اسے اپنے گھر میں کیوں رکھتا؟کیا رشتہ تھا اس کا اور مہرین کا؟اس بے کبھی مہرین کو اپنی زندگی میں قبول کیا ہی نہیں تھا اور نہ ہی اس کے لیئے کوئی جذبہ رکھتا تھا تو پھر کیوں اور کس حثیت سے وہ اسے روکتا؟اور جتنے زخم مہرین نے اسے دیئے تھے وہ آج تک بھرے نہیں تھے۔وہ بس اس کے جانے کا انتظار کر رہا تھا۔

www.novelsclubb.com

مہرین دیوار کا سہارا لیتی ہوئی نیچے آئی تھی۔ بخار کی وجہ سے سارا جسم درد کر رہا تھا۔ اس نے بڑی مشکل سے اپنے ہاتھوں میں ہینڈ بیگ اٹھایا تھا۔ وہ دبے قدموں کے ساتھ ٹی وی لاؤنج تک پہنچی تھی۔ عاشر کو اس کے قدموں کی آہٹ محسوس ہوئی۔ اس نے اب بھی پیچھے مڑ کر اسے دیکھنا گوارہ نہیں کیا۔ وہ چاہتا تھا کہ وہ رک جائے مگر یہ جذبہ اس کے دل میں کیوں پیدا ہو رہا تھا وہ خود نہیں جانتا تھا۔ ابھی کچھ دیر پہلے ہی تو وہ اسے اپنے گھر سے نکالنا چاہتا تھا مگر اب کیوں اس کا دل چاہ رہا تھا کہ وہ اسے روک لے۔ اس نے ان وقتی جذبات سے چھٹکارا حاصل کرنے کے لئے سر کو جھٹکا اور ایک بار پھر کھڑکی سے باہر چمکتے ہوئے چاند کی طرف دیکھنے لگا جس کی روشنی ہر سمت پھیلی ہوئی تھی۔ جس کی روشنی آج پورے آسمان کو روشن کر رہی تھی۔ مگر اس کا دل اس اندھیرے کی طرح تھا جس پر جتنی بھی روشنی ڈال دی جائے وہ کبھی جگمگا نہیں سکتا۔ مہرین نے خاموشی سے اپنا سامان اٹھایا اور پھر باہر کی جانب بڑھنے لگی۔ اس نے جاتے جاتے ایک سرسری نظر کھڑکی کے پاس کھڑے

www.novelsclubb.com

سنگ دل شخص کی طرف ڈالی تھی۔ جس کا دل پتھر ہو چکا تھا۔ مہرین نے ایک گہرا سانس لیا اور پھر باہر نکل گئی۔ عاشر نے اسے جاتا دیکھ کر اپنے دل میں کرب کی ایک لہر کو محسوس کیا۔ وہ جا چکی تھی اس کی زندگی سے دور اس کے وجود سے دور اور وہ بس اسے جاتا دیکھ کر اپنی آنکھوں کو بند کرنے لگا۔ مہرین نے جیسے ہی اس گھر کی دہلیز سے باہر قدم رکھا اس نے خود سے ایک وعدہ کیا۔

"تم نے مجھے نکالا ضرور ہے عاشر احمد مگر ایک بات یاد رکھنا اس گھر میں تو قدم کیا میں کبھی زندگی میں تمہاری صورت تک نہیں دیکھوں گی۔ اور وہ وقت آئے گا جب تم آؤ گے میرے در پر کہ میں اس گھر میں واپس آ جاؤں! اس وقت میں تمہیں بتاؤں گی مہرین حسن کسے کہتے ہیں۔" اس نے یہ جملہ ادا کیا اور باہر نکل گئی۔

www.novelsclubb.com

پانچ منٹ بعد ہی زریاب گاڑی لے کر آ گیا تھا۔

"بیٹھو!" اس نے دور کھڑی مہرین سے مخاطب ہو کر کہا۔ مہرین نے فوراً گاڑی کا دروازہ کھولا۔ پہلے سارا سامان پچھلے حصے میں رکھا پھر خود آگے آ کر بیٹھ گئی۔

"مہرین کیا ہوا ہے؟ سب خیریت تو ہے؟" زریاب فکر مندی سے پوچھ رہا تھا۔ مہرین خاموش تھی اس نے اب تک ایک لفظ بھی منہ سے نہیں نکالا۔

"مہرین کیا ہوا ہے؟ کچھ بولتی کیوں نہیں ہو؟" زریاب کو اس کی خاموشی کھل رہی تھی۔ مہرین ابھی تک خاموش تھی وہ شاید اس سے بات نہیں کرنا چاہتی تھی۔

"زریاب ابھی رات میں ہی مجھے کراچی کا ٹکٹ کروادو پلیز!" بہت دیر خاموش رہنے کے بعد اس نے بولا تھا۔ اس کی یہ بات سن کر زریاب حیرانی سے اس کی شکل تکنے لگا۔

"کراچی؟ سب ٹھیک تو ہے نا؟" وہ مزید فکر مند ہو گیا۔ اسے کچھ نہیں سمجھ آ رہا تھا کہ مہرین واپس کیوں جانا چاہتی ہے۔

www.novelsclubb.com

"میں نے کہا نا زریاب بات کرنے کا ابھی وقت نہیں ہے فلحال تم مجھے رات گزارنے کے لیے ابھی پناہ دلوادو۔" اس نے خشک لہجے میں کہا۔

"ٹھیک ہے۔"اس نے مختصر سا جواب دیے کر گاڑی اسٹارٹ کی۔رات کے اس وقت وہ اسے لے کر کہا جاتا اسے بلکل سمجھ نہیں آرہی تھی۔پھر فوراً اس کے دماغ میں خیال آیا اور اس نے گاڑی کو دوسری طرف موڑا۔اس نے سوچا کہ مہرین کو اپنے اسٹوڈیو ہی لے جائے وہاں اس کی کام کرنے والی اوپر والے فلور پر ہی رہتی ہے وہاں مہرین آرام سے رات گزار سکتی ہے۔یہی سوچ کر اس نے گاڑی کو اسٹوڈیو کے سامنے روکا۔مہرین نے اس وقت تو آنکھوں کو بند کر لیا تھا۔وہ کمزوری کی وجہ سے اٹھ نہیں پا رہی تھی۔زریاب نے اتنی دیر میں اسٹوڈیو کا اوپر والا دروازہ کھولا اور پھر ان انٹی سے بات کی۔وہ مہرین کو اپنے ساتھ اوپر لے گئی اور ایک کونے والے بستر پر لٹا دیا۔پھر زریاب باہر آگیا اور اس نے مہرین کے لیئے کل صبح اسلام آباد سے کراچی جانے والی فلائٹ بک کروالی۔ساری رات وہ اس کے پاس بیٹھا رہا۔اس کے ماتھے پر ٹھنڈی پٹیاں رکھیں۔اور صبح ہونے کا انتظار کیا۔

www.novelsclubb.com

عاشر نے میرین کے جانے کے بعد باہر کا دروازہ بند کر دیا۔ خود وہ اس وقت کسی تکلیف سے دوچار تھا۔ اسے رہ رہ کر باباجان کا وہ وعدہ یاد آ رہا تھا۔

"بیٹا مہرین کا ہاتھ ہمیشہ تھامے رکھنا۔"

وہ کیسے بھول سکتا تھا وہ وعدہ جو اس نے باباجان سے کیا تھا۔ مگر اس کے باوجود بھی اس نے ان کی بات کا بھی پاس نہیں رکھا اور ان کی بیٹی کو رات کے اس پہر گھر سے نکال دیا۔ اس کے دماغ میں عجیب طرح کے وہم آنے لگے۔ مہرین کہاں گئی ہو گی؟ وہ کیسے اکیلی تنہا رات کو نکلی ہو گی۔ کہاں گئی تھی اس کی مردانگی؟ وہ اس کی بیوی تھی وہ اور کیا ایک کو مرد یہ گوارا ہونا چاہیئے کہ اس کی موجودگی میں بھی اس کی بیوی رات کے اس پہر در در کی ٹھوکریں کھائے۔ وہ ابھی یہ سوچ کر پلٹا ہی تھا کہ اس کا ضمیر ملامت کرنے لگا اس کا دل بیٹھنے لگا اور وہ نہ چاہتے ہوئے بھی دوڑتا ہوا گھر سے باہر نکلا آیا۔ وہ پوری سڑک پر مہرین کو تلاش کرتا رہا مگر وہ اسے کہیں نہیں ملی۔ اس نے اس کو ڈھونڈنے کے لئے آوازیں بھی دیں مگر مہرین دور دور تک اسے نظر

www.novelsclubb.com

نہیں آئی۔اس کا دل گھبرانے لگا۔وہ بوجھل دل لیئے واپس گھر میں آیا تو بانو اس وقت کھڑی اس کو گھورنے لگی۔

"یہ کیا ہو رہا تھا عاشر؟ مہرین بیٹا کہاں ہے؟"اس کے اندر آتے ہی بانو نے سوال کیا۔

"وہ چلی گئی۔"اس کی آواز میں افسردگی تھی۔

"کہاں چلی گئی اس وقت عاشر؟"بانو نے گھر کے چاروں سمت نظریں دوڑائیں۔ عاشر پہلے ہی مجرم سا کھڑا تھا اور اب بانو اسے مزید الجھا رہی تھیں۔

"زریاب کے ساتھ"وہ بس اتنا کہہ سکا تھا۔وہ اس وقت کسی سے بات نہیں کرنا چاہتا تھا اور مزید کوئی اور جواب دیئے بغیر اپنے کمرے میں چلا گیا۔بانو نے اسے کو جاتا دیکھ کر اس کو روکنا چاہا مگر وہ اس وقت اتنے غصے میں تھا کہ شاید بانو کی آوازوں کا بھی کوئی اثر نہیں ہوا اسے۔

وہ اپنے بستر پر لیٹ گیا۔ آج کی رات گزارنا اسے دشوار لگ رہا تھا۔ ایک درد نے اسے اپنی لپیٹ میں لے لیا تھا۔ اسے بس مہرین کی وہ بے بسی یاد آ رہی تھی جب وہ مہرین کو اپنی زندگی سے نکلنے کا کہہ رہا تھا۔ وہ کیوں بار بار اس کے بارے میں سوچ رہا تھا؟ کیوں اسے آج پہلی بار مہرین سے ہمدردی محسوس ہو رہی تھی؟ وہ کیوں نہ چاہتے ہوئے بھی اس کو سوچ رہا تھا۔ یہی سوچتے سوچتے کس وقت اس کی آنکھ لگ گئی اور وہ گہری نیند سو گیا۔

******

مہرین نے جب صبح آنکھ کھولی تو وہ کسی ٹوٹے پھوٹے بستر پر پڑی ہوئی تھی۔ اس نے بمشکل خود کو سہارا دیتے ہوئے بستر پر سے اٹھنے کی کوشش کی۔ زریاب کونے پر کھڑا ہو کر فون پر بات کر رہا تھا۔ مہرین کو اٹھتا دیکھ کر اس نے ایک دم پیچھے مڑ کر اس کی طرف دیکھا۔

"کیسا محسوس کر رہی ہو؟" زریاب نے اس کے قریب آ کر پوچھا۔

www.novelsclubb.com

"ہاں بہتر محسوس کر رہی ہوں! مجھے یہ بتاؤ تم نے ٹکٹ بک کروالیا؟" اسے ایک دم یاد آیا تھا کہ ہر حال میں واپس کراچی جانا تھا۔ زریاب نے ایک نظر گھڑی پر ڈالی جس میں اس وقت صبح کے آٹھ بج رہے تھے۔ اسے یاد آیا اس نے مہرین کا ٹکٹ کنفرم کروانا ہے۔ اس نے فوراً ہی صبح کی فلائٹ کنفرم کروائی اور پھر مہرین کا سامان لے کر اسے ایئرپورٹ چھوڑنے کے لئے خود اس کے ساتھ گیا۔ پورا راستہ وہ ایک دم چپ تھی۔ ناشتہ بھی اس نے صحیح سے نہیں کیا تھا۔ وہ بس وہاں سے کراچی جانا چاہتی تھی۔ گاڑی ائیرپورٹ کے پارکنگ ایریا میں پارک کرنے کے بعد وہ اور مہرین ویٹنگ ایریا میں آ گئے جہاں اس نے اپنا ٹکٹ کنفرم کروایا اور کچھ دیر انتظار کرنے کے بعد جب اس کی فلائٹ کا وقت ہوا تو وہ سامان اٹھا کر وہاں سے جانے لگی جب زریاب نے اس کا ہاتھ پکڑ کر اسے روک لیا۔

www.novelsclubb.com

"مجھے معاف کر دینا مہرین میری وجہ سے تمہارے اور عاشر کے درمیان اختلافات پیدا ہوئے۔" اس نے ایک نظر مہرین کے افسردہ چہرے پر ڈالی۔

"نہیں زریاب پلیز اس سب میں تمہارا کوئی قصور نہیں۔ تم تو اچھا ہی چاہتے تھے مگر حالات کچھ ایسے تھے کے..." وہ کہتے کہتے خاموش ہو گئی۔

مہرین نے اس کو سمجھایا۔ وہ پھر بھی اس سب میں خود کو قصوروار سمجھ رہا تھا۔

"میں عاشر کو اتنا احمق نہیں سمجھتا تھا۔ تم جیسی ہیرہ لڑکی اسے مل گئی اور اس کا دماغ ابھی تک ساتوے آسمان پھر ہی ہے۔ رہنے دو اسے اکیلے خود عقل آئے گی اس کم عقل کو۔" زریاب نے دانت پیستے ہوئے کہا۔ مہرین عاشر کا ذکر سن کر مزید اداس ہو گئی۔ وہ کل رات ہونے والے بھیانک واقعہ کو نہیں بھول پائی تھی۔ وہ الزام جو عاشر نے اس پر لگایا تھا وہ زخم جو اس نے اس کی روح کو پہنچایا تھا وہ نہیں سہہ پا رہی تھی۔

www.novelsclubb.com

"ان باتوں کا نہ ہی تو کوئی حاصل ہے اور نہ ہی کوئی جواز۔ میں اس کی زندگی سے ہی نکل گئی ہوں تو اب مزید بچا کیا ہے؟ یہ سزا ہے میری زریاب جو عمر بھر مجھے کاٹنی ہے۔ اس لئے مجھے فرق نہیں پڑتا۔" اس نے اداس لہجے میں کہا اور وہاں سے جانے

کے لئے آگے نکل گئی۔ مہرین کی یہ حالت دیکھ کر زریاب کو بہت دکھ ہوا۔ وہ جانتا تھا مہرین کے دل میں کیا ہے۔ وہ جان گیا تھا کے مہرین کا دل عاشر کے لئے دھڑکتا ہے وہ عاشر کو چاہتی ہے اور اس کی محبت کی خاطر ہی اس سے دور جا رہی ہے۔ زریاب سے بہتر کون جان سکتا تھا درد و تکلیف جو وصالِ یار میں ملتی ہے۔ اس کا درد وہ سمجھ سکتا تھا مگر اب صرف آنسوں کے سوا اس کی زندگی میں بچا کیا تھا۔

*****

وہ آج دیر سے سو کر اٹھا تھا تب ہی جب اس کی نظر گھڑی پر پڑی تو وہ چونک گیا۔ وہ جلدی سے بستر سے اٹھا اور فون چیک کرنے لگا جس پر عدیل کی دس مس کال اور شیزہ کے ڈھیر سارے میسیجز بھرے پڑے تھے۔ اس نے ایک سرسری سے نظر فون پر ڈالی اور اسے سائیڈ پر رکھ دیا۔ کچھ دیر کھڑکی سے باہر دیکھتا رہا اور کل رات ہونے والے واقعہ کو یاد کرنے لگا۔ اس کا ذہن اس وقت کام نہیں کر پا رہا تھا اور وہ

www.novelsclubb.com

خود اپنے ذہن سے وہ باتیں نکالنی کی کوشش کر رہا تھا۔اس کا دل بیٹھنے لگا اور وہ بوجھل دل لئے کرسی پر بیٹھ گیا۔

"عاشر یہ کیسا الزام لگا رہے ہو مجھ پر!" یہ آواز اس کے ذہن میں گونج رہی تھی۔وہ آواز وہ آنسوں اس کے دل کو تڑپا رہے تھے۔

وہ کیا واقعی بیمار تھی؟ کیا وہ سچ بول رہی تھی کے اس کا زریاب سے کوئی تعلق نہیں؟ کیا عاشر نے مہرین کے ساتھ زیادتی کی؟ وہ نہیں سوچ پا رہا۔

وہ بچپن سے ہی نرم طبیعت کا مالک تھا۔اگر کبھی کسی کو روتا دیکھتا تو خود بھی آنسوں اس کی آنکھوں سے نکل آتے۔اگر کسی کو تکلیف میں دیکھتا تھا تو اس کا بس نہیں چلتا تھا کے اس کے درد کو اپنا درد بنا لے۔اس نے کبھی کسی کے ساتھ برا نہیں کیا کبھی کسی کا برا نہیں چاہا تو پھر کل کیسے کس طرح اس نے اتنا گھٹیا الزام مہرین پر لگایا۔ کیوں سب جانتے ہوئے بھی اس نے رات کے اندھیرے میں اپنی بیوی کو گھر سے نکل دیا۔

"بیوی؟"اس نے خود سے سوال کیا۔

"کیا میرا ان کا رشتہ ہے؟ کیا میں ان کے بارے میں سوچنے لگا ہوں؟" یہ سوال جو وہ خود سے کر رہا تھا ان کا جواب اس کے پاس خود نہیں تھا۔ رات کو جو اس نے ساری پرفیوم کی بوتلیں توڑی تھیں ان کے کانچ ابھی تک کمرے کے ہر کونے پر بکھرے ہوئے تھے۔ وہ ابھی ایک ٹوٹا ہوا شیشہ اٹھانے والا ہی تھا کے اس کا فون بجنے لگا۔ بہت آہستہ قدموں کے ساتھ وہ ڈریسنگ ٹیبل کی طرف بڑھا پھر فون کو کان سے لگایا۔

"ہیلو؟ عاشر؟ کہاں ہے آپ؟ کب سے ہم سب آپ کو کال ملا رہے ہیں اور آپ اٹھا نہیں رہے!" وہ آواز شیزہ کی تھی اور وہ بغیر سانس لئے بولے جا رہی تھی۔

www.novelsclubb.com

"آ رہا ہوں۔" اس نے بہت ہی دھیمے لہجے میں بات کا جواب دیا۔

"سب آپ کا ویٹ کر رہے ہیں پلیز جلدی آئیں۔" شیزہ نے اسے بتایا۔

"ہاں نا آرہا ہوں۔" یہ کہہ کر اس نے فون کو بستر پر پٹخا اور پھر باتھ روم میں گھس گیا۔ شیزہ کو اس کے اس لہجے میں بیزاری محسوس ہوئی تھی۔ یہ زندگی میں پہلی بار اس نے عاشر کو اس طرح بات کرتے ہوئے سنا تھا جو اس کے لئے بہت مشکوک تھا۔

****

کراچی پہنچ کر اس نے باباجان اور ماماجان کو اپنے آنے کی اطلاع دی۔ باباجان نے فوراً ہی ڈرائیور کو اسے لینے کے لئے بھیج دیا۔ کراچی کی ہوا میں سانس لے کر اسے کچھ سکون اور قرار آیا تھا۔ وہ آدھے گھنٹے میں ہی اپنے گھر پہنچ گئی تھی۔ ماماجان گیٹ کے باہر کھڑی اس کے راہ تک رہی تھیں۔ جیسے ہی گاڑی گھر پر رکی مہرین نے دروازہ کھول کر ماماجان کی طرف دیکھا۔

"ماماجان!" وہ بھاگتی ہوئی ان کی طرف آئی اور ان کے گلے سے لگتے ہی رونے لگی۔ آنسوں کا ایک سمندر اس کی آنکھوں سے جاری ہوا۔

www.novelsclubb.com

"مہرین میری جان میری بچی کیا ہوا ہے؟" اس کے یوں رونے سے ماما جان گھبرا گئیں۔ وہ بجائے کچھ بتانے کے اور پھوٹ پھوٹ کر رونے لگی۔

"مہرین آخر بات کیا ہے ایسے اچانک کیوں آئی ہو؟ سب ٹھیک تو ہے نا؟ عاشر کہاں ہے؟ کچھ بولو بھی!" اس کی چپ ماما جان کو کسی خطرے کی طرف اشارہ کر رہا تھا۔

"اچھا اندر آؤ۔" انہوں نے اس کا ہاتھ تھاما پھر اسے سہارا دیتے ہوئے اندر لے آئیں۔ بابا جان جو اس وقت چائے پی رہے تھے اسے آتا دیکھ کر کھل اٹھے۔

"مہرین! بابا کی جان!" وہ ایک دم اس کی طرف بڑھے۔ وہ ماما جان سے الگ ہو کر بابا جان کے سینے سے لگ کر رونے لگی۔ ماما جان کے ہاتھ پاؤں پھولنے لگے۔ انہوں نے کبھی مہرین کو اس قدر پریشان اور اداس نہیں دیکھا تھا۔

"مہرین کیا ہوا ہے؟ میری طرف دیکھو؟" بابا جان نے اسے خود سے الگ کیا اور پھر اپنی انگلیوں سے اس کے آنسوں پوچھے۔

"آپ کی یاد آرہی تھی باباجان! بس مجھ سے رہا نہیں گیا میں آگئی۔" اس نے بڑی آسانی سے جھوٹ کا سہارا لیتے ہوئے کہا۔

"میرے بچے اگر آپ کو یاد آرہی تھی تو آپ ہمیں پہلے سے بتاتیں آپ اس طرح اچانک آئیں ہم ڈر گئے۔" باباجان کی آواز میں تشویش آئی تھی۔

"بس آپ کی جدائی نہیں سہی گئی مجھ سے اور میں یہاں چلی آئی۔" اس نے آنسوں صاف کرتے ہوئے باباجان کے سپاٹ چہرے کی طرف دیکھا۔اس نے معملہ کو بہت اچھے طریقے سے سنبھال لیا تھا۔باباجان نے جب اس کی بات سنی تو تب جا کر انہیں کچھ تسلی ہوئی۔

"عاشر ساتھ نہیں آیا؟" انہیں ایک دم عاشر کا خیال آیا۔عاشر کا نام سنتے ہی اس کے چہرے کا رنگ اڑ گیا اور وہ گم سم کھڑی رہی۔اس نے بہت مشکل سے اپنے چہرے کے تاثرات کو چھپانا چاہا اور کچھ سوچ کر جواب دیا۔

"وہ آفس کے کام کی وجہ سے نہیں آسکا! جلد ہی یہاں چکر لگائے گا۔مجھے تو آپ کی اتنی یاد آرہی تھی کے مجھ سے رہا نہیں گیا۔پھر عاشر نے بھی یہی مشورہ دیا کے مجھے کچھ وقت آپ کے ساتھ بتانا چاہیے اس لئے میں آگئی۔"اس کے تفصیل سے بتانے پر باباجان نے سر ہلادیا۔

"اچھا کیا آپ آگئیں ہمیں بھی آپ کی بہت یاد آرہی تھی۔"انہوں نے محبت سے اس کا ہاتھ تھام لیا۔ماما جان جو کھڑی یہ سب دیکھ رہی تھیں ان کو معملہ کسی حد تک گڑ بڑ لگا تھا مگر انہوں نے زبان سے ایک لفظ بھی نہیں کہا۔

پھر وہ کچھ دیر بات چیت کرنے کے بعد سونے چلی گئی۔ماما جان کے دل میں وسوسہ تھا کے کچھ تو ایسا ہوا تھا کے مہرین یوں اچانک کراچی آگئی۔وہ باباجان سے بھی کوئی بات نہیں کر سکتی تھیں کیونکہ ان کی طبیعت ویسے ہی خراب تھی اور ان سے مہرین کے یوں اچانک آنے والی بات پر تبصرہ کرنا نامناسب تھا۔وہ اپنے دل میں آنے والے ہار خدشہ کو چھپا گئیں۔

www.novelsclubb.com

****

عاشر آفس دیر سے سے پہنچا تھا جس پر میٹنگ میں بیٹھے سب ہی لوگوں نے غصہ کیا۔وہ آج خود اندر سے آگ بگولہ ہو رہا تھا مگر آفس میں اپنا غصہ کنڑول میں رکھنا اس کے لئے بہت ضروری تھا۔شیزہ اسے آتا دیکھ کر مسکرانے لگی اور پھر اس کی برابر والی سیٹ پر آکر بیٹھ گئی۔عاشر نے صرف ایک نظر شیزہ کے چہرے پر ڈالی اور پھر اس نے سنجیدگی کے ساتھ میٹنگ کا آغاز کیا۔آج سب نے یہ بات نوٹ کی تھی کے عاشر کا لہجہ بجھا بجھا سا ہے۔وہ چیزوں کو صحیح طرح سے بتا نہیں پا رہا تھا جس کی وجہ سے سارے آفیسرز کو پروجیکٹ سمجھنے میں دشواری ہو رہی تھی۔ابھی وہ بات کر ہی رہا تھا کے ایک لڑکا بیچ میٹنگ میں بول پڑا۔

www.novelsclubb.com

"سر لگتا ہے آج آپ کی طبیعت ٹھیک نہیں آپ کل یہ میٹنگ رکھ لے گا۔یہ پروجیکٹ ویسے بھی چھوٹا ہے جلد ختم ہو جائے گا۔"اس لڑکے نے عاشر، کی طرف رخ کر کے کہا تو ساری نگاہیں عاشر کے بے زار چہرے پر اٹھنے لگیں۔

"سر میں بھی یہی بات کہنے والا تھا۔" ایک اور لڑکے نے دوسرے لڑکے کی حمایت میں کہا تو عاشر کا خون کھول اٹھا۔

"اسٹاپ اٹ! یہ میری کمپنی ہے میں اس کا Ceo ہوں میں جیسا چاہوں گا ویسا ہی ہو گا! یہ میٹنگ آج ہی مکمل ہو گی جس کو مسئلہ ہے وہ یہاں سے اٹھ کر باہر جا سکتا ہے!" اس نے زور سے اپنا ہاتھ desk پر مار کر کہا تو سب ایک دم خاموش ہو گئے اور پھر ایک دوسرے کی طرف تشویشی نگاہوں سے دیکھنے لگے۔

عدیل نے بھی آج پہلی بار عاشر کو اس قدر غصے میں دیکھا تھا۔ میٹنگ ختم ہونے پر عدیل عاشر کے آفس گیا۔ وہ کرسی سے ٹیک لگائے آنکھوں کو بند کر کے اپنی انگلیوں سے اپنے سر کو دبا رہا تھا۔

www.novelsclubb.com

"عاشر؟" عدیل نے اس کا بازو ہلایا۔

"بولو!"

"کیا ہوا ہے آج تجھے؟ طبیعت تو ٹھیک ہے نا؟" عدیل نے ایک بار اس کا بازو ہلایا تو اس نے یک دم اپنی آنکھوں کو کھولا اور پھر آگے ہو کر بیٹھ گیا۔

"کچھ نہیں ہوا۔" اس نے بے فکری سے کہا۔

"لگ نہیں رہا۔"

"تو میں کیا کروں؟" اس نے چڑ کر جواب دیا۔

"مہرین بھابھی کے ساتھ جھگڑا ہوا ہے کیا؟" وہ اب اصل بات کی طرف آیا تھا جس پر عاشر نے چونک کر اسے دیکھا تھا۔

"وہ چلی گئی ہے اپنے عاشق کے ساتھ ہمیشہ کے لئے۔ میں اب ان کا ذکر سننا نہیں چاہتا۔" اس کا لہجہ کا خشک تھا۔

"کیا مطلب ہے؟ کیا کہہ رہے ہو تم؟" عدیل نے حیران نظروں سے عاشر کی طرف دیکھا۔

www.novelsclubb.com

"وہ چلی گئی ہیں...."اس کے الفاظ منہ میں ہی رہ گئے۔

"کہاں؟"عدیل کو اچھنبھا ہوا۔

"مجھے نہیں پتا۔"اس نے کندھے اچکائے۔

"عاشر وہ بیوی ہے تمہاری ایسے کیسے چلی گئی وہ؟تم ہوش میں تو ہو؟"عدیل زچ ہوا۔

"عدیل اگر ہم اس موضوع پر بات نہ کریں تو بہتر ہو گا۔وہ جہاں ہیں جس کے ساتھ ہے خوش ہی ہوں گی۔"وہ یہ بات بہت مشکل سے کہہ پایا تھا۔ہجر یاراں کی اذیت اسے تڑپا رہی تھی۔اس اذیت نے تاحال اس کے سینے کو جکڑ رکھا تھا۔عدیل نے اس کے چہرے پر لکھی بے بسی اور بے قراری کو جان لیا تھا۔وہ ایک بوجھل سی سانس لیتے ہوئے باہر نکل گیا۔

****

مہرین کے جانے کے بعد زریاب بہت خاموش رہنے لگا۔ ہفتے میں اکثر کلاسز آف کر دیتا یا پھر اگر کلاس میں پڑھا رہا ہوتا تو بولتے بولتے خاموش ہو جاتا۔ اس کے اس رویہ پر عروسہ کو بہت تجسس ہوا۔ وہ اسے نوٹ کر رہی تھی وہ دن بہ دن اداس اور اکیلا رہنے لگا۔ مہرین بھی اسٹوڈیو نہیں آ رہی تھی جس سے ظاہر تھا کے وہ مہرین کی وجہ سے پریشان ہے۔ عروسہ اکثر جب زریاب کی آنکھوں میں دیکھتی تھی تو اسے محسوس ہوتا تھا کے ان آنکھوں میں درد اور تکلیف کی ایک داستان چھپی ہے جسے اس نے اپنے دل کے کسی کونے میں چھپا رکھا تھا۔ وہ آج ان سب کو pochade بنانا سکھا رہا تھا۔ یہ اسکی آخری کلاسز چل رہی تھیں اس کے بعد اس کے اس سمر کورس کا اختتام ہونا تھا۔ آج بھی کلاس میں حسب معمول شور و غل عروج پر تھا۔

www.novelsclubb.com

"!Silence! This is my last warning"

اس نے بہت تیز آواز میں کہا تو ساری کلاس ایک دم چپ ہو گئی۔ عروسہ جو مسلسل میسج کر رہی تھی اس کی زوردار آواز پر سہم گئی اور فوراً موبائل بند کر کے زریاب کی

طرف متوجہ ہوئی۔اس نے پھر ایک گہرا سانس لیا اور پھر کینوس اپنے ہاتھوں میں لئے ہوئے pochade box میں سے پینٹ نکالا اور آہستہ آہستہ اس پر پھیرنا شروع کیا اور ساتھ ساتھ اس کے بارے میں بتاتا بھی گیا۔اس نے آدھے گھنٹے میں ہی وہ پینٹنگ مکمل کر لی تھی جس میں اس نے گہرے رنگ کا آسمان اور سوکھے پیڑ بنائے تھے۔

"کیوں کے یہ آپ کا آخری ہفتہ ہے اس لئے میں چاہوں گا کے آپ سب بہت محنت اور جذبے سے اس طرح کی پینٹنگ بنائیں۔آپ نے یہاں بہت کچھ سیکھا سے اس لئے میں امید کرتا ہوں کی آج مجھے کوئی مایوس نہیں کرے گا۔" وہ اپنے سارے سٹوڈینٹس سے مخاطب تھا جو بہت غور سے اس کی بات کو سن رہے تھے۔

www.novelsclubb.com

"جی سر!" سب نے بہت خوش اسلوبی کے ساتھ ہامی بھری اور اپنی اپنی پینٹنگز بنانا شروع ہو گئے۔عروسہ نے بہت ہی مشکل سے اس کے چہرے سے نظریں ہٹاتے ہوئے کینوس کی طرف دیکھا۔وہ نہ چاہتے ہوئے بھی اس کو دیکھے جا رہی تھی جب

کے باقی سب لوگ پینٹنگ کرنے میں مصروف تھے۔وہ یہاں پینٹنگ سیکھنے نہیں آئی تھی وہ توزریاب کی وجہ سے یہاں آئی تھی۔اس کی محبت عروسہ کو یہاں کھینچ لائی تھی۔اسے یاد ہے وہ دن جب آج سے دو سال پہلے وہ اپنی خالہ کے ساتھ کراچی گھومنے آئی تھی اور وہاں اس نے کافی دن گزرے تھے۔انہی دنوں میں ایک دن کی بات ہے جب وہ گھومنے کسی آرٹس گیلری میں آئی تھی اور وہاں اس کی نظر زریاب پر پڑی تھی جو ہر کسی کو وہاں گائیڈ کر رہا تھا بہت ہی تحمل اور برداشت کے ساتھ۔ساری لڑکیاں اس کے ارد گرد جمع تھیں اور اس کے ساتھ بہت بے تکلفی سے بات کر رہی تھیں مگر مجال ہو جو زریاب نے آنکھ اٹھا کر کسی ایک لڑکی کو بھی دیکھا ہو۔وہ نظریں جھکا کر بہت ہی دھیمے لہجے میں بات کر رہا تھا۔اس کا یہ انداز عروسہ کو بہت پسند آیا تھا۔وہ ابھی آگے جانے کے لئے بڑھی ہی تھی کے لڑکوں کا ہجوم ہونے کی وجہ سے وہ رک گئی۔سارے لڑکے ایک پینٹنگ کے گرد جمع تھے اور تصویر کھنچنے میں مصروف تھے۔کوئی بھی اپنی جگہ سے نہیں ہٹ رہا تھا جس

www.novelsclubb.com

کی وجہ سے وہ ان لڑکوں کے درمیان پھنس سی گئی تھی۔اسے بہت گھٹن محسوس ہو رہی تھی اس لئے کیونکہ آگے جانے والا سارا راستہ بند تھا اور وہ لڑکے وہاں سے جانے کا نام نہیں لے رہے تھے۔وہ ابھی جانے کے لئے آگے بڑھی ہی تھی کے ایک لڑکے کی کہنی اس کے منہ پر زور سے جا لگی اور اس کے ہونٹوں سے خون رسنے لگا۔اس نے بہت غصے سے اس لڑکے کی طرف دیکھا مگر اس نے معذرت تو دور کی بات ہے پیچھے مڑ کر دیکھنا تک گوارہ نہیں کیا۔زریاب نے یہ سب دیکھ لیا تھا وہ اپنی جگہ سے اٹھا اور وہاں سب کو دھکا دیتا ہوا عروسہ کے قریب آ کر کھڑا ہو گیا۔

Excuse me! You should apologise to this "
"!Lady

www.novelsclubb.com

اس نے اس لڑکے کے کندھے کو تھپکا۔

"میں؟"اس لڑکے نے حیران ہو کر پوچھا۔عروسہ کا وجود پتھر کا ہو گیا وہ بس چپ چاپ زریاب کے چہرے کو دیکھتی گئی۔

"جی آپ! آپ کو اتنی تمیز نہیں ہے کے آپ نے ایک لڑکی کو کہنی ماری اور بجائے اس سے معذرت کرتے آپ الٹا ہنس رہے ہیں!" زریاب نے سرد لہجے میں کہا۔

وہ لڑکا بھی بہت شرمندہ ہوا اور پھر عروسہ سے معذرت کر کے وہاں سے ہٹ گیا۔

"سوری مس آپ کو اس طرح کی تکلیف اٹھانی پڑی۔" زریاب نے عروسہ سے کہا۔

"کوئی بات نہیں۔" وہ کچھ بول نہیں پا رہی تھی۔اس نے پھر ایک دم اپنے ہاتھ شرٹ کی جیب میں ڈالے اور ٹشو اس کو تھما کر وہاں سے چلا گیا۔ عروسہ کو لگا جسے وہ کوئی انسان نہیں فرشتہ تھا۔اس کی یہ ادا عروسہ کے دل کو بے چین کر گئی اور وہ بس بس اسے دور جاتا دیکھتی رہی۔ بعد میں اسے معلوم ہوا کے وہ ایک آرٹسٹ ہے اور بہت پینٹنگز اور اسکیچ بناتا ہے۔اسی لئے دو سال بعد اسکی ویب سائٹ پر اسے پتا چلا تھا کے زریاب اسلام آباد میں ہی ایک اسٹوڈیو چلا رہا ہے جس میں وہ سٹل ڈرائنگ اور پینٹنگ سیکھاتا ہے۔اس کی محبت کے حصار میں جکڑی عروسہ آج اس

کے اسٹوڈیو میں بیٹھی تھی۔وہ صرف اور صرف زریاب کی محبت میں یہاں آئی تھی اور اسے اپنا بنانے کی چاہ رکھتی تھی۔

****

کراچی آنے کے بعد مہرین بہت بجھی بجھی سی رہنے لگی تھی۔سارا دن یا تو کمرے میں بند ہوتی تھی یا پھر درختوں کو پانی دے کر اپنا وقت بتاتی تھی۔ماما جان نے اس سے کئی بار عاشر کے بارے ماپوچھا اور وہ ہر بار ٹال دیتی کے وہ آفس میں مصروف ہو گا۔اس نے بابا جان کے ساتھ وقت بتانا شروع کر دیا تھا۔ان کے ساتھ chess کھیلتی یا پھر ان سے بچپن کی کہانیاں سنتی اور وہ بھی اسے اپنے قریب بیٹھا کر اس سے باتیں کرتے اسے خوب پیار کرتے۔مہرین کی جان میں ہی ان کی جان تھی۔وہ آج مل کر chess کھیل رہے تھے جب فون بجا۔

"بابا جان آپ نے غلط کیا ہے! یہ باری میری تھی!"اس نے خفگی سے کہا اور پھر ہاتھ پر ہاتھ رکھ کر بیٹھ گئی۔فون بجنے پر ماما جان اٹھ کر گئیں۔

www.novelsclubb.com

"ہیلو!"

"اسلام وعلیکم ماما جان!" دوسری طرف آواز عاشر کی تھی۔اس کی آواز سنتے ہی ماما جان نے ایک چھبتی نظر مہرین کے چہرے پر ڈالی۔

"وعلیکم اسلام! عاشر کہاں ہو تم؟ اکیلے تم نے مہرین کو بھیج دیا اور خود وہاں ہو!" ان کا ٹھہرا ہوا انداز عاشر کو چونکنے پر مجبور کر گیا۔

"وہ...." وہ کچھ بول نہیں پا رہا تھا۔

"بولو عاشر؟" انہوں نے دوبارہ اس سے پوچھنا چاہا۔عاشر کا نام سنتے ہی مہرین کے دل میں ایک عجیب سی گھبراہٹ ہونے لگی۔

www.novelsclubb.com

"کون ہے زرمینہ؟" باباجان آخر کار بول پڑے۔

"عاشر ہے آپ ہی بات کریں اس سے۔" ماما جان الجھ گئیں اور فون باباجان کو تھما دیا۔

"بیٹا عاشر کہاں ہیں آپ؟سب خیریت تو ہے؟"وہ پریشان ہو گئے۔

"میں ٹھیک ہوں بابا جان بس خیریت معلوم کرنے کے لئے فون کیا تھا۔"عاشر نے بہت مشکل سے جواب دیا۔

"ہم ٹھیک ہے مگر آپ آجاتے تو اچھا تھا۔"

"بابا جان میں نے یہی بتانے کے لئے فون کیا ہے کے میں لندن جارہا ہوں۔وہاں میرا ایک پروجیکٹ نامکمل رہ گیا ہے۔اس لئے کافی عرصہ میں اب وہی رہوں گا۔"وہ ان کو بتانے لگا۔

"یوں اچانک؟"وہ کافی حیران ہوئے۔

"جی بابا جان مگر جلد ہی واپس آؤں گا تب تک مہرین وہیں رہیں گی۔"وہ دھیرے سے گویا ہوا تو بابا جان کے چہرے پہ تاسف پھیل گیا۔

www.novelsclubb.com

مہرین وہاں مزید نہیں بیٹھنا چاہتی تھی اسے عاشر کے نام سے بھی نفرت تھی۔وہ وہاں سے اٹھ کر جانے لگی تھی جب باباجان نے اسے آواز دے کر روکا۔

"یہ لو اس سے خود ہی بات کر لو۔" باباجان نے مہرین کو اشارے سے بلایا۔

"جی۔" وہ گم سم وہاں کھڑی تھی۔

"عاشر بات کرنا چاہ رہا ہے۔" انہوں نے فون اسے تھما دیا۔عاشر سے بات تو کیا وہ اس کا ذکر بھی نہیں سننا چاہتی تھی اور باباجان نے زبردستی اسے فون پکڑا دیا تھا۔وہ باباجان کے سامنے کوئی بات نہیں کرنا چاہتی تھی اسی لئے اس نے خاموشی سے فون کان سے لگا لیا۔

"ہیلو؟ مہرین؟" عاشر وہ الفاظ بہت ہی مشکل سے کہہ پایا تھا۔مہرین نے اس کی آواز سنی تھی مگر جواب میں کچھ نہ کہا۔اس کی آواز سن کر اس کے دل میں ایک طوفان اٹھنے لگا مگر تب بھی وہ خاموش رہی۔

"مہرین؟ آپ سن رہی ہیں نا؟" وہ ایک بار پھر بولا تو مہرین نے فون رکھ دیا۔

"کیا ہوا بات نہیں کی؟" بابا جان نے مڑ کر اس کی طرف دیکھا۔

"لائن کٹ گئی شاید۔" اس نے کندھے اچکا کر کہا اور پھر اپنے کمرے میں چلی گئی۔

عاشر لندن جا رہا تھا یہ سوچ کر اس نے اپنی آنکھیں موند لیں۔

******

مہرین کے جانے کے بعد عاشر کو ایک پل کے لئے بھی سکون نہیں آیا۔ وہ بات بات پر غصہ کرنے لگ جاتا یا پھر دوسروں پر اپنا غصہ اتارتا۔ ان سب وجوہات کی بنا پر اس نے لندن جانے کا فیصلہ کیا۔ وہ فلحال کوئی فیصلہ نہیں کر پا رہا تھا۔ اس نے ذہن میں عجیب سے الجھن تھی جس کی وجہ سے وہ بہت پریشان تھا۔

"لندن جانے کی وجہ؟" عدیل نے اس سے جاننا چاہا۔

"کام ہے مجھے۔" اس نے مختصر سا جواب دیا۔

"کیسا کام؟ یہاں کمپنی ہے تمہاری اور تم لندن جا رہے ہو؟ اتنے دن کون دیکھے گا؟" عدیل سوال پر سوال کر رہا تھا۔

"میں بہت ضروری کام سے جا رہا ہوں جلد ہی واپس آ جاؤں گا۔ تب تک کے لئے یہ کمپنی تمہارے حوالے۔" اس نے سارے ڈاکومینٹس اپنے روم کی کونے والی الماری میں بند کئے۔

"مگر عاشر؟...." عدیل نے اسے روکنا چاہا۔

"میں تم پر بھروسہ کرتا ہوں اس لئے یہ ذمہ داری تمہیں سونپ رہا ہوں اب آگے مزید کچھ مت کہنا۔" عاشر نے مسکرا کر ہاتھ اس کے کندھے پر رکھ دیئے۔

"اور مہرین؟ وہ رہ لے گی تمہارے بغیر؟" عدیل نے ایک بار پھر اس کا تذکرہ چھیڑا۔

"ہاں وہ بابا جان کے پاس ہیں۔" اس نے فوراً منہ پھیر لیا۔

"یہ سب تم مہرین کے لئے کر رہے ہو نا؟" عدیل جانتا تھا کے وہ صرف اپنا دھیان بٹانے کے لئے جا رہا تھا۔

"مجھے نہیں معلوم!" وہ آہستہ سے بولا پھر اپنے الفاظ پر غور کرنے کے بعد بات کا رخ موڑ گیا۔

"آج جا رہا ہوں میں، امید کرتا ہوں کے تم سارا کام سنبھال لو گے۔" اس نے عدیل کو تاکید کی۔

"کوشش کروں گا۔ اپنا خیال رکھنا۔" وہ دھیمے لہجے میں بولا تو عاشر نے جواب میں صرف سر ہلا دیا۔

****

www.novelsclubb.com

موسم اب بدل چکا تھا۔ سردیاں شروع ہو گئی تھیں اور یہ نومبر کا مہینہ تھا جب وہ لندن کی سڑکوں پر اکیلے چل رہا تھا۔ برف باری کا امکان آج پھر تھا۔ وہ بغیر کوٹ

کے باہر نکل آیا تھا مگر اس قدر ٹھنڈ میں بھی اسے سردی محسوس نہیں ہو رہی تھی۔ وہ اپنے خیالات میں اس قدر گم تھا کے اسے اپنے ارد گرد کچھ نظر نہیں آ رہا تھا۔ چلتے چلتے وہ ایک bridge کے پاس آ کر کھڑا ہو گیا۔ اس کے سامنے بار بار مہرین کا چہرہ آ رہا تھا۔ وہ کیوں اسے سوچ رہا تھا؟ لندن آ کر بھی وہ صرف مہرین کو ہی سوچ رہا تھا اس کی آواز اس کے ذہن میں گونج رہی تھی۔ وہ کیا وہ مہرین کے وجود کا آدھی ہو گیا تھا؟ اس نے ایک سیکنڈ کو سوچا تھا کے شاید وہ اپنے دل میں مہرین کے لئے نرمائی محسوس کر رہا تھا مگر اگلے لمحے اسے شیزہ کا خیال آیا۔ وہ روشنی بن کر اس کی زندگی میں آئی تھی اور پھر وہ روشنی اپنے ساتھ واپس لے گئی۔ وہ اس کی محبت تھی وہ ہمیشہ سے اسے چاہتا تھا.... مگر اگر وہ شیزہ کو چاہتا تھا تو وہ مہرین کے بارے میں پچھلے تین ماہ سے کیوں سوچ رہا تھا؟.... کیا وہ واقعی سچ میں بدل گئی تھی؟.... عاشر خود سے یہ سوالات کر کر کے تھک گیا۔ اس نے سوچ لیا تھا کے وہ مہرین کو آزاد کر دے گا تاکہ وہ بھی خوش رہے اور مہرین بھی۔

www.novelsclubb.com

اس کو لندن گئے ہوئے تین ماہ گزر چکے تھے اور ان تین مہینوں میں اس نے ایک بار بھی مہرین سے بات نہیں کی۔ مہرین نے خود بھی کبھی اس سے بات کرنے کی کوشش نہیں کی۔ وہ روز فون کرتا تھا مگر باباجان سے بات کرتا یا پھر ماماجان سے بات کر کے فون بند کر دیتا۔ وہ آج ماماجان کے ساتھ سارا کام کروا کر بیٹھی ہی تھی کے اس کا موبائل بجا۔

اس نے بغیر نمبر دیکھے فون اٹھالیا۔

"ہیلو؟"

"افف! کب سے آپ کی آواز سننے کے لئے ہم بے تاب ہو رہے تھے۔" فون پر کسی انجان شخص کی بھاری آواز تھی۔

"کون ہو تم؟" مہرین نے چیخ کر کہا۔

www.novelsclubb.com

"پتا چل جائے گا اتنی جلدی بھی کیا ہے؟"اس نے ہنس کر کہا تو مہرین کے پسینے چھوٹ گئے۔

"میں آخری بار پوچھ رہی ہوں کیا چاہیئے تمہیں؟ کیوں میرا جینا مشکل کر دیا ہے؟"مہرین نے شدید غصّے کا اظہار کیا۔

"ہم تو آپ کو خوش دیکھنا چاہتے ہیں۔ مگر آپ تو اپنے نئے شوہر کے ساتھ دل لگا بیٹھی ہیں!"اس نے زور کا قہقہہ لگایا۔ مہرین کا تو خون کھول اٹھا اور وہ غصے سے لال ہو گئی۔

"شٹ اپ! جسٹ شٹ اپ!"اس نے اتنا کہہ کر فون بند کر دیا۔ پھر بہت ہی مشکل سے اٹھ کر وہ صوفے پر بیٹھ گئی۔ اس کا چہرہ پسینے سے بھیگ گیا تھا اور جسم کانپ رہا تھا۔ وہ کون تھا جو اسے جانتا تھا؟..... یہ کون اسے یوں کال کر کے بلیک میل کر رہا تھا۔ وہ پہلے ہی رنج والم سے گزر رہی تھی اور اب یہ ایک نیا غم جس نے اس کی روح کو ہلا دیا تھا۔ اس نے کانپتے ہاتھوں کے ساتھ جگ اٹھایا اور گلاس میں

پانی ڈال کر ایک گھونٹ پانی پیا۔ مگر اس کی گھبراہٹ ختم نہیں ہوئی.... وہ کس کو بتاتی؟ کیا بتاتی کے کون اسے اس طرح تنگ کر رہا ہے۔ اس نے آج ایک بار پھر antidepressants لیں اور سو گئی۔

****

بابا جان کو ہارٹ اٹیک ہوا تھا سب ہی صبح سے ہسپتال میں موجود تھے۔ مہرین نے رو رو کر برا حال کر لیا تھا۔ دو دن تک انہیں ہسپتال میں ہی رکھا گیا جس پر ڈاکٹرز نے میجر آپریشن کروانے کا مشورہ دیا۔ مہرین اور ماما جان دو دن سے جاگ رہے تھے مگر بابا جان کی طبیعت میں کوئی بہتری نہیں آئی۔ بابا جان کی طبیعت کا سن کر بانو بھی اپنے گاؤں سے کراچی آ گئی تھیں۔ مہرین نے دو دن تک نہ ہی کچھ کھایا تھا اور نہ ہی کچھ پیا بس نماز میں رو رو کر ایک ہی دعا کر رہی تھی کے بابا جان کو کچھ نہ ہو۔

وہ ہاتھ اٹھا کر ابھی دعا کر ہی رہی تھی کے سامنے سے آتی بانو کو دیکھ کر وہ رونے لگی۔

www.novelsclubb.com

"بانو... باباجان...." وہ رو رو کر چیخ رہی تھی۔

"کچھ نہیں ہو گا انہیں میری بچی آپ دعا کرو بس۔" انہوں نے اس اپنے گلے سے لگایا۔ وہ ابھی آنسوں پوچھ کر اٹھی تھی کے ماما جان دبے قدموں سے چلتی ہوئی اس کے پاس آئیں۔

"عاشر کو فون کر کے بتا تو دو مہرین۔" ماما جان نے بہت ہی آہستہ سے کہا۔

"میں؟... آپ کر لیں..." اس نے فون انہیں پکڑا دیا۔

"مہرین خدا کے لئے اس وقت تو عقل سے کام لو۔ فون ملاؤ اسے۔" ماما جان نے اسے ڈانٹا۔ وہ نہ چاہتے ہوئے بھی اس کو فون ملانے لگی۔

www.novelsclubb.com

کافی دیر بعد اس نے فون اٹھایا تھا۔

"عاشر ہیلو؟" مہرین کی آواز میں لرزش تھی۔

"مہرین؟" اس نے گھبرا کر کہا تھا۔

"عاشر..عاشر..." وہ اپنے آنسوں تھام نہ سکی اور رونے لگی۔آج وہ تین ماہ بعد اس سے بات کر رہا تھا اور وہ رو رہی تھی آخر ایسا کیا ہوا تھا۔

"مہرین ہوا کیا ہے؟ خدارا کچھ بولیں بھی!" اس کو اپنا دم گھٹتا ہوا محسوس ہوا۔

"باباجان...وہ ٹھیک نہیں ہیں تم جلد از جلد پاکستان آجاؤ۔"

"کیا ہوا ہے انہیں؟" اسے لگا کے کسی نے اس کا دل پیروں تلے روند دیا ہو۔

"ہارٹ اٹیک۔" یہ کہتے کہتے فون اس کے ہاتھوں سے گر گیا۔

****

وہ بھاگتی ہوئی باباجان کے کمرے میں آئی تھی۔

www.novelsclubb.com

"باباجان! باباجان! نہیں پلیز نہیں! مجھے معاف کر دیں باباجان پلیز مجھے چھوڑ کر مت جائیں!" اس نے ان کے ہاتھوں کو تھاما تھا اور چوما تھا۔سارے ڈاکٹرز اسے دور ہٹا رہے تھے مگر وہ ضد پر اڑی تھی۔آنسوں تھے کے تھم نہیں رہے تھے اور

درد وہ جو اس کی جان لے رہا تھا۔ باباجان نے ایک نظر اس کی طرف دیکھا تھا اور پھر ہلکا سا مسکرائے۔ وہ مسلسل رو رہی تھی وہ بس باباجان کو کھونا نہیں چاہتی تھی مگر قدرت کو شاید کچھ اور ہی منظور تھا انہوں نے بس آخری لمحے اتنا کہا تھا:

"مہرین، عاشر۔"

****

سفید رنگ کے کمیز شلوار میں ملبوس وہ سفید فرش پر گھٹنے کے بل سر رکھ کر رو رہی تھی۔ بال کھلے تھے اور آنسوں تھے کے تھمنے کا نام نہیں لے رہے تھے۔ ایک ہاتھ زریاب نے اس کے کندھے پر رکھ دیا تھا۔ اسے ہوش نہیں تھا کے وہ اس وقت کہاں ہے۔ ایک احساسِ مالامت نے اسے جکڑ لیا تھا۔ وہ لڑکھڑاتے قدموں کے ساتھ گھر میں آیا تھا۔ ہر طرف رونے کی آواز گونج رہی تھی۔ عاشر پورے راستے دعائیں کرتا یہاں آیا تھا۔

"یہ نہیں ہو سکتا... نہیں!!" وہ بہت زور سے چیخا تھا۔اس کی آنکھوں کے سامنے اندھیرا چھانے لگا اور وہ مزید آگے نہیں بڑھ سکا۔مہرین نے سر اٹھا کر اس کی طرف دیکھا تھا۔اسکی سرخ آنکھوں نے عاشر کے دل کا درد محسوس کیا تھا۔وہ اپنی جگہ سے اٹھی تھی اور عاشر کی طرف بڑھی۔اس نے بھی مہرین کو روتے ہوئے سسکیوں میں دیکھا تھا۔

وہ بھاگتی ہوئی اس کے کشادہ سینے سے جا لگی۔وہ اس کے وجود سے لپٹ کر پھوٹ پھوٹ کے رونے لگی۔عاشر کے آنسوں مہرین کے ماتھے پر ٹپ ٹپ گر رہے تھے۔

"عاشر میں اکیلی ہو گئی ہوں... میں ہمیشہ کے لئے اکیلی ہو گئی ہوں...." وہ زور زور سے رو کر کہہ رہی تھی۔عاشر نے اپنا ہاتھ اس کے سر پر پھیرا تھا اس کے کمزور وجود کو سہارا دیا تھا اور اپنے بازوں اس کے گرد لپیٹ کر خود بھی رونے لگا۔

www.novelsclubb.com

"آپ اکیلی نہیں ہیں میں ہوں نا آپ کے ساتھ۔" یہ کہہ کر اس نے مہرین کے ماتھے پر بوسہ دیا۔ مگر مہرین آنسوں روک نہ سکی تھی اور نا ہی عاشر۔ وہ بابا جان کی موت کا صدمہ سہہ نہ سکی اور اس کے بازوں میں ہی ڈھیر ہو گئی۔

"مہرین! مہرین!" اس نے اس کے گالوں کو تھپکا تھا مگر وہ ہوش میں نہیں آئی۔ سامنے ہی سب لوگ اٹھ کر اس کی طرف بھاگے تھے اور عاشر وہاں بیٹھا صرف ہاتھ ملتا رہ گیا۔

*****

غم ابھی مہرین کی زندگی سے دور نہیں ہوئے تھے۔ بابا جان کی موت کا صدمہ ماما جان برداشت نہیں کر پائیں۔ ایک گہرا زخم ان کے دل پر لگا تھا۔ بابا جان کی موت کے ایک ہفتے بعد ہی ماما جان بھی اس دنیا سے چل بسیں۔ مہرین سوائے آنسوں بہانے کے کچھ نہ کر سکی۔ وہ اب اکیلی رہ گئی۔ اس گھر میں اب صرف مہرین اکیلی تھی اور اس کا بھیانک ماضی تھا۔ عاشر ابھی کراچی میں ہی رہ رہا تھا۔ مگر اس گھر میں

نہیں بلکہ دوست کے گھر۔وہ بابا جان اور ماما جان کی موت کا صدمہ دل پر لے گیا۔ اس کی تکلیف مزید بڑھ جاتی جب جب اسے مہرین کا خیال آتا۔وہ اسے اس حالت میں تڑپتا دیکھتا تو اس کے دکھ میں مزید اضافہ ہو جاتا۔

ایک ماہ بعد.....

وہ آج ایک ماہ بعد اس سے ملنے اپنے گھر آیا تھا۔دو دن بعد اس کی فلائٹ تھی اسلام آباد کی۔وہ کمرے میں لیٹی تھی جب اس نے دستک دی۔

مہرین دوائی لے کر لیٹی تھی کے دروازے کی دستک پر اس کی آنکھ کھل گئی۔

"آجاؤ۔"اس نے بستر کے کونے کا سہارا لیتے ہوئے کہا۔

"مہرین؟"وہ بہت آہستہ سے اس کے کمرے میں آیا تھا۔

"ہاں..."

www.novelsclubb.com

"میں بیٹھ جاؤں؟"اس نے صوفے کی طرف اشارہ کرتے ہوئے پوچھا۔مہرین نے نظریں پھیر لیں اور پھر آنکھیں موند لیں۔

"کیسی ہیں آپ؟"اس نے ایک نظر اس کے چہرے پر ڈالی۔

"سانسیں چل رہی ہیں۔"وہ مایوسی سے بولی تو عاشر کی آنکھوں میں بھی اداسی پھیل گئی۔

"آپ نے کیا سوچا ہے؟میرا مطلب ہے کے میں کل اسلام آباد جا رہا ہوں۔"عاشر نے بغور اسے دیکھا جو بغیر کوئی تاثرات دیئے اس کی باتوں کو سن رہی تھی۔

"اچھا..."وہ پھیکی سی بولی تو وہ بھی چپ ہو گیا۔اس کا یوں چپ رہنا عاشر کو پریشان کر رہا تھا۔

www.novelsclubb.com

"اکیلے رہ لیں گی آپ؟"اس نے چند لمحوں کے توقف کے بعد مہرین کی جانب دیکھا۔

"مجھے اب اسی طرح رہنا ہے۔ بابا جان کی یادوں میں.... یہ مقدر ہے میرا۔ مگر تم یوں اکیلے مت رہنا... اب تو بابا جان بھی نہیں ہیں اور نہ ماما جان تم شیزہ کا ساتھ اپنا لو۔ تمہارا اکیلا پن وہ دور کر دے گی۔" اس نے لب بھینچ کر کہا تو عاشر کا وجود پتھر کا ہو گیا۔

"اور آپ؟" اس کے سوال نے مہرین کو چونکا دیا۔

"میں یوں ہی ٹھیک ہوں۔"

پھر وہ مزید وہاں رکے بغیر جانے لگا تو بانو جو اس کے لئے چائے بنانے میں مصروف تھیں انہوں نے زہر خندہ نظر عاشر پر ڈالی اور وہاں سے چلی گئیں۔

****

www.novelsclubb.com

مہرین کو بابا جان کا صدمہ اندر سے کھا رہا تھا۔ یہاں تک کے وہ راتوں کو اٹھ اٹھ کر روتی تھی۔ ماما جان کی یاد اس کے دل میں تکلیف کا اضافہ کرتی تھی۔ وہ درد سہہ کر

اس قدر بیمار ہو چکی تھی کے وہ سوکھ کر کانٹا ہو گئی۔ عاشر اپنے آفس سے ہر روز کراچی فون کرتا تھا مگر بانو کہتی تھیں کے اب وہ مر بھی جائے تو وہ فون نہ کرے اور یوں عاشر نے بھی اس کی پروانہ کی اور اپنے کام میں مصروف ہو گیا۔ شیزہ کے کام کرنے کا یہ آخری ہفتہ تھا مگر وہ اب شیزہ سے بھی بات نہیں کرتا تھا۔ شیزہ اور دانیال حسن سب مہرین کے والدین کی موت پر افسوس کرنے آئے تھے مگر ایک ہفتہ گزار کر واپس آ گئے۔ نانی جان نے بھی عاشر کو کافی فون کئے اور اسے اپنے پاس بلایا مگر وہ نہیں جا سکا۔ وہ دن رات اذیت میں گزارتا۔ عدیل نے بھی اب خاموشی اختیار کر لی تھی۔ وہ اس کے معملے میں اب مداخلت نہیں کرتا تھا۔

مہرین کی آج حالت اتنی بگڑ گئی تھی کے وہ چل بھی نہیں پا رہی تھی۔ بانو بھاگ کر اس کی طرف آئیں۔

www.novelsclubb.com

"مہرین میرے بچے میں یوں تمہیں مرتا ہوا نہیں دیکھ سکتی! خدا کے لئے رحم کرو خود پر! مرنے والوں کے ساتھ مرا نہیں جاتا۔" انہوں نے اس کا کندھا ہلایا تو اسے

لگا اس کی آنکھوں کے سامنے اندھیرا چھا رہا ہے۔ وہ ایک دم زور سے زمیں پر گر گئی اور پھر بانو کی آوازیں گونج رہی تھیں۔

"مہرین! مہرین!" مگر وہ کچھ نہیں سن پا رہی تھی۔

******

"ہیلو!" اس نے کافی دیر بعد کال اٹھائی تھی۔ سگریٹ کا کش لگاتے ہوئے اس نے کہا تھا۔

"اتنا بتا دو عاشر کیا تم اس کے مرنے کے بعد آؤ گے؟" بانو جو اس وقت عاشر سے بات تو دور کی بات ہے اس کی شکل بھی دیکھنا نہیں چاہتی تھیں نہ چاہتے ہوئے بھی اس سے بات کرنے پر مجبور تھیں۔

"کیا مطلب بانو؟" وہ ان کی بات نہ سمجھتے ہوئے حیرانی سے پوچھنے لگا۔

www.novelsclubb.com

"تم نے میری تربیت کی ذرا بھی لاج نہیں رکھی۔ کیا انتقام کی آگ میں اتنے اندھے ہو گئے ہو کے تمہیں کچھ نہیں دکھائی دے رہا؟" بانو نے برہم ہو کر کہا۔ وہ ابھی تک ان کی بات کو سمجھ نہیں سکا تھا۔ وہ نہیں جانتا تھا کے آخر کیوں وہ اس سے اس قدر خفا ہیں۔

"بانو ایسا کیا کر دیا ہے میں نے؟" اس نے جھنجھلا کر کہا۔

"تم نہیں جانتے؟ میں دو دن سے ہسپتال میں ہوں! جانتے ہو کیوں؟ کیونکہ مہرین کا nervous breakdown ہو گیا ہے۔ وہ بہت کریٹیکل حالت میں ہے مگر مجھے افسوس ہے کے تم نے ایک بار بھی اس کی خبر تک نہیں لی؟" وہ اس پر اس قدر غصہ تھیں کے ان کا بس نہیں چل رہا تھا کے کبھی اس کی صورت نہ دیکھیں۔

www.novelsclubb.com

"کیا؟ کیا ہوا مہرین کو؟" یہ خبر سن کر اسے لگا جیسے اس پر قیامت ٹوٹ پڑی ہو۔ وہ سکتے میں چلا گیا۔

"افسوس ہے مجھے کے تم بابا جان کے بیٹے ہو! یہ سلوک کیا ہے تم نے ان کی بیٹی کے ساتھ! ہاں اس نے بہت غلط کیا مگر اس سب کا ازالہ کرنے کے لئے اس نے کیا کچھ نہیں کیا! تم سے دل لگایا! تمہارے لئے اپنے دل میں پیوست ہر غلط فہمی کو نکالا! تمہارا دل جیتنے کے لئے دن رات کوشش کی! تمہاری محبت کی خاطر وہ مہرین حسن سے مہرین عاشر بن گئی....اس نے اپنا دل تمہارے ٹوٹے ہوئے وجود کے سامنے بکھیر دیا۔ کیا اس کا دل زخمی نہیں تھا؟ وہ بھی تو تمہاری طرح ٹوٹی ہوئی تھی مگر اس نے پھر بھی اپنی غلطی سدھارنا چاہی اور تم نے اس کے ساتھ کیا کیا؟ اگر اسے اس طرح چھوڑنا چاہتے ہو تو طلاق دے دو اسے تاکہ میں اپنے ساتھ لے جاؤں اسے!" یہ کہہ کر انہوں نے کال کاٹ دی۔ عاشر کا دل اس وقت دھڑکنا بند ہو گیا تھا اور آنسوں مسلسل بہہ رہے تھے وہ ان باتوں کی تاب نہ لاتے ہوئے زمین پر بیٹھ گیا۔ مہرین کو بانو جیسے تیسے ہسپتال لے آئیں تھی مگر وہ اس قدر بیمار تھی کے انہیں صرف ناامیدی نظر آئی تھی۔

www.novelsclubb.com

وہ اپنے ہاتھوں سے اپنے بالوں کو نوچنے لگا۔اس نے اپنے ہاتھوں کو دیوار سے مار مار کر زخمی کر لیا تھا۔وہ اپنے آپ سے نفرت کر رہا تھا۔اس نے مزید دیر کئے بغیر کراچی جانے کا فیصلہ کیا۔

******

بھاگ بھاگ کر وہ فرسٹ فلور پر آیا تھا۔وہاں بانو تسبیح لے کر دعائیں کر رہی تھیں۔ عاشر کو دیکھ کر انہوں نے اپنا رخ پھیر لیا۔وہ شرم سے سر جھکا کر ان کی طرف بڑھا۔

"کہاں ہے مہرین پلیز مجھے ملنا ہے ان سے۔"اس نے ہے قرار ہو کر کہا۔بانو تو اس وقت اس کی شکل تک نہیں دیکھنا چاہتی تھیں۔

www.novelsclubb.com

"بانو؟خدا کے لئے بتائیں مجھے!"اس نے زور سے کہا تھا۔

"چلے جاؤ!"وہ غصے سے بولیں۔

"میری بیوی کہاں ہے دیکھنا ہے مجھے انہیں!"اس نے ہاتھ جوڑ کر گزارش کی۔

"بیوی؟بس رہنے دو۔"

"میں ہاتھ جوڑتا ہوں آپ کے مجھے ایک بار دیکھنے تو دیں انہیں!"اس کے لہجے میں درد تھا۔

انہوں نے اسے بتایا کے وہ کونے والے ICU میں ہے۔اس کا دل بند ہونے لگا اور بہت ہی دبے قدموں کے ساتھ وہ اندر آیا۔آج اس کی محبت کا امتحان تھا آج پہلی بار وہ ٹوٹا تھا۔آج پہلی بار اس کی دھڑکن اس کے لئے نہیں دھڑک رہی تھی بلکہ وہ مہرین کے وجود کے قریب اس کی سانسوں کو محسوس کرنے کے لئے بے چین تھی۔اس کے دل میں پیدا ہونے والی گھبراہٹ چیخ چیخ کر کہہ رہی تھی کے مہرین اس کی ہے اور اس کی زندگی میں اس کی روح میں ہی عاشر کی روح ہے۔وہ اس کے قریب گیا۔اس کے ساکن وجود کو دیکھ کر رونے لگا۔آج آنسوں صرف مہرین کو زندہ کرنے کے لئے نکل رہے تھے۔اس کا دل صرف ایک نام پکار رہا تھا اور وہ

مہرین تھا۔آج وہ اسے مہرین عاشر لگی تھی۔اس کی مہرین اس کی بیوی اس کی جان اس کی زندگی۔یہ سب کیسے ہوا کیوں ہوا اسے نہیں معلوم تھا۔اس کو یوں بے ہوش دیکھ کر اس کے آنسوں ٹپ ٹپ گرنے لگے۔اس کے معصوم چہرے پر نظر ڈالتے ہی اس نے اپنے لب اس کی پیشانی پر رکھ دئے۔

"مجھے مت چھوڑ کر جائیں! میری جان تو آپ کی زندگی سے وابستہ ہے بچپن سے لے کر اب تک اور ہمیشہ کے لئے۔" وہ آنسوں اب مہرین کی پلکوں پر گرے تھے۔

زریاب کو مہرین کی طبیعت کے بارے میں پتا چلا تھا۔وہ تب اسلام آباد میں اپنی والدہ کے ساتھ تھا۔اسے یقین نہیں آرہا تھا کے عاشر اس قدر تنگ نظر اور سنگ دل انسان نکلے گا۔بھلے مہرین نے اس کے ساتھ بہت برا کیا اس کی زندگی میں اندھیرے بکھیر دئے مگر وہ خود بھی کبھی خوش نہیں رہ سکی۔باباجان نے ہر بات ہر فیصلے میں عاشر کو اہمیت دی اسے آگے رکھا جبکہ ان کی سگی بیٹی مہرین کبھی بھی ان کا

اعتبار اور پیار حاصل نہ کر پائی۔ بچپن سے ہی ہر معملے میں جب بابا جان نے عاشر کو اہمیت دی اور اسے اعتبار میں لیا۔ جس کا نتیجہ یہ نکلا کے مہرین کے دل میں عاشر کے لئے کدورت بیٹھ گئی۔

وہ آج مہرین کی حالت کا سن کر کافی پریشان تھا۔ وہ ابھی مہرین کے بارے میں سوچ ہی رہا تھا کے اس کا فون بجا۔

"ہیلو؟"

"کیسے ہیں آپ؟" آواز جانی پہچانی تھی مگر وہ صحیح سے پہچان نہیں سکا تھا۔

"کون؟" وہ ابھی تک سوچوں میں گم تھا۔

"اب آپ مجھے پہچانتے بھی نہیں!" اس نے خفگی کا اظہار کیا۔ زریاب کچھ دیر کے لئے سوچتا رہا پھر اس نے سر جھٹکا۔

"مس عروسہ؟" اس نے ایک دم بولا۔

"نہیں صرف عروسہ بھی کہہ سکتے ہیں آپ۔" وہ ہنس کر بولی۔

"کوئی کام؟ اور نمبر کس سے لیا آپ نے؟" وہ عروسہ کی اس حرکت پر شدید غصّہ ہوا تھا۔

"نمبر تو مل ہی جاتا ہے۔ کیا آپ کو اچھا نہیں لگا؟" وہ زریاب کا لہجہ سمجھ نہ سکی۔

"مس عروسہ میرا اور آپ کا تعلق بہت ایک استاد اور شاگرد جیسا ہے اور یہ رشتہ بہت ہی ادب اور لہٰذ کا ہوتا ہے۔ اس لئے میں امید کرتا ہوں آپ آیندہ ایسا کچھ نہیں کریں گی۔" اور مزید کچھ کہے بنا اس نے فون بند کر دیا۔

****

آنسو مسلسل مہرین کے چہرے پر گر رہے تھے۔ وہ ابھی تک اپنے لبوں کو اس کے ماتھے پر رکھ کر زار و قطار رو رہا تھا۔ مہرین کو اس حالت میں دیکھ کر اس کا دل تڑپ اٹھا تھا۔ وہ اسے یوں بے جان نہیں دیکھ سکتا تھا۔ اسے لگا تھا کسی نے اس کی زندگی

اس سے چھین لی ہو۔آج پہلی بار اسے اپنا وجود بے معنی لگا تھا۔آج اسے محسوس ہوا تھا کے اس کا دل اب مہرین کی سانسوں کو محسوس کرنے کے لیئے دھڑکتا ہے۔آج وہ مہرین کو اپنے دل کے قریب محسوس کرنا چاہتا تھا۔اس کے آنسوں اب تک بہہ رہے تھے۔وہ مہرین کی بند آنکھوں میں اپنے لیئے پیار ڈھونڈنا چاہتا تھا۔

"سر آپ پلیز باہر چلے جایئں ویسٹنگ ٹائم ختم ہو چکا ہے۔"نرس نے آکر اسے بتایا۔وہ وہاں سے نہیں جانا چاہتا تھا اس لیئے نرس کے کہنے کے باوجود بھی وہ وہاں کھڑا مہرین کی شکل تکنے لگا۔

"وہ ابھی ہوش میں۔۔۔۔؟"وہ کچھ بول نہیں پا رہا تھا۔اس کے لب اس کا ساتھ نہیں دے پا رہے تھے۔

www.novelsclubb.com

"سر پلیز آپ کو جانا ہو گا۔"نرس نے دوبارہ اس سے گزارش کی تو وہ بوجھل دل لیئے باہر نکل گیا۔اس نے جاتے جاتے ایک نظر مہرین پر ڈالی تھی۔ICU سے باہر آتے ہی وہ دیوار کا سہارا لیئے کھڑا ہو گیا۔

اور پھر سے کھڑکی سے دوبارہ icu کے اندر دیکھنے لگا جہاں اسے مہرین کی صورت نظر آرہی تھی۔ وہ ابھی تک خود کو کوس رہا تھا۔ اسے پل پل بابا جان سے کیا وہ وعدہ یاد آرہا تھا۔

''بیٹا مہرین کا ہاتھ ہمیشہ تھامے رکھنا۔''

یہ آواز اس کے ذہن میں گونج رہی تھی۔ وہ کتنی ہی دیر وہاں کھڑا مہرین کو سوچتا رہا مگر پھر بھی اس کے بے قرار دل کو چین نہیں آیا۔ وہ ابھی وہاں دیکھ ہی رہا تھا کہ بانو نے آکر اس کے کندھے کو تھپکا۔

وہ اس سے جتنی بھی ناراض اور غصہ کیوں نہ ہو مگر عاشر وہ عاشر کو سگے بیٹے سے بھی زیادہ سمجھتی تھیں۔ وہ اسے یوں تڑپتا ہوا نہیں دیکھ سکتی تھیں۔

''وہ بچ تو جائیں گی نا؟'' عاشر نے درد بھرے لہجے میں کہا۔

"ہاں بیٹا انشاءاللہ! تم دعا کرو سب ٹھیک ہو جائے گا۔" انہوں نے اسے تسلی دینی چاہی۔

"مجھ جیسے گناہ گار کی دعا کہاں قبول ہو گی۔" اس نے گہرا سانس لے کر کہا۔

"ایسے نہیں بولتے بیٹا! دعاؤں میں بہت طاقت ہوتی ہے۔ اللہ سے اچھی امید رکھو سب ٹھیک ہو جائے گا۔" انہوں نے اس کے سر پر ہاتھ پھیرا۔

"آمین!" یہ کہہ کر وہ نماز پڑھنے چلا گیا۔ نماز سے فارغ ہو کر اس نے اپنے دونوں ہاتھ دعا کے لیئے اٹھائے۔ آج وہ گڑگڑا کر دعا کر رہا تھا۔

یااللہ آپ بہت رحم کرنے والے ہیں۔ آپ اپنے بندوں کو معاف کرنے والے ہیں۔ میرے گناہوں کو معاف کر دیں!

میری خطا کو در گزر کر دیں۔ بس مہرین کو صحت عطا کر دیں۔ ان کو زندگی دے دیں یااللہ آپ تو دلوں میں محبت ڈالنے والے ہیں! جیسے آپ نے میرا دل مہرین

کے لیئے نرم کر دیا ویسے ہی آج مہرین کو بھی پہلے جیسا کر دیں۔"اس نے رو رو کر کہا اور پھر ہاتھ پر منہ پھیر کر کھڑا ہو گیا۔

ساری رات اس نے جاگ کر گزاری اور صبح چائے پی کر فوراً ہی ڈاکٹر سے ملنے چلا گیا۔مہرین کو ابھی تک ہوش نہیں آیا تھا۔وہ ویسی ہی بے جان پڑی تھی۔کچھ دیر باہر گزار کر وہ واپس icu گیا۔مہرین کے بیڈ کی طرف بڑھا اور پھر اپنی نظریں مہرین کے چہرے پر ڈالی۔کچھ دیر اسے دیکھنے کے بعد وہ قریبی کرسی پر بیٹھ گیا۔ کرسی کو مہرین کے بیڈ سے قریب کیا۔پھر مہرین کا نازک ہاتھ اپنے ہاتھوں میں لیا۔ پھر اس کا ہاتھ اپنے ہاتھوں میں لے کر اس کی طرف دیکھنے لگا۔اس کے ہاتھوں کو چھو کر اس کا وجود کانپنے لگا اور بے ساختہ اس کے لبوں سے آہ نکلی۔

www.novelsclubb.com

"مہرین میں اکیلا نہیں سہہ سکتا!اٹھیں پلیز!"اس نے سرخ آنکھوں سے اس کے چہرے کو دیکھا۔وہ ابھی تک ویسے ہی پڑی تھی بے جان اور بے سودھ۔

''مہرین آپ کو بابا جان کا واسطہ ہے آنکھیں کھولیں۔'' وہ ایک بار پھر بول پڑا۔ کوئی جواب نہ ملنے پر اس کی آخری امید بھی ٹوٹ گئی۔ اس نے اپنا ماتھا مہرین کے ہاتھوں پر ٹکایا اور آنکھیں موند لیں۔ مہرین کے وجود کو محسوس کرتے ہی وہ خود پر قابو نہ رکھ سکا اور آنسوں پھر رواں ہو گئے۔ کچھ دیر وہ آنکھیں بند کیئے مہرین کو سوچنے لگا تھا کہ مہرین نے اپنے ہاتھوں کو لرزش دی۔ وہ ایک دم چونکا تھا اور پھر اس کے نازک ہاتھوں کو خود سے الگ کیا۔ مہرین نے بہت آہستہ سے آنکھیں کھولیں۔ عاشر نے مہرین کے چہرے کو دیکھا پھر یک دم کھڑا ہو گیا۔ مہرین اب پوری طرح ہوش میں تھیں اور اب اپنی سوجی ہوئی آنکھوں سے عاشر کی طرف دیکھنے لگی۔ عاشر مسکرایا تھا اور پھر اس کے قریب آ کر کھڑا ہو گیا۔ اس کے دل میں اس وقت ایک طوفان سا اٹھا تھا۔ اسے ایسا محسوس ہوا تھا جیسے کسی نے اسے دوبارہ زندگی دی ہو۔ مہرین نے چند لمحوں کے لیئے عاشر کے چہرے کو دیکھا پھر ایک گہری سانس لے کر آنکھیں موند لیں۔

www.novelsclubb.com

مہرین کو ہوش آنے کے بعد پرائیویٹ روم میں شفٹ کر دیا۔ وہ اب پہلے سے بہت بہتر محسوس کر رہی تھی۔ وہ نہیں جانتی تھی وہ زندہ کیوں ہے کس کے لیئے ہے مگر اسے بس اتنا پتا تھا کہ یہ کٹھن زندگی اسے اب اکیلے گزارنی ہے۔

''اندر آجاؤں؟'' عاشر نے دروازہ کھٹکھٹا کر زور سے کہا۔

''آجاؤ!'' مہرین ایک دم اٹھ کر بیٹھ گئی۔ مہرین عاشر سے بات نہیں کرنا چاہتی تھی۔ وہ اس سے بد ظن ہو چکی تھی اس لیئے اس وقت اس کا وجود برداشت کرنا اس کے لیئے نہایت دشوار تھا۔

''کیسی طبیعت ہے اب؟'' اس نے طویل خاموشی کے بعد پوچھا۔

''ٹھیک۔'' مہرین نے جواب دیا۔ پھر ایک بار خاموشی کی لہر چھا گئی۔ مہرین اب روم کی کھڑکی کی طرف دیکھ رہی تھی۔ عاشر کو سمجھ نہیں آرہا تھا کے وہ مزید کیا بات کرے۔

''تم تو اداس ہو گے ؟''مہرین نے سپاٹ چہرہ لیئے اس کی طرف دیکھا۔وہ جو ابھی خیالات میں گم تھا ایک دم چونکا۔

''اداس کیوں ؟''

"اس لیئے کہ تمہاری لاکھ دعائیں کرنے پر بھی میں زندہ ہوں۔ویسے بڑی لمبی زندگی ہے میری ورنہ کوئی اور ہوتا تو مر چکا ہوتا۔"اس کی باتوں سے مایوسی صاف ظاہر تھی۔

''یہ آپ کیسی باتیں کر رہی ہیں ؟''اس کی باتوں نے عاشر کے دل کو ٹھیس پہنچائی تھی۔

"تم نے مجھے کیوں بچایا؟مرنے دیا ہوتا۔مجھے مرتے دیکھ کر خوش ہو جاتے۔''اس کی باتیں سن کر عاشر کو مہرین کی ذہنی حالت پر شبہ ہوا تھا۔

''کیوں مرنا چاہتی ہیں آپ ؟''وہ چڑ کر بولا۔

''کیونکہ جینے کے لیئے کچھ بچا نہیں ہے۔ باباجان، ماماجان دونوں نہیں۔ کس کے لیئے جیوں میں؟''اس کے منہ سے الفاظ بمشکل نکلاے۔

عاشر چند لمحوں کے لیئے خاموش رہا مگر پھر اس سے رہا نہ گیا۔

''میرے لیئے؟''اس کی اس سوال نے مہرین کے ہوش اڑا دیئے تھے۔ وہ ایک دم چپ ہو گئی مگر پھر اپنے چہرے پر ابھرنے والے تاثرات چھپانے کی کوشش کی۔

''تمہارے لیئے؟ تم مجھے اپنی زندگی سے نکال چکے ہو۔''مہرین نے سر جھکا کر کہا۔ وہ اس کی اس بات کا جواب نہ دے سکا۔ اس کے اس سوال پر عاشر نے صرف ایک گہرا سانس لیا اور پھر اٹھ کر وہاں سے باہر چلا گیا۔

****

www.novelsclubb.com

زریاب اپنے اسٹوڈیو بہت جلدی آیا تھا مگر سٹوڈیو میں پوہنچتے ہی اس کی نظر سامنے کھڑی عروسہ پر پڑی جو شاید آج وقت سے پہلے وہاں موجود تھی۔ زریاب کے

ماتھے پر بل صاف نمایاں تھے مگر اس نے اپنے تاثرات چھپاتے ہوئے سامنے کھڑی عروسہ کی طرف دیکھا۔

"اسلام وعلیکم!" عروسہ نے بہت گرم جوشی کے ساتھ اس کا استقبال کیا تو وہ پھٹی پھٹی نگاہوں سے اسے گھورنے لگا۔

"ویلکم اسلام! آپ اتنی جلدی؟" اس نے گھڑی کی طرف دیکھا اور پھر گیٹ کھولنے لگا۔

"جی وہ بھی ایک وجہ کی بنا پر!" عروسہ نہ ہنس کر جواب دیا۔

"کیا وجہ؟" زریاب فکر مند ہو گیا۔

www.novelsclubb.com

"آپ سوچیں نا۔"

"میں کیا سوچوں؟" وہ روہانسی ہوا۔

"آپ کی برتھ ڈے ہے نا آج تو میں نے سوچا آپ کو یہ گفت دے دوں۔" اس نے ہاتھ میں پکڑے بیگ سے کچھ نکالا۔اس بیگ میں سے ایک ڈبہ اس نے ہاتھ میں لیا اور پھر زریاب کو مسکرا کر دیکھنے لگی۔

"!Happy Birthday"

اس نے گفت اس کے ہاتھ میں تھاما کر کہا۔

زریاب پہلے تو خاموش رہا پھر بھنویں سکیڑ کر عروسہ کو گھورنے لگا۔

"شکریہ مگر آپ نے یہ سب کچھ کیوں کیا؟" وہ اس وقت غصے میں تھا۔

"کوئی بات نہیں مجھے یہ سب کر کے اچھا لگا۔" وہ دھیمے سے بولی۔زریاب اسے پہلے بھی کافی بار اسے اگنور کرتا رہا اور آج تو عروسہ نے حد ہی کر دی اسے برتھڈے گفت لا کر دے دیا۔

"یہ آپ واپس لے لیں!" اس نے گفت عروسہ کو واپس لوٹا دیا۔ عروسہ اس کی ناراضگی کو سمجھ نہ سکی اور بے اختیار اس نے زریاب کو وہ گفت دوبارہ پکڑا دیا۔

"مس عروسہ! پلیز یہ گفت آپ واپس لے لیں۔ میں یہ نہیں لے سکتا اور میں نے آپ کو کتنی بار سمجھایا ہے کے پلیز آپ اپنے کام سے کام رکھا کریں مگر آپ سمجھتی کیوں نہیں!" وہ اب اس کے نازک دل کو کانچ سمجھ کر توڑ رہا تھا۔

"مگر کیوں؟ گفت دینا کیا بری بات ہے؟"

"ہاں! میرے لئے آپ صرف سٹوڈنٹ ہیں اور بس! اس سے زیادہ بے تکلفی میں اففورڈ نہیں کر سکتا۔" زریاب کی پیشانی پر بل پڑ گئے۔

"مگر آپ نہیں سمجھ رہے میں آپ کے ساتھ رہنا چاہتی ہوں دوست کی طرح۔ آپ آخر اتنا ناراض کیوں ہو رہے ہیں؟" وہ فقط اتنا کہہ پائی تھی۔ زریاب اس سے مزید بات نہیں کرنا چاہتا تھا۔

"مجھے آپ سے اس وقت کوئی بات نہیں کرنی آپ پلیز ٹائم ہونے پڑاندر آئے گا۔" وہ مزید کچھ بولے بغیر وہاں سے چلا گیا اور عروسہ صرف خالی نظروں سے اسے دیکھنے لگی۔

****

بانو نے مہرین کے لئے یخنی بنائی تھی مگر ان کے لاکھ خوشامد کرنے پر بھی اس نے صرف ایک چمچہ ہی پیا اور باقی ساری یخنی بچا دی۔ عاشر عدیل کو فون کر کے واپس آیا تھا کے اسے بانو کی آوازیں سنائی دینے لگیں۔

"تھوڑا سا تو کھاؤ بیٹا اسے کیسے کام چلے گا؟" وہ بار بار اس کے آگے یخنی بڑھا رہی تھیں۔ عاشر دروازے پر کھڑا یہ سب دیکھ رہا تھا۔

"بس بانو!" مہرین نے بانو کے ہاتھ روک کر کہا۔ بانو نے پیالہ سائیڈ پر رکھ دیا اور غصے سے اسے دیکھنے لگیں۔ ان کے صبر کا پیمانہ لبریز ہو گیا۔

"عاشر تم ہی سمجھاؤ اسے کچھ... کچھ کھائے گی تو جان آئے گی نا! یوں خالی پیٹ رہنے سے طبیعت اور خراب ہو جائے گی۔" وہ اب عاشر سے مخاطب ہوئیں جو دروازے پر کھڑا یہ منظر دیکھ رہا تھا۔

"آپ رہنے دیں میں کھلا دیتا ہوں۔" وہ آہستہ سے آگے کی طرف بڑھا۔ مہرین نے جب اس کی بات سنی تو وہ گھبرا سی گئی اور پھر لب بھینچ کر دوسری طرف دیکھنے لگی۔ بانو اس کی بات پر مسکرا دیں اور یخنی عاشر کو تھما کر خود باہر چلی گئیں۔ عاشر نے کرسی قریب کی پھر ایک گہری مسکراہٹ لے لکر اسے دیکھنے لگا۔

"تھوڑا سا لے لیں۔" اس نے چمچہ اس کے منہ کی طرف بڑھایا تو مہرین کے چہرے پر بیزاری صاف نمایاں ہو گئی۔

www.novelsclubb.com

"مجھے نہیں کچھ کھانا تم جاؤ یہاں سے!" اس نے تلخ ہو کر کہا۔

"مگر تھوڑا سا لینا پڑے گا۔ پھر سے بیمار پڑ گئیں تو؟" وہ مزید اس کے قریب جھکا تو وہ بستر کے کونے سے جا لگی۔

"تو تمہیں اس سے کیا؟ کیا فرق پڑتا ہے؟" وہ بے اختیار سسک اٹھی تھی۔

"مجھے فرق پڑھتا ہے مہرین! اسی لئے میں یہاں اس وقت آپ کے ساتھ موجود ہوں۔"

"ہاں بہت احسان ہے تمہارا اور اب تم یہاں سے جا بھی سکتے ہو مجھے کسی کی ضرورت نہیں ہے۔" مہرین کے چہرے پر ناگواری کی لہر چھا گئی۔

"مگر مجھے آپ کی ضرورت ہے۔اس گھر کو آپ کی ضرورت ہے۔" وہ نجانے کیا بول رہا تھا یہ وہ خود بھی نہیں جانتا تھا۔اس کی باتوں پر مہرین صرف طنزیہ مسکرائی تھی اور پھر خاموش ہو کر باہر کی طرف دیکھنے لگی۔

"مجھے سونا ہے پلیز جاؤ۔" وہ تکیہ اٹھاتے ہوئے کروٹ لینے لگی ہی تھی کے عاشر اس کے مزید قریب آ گیا۔

"افف ذرا نہیں بدلی آپ!" اس نے قریب آکر کہا اور پھر کچھ دیر بعد باہر نکل گیا۔

****

ڈاکٹرز نے عاشر کو بتایا تھا کہ مہرین کو ایک دن بعد ڈسچارج کر دیا جائے گ۔ مہرین کی کنڈیشن پہلے سے بہتر تھی۔ ڈاکٹرز نے اسے یہ بھی بتایا تھا کہ وہ اس وقت ذہنی اذیت سے دوچار ہے اور وجہ یہی ہے کہ اس کے والدین کی موت اس کے لیئے ایک گہرا صدمہ ہے جسے وہ دل سے لگا بیٹھی ہے۔ اس لیئے جتنا ہو سکے انہیں حوصلہ اور پیار دیا جائے۔ عاشر کو اس مسئلہ کا صرف ایک ہی حل نظر آیا تھا اور وہ یہ کہ وہ مہرین کو اپنے ساتھ لے جائے اسلام آباد۔ یہاں اکیلے رہ کر وہ مزید ذہنی بیمار ہو سکتی تھی اور پھر یہ بات بھی تھی کہ عاشر اس کے بغیر نہیں رہنا چاہتا تھا۔ بانو نے بھی عاشر کی بات کی حمایت کی اور پھر مہرین کو بتائے بغیر بانو نے اس کا سارا سامان پیک کر دیا۔ مہرین نہیں جانتی تھی کہ بانو اور عاشر اسے اسلام آباد لے جا رہے ہیں۔

www.novelsclubb.com

وہ اپنے روم کی کھڑکی سے باہر دیکھ رہی تھی۔ باہر کا موسم اس کے دل کے موسم سے تو بہتر تھا۔ اس کے دل میں تو بادلوں کا اندھیرا تھا جو کبھی نہیں چھٹ سکتے تھے۔

وہ ابھی سوچ ہی رہی تھی کہ عاشر اس کے روم میں چلتا ہوا آ گیا۔

''بانو کہاں ہیں؟''مہرین نے نظریں دوڑاتے ہوئے پوچھا۔

"وہ گھر گئی ہیں اب آتی ہوں گی۔"عاشر نے بتایا۔

"کیوں گھر کیوں؟"مہرین نے حیرانی سے پوچھا۔"آپ کا سامان پیک کر رہی ہیں۔"اس نے کرسی پر بیٹھتے ہوئے بتایا۔

''میں کہاں جا رہی ہوں؟''عاشر کے جواب پر اسے تعجب ہوا۔

''اسلام آباد!''چند لمحوں کے توقف کے بعد وہ دھیرے سے بولا۔

''اسلام آباد؟ وہ کیوں؟''

''کیونکہ اب آپ اکیلے نہیں رہ سکتیں۔'' عاشر جیسے صرف اسے بتا رہا تھا۔ مہرین نے ایک دم چونک کر عاشر کے چہرے کی طرف دیکھا۔

پھر وہ اپنے بیڈ کی طرف بڑھی۔

''میں تمہارے ساتھ نہیں جاؤں گی!'' مہرین نے انکار کیا۔

''وہ کیوں؟'' عاشر نے اپنی نگاہیں مہرین کے چہرے پر ڈالیں۔

"مجھے کوئی شوق نہیں ہے دوبارہ اپنی بے عزتی کرانے کا۔ تم نے مجھے اپنے گھر سے نکالا تھا اور اب تم واپس جانے کی بات کر رہے ہو؟ تمہیں تو یاد ہو گا جو تم نے کہا تھا اگر تمہاری یاداشت کمزور نہ ہو تو۔" مہرین کی آنکھوں میں نمی پھیل گئی۔

"ہاں مگر اب میں خود آپ کو واپس لے جانا چاہتا ہوں۔" عاشر نے اپنے تاثرات چھپاتے ہوئے کہا۔

''میں تمہارے ساتھ ہر گز نہیں جاؤں گی!'' اس نے صاف انکار کیا

"مگر آپ اکیلے نہیں رہ سکتیں۔" عاشر نے اسے سمجھایا۔

"مجھے جیسا رہنا میری مرضی تمہیں فکر کرنے کی ضرورت نہیں۔" مہرین نے بے زاری اس کی بات کاٹ دی۔ عاشر اسے کسی حال میں بھی اکیلے نہیں چھوڑ سکتا تھا۔

"آپ کی مرضی پر میں نہیں چل سکتا! وہ گھر آپ کا ہے۔ میں جانتا ہوں میں نے جو کیا تھا وہ غلط تھا۔ مگر میں وعدہ کرتا ہوں اس گھر میں کوئی درد کوئی تکلیف آپ کو نہیں ملے گا۔" عاشر نے ایک نگاہ اس پر ڈالی۔ مہرین نے اس کی بات سن کر اسے ترچھی نگاہوں سے دیکھا تھا۔

"تم مجھ پر ترس کھا رہے ہو؟" مہرین نے دبے لہجے میں کہا۔

"آپ کو جو سمجھنا ہے سمجھیں۔"

"اگر میں نہ جاؤں تو؟" مہرین نے ایک بار پھر وہی بات دہرائی۔

''تو میں آپ کو زبردستی لے جاؤں گا۔''عاشر نے ہنس کر کہا۔اس کی بات پر مہرین کے دل میں کچھ ہوا تھا۔

''کس حثیت سے؟''مہرین نے سوال کیا۔

''آپ کا شوہر ہونے کی...''اس کی مسکراہٹ گہری ہو گئی۔

''یہ لفظ تمہارے منہ سے اچھا نہیں لگتا۔''

''کوئی بات نہیں اب اچھا لگے گا۔"وہ ابھی مزید بحث کرنے والی تھی کہ بانو کے اندر آتے ہی دونوں خاموش ہو گئے۔

''بیٹا عاشر سامان پیک کر لیا ہے میں نے۔''بانو نے اندر آتے ہی اسے آگاہ کیا۔وہ جو ابھی مہرین کی طرف دیکھ رہا تھا ایک دم پیچھے مڑا۔پھر چند لمحوں بعد اٹھ کر باہر نکل گیا۔

''بانو آپ بھی؟میں اس کے ساتھ نہیں جانا چاہتی!''مہرین نے خفگی سے کہا۔

''تم یہاں اکیلے نہیں رہ سکتی! وہ تمہاری خاطر یہاں آیا ہے تمہیں لے جانے۔''

بانو نے اسے بتایا۔

''اسے رحم آرہا ہے میری حالت پر اور بابا جان کا وعدہ ورنہ وہ میرے مرنے کی دعائیں کر رہا ہوتا۔''مہرین نے نچلا لب دانتوں تلے دبایا۔ بانو اس کی بات کا جواب نہ دے سکیں اور خاموشی کے ساتھ واپس پلٹ گئیں۔

****

بانو کے بے انتہا اصرار اور منتوں پر وہ ان لوگوں کے ساتھ اسلام آباد آگئی تھی۔ گل خان گاڑی لے کر ایئرپورٹ آگیا تھا اور پھر وہ لوگ عاشر کے گھر کی طرف روانہ ہو گئے۔ گل خان ہمیشہ کی طرح پورے راستے بولتا رہا۔

''دلہن بی بی ہمیں پتا ہے کیا لگتا ہے؟''گل خان مہرین سے مخاطب ہو کر بولا۔ مہرین جو آنکھیں بند کرے بیٹھی تھی گل خان کی آواز پر چونک اٹھی۔

"کیا لگتا ہے؟" مہرین نے سوال کیا۔

"دلہن بی بی ہمیں لگتا ہے عاشر لالہ آپ کے جانے کے بعد بیمار ہو گیا۔ دیکھو تو ذرا کیسی شکل ہو گئی ہے لالہ کی..." گل خان بڑے آرام سے عاشر کا حال احوال بتانے لگا۔ گل خان کی بات پر عاشر اپنی ہنسی نہیں روک سکا۔

"گل خان تمہیں ابھی نہیں سمجھ آئے گا درد دل۔ ہم سے پوچھو یہ احوال دل...." وہ شوخ ہو کر بولا تو مہرین نے ناگواری سے اس کی جانب دیکھا۔

"ہم سمجھ گیا ہے لالہ... آپ کا مسئلہ۔" گل خان گاڑی موڑ کر دوسری طرف لے آیا۔

"کیا سمجھ گیا ہے؟" عاشر نے دھیرے سے کہا۔

www.novelsclubb.com

''آپ دلہن بی بی کو بہت چاہتا ہے۔ماشاءاللہ دلہن بی بی اتنا پیارا جو ہے۔''گل خان کی بات پر عاشر کو ایک زور کا جھٹکا لگا۔مہرین گل خان کی بات سن کر خود گھبرا گئی اور پھر کچھ نہ سمجھتے ہوئے باہر دیکھنے لگی۔

''اتنا پیارا کہاں ہے گل خان؟ کیا ہم پیارا نہیں؟" عاشر آج بہت خوشگوار موڈ میں تھا۔

''لالہ تم تو ہے مگر دلہن بی بی کی تو بات ہی الگ ہے۔''گل خان مہرین کی تعریفیں کر کر کے نہیں تھک رہا تھا۔

بانو اور مہرین تو فوراً گھر آتے ہی گاڑی سے اتر گئے۔مہرین نے اس دہلیز پر قدم رکھتے ہی ایک بار مڑ کر عاشر کی طرف دیکھا۔

www.novelsclubb.com

****

آج اس کی سمر کلاسز کا آخری دن تھا۔اس نے سب کو ایک آخری پینٹنگ بنانے کے لیئے دی تھی۔سب نے اپنے اپنے لحاظ سے پینٹنگ بنائی تھی۔مگر عروسہ کی پینٹنگ دیکھ کر زریاب شدید ناراض ہوا تھا۔اس نے بہت ہی بے دلی سے لکیریں کھینچ کر وہ پینٹنگ اسے دے دی تھی۔پھر اس نے باری باری سب کو مارکس دیئے اور انہیں ان کی غلطیاں بتایئں۔عروسہ کی پینٹنگ پر اس نے کوئی رمارکس نہیں دیئے اور پھر سب کو سرٹیفکیٹ دے کر الوداع کہا۔عروسہ ابھی جانے کے لیئے اٹھی تھی کہ زریاب نے اسے پکارا۔

''مس عروسہ؟''

''جی۔''اس نے بہت آہستہ سے کہا۔

www.novelsclubb.com

"میں آپ کے کام سے ذرا برابر بھی خوش نہیں ہوں۔"اس نے خفگی کا اظہار کیا۔

''جانتی ہوں!''اس نے سر جھکا کر نیچے دیکھا۔

''تو پھر؟''زریاب اب اس کے بلکل سامنے کھڑا تھا۔"میں یہاں پینٹنگ سیکھنے آئی ہی نہیں تھی۔"اس نے انکشاف کیا۔

''کیا مطلب؟''زریاب کا رنگ فق ہونے لگا۔

"مطلب یہ کہ میں یہاں پینٹنگ سیکھنے نہیں آئی تھی۔"عروسہ کی بات سن کر وہ حیران ہو گیا۔

''تو پھر یہاں کیوں آئی تھیں؟''

"میں آپ کی وجہ سے آئی تھی۔"عروسہ کی آواز بھر آئی۔

''میری وجہ سے؟''زریاب اب تک اس کی بات نہیں سمجھ سکا تھا۔

www.novelsclubb.com

"آپ مجھے نہیں جانتے مگر میں آپ کو بہت عرصے سے جانتی ہوں۔شاید تب سے جب میں نے آپ کو پہلی بار اس exhibition میں دیکھا تھا۔میں آپ کی محبت میں یہاں آئی تھی۔مگر شاید آپ میری محبت کو نہیں سمجھ سکے کیونکہ آپ اب

محبت کو سمجھنا ہی نہیں چاہتے۔ خیر مجھے اب جانا چاہیئے اپنا خیال رکھے گا۔" اتنا کہہ کر وہ وہاں سے آنسوں بہاتے ہوئے باہر نکل آئی۔

****

وہ آفس میں بیٹھا کام کر رہا تھا جب شیزہ نے دروازے پر دستک دی۔

"آجاؤں؟" شیزہ نے دروازے پر کھڑے ہو کر پوچھا۔

"آجاؤ!" اس نے اسے اشارہ کر کے اندر آنے کو کہا۔

"آج میرا آخری دن ہے اور میں نے سارے کام بہت اچھے سے کرنے کی کوشش بھی کی۔ مجھے یہاں کام کر کے بہت اچھا لگا۔" شیزہ نے اندر قدم رکھتے ہی ساری فائلز عاشر کی ٹیبل پر رکھ دیں اور ہلکی سی مسکراہٹ سجا کر اس کی طرف دیکھا۔

www.novelsclubb.com

"بہت شکریہ شیزہ یہاں تم نے بہت محنت کی ہے۔مجھے بھی اچھا لگا تمہارا یہاں کام کرنا اور ہر چیز کو سمجھنا...!You're fantastic" عاشر اس کی تعریف کئے بنا نہ رہ سکا۔

"تھنکس...اور مزید مجھے کچھ کہنا ہے۔" شیزہ نے ایک گہرا سانس اندر لیتے ہوئے کچھ کہنا چاہا۔

"ہاں بولو..." عاشر متوجہ ہوا۔

"میں جانتی ہوں ماضی میں ہم دونوں کے ساتھ بہت زیادتی ہوئی اور میں اس وقت کچھ نہ کر سکی۔اس وقت میں مجبور تھی مگر ایک بات آج کہنا چاہوں گی۔میں نے آپ سے بہت محبت کی آپ کو بہت چاہا مگر شاید ہم ایک دوسرے کے لئے نہیں۔ آپ کا دل شاید آپ کسی اور کے لئے دھڑکتا ہو مگر میں نے ہمیشہ آپ کو سوچا ہے۔" اس نے جذبات میں آکر ساری باتیں کہہ ڈالیں۔عاشر کا وجود پتھر سا ہو گیا تھا اور زندگی ایک پل کے لئے رک سی گئی تھی۔آج اسے شیزہ کے خلوص اور محبت

پر رشک آیا تھا۔وہ نہیں جانتا تھا کے شیزہ اس سے اتنی محبت کرتی ہے مگر اب ان دونوں کی زندگی الگ تھی اور منزلیں بھی۔ مگر شیزہ کی یاد اس کے دل میں ہمیشہ قائم رہے گی

"میں جانتا ہوں شیزہ تم بہت اچھی ہو۔مجھے یقین ہے کے تم اس شخص کے نصیب میں ہو گی جو تمہیں ٹوٹ کر چاہے گا۔تم نے مجھے جینا سکھایا ہے۔تم میری زندگی میں ہمیشہ روشنی کی طرح چمکتی رہو گی۔اللہ کرے تم ہمیشہ خوش رہو۔"اس نے اسے دعا دی تو وہ مسکرائی۔اس نے اب زندگی سے سمجھوتا کر لیا تھا اور اس امید پر تھی کے شاید جلد اسے ایسا شخص مل جائے جو اسے ٹوٹ کر چاہے۔اس کے ٹوٹے ہوئے دل کو اپنی محبت سے بھر دے۔وہ اب جا رہی تھی مگر خوبصورت یادیں ہمیشہ ہمیشہ کے لئے چھوڑ کر۔

www.novelsclubb.com

****

مہرین ناول پڑھ رہی تھی جب عاشر آفس سے آیا تھا۔ مہرین نے ظاہر نہیں کیا کے اس نے عاشر کو آتا دیکھ لیا ہے۔ وہ کچن کی جانب بڑھا اور پھر فریج سے پانی نکال پر پینے لگا۔ اسے شاید آج بخار تھا اسی لئے وہ جلدی گھر آ گیا تھا۔ مہرین کو سامنے پا کر وہ وہ اس کی طرف دیکھنے لگا۔ بال منہ پر بکھرے ہوئے تھے اور چہرے پر ناگواری کے تاثرات صاف ظاہر تھے۔ وہ خود نہیں جان سکا تھا کے وہ مہرین کی طرف کیوں مائل ہو رہا ہے۔ اس کا دل آج بہت تیزی کے ساتھ دھڑک رہا تھا۔ وہ جانتا تھا کے مہرین کے لئے وہ جذبہ رکھتا ہے مگر صرف ہمدردی کا... وہ صرف بابا جان کا وعدہ نبھا رہا تھا مگر ان سب کے باوجود بھی وہ اپنے دل میں اجاگر ہونے والے جذبات کو سمجھ نہیں سکا تھا۔

www.novelsclubb.com

مہرین ناول پڑھ رہی تھی جب گھر کا فون بجا۔ عاشر جو اب صوفے پر بیٹھا تھا وہ فون کی بیل پر اٹھا۔ فون پر شاید کوئی انجان شخص تھا اور کچھ دیر بعد ہی اس نے مہرین کو آواز دی۔

"آپ کا فون ہے۔" اس نے فون کان سے ہٹا کر مہرین سے کہا۔ مہرین جو ناول پڑھنے میں مشغول تھی ایک دم چونک گئی۔

"میرا؟" اس نے حیرانی سے پوچھا۔

"جی!" عاشر نے اب فون ٹیبل پر رکھ دیا اور خود دوبارہ کچن میں چلا گیا۔ کچھ دیر تک وہ سوچتی رہی پھر اٹھ کر فون اٹھانے چلی گئی۔

"ہیلو کون؟"

"ہیلو! لوو... آپ کے شوہر صاحب تو بڑے سیدھے ہیں ویسے۔" یہ وہی آواز تھی جو اس پیچھلے آٹھ مہینوں سے تنگ کر رہی تھی۔ مہرین نے جوں ہی یہ آواز سنی اس کے پیروں تلے زمیں نکل گئی۔ اس نے بہت مشکل سے تھوک نگلا پھر ایک نظر سامنے کھڑے عاشر پر ڈالی جو شاید کچھ ڈھونڈنے کے غرض سے کچن میں گیا تھا۔

"کون ہو تم؟ مسئلہ کیا ہے؟ کیوں بار بار فون کر رہے ہو؟" مہرین نے سرگوشی میں کہا۔

"افف... یہ ادا ہی ہمیں آپ کا دیوانہ بنا دیتی ہے۔" وہ بہت زور سے ہنسا تھا۔

"بکواس بند کرو.. میں شادی شدہ ہوں اور اپنی زندگی میں بہت خوش ہوں! سمجھے تم! آیندہ یہاں فون کرنے کی جرت نہیں کرنا!" مہرین نے دوٹوک لہجے میں جواب دیا۔ عاشر کچن سے ہو کر باہر لاؤنج میں آ گیا تھا۔ پھر ایک نظر مہرین پر ڈال کر وہ ٹی وی کھول کر بیٹھ گیا۔

"ارے ہم جانتے ہیں آپ کی خوشی۔ نئی نئی شادی ہوئی ہے وقتی جذبات تو ہوں گے مگر ایسا کیسے ہو سکتا ہے کے آپ اور کسی سے محبت کرنے لگ جائیں۔"

مہرین اس کی بات سن کر مزید پریشان ہو گئی وہ نہیں جانتی تھی کے وہ شخص کون ہے اور کیسے اسے جانتا ہے۔

"شٹ اپ یو باسٹرڈ!" مہرین نے غصّے سے کہا۔ پھر اس نے فوراً فون بند کر دیا۔ مہرین کے ہاتھ پیر ٹھنڈے ہو گئے تھے اور وہ کسی گہری سوچ میں گم ہو گئی تھی۔ عاشر نے مڑ کر اس کی طرف دیکھا پھر دوبارہ ٹی وی دیکھنے لگا۔

"کس کا فون تھا؟" وہ پوچھے بنا نہیں رہ سکا۔

"کسی کا بھی نہیں!" مہرین نے شانے اچکا کر جواب دیا۔

"اتنی دیر کوئی بھی نہیں تھا؟" اسے تعجب ہوا۔ مہرین اس کی بات پر چڑ گئی۔

"یار تھا میرا اب اس بات پر مجھے گھر سے نکال دو۔" وہ طنزیہ بولی۔ عاشر جو ابھی بیٹھا تھا وہ اس کی اس بات پر اٹھ کھڑا ہوا۔

"میں ویسے ہی پوچھ رہا تھا۔" وہ چلتا ہوا مہرین کے پاس آیا۔

"اچھا۔" وہ بس اتنا بولی۔

"کب تک یوں ناراض رہیں گی؟" وہ ہاتھ باندھ کر کھڑا ہو گیا۔

"میں کیوں ناراض ہوں گی؟" وہ بھی ہاتھ باندھ کر کھڑی رہی۔

"لگ تو یہی رہا ہے۔ جتنی اکیلی آپ ہیں اتنا میں بھی ہوں۔ میں آپ کو ہرٹ نہیں کرنا چاہتا تھا مہرین میں نے ایسا نہیں چاہا۔" وہ اب اسے صفائیاں پیش کر رہا تھا۔

"مگر پھر بھی کیا؟ خیر تم آپ پابند نہیں ہو عاشر یہ تمہاری زندگی ہے تم اپنی مرضی سے گزارو جس کے ساتھ چاہو۔ وہ وعدہ صرف بابا جان کی زندگی تک تھا۔ میری زندگی تو گزر جائے گی مگر تم اپنی مت برباد کرو۔" وہ بے حد آہستہ سے بول کر اس کی آنکھوں میں دیکھنی لگی۔

"وعدہ زندگی بھر کے لئے ہوتا ہے۔"

"زبردستی رشتے نہیں بنتے۔" وہ دوبدو جواب دے رہی تھی۔

"مگر بنائے جا سکتے ہیں۔"

"میرا سر مت کھاؤ عاشر!" وہ چڑ گئی۔

"آپ کے پاس سر بھی ہے؟" وہ اب اسے تنگ کرنے پر تلا ہوا تھا۔

"تمہاری طرح عقل سے پیدل نہیں ہوں!"

"لگتا نہیں ہے آپ دو ہفتے پہلے ICU میں تھیں۔" وہ اب مسکرایا تھا۔

"ہاں دعا کرو دوبارہ چلی جاؤں۔" وہ بحث کرتے تھک نہیں رہا تھا۔

"آپ کی خدمت کرنے کا شوق نہیں ہے مجھے!" عاشر حیران تھا کے آج وہ کیسے اتنی دیر تک اس سے بات کر رہی ہے۔ وہ مزید بحث کرتے اگر اس وقت بانو اندر نہیں آتی۔ مہرین پھر ایک سرسری نظر عاشر پر ڈال کر اپنے کمرے میں چلی گئی۔

****

www.novelsclubb.com

کافی دیر تک وہ کل ہونے والی پریزنٹیشن پر کام کرتا رہا پھر کچھ دیر بعد تھک کر اس نے اپنے لئے بلیک کافی منگوائی۔ مگر کافی کا سپ لیتے ہی اس کی ساری تھکن جیسے پل بھر میں ہی دور ہو گئی۔ وہ اب کام کرنے کے بعد کچھ دیر کے لئے اٹھا پھر بہت ہی

دبے قدموں کے ساتھ چلتا ہوا اپنے آفس کی کھڑکی سے باہر دیکھنے لگا۔ یہ اکتوبر کا مہینہ تھا۔ موسم اب کافی سرد اور خشک تھا۔ سردیاں شروع ہونے والی تھیں مگر ہوا میں ابھی اتنی ٹھنڈ نہیں تھی کے گرم کپڑے پہنے کی ضرورت پڑتی۔ وہ ابھی کچھ دیر تک ڈھلتے سورج کو دیکھ رہا تھا جس کی روشنی آسمان کے چاروں سمت پھیلی ہوئی تھی۔ کافی ابھی تک اس کے ہاتھوں میں تھی کے ایک ہوا جھونکا آیا اور وہ آنکھیں بند کر گیا۔ آنکھوں کے سامنے اسے صرف ایک چہرہ نظر آیا تھا اور وہ مہرین کا تھا۔ کچھ دیر تک تو وہ اس کے بارے میں سوچتا رہا۔ وہ اندر سے خود بھی پریشان تھا وہ نہیں جانتا تھا کے وہ اپنے اور مہرین کے لئے کیا فیصلہ کرنا چاہتا ہے۔ ابھی وہ یہ سب سوچ ہی رہا تھا کے عدیل نے ایک دم اس کا کندھا تھپکا۔

www.novelsclubb.com

"یوں سوچوں میں گم؟ خیریت تو ہے؟" عدیل کے چہرے پر ہلکی سی مسکراہٹ تھی۔

"کچھ نہیں بس ویسے ہی۔" وہ مایوسی کے عالم میں بولا۔

"اس طرح میں نے تمہیں کبھی نہیں دیکھا۔اور یوں اچانک کراچی چلے گئے۔کچھ مجھے بھی بتاؤ؟ کہیں دوسری شادی تو نہیں کرلی؟"عدیل کو تشویش ہوئی۔

"وہ بابا جان کی ڈیتھ کے بعد کچھ مسئلہ ہوگئے تھے تو بس اس میں پھنس گیا تھا۔اور مہرین کی طبیعت..."وہ بولتے بولتے رک گیا۔

"کیا ہوا انہیں؟"

"ڈپریشن اور نروس بریک ڈاون۔"عاشر کا لہجہ اب کافی دھیمہ تھا۔

"اب کیسی ہیں؟"وہ بمشکل پوچھ پایا تو عاشر نے نظریں جھکالیں۔

"بہتر ہیں۔"پھر وہ دونوں کچھ دیر کے لئے خاموش ہوگئے۔

www.novelsclubb.com

"آج کل تمہیں جو ہو رہا ہے وہ سمجھ گیا ہوں میں۔"عدیل نے ہاتھ سینے پر رکھتے ہوئے کہا۔

"کیا ہوا ہے مجھے؟"عاشر اس کی بات سمجھ نہ سکا۔

"بیماری ہے بھائی بہت بری وہ بھی۔"اس نے گلہ صاف کرتے ہوئے کہا۔

"میں سمجھا نہیں کیسی بیماری کیا بول رہے ہو تم؟"عاشر زچ ہوا۔

"بھئی آج کل تم پریشان رہتے ہو؟...کام کرتے کرتے اکتا جاتے ہو؟...دل کی دھڑکنیں بے ترتیب ہو رہی ہیں؟....کیا تم ان سب چیزوں سے گزر رہے ہو؟" عدیل نے ایک بازو عاشر کے کندھے پر رکھ کر کہا۔

"ہاں یہ سب ہوتا ہے مگر یہ بیماری تھوڑی ہوئی۔عدیل فضول باتیں مت کرو۔" وہ برہم ہوا۔

"اسے محبت کہتے ہیں میری جان۔"عدیل نے مزید ہنس کر اس کا کندھا تھپکا۔

www.novelsclubb.com

"محبت؟"

"ہاں محبت!"عدیل بول پڑا۔

"کس سے محبت ہو گئی ہے مجھے اور مجھے کچھ خبر نہیں؟" عاشر سمجھ نہ سکا اور پھر ایک نظر عدیل کے چہرے پر ڈالی۔

"سمجھ جاؤ گے بہت جلد۔" عدیل کی مسکراہٹ گہری ہو گئی۔ عاشر کچھ دیر تک سوچوں میں گم ہو گیا پھر اس کے دماغ نے کام کرنا شروع کیا تو وہ عدیل کی بات کا مطلب فوراً سمجھ گیا۔

"اگر تمہارا اشارہ مہرین کی طرف ہے تو ایسا کچھ نہیں ہے۔ میں صرف وعدہ پورا کر رہا ہوں اور بس۔" وہ عدیل سے نظریں چرا کر ادھر ادھر دیکھنے لگا۔

"لگ رہا ہے بات اب وعدے تک نہیں رہی۔"

"میرے پاس ان چیزوں کا ٹائم نہیں ہے۔ میں بس ان کو خوش دیکھنا چاہتا ہوں بابا جان کے لئے۔" وہ صحیح سے بات پوری نہیں کہہ پایا تھا کے عدیل نے اس کی دراز سے ایک بک نکال کر ہوا میں لہرائی۔

"اچھا تو پھر یہ کیا ہے؟"

"کتاب ہے!"

وہ تو مجھے بھی پتا ہے مگر تم کب سے Shakespeare کو پڑھنے لگے؟ اور یہ بک "Hamlet The Prince Of Denmark" عدیل نے مسکرا کر اس کی طرف دیکھا۔ عاشر کا رنگ فق ہو گیا وہ کچھ کہہ نہ سکا۔

"دو مجھے! مہرین نے منگوائی تھی۔" وہ اس کے ہاتھ سے کتاب چھین کر باہر نکل گیا۔

****

زریاب اپنے سمر کلاسس کروا کر اپنے والد کے ساتھ کراچی آ گیا تھا۔ ویسے تو وہ لوگ کراچی میں ہی ہوا کرتے تھے مگر بعد میں اس کی فیملی کا بزنس اسلام آباد میں چل پڑا تو وہ لوگ وہاں رہنے لگے۔ وہ اپنے والد کے ہمراہ چند دن وہاں ٹھہرا ہوا تھا۔

جاتے وقت اس نے مہرین سے تفصیلی بات کی تھی اور اسے بتایا تھا کے وہ جلد اسلام آباد میں آکر اس سے ملے گا۔ کراچی آکر اسے خود میں اکیلا پن محسوس ہو رہا تھا۔ وہ نہیں جانتا تھا کے یہ احساس اس کے دل میں کیوں ہے۔ وہ کسی مرجھائے ہوئے پتے کی طرح تھا جسے جتنی بھی دھوپ اور پانی دے دو وہ کبھی دوبارہ زندہ نہیں ہو سکتا۔ دل جب مرجھانے لگتا ہے تو زندگی کا ہر رنگ ہر خوشی جانے لگتی ہے۔ ایسا لگتا ہے کے زندگی چل تو رہی ہے مگر اپنے ہونے کا کوئی ثبوت نہیں دے رہی۔ آج بادلوں میں چھپے آسمان کو دیکھ کر اس نے محسوس کیا تھا کے وہ اب شاید تنہا یہ زندگی نہیں گزار سکتا تب ہی اس کے ذہن میں عروسہ کا خیال آیا۔ اس کا دل بھی اب عروسہ کی قرب کو محسوس کرنا چاہتا تھا۔ اس کی ہنسی، اس کی باتیں پل پل اسے یاد آتی تھیں۔

www.novelsclubb.com

****

مہرین کھانا کھا کر سیڑھیاں پھلانگ کر اوپر جا رہی تھی کے عاشر نے اس کا راستہ روک لیا۔

"وہ ایک بات کرنی ہے آپ سے۔" وہ اس کے پاس آ کر کھڑا ہوا۔

"کل کر لینا ابھی نیند آ رہی ہے مجھے۔" مہرین اس سے بات کرنے کے موڈ میں نہیں تھی۔

"دس بجے کون سوتا ہے؟" وہ گھڑی کی طرف دیکھتے ہوئے بولا۔

"میں!" مہرین نے آگے جانا چاہا تو وہ پھر راستے میں کھڑا ہو گیا۔

"آپ نارمل نہیں لگتی مجھے۔" وہ ایک بار پھر راستہ رک کر بیچ میں کھڑا ہو گیا۔

www.novelsclubb.com

"ہاں میں نارمل نہیں ہوں پتا ہے مجھے!"

"ایک بات سن لیں پھر جا ہے جتنا سونا ہے سو لے گا۔" اس نے گزار شکر تے ہوئے کہا۔

"بولو۔" وہ ہاتھ باندھ کر کھڑی ہو گئی۔

"آپ سے کچھ سوال کرنے ہیں... یوں سمجھیں میموری ٹیسٹ کرنی ہے آپ کی..." اس نے کہا۔

"تو تمہیں لگتا ہے مجھے نروس بریک ڈائون نہیں ڈیمنشیا ہوا ہے۔" اس نے تلخ لہجے میں کہا تو وہ زور سے ہنس پڑا۔

"یہی سمجھ لیں۔"

"پوچھو؟"

"یہ لائنز جو میں پڑھ کے سناؤں گا وہ آپ کو بتانی ہیں کے وہ کس ناول سے اخذ کی گئی ہیں؟ ٹھیک ہے؟" وہ اب ایک کتاب ہاتھ میں لئے اس کی طرف دیکھنے لگا۔

"تمہارے پاس اور کوئی کام نہیں ہے؟ خیر بولو!" وہ اس کی باتوں پر دل ہی دل میں ہنس رہی تھی۔

Doubt thou the stars are fire"

Doubt that the sun doth move

Doubt truth to be a liar

".But never doubt I love

وہ اس کی کتاب کی لائنز پڑھ کر اسے سنا رہا تھا اور پڑھتے پڑھتے رک گیا۔ مہرین غور سے اس کو سن رہی تھی۔ اسے یاد تھے یہ ڈائلاگ وہ کبھی نہیں بھولی تھی یہ اس کی پسندیدہ لائن تھی۔

"اب بتا بھی دیں۔" وہ پیچھلے دس منٹ سے سوچ رہی تھی۔

www.novelsclubb.com

"یاد آیا! Shakespeare کے پلے سے ہے یہ!" اس نے زور سے کہا۔

"ہاں اور وہ کون سے؟" وہ بولا۔

"یاد ہے مجھے! It's Hemlet The Prince Of Denmark!" وہ جسے خوشی سے جھوم اٹھی۔

"واہ! مان گئے آپ کو۔" وہ تعظیم پیش کرتے ہوئے جھکا۔

"تمہیں کیسے پتا کے مجھے یہ پلے پسند ہے؟" اسے تعجب ہوا۔ وہ تھوڑی دیر کے لئے مسکرایا اور پھر اس کے بہت نزدیک آ کر کھڑا ہوا۔

"بس جانتا ہوں۔" اس نے اس کی آنکھوں میں دیکھا اور پھر کتاب اس کے ہاتھ میں تھما کر اپنے کمرے میں گھس گیا۔ مہرین کو لگا جیسے ابھی اس کی بیٹ مس ہوئی ہو پھر وہ کتاب لے کر اندر آ گئی۔ اس نے فون اٹھایا تو پچاس کے قریب میسیجز دیکھ کر وہ پریشان ہوئی۔ سب میسیجز میں یہی لکھا تھا۔

www.novelsclubb.com

" Meet me soon or what happens next will be your worst nightmare."

یہ پڑھ کر اسے لگا جیسے کسی نے اس کی جان لے لی ہو۔

وہ یہ میسجز پڑھ کر بہت ڈر گئی تھی۔اسے اس وقت کچھ سمجھ نہیں آ رہا تھا کہ وہ کرے تو کیا کرے۔اس نے اپنے ہونٹ دانتوں تلے دبائے پھر کچھ دیر تک ادھر ادھر چلنے لگی۔وہ ابھی تک نہیں جان سکی تھی کہ اسے تنگ کرنے والا شخص آخر تھا کون۔اس نے میسجز میں صاف صاف دھمکی دی تھی اور وہ یہ بات عاشر سے ہر گز شیئر نہیں کرنا چاہتی تھی اس لیئے اس نے کچھ دیر بعد خود ہی میسج کیا۔

"کہاں آنا ہے؟" پھر موبائل لیئے بیٹھی رہی اور اپنے ہاتھوں کو ملتے ہوئے دوبارہ اٹھ کھڑی ہوئی۔

اس شخص کا میسج آیا۔

www.novelsclubb.com

اس نے میسج میں ایک جگہ کا پتہ دیا اور وہاں کل پورے بارہ بجے آنے کو کہا۔مہرین نے یہ میسجز پڑھتے ہی سانس لینے کی کوشش کی اور خود کو تسلی دیتی ہوئی واپس بیڈ پر بیٹھ گئی۔

****

زریاب آج نہ چاہتے ہوئے بھی کسی پارٹی میں آیا ہوا تھا۔اسے ان پارٹیز اور دعوتوں سے شروع ہی سے چڑ تھی مگر اپنے والد کے بے حد اصرار اور منتیں کرنے پر وہ وہاں آ گیا۔وہ وہاں باری باری سب سے مل رہا تھا۔اس کے والد نے ایک ہاتھ اس کے کندھے پر رکھا تھا اور دوسرا ہاتھ اس کے کمر کے گرد تاکہ وہ وہاں سے کہی اور نہ جا سکے۔انہیں لگا تھا کہ وہ ملنا بھول گیا ہے اور لوگوں سے ملنا اور بات کرنا تو جیسے وہ جانتا ہی نہیں۔اس لیئے وہ لاکھ کوششوں کے بعد بھی مصنوعی مسکراہٹ سجا کر وہاں کھڑے ہوئے لوگوں سے باتوں میں مصروف تھا۔پھر بہت مشکل سے پانی کا بہانہ بناتے ہوئے وہ وہاں سے معذرت کرتے ہوئے ایک کونے پر آ کر کھڑا ہو گیا۔لوگوں سے ملنا اور ان سے باتیں کرنا اسے اس دنیا کا مشکل ترین کام لگتا تھا۔وہ ابھی جیب میں ہاتھ ڈالے آرام سے کھڑا ہی تھا کہ اس کے والد نے اسے زور زور

www.novelsclubb.com

سے آوازیں دے کر اپنے پاس بلایا۔ وہ پیر پٹخ کر ان کی جانب بڑھا۔ ان کے پاس آتے ہی اس نے ایک سرسری سی نظر اپنے والد کے چہرے پر ڈالی۔

"زریاب مجھے تمہیں کسی سے ملوانا ہے!" انہوں نے پیار سے زریاب کی طرف دیکھا جو آنکھیں پھیر کر ان کو گھور رہا تھا۔

"کس سے؟" اس نے دبے لہجے میں کہا۔

"ان سے ملو!" انہوں نے اپنے سامنے کھڑی دو خواتین سے اس کا تعارف کروایا۔ سامنے کھڑی عورت لگ بھگ کوئی پچاس سال کی تھی مگر اس کے برابر کھڑی معصوم شکل سی لڑکی کو دیکھ کر وہ ایک دم ٹھٹک سا گیا۔ وہ لڑکی ابھی جو نیچے اپنے جوتوں کی طرف دیکھ رہی تھی وہ اب سر اٹھا کر اوپر دیکھنے لگی۔

اوپر دیکھتے ہی سامنے نظر آنے والے چہرے کو دیکھ کر اس کے ہوش اڑ گئے۔ وہ ایک دم ساکن وجود لیئے اسے دیکھنے لگی۔ زریاب کا منہ کھلا کا کھلا رہ گیا۔ وہ کیسے

بھول سکتا تھا اس چہرے کو؟ اس کی صورت کو؟ ان خوبصورت اور حسین آنکھوں کو؟ وہ اس قدر حیران تھا کہ وہ حیرت کے مارے بول نہیں پا رہا تھا۔

"آپ؟ عروسہ؟" اس نے ایک دم کہا۔

****

مہرین دس بجے گھر سے نکل گئی تھی۔ ساتھ میں اس نے صرف ایک پرس اور موبائل ہی رکھا تھا۔ اس نے اس بات کے بارے میں عاشر کو نہیں بتایا تھا۔ وہ تقریباً گیارہ بجے اس جگہ پر پہنچ گئی۔ ہاتھ اور پاؤں دونوں گھبراہٹ کے مارے ٹھنڈے ہو گئے تھے اور سانس جیسے حلق میں ہی اٹک گئی تھی۔ وہ کوئی خالی ریسٹورنٹ تھا جہاں وہ اکیلی بیٹھی اس شخص کا انتظار کر رہی تھی۔ اسے بہت ڈر لگ رہا تھا اگر عاشر کو پتا چل گیا تو وہ اسے واقعی ایسا ہی سمجھے گا۔ ان سب حالات کو مد نظر رکھتے ہوئے اس کی بس ایک ہی دعا تھی کہ آج جو بھی ہو بس اچھا ہو۔ پورے بارہ بجے دروازہ کھلا تھا۔ کوئی بہت آہستہ قدموں کے ساتھ اندر آیا تھا۔ مہرین نے بہت

مشکل سے خود کو سنبھالا تھا۔وہ ابھی تک اندر آنے والے شخص کو نہیں دیکھ سکی تھی۔وہ ٹیبل کی دوسری طرف منہ پھیر کر بیٹھی تھی۔مہرین نے اس کے قدموں کی آہٹ محسوس کی تھی۔

"پیچھے مت دیکھیے گا بس ویسے ہی بات کرتے ہیں۔"اس کی بھاری آواز مہرین کے کانوں سے ٹکرائی تھی۔مہرین اب بہت سہم گئی تھی اور ہاتھ پاؤں ڈر کے مارے کانپنے لگے۔

"کیا چاہتے ہو تم؟"مہرین نے ہچکچاتے ہوئے سوال کیا۔وہ اب زور کا قہقہ لگا کر ہنسا تھا۔

"اتنی جلدی بھی کیا ہے؟ہمارے باس ویسے بھی کہتے ہیں کے آپ کمال کی بندی ہیں۔"وہ اب اور زور سے ہنسا تھا۔مہرین کو تو ایسا محسوس ہوا تھا کہ اس کا دل اب بند ہونے والا ہے۔پھر وہ کچھ دیر تک وہاں خاموش بیٹھی رہی۔

"آخر کیا چاہتے ہو تم لوگ؟بتاتے کیوں نہیں؟"

مہرین سے رہا نہ گیا تو وہ چیخ کر بولی۔

"ہمارے باس بہت جلد آپ سے ملیں گے۔یہ تو آپ کا ٹیسٹ ہے..." یہ کہہ کر وہ شخص بھاگتا ہوا باہر نکل گیا۔مہرین نے ایک دم پیچھے مڑ کر دیکھا تو وہ غائب ہو چکا تھا۔وہ اس کے پیچھے بھاگی تھی۔مگر باہر آتے ہی اسے کوئی دور دور تک کوئی نظر نہیں آیا تھا۔اس نے بہت دور تک جا کر اس شخص کو ڈھونڈا مگر اس سڑک پر کوئی نظر نہیں آیا۔وہ مایوسی کے ساتھ پیچھے پلٹی تو اس نے ایک گاڑی کو جاتے ہوئے دیکھا۔اسے آج کا واقعہ سمجھ نہیں آیا۔

وہ ابھی تک اس شخص کے ارادے سمجھ نہیں سکی تھی۔اس نے ایک گہرا سانس بھرا اور پھر مین روڈ کی طرف نکل گئی۔

www.novelsclubb.com

****

زریاب عروسہ کو دیکھتے ہی پہچان گیا تھا۔وہ آج کافی مختلف لگ رہی تھی۔اس نے ایک گولڈن رنگ کا لمبا ڈریس پہن رکھا تھا اور ساتھ میں ہیلز بھی پہنی ہوئی

تھیں۔آج وہ بہت مختلف لگ رہی تھی۔اس کی خوبصورتی زریاب کو اپنی طرف کھینچ رہی تھی۔وہ ٹک ٹک باندھی اسے دیکھے جا رہا تھا۔عروسہ اس کی نظریں خود پر محسوس کرنے کے بعد ادھر ادھر دیکھنے لگی۔

"آپ جانتے ہیں انہیں؟"زریاب کے والد نے اس سے پوچھا تو وہ شرمندہ ہو گیا۔

"جی یہ میرے ساتھ سمر کلاسز میں تھی۔"اس نے عروسہ پر سے نظریں ہٹا کر کہا۔عروسہ نے صرف ہلکی سی مسکراہٹ سجا کر زریاب کے والد کو دیکھا۔

"ارے! یہ تو اچھی بات ہے شکر ہے یہ کسی کو تو جانتا ہے! یہ میرا بیٹا ہے مسز شہوار!"انہوں نے کافی دیر بعد سامنے کھڑی خاتون سے اس کا تعارف کروایا۔

"اچھا ماشاءاللہ! یہ میری بھانجی ہے۔ویسے تو یہ دونوں ایک دوسرے کو جانتے ہیں۔"وہ کہتے کہتے ہنس پڑیں تو عروسہ نے ناگواری سے ان کی طرف دیکھا اور پھر وہاں سے چلی گئی۔زریاب اور اس کے والد اسے جاتا دیکھنے لگے۔زریاب نے کندھے اچکا کر دیکھا۔

"میں دیکھتا ہوں پھر وہ خود اس کے پیچھے آ گیا۔"

"عروسہ!" اس نے اسے آواز لگائی مگر اس نے صاف اسے اگنور کیا۔ وہ اب تیز قدموں کے ساتھ آگے جا رہی تھی۔ وہ اس کے پاس آنے کے لیئے آگے آ گیا اور اس کا راستہ روک لیا۔

"کیا آپ نے مجھے پہچانا نہیں؟" وہ مسکرا کر اس کی طرف دیکھ رہا تھا۔

"جان گئی ہوں مسٹر زریاب!" اس نے دوسری جانب دیکھتے ہوئے کہا۔

"تو وہاں سے کیوں آ گئیں؟" وہ اب اس کی آنکھوں میں دیکھ رہا تھا۔ وہی آنکھیں جو اسے اس وقت دیوانہ کر رہی تھیں۔

"میری مرضی ویسے بھی میں اور آپ انجان ہیں۔" وہ خفگی سے بولی۔

www.novelsclubb.com

''واقعی! آپ کی محبت بس اتنی سی تھی؟'' وہ اب تھوڑا سا قریب آیا۔اس کی بات پر وہ چونک گئی اور پھٹی پھٹی نگاہوں سے دیکھنے لگی۔زریاب کا یہ انداز اسے حیران اور تعجب میں مبتلا کر رہا تھا۔وہ اس کی اس بات پر بلش کرنے لگی۔

''محبت؟ افف خوش فہمی کی بھی انتہا ہوتی ہے۔'' وہ اب اس کے راستے سے ہٹ کر دوسری جانب مڑی تھی۔زریاب اس کی ناراضگی سے لطف اندوز ہو رہا تھا۔

''مگر خوش فہمی ہونا اچھی بات نہیں؟'' وہ دوبارہ اس کے پیچھے چلنے لگا۔وہ چلتے چلتے کسی کونے پر آئے تھے۔وہ دونوں اب اس پارٹی سے دور کسی لان میں آ گئے تھے۔

''میرا پیچھا مت کریں!'' اس نے زریاب کو تنبیہ کی۔

''مگر اب تو کر چکا ہوں!''

''مجھے اکیلے رہنے دیں!'' وہ چڑ کر بولی۔

"میری ایک بات سن لو۔" وہ اس کے ساتھ ساتھ چل رہا تھا۔

www.novelsclubb.com

''نہیں!'' وہ ابھی مزید آگے جانے کے لیئے بڑھی تھی کہ زریاب نے اس کا ہاتھ تھام لیا۔اس کا ہاتھ اپنی مضبوط گرفت میں لے کر اسے اپنی طرف کھینچا تو وہ پتھر کی طرح ہو گئی۔ عروسہ کو لگا تھا کہ وہ ابھی بے ہوش ہو جائے گی۔

''بات سنو!'' وہ مسکرا رہا تھا۔

''چھوڑیں میرا ہاتھ!'' اس نے اپنے ہاتھ چھوڑانے کی کوشش کی۔

''بات تو سنو!''

"جو بھی بولنا تھا آپ بول چکے ہیں۔میرا دل توڑ کر اب بات کرنا چاہتے ہیں!" وہ اداسی سے بولنے لگی تو وہ ہنسنے لگا۔

"میں اب وہی دل جوڑنا چاہتا ہوں!'' اس نے اس کی کلائی کو اپنی گرفت سے آزاد کیا۔وہ اسے گھور کر دیکھنے لگی۔اس کا دل زور زور سے دھڑکنے لگا۔اسے اس کی بات سمجھ نہیں آئی تھی۔

''وہ کیسے ؟''

''ایسے !''اس نے باکس اپنی جیب سے نکالا اور پھر ایک خوبصورت انگوٹھی نکال کر عروسہ کو پیش کی۔ عروسہ نے ٹھٹک کر اس کی طرف دیکھا۔

"جانتی ہو یہ رنگ میری ماں کی ہے میں اسے ہمیشہ اپنے پاس رکھتا ہوں۔ یہ میں نے اس لیئے رکھی تھی جب مجھے وہ لڑکی ملے گی جو مجھے چاہے گی تو میں اسے اپنا دل اس انگھوٹی کی نشانی کے طور پر دوں گا۔ تم جانتی ہو تم ہو وہ جو میرے دل میں اتر چکی ہو۔ میں یہ نہیں کہہ سکتا کہ میں محبت میں گرفتار ہو چکا ہوں مگر اب میں محبت کرنا چاہتا ہوں۔۔۔ تم سے..." وہ کہتے کہتے رک گیا۔

عروسہ کا سر چکرانے لگا اور پھر اسے لگا وہ کوئی خواب دیکھ رہی ہے. وہ بلکل سکتے میں کھڑی زریاب کو دیکھ رہی تھی۔

"کیا ہوا؟''زریاب نے ہاتھ ہلا کر اسے جگایا۔

”یہ مذاق ہے یا خواب؟“ وہ ابھی تک ہوش میں نہیں تھی۔

”انگھوٹھی پہنا کر ہوش میں لانا پڑے گا۔“ وہ مسکرایا تو وہ سرخ ہو گئی۔

”مگر آپ مہرین...“

"مہرین میرا ماضی ہے اور تم میرا کل پلیز مجھے ریجیکٹ مت کرنا ورنہ اب میرا دل ٹوٹ جائے گا قسم سے!" وہ نیچے جھکنے لگا تھا کہ وہ اس کے ہاتھ سے وہ رنگ لینے لگی۔

”?May I“

زریاب نے اس کے ہاتھ اپنے ہاتھوں میں لیئے۔ عروسہ تو کچھ بول نہیں پا رہی تھی اس نے صرف سر ہلا دیا۔ جیسے ہی اس نے انگھوٹی پہنائی زوردار تالیاں گونجنے لگیں۔ وہ دونوں حیران ہو کر باہر دیکھنے لگے تو سب لوگ جو پارٹی میں موجود تھے وہ

چلتے ہوئے ان کی طرف آنے لگے۔زریاب کے والد بھی مسکرانے لگے۔وہ عروسہ کا ہاتھ پکڑ کر اسے آگے لیا اور پھر اپنے والد کے پاس آیا۔

"بابا! Here's my dream girl" اس نے عروسہ کے قریب جھک کر کہا تو عروسہ کو لگا وہ زمین میں دھنس جائے گی۔

****

عاشر کو آج بہت بہت تیز بخار تھا اسی لئے وہ کمرے میں آرام کر رہا تھا۔مہرین چائے پی کر اب کتاب کا مطالع کر رہی تھی۔بانو کچن میں میں کھانا بنا رہی تھیں۔عاشر نے چیخ چیخ کر گھر سر پر اٹھا لیا تھا۔

"بانو! کھانسی کی دوا نہیں ہے کیا؟" وہ کمرے سے باہر آکر زور زور سے بولنے لگا۔

"ڈھونڈ رہی ہوں میاں! تم نے تو ناک میں دم کر دیا ہے۔" بانو نے شدید غصّے سے کہا۔

"کب سے بیٹھا ہوں میں کچھ تو احساس کریں میرا۔" وہ اب مہرین کی طرف دیکھ رہا تھا جو اسے صاف اگنور کر کے کتاب پڑھ رہی تھی۔

"آ رہی ہوں! اس عمر میں اتنا کام کروا رہے ہو... کچھ اپنی بیوی سے بھی کہہ دو۔" انہوں نے مہرین کی طرف اشارہ کیا تو وہ کتاب رکھ کر اوپر دیکھنے لگی۔

"بانو آپ سے ہی کہا ہے میں نے باقی اس گھر میں کس کو ہماری پروا؟.." اس نے زبردستی کھانسا اور پھر کمرے کی طرف پلٹ گیا۔ مہرین نے آنکھیں گھما کر بانو کو دیکھا اور پھر کچھ سوچ کر دوبارہ کتاب پڑھنے لگی۔

"بہت بخار ہے اسے کم از کم پوچھ ہی لیتیں۔" بانو نے ٹرے ہاتھ میں لئے مہرین کی لاپرواہی پر اسے ٹوکا۔

www.novelsclubb.com

"آپ ہیں نا۔ اور وہ شیزہ دن رات بات کرتی ہے خدمت بھی کر لے گی۔" اس نے جل کر کہا۔

"بیوی تم ہو یا وہ؟"

"وہ بھی بن جائے گی جلد۔" مہرین کی باتوں سے ناراضگی صاف ظاہر تھی۔

"توبہ کرلو۔" بانو نے کہا۔

"آپ جائیں ورنہ کھانس کھانس کر اس نے ہمیں پاگل کر دینا ہے۔" وہ بولی۔

"تم دونوں کا کوئی حل نہیں ہے۔" وہ سرد لہجے میں کہتی ہوئی اوپر چلی گئیں۔

دروازہ کھٹکھٹا کر وہ اندر گئیں جہاں وہ بستر پر لیٹا ہوا تھا۔

"دوائی اور کھانا کھالو۔" وہ یہ کہہ کر وہاں سے جانے لگیں تو عاشر نے اشارہ کر کے انہیں روکا۔ مہرین سے رہا نہ گیا تو وہ اوپر آنے لگی۔ وہ بھی اس کی خیریت جاننے کے لئے بے چین تھی مگر انا کے ہاتھوں مجبور ہو کر وہ اپنے کمرے کی جانب جانے لگی۔

"بیٹا اتنی حالت خراب ہے تو ڈاکٹرز کو دیکھاتے۔ میں مہرین کو بتاتی ہوں۔" یہ آواز مہرین کے کانوں میں گونجی۔

"نہیں انہیں کیا بتانا؟ بلاوجہ پریشان ہو جائیں گی۔" عاشر نے درد بھری آواز میں کہا۔

"کھانسی میں خون آرہا ہے؟ مجھے فکر ہو رہی ہے۔" وہ زور سے بولیں تو مہرین کو لگا کسی نے اس کا دم گھوٹ دیا ہو۔ اس کے ہاتھ پاؤں سے جان نکلنے لگی۔ اسے اب پہلے سے زیادہ پریشانی ہو رہی تھی۔ وہ اس کی بات سن کر گھبرا گئی۔

"خون؟ اللہ کہیں اسے ٹی بی؟..." اس نے یہ سوچ کر سر جھٹکا۔

"نہیں! نہیں!" وہ کسی الجھن کا شکار ہو گئی۔

کچھ دیر بعد بانو پریشانی کے عالم میں باہر آئیں تو مہرین اپنے جذبات پر قابو نہ رکھ سکی اور پوچھنے لگی۔

www.novelsclubb.com

"وہ کیا ہوا عاشر کو؟ کیا خون کیا ہو رہا ہے اسے؟"

"تم خود کیوں نہیں پوچھ لیتیں؟" بانو نے مشورہ دیا۔

"میں کیا پوچھو؟" اس نے جواب دیا۔

"جو کہنا اس سے کہہ دو۔" وہ یہ کہہ کر نکل گئیں۔ پہلے تو مہرین نے سوچا کے وہ کیا بات کرے اس سے۔ مگر پھر دل کے ہاتھوں مجبور ہو کے اس کے کمرے میں آ گئی۔ عاشر پانی پی رہا تھا مہرین کو آتا دیکھ کر اس نے گلاس کونے پر رکھ دیا۔

"کیسی طبیعت ہے؟"

"بہتر!"

"نہیں میرا مطلب کھانسی ہے اب؟" وہ بمشکل بول سکی۔

"بخار ہے تو کھانسی بھی ہو گی نا!" وہ بول پڑا۔

www.novelsclubb.com

"دوائی نہیں لی کیا؟ کھانسی سے خون بھی آ رہا ہے کیا؟" عاشر نے مہرین کی آنکھوں میں اپنے لئے بے چینی محسوس کر لی تھی۔

"خدا نہ کرے! کیسی باتیں کر رہی ہیں آپ؟" وہ تلملایا۔

"وہ نہیں مجھے لگا..." مہرین بری طرح پھنس چکی تھی۔

"نہیں صرف بخار ہے۔" اس نے آنکھیں بند کر کے کہا۔ مہرین اب اس کی آنکھوں کی طرف دیکھ رہی تھی۔ اس کا ایک ایک نقش مہرین کے دل میں اتر رہا تھا۔ مہرین کی دل میں بے چینی ہونے لگی۔

"سردیوں میں کوٹ پہنا کرو۔" وہ جو اس کے بیڈ سے دور تھی اب اس کے قریب آکر بیٹھ گئی۔ اس کے قریب آنے پر عاشر نے آنکھیں کھول لیں۔

"آپ نکال دیا کریں۔" وہ سیدھا ہو کر بیٹھ گیا۔ اس کے بیڈ پر بیٹھ کے اس کے اس قدر نزدیک ہونے پر وہ خود کو بہت مشکل سے قابو کر پائی تھی۔ پھر اس کی بات کا رخ موڑنے کی کوشش کی۔

www.novelsclubb.com

"عاشر تم اب شادی کر سکتے ہو۔ میں جانتی ہو تمہارے ساتھ بہت برا ہوا ہے مگر میں چاہتی ہو کے کس سب کا ازالہ ہو۔ تم نے شیزہ کو چاہا، وہ تمہاری خوشی تھی تم اس کو حاصل نہیں کر سکے مگر اب کسی قسم کی پابندی نہیں ہے۔" وہ نہ جانے کیوں

یہ بات اتنی اس سے کہہ رہی تھی۔اس کی یہ بات سن کر عاشر کے چہرے کا رنگ بدل گیا۔

"آپ یہ کیوں چاہتی ہیں؟"

"عاشر میں گناہ گار ہوں تمہاری۔میں نے بہت ظلم کیا ہے تمہارے ساتھ۔میں اس کی معافی کے ساتھ ساتھ ازالہ کرنا بھی چاہتی ہوں۔"اس نے اس کی اداس آنکھوں میں دیکھا۔

"یہ سب باتیں اب پیچھے چھوڑ دیں۔"

"ترس مت کھاؤ مجھ پر!"

www.novelsclubb.com

"بات ترس کی نہیں ہے!"وہ چڑ گیا۔

"عاشر ہم دونوں بہت الگ ہیں یہ بات جانتے ہو تم۔"وہ اسے سمجھانے کی کوشش کر رہی تھی۔

"میں جانتا ہوں۔" پھر وہ آنکھیں بند کر کے دوبارہ لیٹ گیا۔ مہرین اب اس کے قریب آئی تھی۔ اس کو اپنے نزدیک پا کر وہ دوبارہ آنکھیں کھول کر اسے دیکھنے لگا۔ آج پہلی بار اس کی آنکھوں میں دیکھ رہا تھا وہ۔ مہرین کا وجود اس کے دل میں ہل چل مچا رہا تھا۔ مہرین نے کچھ سمجھے بغیر اس کے ماتھے پر اپنے ہاتھ رکھ دئے۔ اس کے ہاتھوں کا لمس محسوس کرتے ہی وہ چونک گیا تھا۔ اس کے ہاتھوں کو خود پر محسوس کرتے ہی اس مہرین کے ہاتھوں پر اپنے ہاتھ رکھ دئے تو وہ شرم سے پانی پانی ہو گئی۔ اسے لگا وہ ابھی شرم کے مارے گر پڑے گی۔

"وہ میں تمہارا بخار چیک کر رہی تھی..." کچھ الفاظ اس کے منہ میں ہی رہ گئے۔

"کتنا بخار ہے؟" وہ اب اس کے ہاتھوں کو پکڑ کر اس کے چہرے کو اپنے قریب لیا۔ مہرین کی سانسیں اب رک گئیں اور دل زور زور سے دھڑک رہا تھا۔

"فون بج رہا ہے میرا۔" اس نے ہکلاتے ہوئے کہا۔ وہ اس کی آنکھوں میں دیکھ نہیں پائی۔

www.novelsclubb.com

"تھوڑی دیر یہی بیٹھ جائیں۔"اس نے گزارش کی۔

"وہ.."

پلیز!"وہ اس کا ہاتھ تھامے اس کی دل کی دھڑکنوں کو محسوس کر رہا تھا۔پھر وہ اپنا چہرہ ہٹا کر پیچھے ہوئی اور اس کے پاس بستر پر بیٹھ گئی۔وہ نہیں جانتی تھی آج عاشر کو کیا ہوا تھا۔وہ کیوں اس طرح ریکٹ کر رہا تھا۔مگر اس کا یوں اس کا ہاتھ پکڑنا اسے بہت عجیب لگا تھا۔

"بابا جان کی یاد آ رہی ہے مہرین..."وہ آنکھیں بند کئے بول رہا تھا۔

"ان کی یاد تو ہمیشہ ہی آئے گی عاشر۔"اس نے مسکرا کر اسے دیکھا۔

www.novelsclubb.com

"آپ سے ایک بات کہنا چاہتا ہوں۔"

"بولو۔"

"آپ مجھ سے ناراض ہیں؟"وہ اب مہرین کی جانب دیکھ رہا تھا۔

"نہیں..."

"ہوں گی تو میں نے آپ پر الزام..." وہ کہتے کہتے رک گیا۔

"تمہاری طبیعت ٹھیک نہیں ابھی یہ باتیں نہ کرو۔" وہ منمنائی۔

"میں نہیں جانتا میں نے ایسا کیوں کیا؟ میں شاید... جیلس تھا۔" اس نے انکشاف کیا۔

"کیا مطلب؟ کس سے؟" اس نے ہونٹ سکوڑے۔

"زریاب سے..." وہ بولتے بولتے آنکھیں بند کر گیا اور پھر نیند کی وادی میں اتر آیا۔ مہرین نے اس کی طرف پیار سے دیکھا۔ وہ اس کی محبت میں پاگل ہو رہی تھی۔ اس کی ہر بات اس کے دل کو اس کے لئے بے تاب کر رہی تھی۔

****

وہ دونوں بیٹھے ٹی وی پر کوئی شو دیکھ رہے تھے کے عاشر نے چینل بدل دیا۔

"عاشر وہی لگادو۔" مہرین نے چڑ کر کہا۔

"بہت ہی کوئی بورنگ شو ہے مجھے میچ دیکھنے دیں۔" اس نے صاف انکار کیا۔

"کیا؟ تمہیں Narcos بورنگ لگ رہا ہے؟ تم خود ہو بورنگ!" اس نے ریموٹ لینے کے لئے ہاتھ آگے بڑھائے۔

"ڈرگز کے اوپر ہے بس اور آخر میں Pablo نے ویسے ہی مر جانا ہے۔" وہ بڑے آرام سے یہ کہتا ہوا میچ دیکھنے لگا۔

"عاشر میں تمہارا قتل کر دوں گی! تم نے مجھے اینڈنگ ہی بتادی۔" وہ برہم ہوئی۔

"میں نے اندازہ لگایا تھا۔" وہ معصومیت سے بولا۔ مہرین کے تو غصے کا کوئی ٹھکانہ نہیں تھا۔

www.novelsclubb.com

"اگر اس season میں یہ ہوا تو میں تمہیں نہیں چھوڑوں گی۔" مہرین نے دھمکی دی۔ اس کی بات پر وہ زور سے ہنسا تھا۔

"ویسے بھی کون سا چھوڑیں گی؟ شادی جو ہو گئی ہے۔" وہ شوخ ہوا۔ مہرین کی تو اور تپ گئی۔

"افف..!" اس نے منہ پھیر لیا۔

"اچھا میں نے بھی اپنا بند کر لیا۔ ایک گیم کھیلتے ہیں ٹھیک ہے؟" وہ صوفے پر پیر لٹکا کر بیٹھ گیا۔

"مجھے نہیں کھیلنا۔"

"گیم ہے rapid fire"

"تمہیں کیا دورے پڑتے ہیں؟" مہرین نے سر جھٹک کر کہا۔

www.novelsclubb.com

"یہ ڈیئر دی ہے میں نے۔" وہ ہنسا۔

"اچھا ٹھیک ہے۔"

"سٹارٹ، پسندیدہ مووی؟"

"میری؟Prestige"

"ہاں مجھے بھی۔اب یہ بتائیں پسندیدہ ایکٹر؟"

"ظاہر ہےChristian Bale"

"فضول! پسندیدہ سونگ؟"

"کوئی بھی نہیں سارے ہی ہیں۔"

فضول! اچھا پسندیدہ بینڈ؟"

"سوچنے دو..ہاںLinkin Park!"مہرین خوشی سے بولی۔

"پسندیدہ مصنف؟"

www.novelsclubb.com

"کوئی ایک نہیں چلو بتا دیتی ہوںHarper Lee"وہ کہنے لگی۔

"بورنگ!"وہ ابھی اور سوال کرتا اگر اندر آتی بانو انہیں بلاتی نہیں۔

"کھانا کھالو دونوں اور مہرین آج فون آیا تھا کسی کا پتا نہیں کون تھا۔" بانو پھر اندر چلی گئیں۔ مہرین اب نظریں چرا کر دوسری جانب دیکھنے لگی۔

****

عاشر کے بے حد اصرار پر وہ دونوں آج ہونے والے بہت ہی بڑے فیملی فیسٹیول میں آئے تھے۔ عاشر بے انتہا بور ہو رہا تھا اسی لئے وہ بے زاری کے ساتھ ادھر ادھر دیکھ رہا تھا۔ وہ لوگ ابھی کسی پینٹنگ کے پاس کھڑے ہی تھے کے زریاب نے آکر مہرین کا کندھا تھپکا۔

"مہرین! بڑے لوگ!" وہ بہت ہی خوش مزاجی کے ساتھ آگے بڑھا۔

"زریاب تم یہاں!" مہرین اس کے گلے لگی مگر ساتھ کھڑی لڑکی کو دیکھ کر وہ فوراً پیچھے ہٹی۔

"ہاں میں بہت بور ہو رہا تھا تو یہاں آ گیا۔ یہ عروسہ ہے۔" اس نے عروسہ کی طرف اشارہ کیا جو تشویشی نگاہوں سے مہرین کو دیکھ رہی تھی۔

"آپ مہرین؟" اس نے جھٹ ہاتھ آگے بڑھایا تو مہرین مسکرا دی۔

"ہم پہلے مل چکے ہیں؟ خیر مل کر خوشی ہوئی تم سے۔" مہرین اب مسکرا کر زریاب کو دیکھ رہی تھی۔

"میں آتی ہوں۔" وہ وہاں سے نکل گئی۔ عاشر پیچھے کھڑا ان دونوں کو اگنور کر رہا تھا۔

"تم کتنے بد تمیز ہو! کب سے چل رہا تھا یہ سب؟ مجھے بتایا تو ہوتا!" مہرین نے بھنویں سکڑ لیں۔

www.novelsclubb.com

"میں کیا بتاتا مہرین حالات..." وہ بول نہیں سکا۔

"بات کہاں تک پہنچی ہے؟" مہرین اب اسے سے ہر بات پوچھنا چاہتی تھی۔

"تم یہ بتاؤ کے تمہاری بات کہاتک پو ہنچی ہے؟ لگتا ہے آپ کے شوہر آپ کے بغیر تڑپ رہے ہیں۔" اس نے سامنے دیکھتے ہوئے عاشر کو دیکھا جو فون پر کوئی کام کر رہا تھا۔ مہرین نے پیچھے مڑ کر دیکھا۔

"ابھی تک تو کوئی خاص نہیں۔" وہ آج بہت خوش تھی۔

"تم جاؤ اس سے پہلے وہ تمہاری یاد میں پاگل ہو جائے۔" زریاب نے اس کا کندھا تھپکا۔ مہرین اسے چھوڑ کر عاشر کی طرف آئی۔

"چلیں؟" وہ فون کو ہی دیکھ رہا تھا۔

"ہاں!" وہ ہامی بھر کر ساتھ جانے لگی۔ وہ لوگ آگے کی طرف جا رہے تھے کے ایک آواز نے مہرین کے ہوش اڑا دئے۔

"مہرین؟" اس نے ان دونوں کا راستہ روک دیا۔ مہرین کا دل اچھل کر حلق میں آگیا اور وہ گھبرا کر پیچھے ہوئی۔

"تو... تم...؟" مہرین کی آواز میں گھبراہٹ ظاہر تھی۔

"ارے! پہچان تو لیا ہو گا۔" وہ مسکرا کر مزید آگے آیا۔ عاشر نے اب مہرین کو دیکھا جو خود بے حد پریشان لگ رہی تھی۔

"مہرین اپنے شوہر سے تعارف تو کروائیں۔ میں ارحم مہرین کا ایکس ہسبینڈ۔" ارحم بہت ہی ڈھیٹائی کے ساتھ سامنے کھڑا تھا۔ عاشر اسے دیکھتے ہی پہچان گیا تھا اور یہ جملہ عاشر کو ناگوار گزرا تھا۔

"چلو عاشر!" اس نے عاشر کے ہاتھوں میں اپنا ہاتھ دیا۔

"ارے بیبی! کیا ہوا؟ اتنی جلدی بھول گئی؟ ہم نے تو چھ مہینے ساتھ گزارے ہیں؟" ارحم کی آواز وہ نہیں بھولی تھی۔

"ہمیں گھر جانا ہے ارحم!" وہ وہاں سے بھاگنا چاہتی تھی۔

www.novelsclubb.com

"پیچھلے آٹھ مہینے سے بات کر رہے ہیں ہم اور تم مجھے اگنور کر رہی ہو.." وہ ابھی بولا ہی تھا کے عاشر غصّے میں آکر آگے بڑھا تو مہرین نے اسے روک لیا۔

"جسٹ شٹ اپ! چلو عاشر!" ایک ہاتھ اس نے عاشر کو دیا اور دوسرے کندھے سے ارحم کو دھکا دیتی ہوئی جلدی باہر کی طرف جانے لگی۔

گاڑی میں بیٹھتے ہو وہ دو نہو گئے۔ عاشر نے اس سے کوئی سوال نہیں کیا پھر گاڑی میں ed sheeran کا گانا 'Photograph' لگا دیا۔ وہ تو شرم کے مارے عاشر سے نظریں نہیں ملا پائی۔ گھر آتے ہی وہ اتر کر اوپر جانے لگا تو مہرین نے اسے روکا۔

"وہ... جو تم سمجھ رہے ہو ویسا نہیں ہے! میں..." وہ ابھی بولنے لگی تھی کی عاشر نے مسکرا کے اپنے ہتھیلی اس کے ہونٹوں پر رکھ دی۔

"میں جانتا ہوں۔ آپ کچھ مت کہیں!"

مہرین ایک دم گھبرا گئی اس کی یہ حرکت وہ سمجھ نہ سکی۔اپنے ہونٹوں پر اپنے ہاتھ محسوس کر کے وہ شرم سے لال ہو گئی تھی۔اس کی دھڑکنیں تیز ہونے لگی تھیں۔ وہ پھر پیچھے پلٹ کر ٹی وی لاؤنج کی طرف چلا گیا اور مہرین پھٹی آنکھوں سے اسے دیکھنے لگی۔

****

زندگی سے غم کے بدل چھٹ گئے تھے۔وہ بھی اپنا دل عاشر کے دل سے جوڑ چکی تھی۔ مگر آج نہ جانے کیا ہوا کے اس نے عاشر کی ڈائری پڑھ لی۔وہ نہیں جانتی تھی کے ماضی میں وہ شیزہ سے پیار اتنا پیار کرتا تھا۔اس نے شیزہ کے لئے شعر لکھے تھے۔وہ جانتی تھی کے اس نے بابا جان کی وجہ سے یہ فیصلہ قبول کیا تھا۔وہ بوجھل لئے کمرے سے باہر آئی اور پھر اس نے اپنی زندگی کے بارے میں سوچنے لگی۔

وہ آفس میں بیٹھا مسکرا رہا تھا کے عدیل کے آنے پر وہ اپنے تاثرات چھپا کر کام کرنے لگا۔

www.novelsclubb.com

"اہو! مسکراہٹ تو دیکھو!" عدیل نے چائے پیتے ہوئے کہا۔

"بس ویسے ہی۔" وہ اٹھ کر کھڑکی کے پاس آ گیا۔

"ویسے ہی؟ بس کر دے!" عدیل نے قہقہہ لگایا۔ عاشر نے اس کی بات ان سنی کر دی۔

"کیا کبھی شدید نفرت سے شدید محبت ہو سکتی ہے؟ مجھے تو لگا تھا نفرت کی آگ جلا کر راکھ کر دیتی ہے مگر محبت تو جلاتی نہیں برباد کر دیتی ہے۔" وہ کسی سوچ میں گم تھا۔

"کیا تم مہرین سے؟.." عدیل کے سوال پر وہ مسکرایا تھا۔

www.novelsclubb.com

****

مہرین کو دو ہفتے بعد ہی امریکہ سے میل آ گئی تھی۔ اس نے وہ ایک بار پھر وہ میل غور سے پڑھی اور اپنی انگلیوں سے سر دبانے لگی۔ یہ فیصلہ کرنا اس کے لئے بہت

مشکل تھا مگر اپنے ضمیر کو مطمئن کرنے کے لئے اس نے دو ہفتے کی مزید مہلت مانگی۔وہ نہیں جانتی تھی کے یہ فیصلہ اس نے کیوں کیا ہے۔

"مہرین! مہرین!" عاشر نے آواز لگائی۔وہ اپنے کمرے میں تھی مگر عاشر کی آوازوں پر نیچے آگئی۔

"وہ میں ایک ہفتے کے لئے کسی کام سے مری جارہا تھا تو سوچا آپ کا بھی ٹکٹ کروا لوں تو یہ لیں۔" اس نے آتے ہی اسے بتایا۔

"مری؟ میرے لئے ٹکٹ کیوں؟ تم چلے جاتے؟" وہ ابھی کسی ذہنی اذیت سے دوچار تھی۔

"کیوں؟... مفت کا سمجھ لیں اسے۔" وہ کندھے اچکا کر بولا۔

"عاشر تم یہ سب کیوں کر رہے ہو؟" وہ نہ جانے کیا بول گئی تھی۔

"کیونکہ میں کرنا چاہتا ہوں۔"

"تم ابھی تک نہیں سمجھ سکے ہو۔" مہرین نے افسردگی سے کہا۔

"ابھی تو آپ جانے کی تیاری کریں بعد میں ہر بات کا حل ڈھونڈ لیں گے۔" وہ اس کی بات کو اگنور کر کے کھانا کھانے کے لئے چلا گیا۔

"بعد میں میں نہیں ہوں گی۔"

****

وہ لوگ مری میں ایک بہت ہی اچھے اور مہنگے ہوٹل میں رکے تھے۔ انہیں آئے ہوئے تین دن ہو گئے تھے مگر عاشر آفس کے کاموں کی وجہ سے مہرین کو کہیں گھمانے نہیں لے گیا۔ وہ خود بھی سردی سے بچنے کے لئے اپنے کمرے میں ہی رہتی تھی۔

www.novelsclubb.com

اس دن شام کا وقت تھا جب وہ شدید بور ہو رہی تھی۔ اس نے ایک شال لپیٹی پھر کچھ سوچے بغیر باہر آ گئی۔ مری میں اس وقت موسم بہت ٹھنڈا اور جان لیوا تھا۔ آج

مری میں زبردست برف باری کا امکان بھی تھا۔شام کے وقت تو موسم مزید ٹھنڈا اور خشک ہو چکا تھا۔وہ ہوٹل سے بہت دور چلتی ہوئی کہیں اور آ گئی تھی۔ایک زور دار ہوا کا جھونکا آیا اور اس کے سارے بال کھول کر منہ پر بکھر گئے۔اسے اب سردی لگنے لگی تھی۔پھر کچھ دیر تک وہ سوچتی رہی۔ارحم اس دن کے بعد سے اس کی زندگی میں واپس نہیں آیا تھا اور اس نے پھر کبھی اسے میسج نہیں کیا۔وجہ وہ خود بھی نہیں جانتی تھی۔

ابھی وہ تھوڑا اور آگے آئی تھی کے ہوا چلنے لگی اور مہرین کو اپنا جسم اکڑتا ہوا محسوس ہوا۔عاشر مہرین کو ہوٹل میں نہ پا کر پریشانی لے عالم ادھر ادھر پھرتا رہا۔شام کے اس وقت اکیلے وہ یہ سوچ سوچ کر ہلکان ہو رہا تھا۔

www.novelsclubb.com

"یا اللہ کہاں ڈھونڈوں میں؟" وہ ابھی دوسری روڈ کی طرف آیا تھا کے سامنے سے چلتی ہوئی مہرین کو دیکھ کر اس کی جان میں جان آئی۔وہ شدید غصے میں چلتا ہوا اس

کی طرف آیا کے برف باری شروع ہو گئی۔ برف کے چھوٹے چھوٹے گولے اس پر گر رہے تھے۔

"آپ پاگل تو نہیں ہیں؟" اس نے جلدی سے اپنا کوٹ اسے اڑایا۔ وہ جیسے کسی خواب سے جاگی تھی۔

"سوری میں یوں ہی آ گئی۔" اس کے ہونٹ کانپ رہے تھے۔ وہ زبردستی اسے ہوٹل میں لے آیا۔ پھر کمرے کا ہیٹر آن کر کے اسے کنمبل اڑایا۔

"اتنی برف باری باہر کیوں گئی آپ؟" وہ ابھی تک اس پر غصہ تھا۔

"دل کر رہا تھا۔"

www.novelsclubb.com

"سردی میں اب بخار چڑھے گا۔"

"میرا دماغ مت کھاؤ عاشر!" اس نے چھینکا۔

"دماغ نہیں بھوسہ ہے۔"

"جسے تم ہر روز کھاتے ہو۔"

"نیکی کا زمانہ نہیں ہے بھئی۔"

"اچھا نا! اب سونے دو۔" مہرین نے کانوں پر ہاتھ رکھ دئے۔

"کل میں آپ کو لے جاؤں گا ایک جگہ!" وہ اسے بتانے لگا۔

"بڑی جلدی خیال آگیا۔ اچھا مجھے تمہیں کچھ بتانا ہے وہ خبر میرے لئے اتنی خوشی کی نہیں ہے جتنا شاید تمہارے لئے ہو۔" وہ بہت مشکل سے کہہ پائی۔

"ہاں بولیں؟" عاشر نے گھبرا کر اس کی جانب دیکھا۔

"میں نے امریکہ میں بطور ٹیچر اپلائی کیا تھا۔ وہ لوگ مجھے دو سال کے کنٹریکٹ کے ذریعہ وہاں بلا رہے ہیں۔ میری ایپلیکیشن کا جواب آگیا ہے اور انہوں واپس میل کرنے کا کہا۔" اس نے اس ای میل کا پرنٹ اوٹ نکال کر اسے دکھایا۔ عاشر اس وقت کچھ کہنے یا کچھ سوچنے کی حالت میں نہیں تھا۔ وہ کسی سکتے میں تھا شاید اسے

www.novelsclubb.com

دھچکا لگا تھا۔اس کی آنکھیں نم ہونے والی تھیں کے جلدی سے وہ اپنی آنکھیں صاف کرنے لگا۔

"کونگراٹس! یہ تو اچھی بات ہے۔"اس نے وہ کاغذ واپس لوٹاتے ہوئے کہا۔مہرین کی آنکھوں کی چمک پل بھر میں ہی ختم ہو گئی تھی وہ مزید اور کیا سننا چاہتی تھی؟

"میں جلد ہی امریکہ چلی جاؤں گی یہ میرا خواب تھا عاشر میری خواہش تھی میں اس کالج میں ٹیچر کے طور پر جاؤں! میری زندگی یہ سب نہیں ہے میں کچھ کرنا چاہتی ہوں..اور تم... تمہارا بھی حق ہے عاشر تم بھی اپنی زندگی جیو جیسے تم چاہتے تھے۔ شیزہ اور تم میں جانتی ہوں وہ آج بھی تمہاری منتظر ہے.."وہ کہتے کہتے خاموش ہو گئی تو عاشر سر جھکا کر پلٹ گیا۔

www.novelsclubb.com

"آپ خوشی سے جائیں مگر مجھے مشورے نہ دیں۔میں جانتا ہوں مجھے کیا کرنا ہے۔"وہ پیر پٹخ کر باہر نکل گیا۔

کمرے سے باہر نکلتے ہی اسے اپنا دم گھٹتا ہوا محسوس ہوا۔اسے لگا جیسے اس کا دل ڈوب رہا ہو۔وہ بوجھل دل لئے وہاں سے کھڑکی کی جانب کھڑا ہو گیا۔باہر اب رات کا اندھیرا چھایا ہوا تھا اور سردی کی شدت میں مزید اضافہ ہو گیا تھا۔ٹھنڈی ہوائیں اس کے چہرے کو چھو رہی تھیں اور وہ اطمینان سے وہاں کھڑا مہرین کی باتوں پر غور کر رہا تھا۔

****

آج وہ لوگ نتھیا گلی کی طرف نکلے تھے۔وہاں کا موسم تو غضب کا سرد اور جان لیوا تھا۔عاشر اور وہ بہت آہستہ آہستہ اوپر کی طرف چڑھ رہے تھے۔مہرین کو اوپر آتے آتے ڈر لگ رہا تھا مگر وہ اپنی زبان بند کئے اوپر چل رہے تھے۔hiking تو ویسے ہی عاشر کو بچپن سے پسند تھی۔مزید اوپر چڑھتے ہی ایک اونچی چٹان آئی تو مہرین وہی رک گئی مگر عاشر آرام سے اوپر چڑھ گیا۔کچھ دیر چلنے کے بعد مہرین کو وہاں نہ پا کر وہ گھبرا گیا۔

www.novelsclubb.com

"مہرین!"اس نے زور سے آواز لگائی تو دیکھا وہ ابھی تک نیچے کھڑی تھی۔ برف میں اتنا چلنا اسے بہت مشکل لگ رہا تھا۔

"میں یہی ہوں تم جاؤ!"

"کہاں وہیں؟اس سردی میں یہاں کہاں کھڑی رہیں گی؟اوپر ریسورٹ ہے وہاں تک جانا ہے۔"وہ بہت زور سے بات کر رہا تھا۔

"یہ تمہاری وجہ سے ہوا ہے!Pyscho! میں نہیں آرہی۔"مہرین کی ہمت جواب دے گئی۔

"میری وجہ سے؟مجھے کیا پتا تھا آپ کو اونچائی سے ڈر لگتا ہے؟"وہ تنگ ہو کر بولا۔

www.novelsclubb.com

"میں ڈر نہیں رہی بس سردی لگ رہی ہے!"

"اگر ڈر نہیں لگتا تو اوپر آجائیں؟"اس نے اسے چیلنج کیا۔

"اگر میں آتے آتے گر کے مر گئی تو تمہارے سر الزام ہو گا!" مہرین نے تھوک نگلا۔

"آ بھی جائیں!" اس نے ہاتھ آگے بڑھایا۔

"مم.. مم... مجھے ڈر لگ رہا ہے!" اس نے ہار مان لی تھی۔ وہ جو اوپر کھڑا تھا اپنا ہاتھ مزید نیچے لے آیا۔

"ہاتھ دیں!" اس نے جھک کر ہاتھ آگے بڑھایا۔

"صبر کرو نا!" اس نے اپنے کانپتے ہوئے ہاتھ عاشر کو دئے تو وہ زور لگاتے ہوئے اسے اوپر کی طرف کھینچنے لگا۔ اوپر چڑھتے ہی اس کا توازن بگڑا تھا اور اگر عاشر اس وقت اسے کا ہاتھ تھام کر اسے اپنے قریب نہیں کھینچتا تو وہ نیچے گری ہوتی۔ وہ ایک دم اس کے سینے سے جا لگی پھر اپنے دونوں ہاتھوں سے اس کی شرٹ کا کالر تھامے خود کو سہارا دینے لگی ہی تھی کے وہ دونوں ہی اس سچیوشن کو سمجھ نہ سکے اور ایک دوسرے کی آنکھوں میں دیکھنے لگے۔ مہرین کا دل تو جیسے دھڑکنا ہی بھول گیا ہو اور

عاشر خود مہرین کے اس قدر قریب تھا کے وہ اس کی آنکھوں میں دیکھ سکتا تھا۔اس وقت وہ دونوں ایک دوسرے کی دھڑکنوں کو سن سکتے تھے اور ایک دوسرے کے جذبات محسوس کر سکتے تھے کے سامنے سے آتے اور لوگوں کو دیکھ کر وہ ہوش میں آئے۔

"میرا ہاتھ!" وہ اپنا ہاتھ چھوڑاتے ہی پیچھے ہوئی۔تو عاشر بھی ہوش میں آیا اور ایک دم چونک کر پیچھے ہوا۔دونوں نظریں چرا کر دوسری طرف دیکھنے لگے۔مہرین تو شرم سے لال ہو رہی تھی اسی لئے وہ جلدی جلدی اوپر جانے لگی۔

****

زریاب عروسہ کو لے کر واپس اپنے سٹوڈیو آیا تھا مگر پیچھلے تین گھنٹوں میں اس نے بمشکل ایک لکیر ہی کھینچی تھی۔

"یار تم کیوں نہیں بنا لیتی؟" وہ ہاتھ اپنے سر پر مارتے ہوئے بولا۔

"مجھ سے نہیں ہوتا یہ مجھے صرف شاپنگ اور موویز کا شوق ہے۔" اس نے لا پرواہی سے شانے اچکائے۔

"کیا کر سکتی ہو تم اس کے علاوہ؟ میں چاہتا ہوں تم سیکھو تاکہ تم آگے بہت کچھ کر سکو۔"

"مجھے آگے کچھ نہیں کرنا۔" وہ منہ بنا کر بیٹھ گئی۔ زریاب کو اس کی معصومیت پر پیار آیا۔

"پھر کیا صرف مجھ سے شادی کرنی ہے؟" وہ زور سے ہنسا۔

"اب ایسی بات بھی نہیں ہے۔ اتنی نالائق بھی نہیں ہوں میں..." وہ ابھی یہ کہہ ہی رہی تھی کے سارا پینٹ اس کے کپڑوں پر گر پڑا۔

"افف اس سے بھی زیادہ ہو۔" وہ اب زور سے ہنس کر اس کے قریب آیا تھا۔

****

"مہرین پلیز صرف چار دن کی بات ہے نانی جان آپ سے ملنا چاہتی ہیں اور شیزہ کی بہن کی شادی بھی ہے وہاں جانا ضروری ہے۔" وہ کب سے اس کی منتیں کر رہا تھا اور وہ مان کے نہیں دے رہی تھی۔

"میں وہاں جا کر کیا کروں گی؟ مجھے ویسے بھی امریکہ جانا ہے دو ہفتے بعد۔" اس کی اس بات پر عاشر کا چہرہ زرد پڑ گیا۔

"آپ جائے گا مگر ابھی آپ صرف تین دن لے لئے ہی صحیح ملتان چلیں۔" وہ ضد کر رہا تھا اور اس کی ضد کے آگے مہرین نے ہتھیار ڈال دئے۔

"تم بہت ہی عجیب ہو۔" مہرین نے اسے گھورا۔

"شکریہ۔" اس نے جھک کر کہا۔

www.novelsclubb.com

کل صبح ہی وہ لوگ ملتان کے لئے روانہ ہو گئے تھے۔وہاں کا تو ماحول ہی عجیب تھا۔اندر آتے ہی کوئی بہت ساری عورتوں نے انہیں گھورا پھر مہرین کو دیکھ کر ادھر ادھر دیکھنے لگیں۔

"نانی جان!" عاشر نے آواز لگائی تو وہ جو کچن میں تھیں بھاگ کر اس کی طرف آئیں۔

"آ گیا میرا بچا! نانی کی جان!" انہوں نے آتے ہی عاشر کا منہ چوما اس کو گلے سے لگایا۔

مہرین صرف پھٹی آنکھوں سے اس گھر کو دیکھ رہی تھی۔

"اسلام علیکم!" مہرین نے انہیں سلام کیا تو وہ اسے دیکھ کر مسکرا دیں۔

"وعلیکم اسلام! جیتی رہو!" انہوں نے مہرین کو ماتھے پر بوسہ دیا۔

"عاشر اتنی پیاری تو ہے ماشاءاللہ! تم تو بلاوجہ اسے چڑیل کہتے تھے۔" انہوں نے بغیر سوچے یہ بات کہہ ڈالی۔ عاشر ایک دم عجیب سا ہو گیا اور مہرین نے غصے میں اسے دیکھا۔

"آپ غور سے دیکھیں نانی جان آپ نے غالباً چشمہ نہیں لگایا ہوا۔" وہ یہ کہتا ہوا رضا کی طرف بھاگا۔

"بہت ہی بد تمیز ہے یہ لڑکا!" فرح مالک تو جیسے اس بات کو مذاق میں لے گئیں۔۔

"آجاؤ اندر سب سے ملواتی ہوں تمہیں۔" وہ زبردستی ہاتھ پکڑ کر مہرین کو اپنے ساتھ لے گئیں اور وہ تعجب کے ساتھ عاشر کی طرف دیکھنے لگی جو مزے سے رضا سے باتیں کرنے میں مصروف تھا۔

www.novelsclubb.com

پھر کسی بڑے کمرے میں وہ اسے ایک ایک کر کے ہر کسی سے ملوانے لگیں اور وہ مجبور ہو کر ہر کسی سے ملنے لگی۔ پورے ایک گھنٹے ان عورتوں کے ساتھ گزار کر وہ باہر آئی تو شیزہ اور عاشر کو دیکھ کر وہ ٹھٹک گئی۔ وہ آرام سے اس سے باتیں کر رہا تھا۔

شیزہ بھی ہنس رہی تھی مگر ان دونوں کو یوں دیکھ کر اسے کچھ دل میں چبھن سی ہوئی۔وہ پیچھے مڑنے لگی تھی کے کسی لڑکے سے ٹکرا گئی۔وہ شاید شیزہ کا بھائی تھا۔

"سلام بھابھی!" وہ شوخ انداز میں بولا۔

"وعلیکم اسلام!آپ کا تعارف؟"

"میں رضا شیزہ کا بھائی۔اور آپ ہماری بھابھی۔"

"جی یہ بتاؤ ہمارا کمرہ کہاں ہے؟مجھے آرام کرنا ہے۔"

"میں لے چلتا ہوں آئیں۔"اس نے دوسرے راستہ اختیار کیا اور وہ پیچھے مڑ کر ایک نظر عاشر اور شیزہ پر ڈال کر اوپر چلی گئی۔وہ اسے اوپر والے کمرے میں لے آیا اور پھر کمرہ دیکھا کر وہاں سے جاتے جاتے بولا۔

"اپنے شوہر پر نظر رکھیے۔"پھر ہنس کر چلا گیا۔

****

www.novelsclubb.com

وہ اب ملتان میں تھے وہ بھی اس کی نانی کے گھر پر۔ وہاں الگ کمرے کا بولنا تو مناسب نہ تھا مگر یوں کمرے میں ایک ساتھ رہنا مہرین کو مشکل لگا تھا۔ وہ اس قدر تھکی ہوئی تھی کے وہ بغیر سوچے سمجھے بیڈ اپر لیٹی اور سو گئی۔ عاشر اپنے گھر والوں کے ساتھ مزہ کر کے اوپر آیا تھا کے مہرین کو یوں بیڈ پر لیٹا دیکھ کر ٹھٹک گیا اور پھر کچھ دیر تک باہر کھڑا رہا۔

"افف میں کہاں جاؤں؟" اسے بھی شدید نیند آ رہی تھی مگر کچھ سوچ بچار کے بعد پہلے تو وہ سوتی ہوئی مہرین کی طرف دیکھنے لگا۔ وہ اسے بچپن سے جانتا تھا مگر آج اسے اپنے کمرے میں دیکھ کر وہ عجیب کیوں ہو رہا تھا۔ اس کے دل میں جذبات کیوں تھے؟ آج اس نے مہرین کو اگنور کیوں کیا؟ وجہ صرف ایک تھی اور وہ یہ کے وہ جانتا تھا کے مہرین جو اس سے دور جا رہی ہے اس کی وجہ شیزہ ہے اور اسے ساتھ دیکھ کر شاید وہ اپنا فیصلہ تبدیل کر دے۔ وہ کیوں اسے روکنا چاہتا تھا؟ کیا وہ اس کی الفت میں گرفتار ہو گیا تھا؟ یہ بات وہ خود نہیں جانتا تھا۔

www.novelsclubb.com

"محبت؟..."اس نے ایک نظر مہرین پر ڈالی اور پھر اٹھ کر صوفے پر چلا گیا۔

"میں اور محبت نہیں نہیں!"اس نے سر جھٹکا۔

****

صبح سے ہی گھر میں شادی کی تیاریاں عروج پر تھیں۔آج دانیال حسن بھی واپس آ گئے تھے ان کے ہمراہ ان کی بیوی بھی تھیں۔پورا گھر مہمانوں سے بھر گیا تھا۔ آج مانجا تھا اسی لئے عاشر اور رضا دونوں کام کروا رہے تھے۔یہاں سب ہی ایک دوسرے سے گھل مل رہے تھے مگر مہرین خاموشی سے کسی کونے پر بیٹھی صرف آگے کا سوچ رہی تھی۔

"مہرین آپی سب کے ساتھ بیٹھ جائیں۔"شیزہ اس کے پاس آئی۔

"میں؟نہیں یہی ٹھیک ہے۔"

"آجائیں سب بلا رہے ہیں آپ کو۔" شیزہ کے اصرار پر وہ اٹھ گئی۔ وہاں سب لڑکیاں موجود تھیں سب کے سب ہلہ گلہ کرنے میں مشغول تھیں۔ کچھ دیر وہاں بیٹھنے کے بعد وہ اوپر جانے لگی تو عاشر اور رضا کو دیکھ کر رک گئی پھر سپاٹ چہرہ لئے وہاں سے اوپر جانے لگی۔ وہ یہاں آکر اسے اگنور کر رہا تھا اور مری کے اس واقع کے بعد وہ خود اس سے کم مخاطب ہوتی تھی۔ یہاں آکر اسے بابا جان کی یاد آئی تھی ان کی باتیں اس کے دل میں ان کی یاد کو مزید بڑھا دیتی تھیں۔ رات میں مانجے کی تیاری مکمل ہو گئی تھی اور سب مہمان نیچے بھر گئے تھے۔ عاشر دبے قدموں سے اندر آیا تھا اور ایک نگاہ کھڑکی پر کھڑی مہرین پر ڈال کر واش روم میں گھس گیا۔ کچھ ہی دیر بعد وہ سفید قمیض شلوار میں ملبوس، براؤن جوتے اور بہت ہی تیز خوشبو لگا کر باہر نکلا۔

www.novelsclubb.com

"نیچے تیار ہو کر آجائیں۔" وہ آہستہ آہستہ چلتا ہوا اس کے پاس آگیا۔

"میں کیا کروں؟ مجھے نہیں جانا!" وہ منمنائی۔

"کیوں؟ کیا مسلہ ہے آپ کا؟" وہ چڑ گیا۔

"تم ہو میرا مسلہ سمجھے! مجھے چھوڑ دو بس!" بڑی تڑپ تھی اس کے لہجے میں۔ وہ اس کی باتوں کو سمجھ نہیں سکا اور لب بھینچ کر اسے گھورنے لگا۔

"جیسے آپ کی مرضی!" وہ سخت لہجے میں بولا۔

پھر وہ نیچے چلا گیا۔

وہ نہ چاہتے ہوئے بھی سفید رنگ کی قمیض شلوار اور پیلے دوپٹہ میں تیار ہو کر نیچے آ گئی۔ سب لوگ گانا گا رہے تھے کوئی پھول لئے بیٹھا تھا۔ عاشر اسے آتا دیکھ کر مسکرا دیا۔ وہ سیڑھیوں پر کھڑی سب کو تصویریں کھینچتے دیکھ رہی تھی مگر عاشر کی نظروں سے نظریں ملا کر اس کی پلکیں جھک گئیں۔

"بھابھی آئیں نا! تصویر ہی کھینچ لو آپ دونوں کی۔" رضا مہرین کے پاس آ کر بولا۔

"نہیں صحیح ہے..." وہ ہچکچا کر بولی تو عاشر جو دور کھڑا تھا وہ قریب آیا۔

"ہاں ضرور!"اس نے مسکرا کر کہا پھر مہرین کے برابر میں آ گیا۔

"جلدی سے قریب کھڑے ہو جائیں بھئی!"رضا کی شرارتی مسکراہٹ پر مہرین بھوکلہ گئی۔

"آ بھی جائیں!"اس نے ایک ہاتھ اس کے کندھے پر رکھا۔مہرین کی دھڑکن تیز ہو گئی اور اور وہ نہ چاہتے ہوئے بھی فوراً پیچھے ہوئی۔ان کی تصویر رضا پہلے اتار چکا تھا اور پھر اپنے کیمرے میں سیو تصویر انہیں دیکھانے لگا۔

"ماشاءاللہ!بلکل love bird'sلگ رہے ہیں!"رضا نے مذاق کیا۔

وہ مزید وہاں نہیں ٹھہر پائی۔رات کو مہمان جانے کے بعد ایک محفل سجی ہوئی تھی جہاں سب بیٹھنے باتیں کر رہے تھے دانیال حسن رضا سے باتوں میں مشغول تھے اور عاشر شیزہ سے باتیں کر رہا تھا۔مہرین نانی جان کے قصے سن سن کے خاصی پک چکی تھی۔

"مہرین بھئی آج تم ہو تو ہم سب کو چائے ہی پلا دو۔" نانی جان نے فرمائش کی تو شیزہ اٹھ گئی۔

"میں بنا دیتی ہوں۔"

"نہیں میں بنا دیتی ہوں۔" مہرین نے اسے روکا اور پھر کچھ دیر کے لئے اوپر آ گئی۔

وہ جانے کے لئے آگ بڑھی تھی کے عاشر نے دروازے پر اپنا ہاتھ رکھ کے راستہ روک لیا۔

"کیا ہے؟" مہرین نے نظریں چراتے ہوئے کہا۔ وہ اب اسے صرف تنگ کر رہا تھا۔

"کچھ ہونا ہے کیا؟" اس نے مہرین کے قریب ہو کر جھک کر کہا۔ اس کی سانسوں کی تپش اپنے چہرے پر محسوس کرتے ہی وہ شرم سے لال ہو گئی اور دل جیسے نکل کر

باہر آ گیا ہو۔ مہرین نے بہت مشکل سے اپنے آپ کو سنبھالا پھر ایک سرسری نظر اس کے چہرے پر ڈالی اور پیچھے ہو کر کھڑی ہو گئی۔

"وہ... مجھے جانا ہے نیچے راستہ دو مجھے!" وہ ابھی تک ہچکچا رہی تھی اس کی گھبراہٹ دیکھ کر عاشر کے چہرے پر مزید مسکراہٹ پھیل گئی۔

"تو جایئں روکا کس نے ہے؟" وہ کندھے اچکا کر بولا۔

"تم ہٹو گے تو جاؤں گی نا؟" مہرین نے اس کی آنکھوں میں دیکھا اور پھر منہ دیوار کی طرف کر لیا۔

"میرے ہٹنے سے کیا ہو گا؟" اسے تنگ کر کے عاشر کو مزہ آ رہا تھا۔

www.novelsclubb.com

"سب نیچے انتظار کر رہے ہیں چائے دینی ہے....."

"تو کرنے دیں.." وہ ایک قدم آگے بڑھا۔

"وہ لوگ انتظار کر رہے ہیں۔" مہرین نے تھوک نگلا۔

"تو کرنے دیں۔"

"وہ لوگ ناراض ہو جائیں گے..." وہ اب بہت زیادہ گھبرا گئی۔

"تو؟"

"عاشر پلیز!" مہرین ایک قدم پیچھے ہوئی۔ عاشر اب اس کے اتنے قریب تھا کے وہ اس کی دھڑکنوں کو سن سکتا تھا اور مہرین عاشر کی سانسوں کو اپنے چہرے پر محسوس کر سکتی تھی۔ وہ مسکرایا تھا اور پھر مہرین کی ایک لٹ جو اس کے چہرے پر تھی اسے اپنی انگلیوں سے پیچھے کی اور پھر پیچھے ہٹ گیا۔ مہرین اس کی اس حرکت کو سمجھ نہ سکی اور ساکن چہرہ لئے عشر کو دیکھنے لگی۔ اسے لگا اس کا دل ابھی حلق میں اچھل کر آ گیا ہے اور دل جیسے دھڑکنا بھول گیا ہو۔

"جائیں اب۔" اس نے راستے سے ہٹ کر کہا تو وہ بھاگتی ہوئی نیچے چلی گئی۔

****

اسے کال آئی تھی اسے آج کی فلائٹ سے ہی واپس جانا تھا۔اس نے عاشر کو کئی بار بتانے کی کوشش کی مگر وہ شادی کے انتظام میں اتنا مصروف تھا کے اسے بات سننے کا موقع نہیں ملا۔عاشر اور شیزہ شادی میں جانے کے لئے تیار تھے مہرین اب تیار ہو رہی تھی۔اس نے ہرے رنگ کا لمبا فراک پہن لیا تھا اور اب کانوں میں جھمکا ڈال رہی تھی کے عاشر بغیر کھٹکھٹائے اندر آ گیا۔مہرین جو آئینے میں دیکھ رہی تھی وہ عاشر کو دیکھ کر ٹھٹک گئی۔عاشر ٹک ٹک باندھی اسے دیکھ رہا تھا اور پھر اس کے چہرے کی طرف دیکھتا رہا۔مہرین اس کی نگاہوں کو خود پر محسوس کرتے ہی نیچے دیکھنے لگی۔اس کی بیٹ مس ہوئی تھی۔آج دونوں کا دل ساتھ دھڑک رہا تھا اور دھڑکنوں میں صرف ایک دوسرے کا نام چھپا تھا۔دل تھا کے اس کے پاس جانے کے لئے بے چین تھا اور اس کو قریب سے دیکھنے لے لئے بے قرار تھیں مگر انا کے ہاتھوں مجبور وہ صرف چابی اٹھانے کے لئے آگے بڑھا۔

"وہ ٹیبل پر چابی ہے میری۔"

www.novelsclubb.com

وہ اس کے قریب آیا تھا اور مہرین ایک قدم پیچھے ہٹی۔

"اس طرح مت دیکھیں مجھے۔" وہ مسکرا کر بولا۔

"زیادہ خوش مت ہو۔" مہرین مزید پیچھے ہوئی۔

"جاؤ شیزہ کے پاس!"

"جا رہا ہوں اتنی جلدی کیا ہے۔"

"جاؤ ورنہ وہ مر جائے گی تمہارے بغیر۔"

"اور میں جو مر رہا ہوں وہ!" وہ اپنا چہرہ اس کے قریب لیا تو دیوار سے جا لگی۔ ابھی وہ دونوں اس طرح کھڑے تھے کے شیزہ نے عاشر کی طرف دیکھا تو دونوں گھبرا گئے۔

www.novelsclubb.com

"آجائیں سب انتظار کر رہے ہیں۔" پھر وہ نیچے چلی گئی اور عاشر بھی۔

****

ہرے رنگ کی لمبی فراک، بالوں میں جوڑا اور آنکھوں میں کاجل آج زندگی میں پہلی بار وہ تیار ہو کر کسی محفل میں آئی تھی۔ دل بہت تیز دھڑک رہا تھا اور پلکیں جھکی ہوئی تھیں۔ وہ ابھی اندر داخل ہوئی ہی تھی کے ساری نظریں اس کی طرف تھیں۔ وہ بہت دبے قدموں کے ساتھ ہال میں آئی تھی۔

"بس کرو تلاش کرنا اسے آگئی ہے وہ!" رضا نے شوخ ہو کر کہا تو وہ جو ابھی پیچھے منہ کئے ادھر ادھر دیکھ رہا تھا ایک دم پلٹا۔ جوں ہی اس نے آگے ہو کی طرف دیکھا تو وہ ایک دم سکتے میں چلا گیا۔ مہرین سامنے ہی کھڑی تھی وہ بھی کسی کونے میں اکیلے۔ اسے اس قدر تیار اور خوش آج اس نے پہلی بار دیکھا تھا۔ مہرین نے کبھی بھی میک اپ یا بھاری کپڑے نہیں پہنے تھے اسی لئے آج وہ اسے بہت مختلف لگی تھی۔ آج وہ اس کو اپنی نظر سے دیکھ رہا تھا اپنا حق جان کر، اپنی منکوحہ سمجھ کر۔

اسے لگا تھا کے اللہ نے سارا حسن اسے دے دیا ہے شاید اسی لئے وہ بنا پلک جھپکے اسے دیکھا جا رہا تھا۔ مہرین نے عاشر کی نگاہیں خود پر جمتی ہوئی محسوس کی تھیں مگر وہ

www.novelsclubb.com

اس وقت بہت تکلیف میں مبتلا تھی کیونکہ اس کی ایڑی میں پیوست کانچ اسے تکلیف دے رہا تھا۔ وہ آہستہ آہستہ اس کی طرف بڑھا تھا اور ایک دل فریب مسکراہٹ اس کے لبوں پر نمایاں تھی۔

"یہاں کونے پر کیوں کھڑی ہیں؟" اس نے ایک دم اس کے قریب آکر کہا تو وہ گھبرا گئی۔

"تو کہاں جاؤں پھر؟" مہرین نے منہ پھیر کر کہا۔ وہ ابھی تک ٹک ٹک باندھی اسے دیکھا جا رہا تھا مگر مہرین نے ایک بار بھی اس کی طرف دیکھنا تک گوارہ نہیں کیا۔

"جہاں سب ہیں وہاں؟ سب آپ سے ملنا چاہتے ہیں!" وہ اب تک اپنی نظریں اس کی چہرے پر سے نہیں ہٹا سکا۔

www.novelsclubb.com

"میں یہیں صحیح ہوں۔" اس نے لب بھینچ کر کہا۔

"مگر وہاں کیوں نہیں آسکتیں؟" وہ زچ ہو کر بولا تو مہرین نے نظریں اٹھا کر اس کی طرف دیکھا۔ وہ تو ابھی تک اس کی آنکھوں میں جھانک رہا تھا۔ اسے اپنی طرف یوں قریب دیکھ کر وہ گھبرا گئی۔ اس کی دل کی دھڑکن تیز ہونے لگی اور سانسیں جیسے تھم سی گئیں۔ وہ اب تک بہت ہمّت سے اسے اس کانچ کے ٹکڑے کو اپنے پاؤں میں برداشت کر رہی تھی۔

"آپ سب سے مل لیں سب پوچھ رہے ہیں۔" عاشر کے لہجے میں بے چینی تھی۔

"مجھے نہیں آنا۔" وہ سرد لہجے میں بولی۔

"یہاں تماشہ مت کریں سب ملنا چاہتے ہیں پلیز!"

"افف تم سمجھتے کیوں نہیں؟" وہ اب چڑ گئی تھی۔

"کیا نہیں سمجھتا؟" وہ حیران ہو کر بولا۔

"نہیں آسکتی بس!" وہ اسے وجہ نہیں بتا سکتی تھی۔

"نہیں آپ آئیں گی!" وہ ضد پر اڑا تھا۔ مہرین آخر کار ہار مان گئی۔

"میرے پاؤں میں شدید درد ہے کیونکہ ایک کانچ چبھ گیا ہے اور اب یہاں کیسے نکالوں میں؟... اتنا لمبا ڈریس پہنا ہوا ہے؟ خوش!" اس نے اسے بتایا۔ وہ ایک پل کے لئے خاموش ہو گیا اور پھر ہنسنے لگا۔ وہ اس کے ہنسنے کی وجہ نہیں سمجھ سکی۔ عاشر جانتا تھا کے اس محفل میں سب موجود ہیں مگر پھر بھی اس نے پروا نہیں کی اور نیچے جھکا۔ اس کی سنڈلز کو اپنے ہاتھ میں لیا اور پھر اس کے پاؤں سے وہ شیشہ کا ٹکڑا بڑے آرام سے نکالا۔ مہرین تو اس کی اس حرکت پر شرم سے پانی پانی ہو گئی اور آنکھیں پھاڑ پھاڑ کر اس کی طرف دیکھنے لگی۔ اس کے پاؤں سے ہلکا سا خون جو نکلا تھا وہ اس نے جھک کر ہی ٹشو سے صاف کر لیا تھا۔

www.novelsclubb.com

"یہ کیا بچپنا ہے عاشر؟" وہ غصے سے لال ہو رہی تھی اور اس کے قریب ہو کر بولی۔

"اتنی سی بات تھی!" اس نے اس کی سنڈلز اس نے ہاتھ میں اٹھائی اور پھر اٹھ کے کھڑا ہو گیا۔ مہرین تو سر اٹھا کر دیکھ نہیں سکی تھی۔ اس نے کبھی عاشر سے اس قسم

کی حرکت کی امید نہیں کی تھی۔ محفل میں موجود سب لوگ ان دونوں کی طرف متوجہ تھے۔اس نے اپنے ہاتھ آگے کر کے مہرین کے ہاتھوں کو لینا چاہا۔

"اب پوری محفل مجھے شرمندہ مت کرے گا۔"اس نے ہاتھ آگے بڑھا کر کہا۔

وہ اس کا ہاتھ تھام کر آہستہ آہستہ چلنے لگی۔

"پہلے تم میری بات سنو۔"اس نے اس کا ہاتھ زبردستی چھوڑایا تھا۔

وہ لوگ کسی کونے پر کھڑے تھے۔

محفل میں سب ان دونوں کی باتیں کر رہے تھے۔شیزہ نے یہ منظر دیکھ کر صرف ایک مسکراہٹ سے عاشر کی جانب دیکھا۔

www.novelsclubb.com

"کیا بات ہے؟"

"عاشر مجھ سے یہ سب نہیں ہو رہا۔"وہ آنسوں میں تھی۔

"کیا سب؟"اسے تشویش ہوئی۔

"عاشر میں آج جا رہی ہوں فلائٹ ہے میری رات ایک بجے کی۔ہاں عاشر میں جا رہی ہوں پتا ہے کیوں؟ کیونکہ تم اتنے اچھے انسان ہو مجھے نہیں لگتا میں تمہیں deserve کرتی ہوں۔ جانتے ہو میں نے زندگی برباد کی ہے تمہاری میں نے تمہیں تکلیف دی ہے عاشر تو پھر کیسے میں تم جیسے انسان کے ساتھ رہ سکتی ہوں؟ تم عاشر اتنے اچھے ہو کے جو لڑکی تمہارے مقدر میں ہے وہ شیزہ ہے۔عاشر میں نے زیادتی کی تمہارے ساتھ مگر اب نہیں ہونے دوں گی۔ تم ابھی صرف ترس کھا رہے ہو مجھ پر آگے جا کر تمہیں یہ باتیں سمجھ جاؤ گے مگر اس وقت صرف پچھتاوا ہو گا.... جانتے ہو عاشر میرا دل اس وقت مہربان ہو گیا تھا جب تم نے مجھے بچایا تھا..." وہ بولتے بولتے رک گئی اور رونے لگی۔

www.novelsclubb.com

"مگر...." عاشر نے کہنا چاہا تو اس نے اپنی انگلی اس کے لب پر رکھ دی اور پھر آنسوں بہانے لگی۔ پھر اپنے ہاتھ اس کے چہرے پر رکھ دئے اور آنکھیں کھول کر اس کے چہرے کو دیکھنے لگی۔

"جانتے ہو عاشر میں محبت کرتی ہوں تم سے۔اتنا پیار کرتی ہوں کے تمہاری آنکھوں کو بند دیکھ کر دل تڑپ جاتا ہے میرا۔میرا دل ٹوٹا تھا جب ارحم نے مجھے برباد کیا مگر تم نے مجھے اسی دل کے ساتھ قبول کر کے جینا سکھایا۔عاشر بہت پیار کیا ہے میں نے تم سے مگر محبت میرے نصیب میں نہیں... تم مجھے روکنا مت عاشر ...پلیز۔..."اس کے دونوں ہاتھ عاشر کے چہرے پر تھے اور اب عاشر کی آنکھوں سے نکلنے والے آنسوں مہرین کے ہاتھوں پر گرے۔اس نے اپنے ہاتھ مہرین کے ہاتھ پر رکھے تو وہ اور رونے لگی پھر ہاتھ پیچھے ہٹائے اور اپنے زخمی پاؤں کے ساتھ اس کی نظروں سے اوجھل ہو گئی۔وہ دور جا رہی تھی اور عاشر اسے جاتا دیکھ رہا تھا۔شیزہ بھاگتے ہوئے اس کے قریب آئی۔

www.novelsclubb.com

"یہ کیا کیا؟روکا کیوں نہیں انہیں؟عاشر شیزہ اس کا گریبان پکڑ کر اسے ہلانے لگی۔

"وہ گئیں!"وہ بس رو رہا تھا۔

"تم نے روکا کیوں نہیں؟"شیزہ نے سرخ آنکھوں میں دیکھ کر کہا۔

"جانتی ہو شیزہ؟اس لئے کیوں کے آج اگر میں انہیں روک لیتا تو وہ سمجھتی کے ترس کھایا ہے میں نے مگر اب اگر سالوں بعد وصال میں گزار کر ان کے سامنے اپنی محبت کا دعوا کیا تو وہ جان جائیں گی کے وہ محبت تھی۔شیزہ محبت جو وصالِ یار میں گزار کر پیش کی جائے وہ ہی محبت ہوتی ہے۔میری سزا یہ ہے کے اب پل پل ان کی محبت کی جدائی میں گزاروں گا۔یہ دلِ مہربان تو کب سے منتظر ہے اس محبت کا۔"

وہ روتے روتے نیچے بیٹھ گیا۔

****

دو سال بعد.....

زریاب کی شادی عروسہ سے ہوئی تھی اور اب وہ دونوں مل کر سٹوڈیو چلا رہے تھے۔شیزہ کی بھی منگنی آفس کے ایک لڑکے ساحر سے طے ہو گئی تھی۔

اور پھر عاشر دو سال تک مہرین کا انتظار گزار کر ہار مان چکا تھا۔آفس کے کاموں میں الجھ کر وہ شاید جینا بھول گیا تھا۔زندگی کا ہر لمحہ اسے اذیت سے بھرا لگتا تھا۔

آج وہ کام کر ہی رہا تھا کے زریاب اس کے آفس میں آیا تھا۔

"عاشر مجھے پتا ہے وہ کہاں ہے۔اور تم اسے ڈھونڈنے جا رہے ہو!" زریاب کو بھی اس کی حالت پر افسوس ہوتا تھا۔

"دو سال ہو گئے ہیں اب کیا کرنا؟" وہ مایوسی سے بولا۔

"تم بس ہمارے ساتھ امریکہ چلو!"

"مگر..."

"عاشر اس سے ملنا ضروری ہے۔بہت ہو گئی اب تم دونوں کی۔" اس نے اسے دو ٹوک انداز میں کہا تو وہ بھی مان گیا۔

www.novelsclubb.com

****

مہرین آج خود تیار ہو کر کسی پارٹی میں آئی تھی۔وہ بہت خاموش ہو گئی تھی اور زندگی سے سمجھوتا کر کے اس نے مسکرانا بھی چھوڑ دیا تھا۔آج اس کے کالج کی طرف سے دی گئی پارٹی میں اسے زبردستی آنا ہی پڑا۔

وہاں ہر کوئی اپنے پارٹنر کے ساتھ موجود تھا۔اس نے وہی لمبا ہرے رنگ کا لباس پہن رکھا تھا۔

وہ سب سے مل کر پیچھے مڑی تھی کے کوئی شخص اس سے ٹکرایا۔

"سوری!"مہرین نے سر اوپر کرتے ہی کہا۔سامنے کھڑے شخص کو دیکھ کر اس کا وجود ساکن ہو گیا اور وہ پتھر کی طرح کھڑی رہی۔

www.novelsclubb.com

"مہرین؟"

"عاشر؟"مہرین نے چونک کر اسے دیکھا۔

"تو....تم؟"

"ہاں میں!" وہ اسے جی بھر کر دیکھ رہا تھا۔

"یہاں کیا کر رہے ہو؟" وہ حیرانی چھپا نہیں سکی۔

"آپ سے ملنے۔" وہ مسکرایا۔

"کس کے ساتھ آئے ہو؟"

"اکیلے۔"

"شیزہ کہاں ہے؟" مہرین نے نظر دوڑائی۔

"وہ پاکستان میں ہے یہاں کیوں ہو گی؟" عاشر کا دل دوبارہ دھڑکنے لگا اب وہ اس کے بغیر جینا نہیں چاہتا تھا۔

www.novelsclubb.com

"تمہاری اس سے شادی؟" وہ نہیں سمجھ سکی تھی۔

"میرا دل وجود اور سانسیں جب کسی اور کے نام ہو چکی تھیں تو میں کیسے اسے اپنا لیتا؟" وہ مہرین کی آنکھوں میں جھانک کر بولا۔

"مگر عاشر..."

عاشر نے اپنے ہاتھ اس کے لبوں پر رکھ دئے۔

"اب میری سنیں مہرین عاشر! میری زندگی، میری جان، میری محبت، میری وائف، میری دھڑکن، میری دل کو مہربان کرنے والی صرف آپ ہیں۔ میں آپ سے محبت کرتا ہوں سمجھیں! اور یہ بات اب اس لئے بتا رہا ہوں کیونکہ اگر میں اس دن بولتا تو آپ سمجھتیں کے میں نے ترس کھایا ہے آپ پر مگر آج آپ کے بغیر گزارے پل اور زخمی دل لئے آیا ہوں۔ اب تو کر دیں یہ دل مجھ پر مہربان!" وہ یہ کہتے کہتے قریب آیا تو وہ زار و قطار رونے لگی اور اس کے سینے سے جا لگی۔

"پاگل! I Love You! اب اور مت کہنا silly boy!" وہ اس اپنے ہاتھ پیار سے اس کے بالوں میں پھیرنا لگا۔

****

مہرین اور عاشر کی شادی کی سالگرہ کا فنکشن تھا۔ تقریب میں صرف زریاب اور شیزہ اور ان دونوں کے ساتھ عروسہ اور ساحر کو دعوت دی تھی۔ سب آپس میں باتیں کر رہے تھے۔ عاشر نے ڈش سے۔ تھوڑا سا کھانا اپنی پلیٹ میں ڈالا تھا۔

"مہرین کے ہاتھ کا کھانا مت کھانا عاشر!" زریاب بھاگتا ہوا آیا اور ہنسنے لگا۔

"دفع ہو جاؤ تم!" مہرین نے اس کا کان کھینچا۔

"تبھی میں کہوں اتنا کڑوا کیوں ہے؟" عاشر نے نوالہ تھوکا۔

"بہت کڑوا ہو گا!" زریاب مہرین کی لے رہا تھا۔ عاشر نے پلیٹ کونے پر رکھ کر ٹرے میں رکھے Marconi دوسری پلیٹ میں ڈال لئے "تم دونوں جاؤ یہاں سے!" مہرین کو شدید غصہ آیا۔

میچ کی تیاری کر لو زریاب!" عروسہ نے آواز لگا کر زریاب کو بلایا۔

www.novelsclubb.com

"ہماری بیگم رہ نہیں سکتی ہمارے بغیر!" وہ قہقہہ لگا کر عروسہ کی جانب بڑھا۔ آج بیس بال میچ تھا وہ بھی عاشر نے اپنے گھر کے بڑے لان میں رکھوایا تھا۔

"عاشر مت کھاؤ سارا کھانا!" مہرین نے اس کے ہاتھوں پر مارا۔

"تھوڑا سا تو..." مہرین نے زبردستی اس کے ہاتھ سے پلیٹ چھینی اور اسے گھسیٹ کر لان میں لائی جہاں سب بیٹھے انتظار کر رہے تھے۔ شیزہ ساحر کے ساتھ بیٹھی باتیں کر رہی تھی۔ وہ لوگ بھی بہت خوش نظر آ رہے تھے۔

آپ کے لئے!" ساحر نے پھول دیتے ہوئے کہا تو شیزہ نے فوراً اسے تھام لیا۔

"تمہیں تو پھول نہیں چاہیے مہرین بیگم؟" عاشر نے اسے تم کہا تو وہ زور سے ہنسی۔

www.novelsclubb.com

"یہ تم کون؟"

"تم.. تم!" وہ اس کے کان کے قریب آیا۔ پھر اس کی آنکھوں پر ہاتھ رکھ کر اسے آگے کی طرف لے گیا۔

"کہاں لے آئے ہو؟"مہرین نے آنکھیں کھول کر دیکھا تو لان میں ہر طرف رنگ برنگ کے پھول نظر آرہے تھے۔

"یہ لال والا میں نے آپ کے جانے کے بعد اپنے ہاتھوں سے لگایا تھا۔جانتی ہیں کیوں؟"وہ مسکرایا تھا۔

"کیوں؟"اس کا چہرہ سرخ ہوا۔

"کیوں کے ہر روز نیا پھول ہماری محبت کو اپنی خوشبو کی طرح پھیلا دے گا۔"اس نے ایک پھول توڑ کر اسے دیا۔

"تھنکس!"اس نے پھول لے کر اسے سونگا۔

www.novelsclubb.com

"!Happy anniversary"

اس نے اپنا ماتھا مہرین کے ماتھے پر رکھ دیا۔

"!Same to you"

آج تو خوشی اور ہنسنے کا دن تھا۔

"آجاؤ دونوں میچ سٹارٹ!" زریاب نے آواز لگائی۔

"آرہے ہیں۔" وہ بھاگتا ہوا آیا۔

"میں عاشر اور شیزہ، تم عروسہ اور ساحر!" اس نے ٹیم کا اعلان کیا۔

سب گیم کھیلنے لگے آج کا دن بہت ہی خوشگوار تھا اور سب ہی ہنس رہے تھے۔

"بھاگو!" مہرین نے بال کا شاٹ مارتے ہی کہا اور پھر بھاگنے لگی تو عاشر نے اس ہاتھوں سے پکڑ کر روکا۔

"عاشر چھوڑو! یہ چیٹنگ ہے!" اس نے اس کا ہاتھ چھوڑنا چاہا۔

www.novelsclubb.com

"ہم جیت گئے یس!" زریاب نے بال اس کی فیلڈ کی طرف پھینکی۔

"چیٹر!" عروسہ نے غصے سے کہا تو عاشر اور زریاب دونوں نے اپنی کیپ پہنا کر زور سے کہا۔

"آپ ہیں ہماری چیمپئن!"

مہرین اس کی بات پر مسکرا کر اس کے گلے لگ گئی۔

آج دونوں دل مہربان تھے ایک دوسرے کے لئے۔ایک دل مہرین کا تھا اور دوسرا عاشر کا۔

ختم شد

www.novelsclubb.com